can experiment on their properties and conditions and benefit from them. But their reality/haqeeqat cannot be described. No one can see or show them with eyes. Similarly, the zath and sifat of Allah Most High are free of analogies. They can be described by their known names or their qualifying definitions or those terms which have been used in the Qur'aan, the Traditions of the Prophet SAWS or the parables of Hazrat Imam Mahdi AHS. But the reality of the zaat and sifaat of Allah Most High cannot be confined within the limits of words. Say; "If the ocean were ink where with to write out the words of my Lord/Rabb, sooner the ocean would be exhausted/dried than would the words of my Lord/Rabb, even if we added another ocean like it, for its aid." (Qur'aan, S. 18: 109 AYA. 129)

A question can arise here that when the reality of many of the things Allah has created cannot be explained and cannot be seen by the naked eye, not even with the help of the most powerful microscopes and telescopes, then how can we see Allah Most High, Who is free of analogies? A short answer to this question would be that the things that have been described are confined to the limits of their natural peculiarities and status. Man wants to reach them, see them and examine them, but the things do not have the sense to feel or understand or accept or reject the demand. Contrary to this, Allah Most High is Absolutely Omnipotent. He does what He wills. That is His Power. He does what He pleases. If the thinking of a man is real, his deeds and the quantum of his eagerness and Love are great, He creates in his zaat and eyes a potentiality, which fulfills his desire and inclination to see Him. Hence, the reality and peculiarity of the subtle and other things that are beyond the grasp of the senses is their own. But the Reality and the Specialty of the Existence, beyond analogies, again is its own. Therefore, the Vision of Allah cannot be denied on the basis of the inability of other things to be seen. Since Vilayat too is a specialty of the zath of Allah Most High, it can be explained to the extent of the availability of the known words to describe it. Hence, every person is compelled to admit his inability to explain the Divine Reality. The Reality

of the zath of Allah Most High or His Vilayat being unexplainable is one thing. But the Vision/deedar of Allah or the stroll/Sair in Vilayat is something different. It is for this reason that Hazrat Imam Mahdi AHS has said, "Whatever can be explained is Shariyat; Haqeeqat cannot be explained."

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیانِ ترکِ دنیا

مہدویہ کے پاس ترکِ دنیا کا جو مفہوم ہے اِس سے واقف ہونا بہت ضروری ہے۔ عام طور پر لوگ یہود و نصاریٰ وغیرہ کی رَہبلیت کے تذکرہ میں "رَہبلیت" کا ترجمہ "ترکِ دنیا" کرتے ہیں جس کی وجہ بادی النظر میں مہدویہ کی اِصطلاح "ترکِ دنیا" پر رَہبلیت کا شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ ترجمہ ہی غلط اور اُصولِ اسلام کے مغائر ہے۔ کیونکہ اِسلام میں رَہبلیت کی نفی کی گئی ہے اور ترکِ دنیا کا حکم دیا گیا ہے۔

لفظِ دنیا کا استعمال آخرت کے مقابل ہوتا ہے یا دین کے مقابل ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی ایسے استعمال کی نظیریں موجود ہیں۔

أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ز وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿22﴾ (سورۃ اٰل عمران)

ترجمہ:- یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں حبط ہو گئے اور اُن کا کوئی مددگار نہیں۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۔۔الخ (سورہ الانعام۔70)

ترجمہ:- اِن لوگوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دو جنھوں نے اپنے دین کو لہو و لعب سمجھا اور اُن کو حیاتِ دنیا نے مغرور کر دیا۔

پہلی آیت میں لفظِ "دنیا" "آخرت" کے مقابلہ میں اور دوسری آیت میں "دین" کے مقابلہ میں آیا ہے جب "دنیاو آخرت" کہتے ہیں تو دنیا سے زمانہ قبلِ موت مراد ہوتی ہے۔ اور جب "دین و دنیا" کہا جاتا ہے تو دنیا سے مراد وہ تمام اُمور ہوتے ہیں جن کو دین سے تعلق نہ ہو گویا تمام ممنوعاتِ دین کو دنیا کہا جاتا ہے۔ اِس مفہوم کے لحاظ سے "ترکِ دنیا" کے معنی "ترکِ ممنوعاتِ دین" ہوئے اور یہی عین دین و عین اسلام ہے۔

بہت ساری آیات و احادیث سے صراحتہً دنیا کی مذمت ثابت ہے اور مؤمن کو اِس سے بچنے کا حکم دیا گیا اور خلاف ورزی کی سزاء دوزخ قرار دی گئی ہے۔ اِس لیے ہر مومن و مسلم پر لازم ہے کہ خدا و رسول نے جس کی مذمت اِس شدت سے کی ہو اُس سے احتراز کرے بلکہ احادیث میں "ترکِ دنیا" کے لفظ اور اُس کی فضیلت بھی پائی جاتی ہے۔ ہم چند احادیث تمثیلاً یہاں درج کرتے ہیں۔

(1) ترکو الدنیا لاھلھا (کنزل العمال) ترجمہ:- تم دنیا کو اہلِ دنیا ہی کے لیے چھوڑ دو۔

(2) ترک الدنیا امر من ابصر و اشد من حطم السیوف فی سبیل اللہ و لا یترکھا احدا لا اعطاء اللہ مثل ما یعطی الشھداء (کنزل العمال)

ترجمہ:- "ترکِ دنیا" ایلوئے سے زیادہ تلخ ہے اور خدا کی راہ میں تلوار چلانے سے زیادہ سخت ہے اور "ترکِ دنیا" وہی کر سکتا ہے جس کو اللہ توفیق عطا فرمائے جیسا کہ شہداء کو عطا فرمایا ہے۔

(3) من عرضت لہ الدنیا والآخرۃ فاخذ الآخرۃ و ترک الدنیا فلہ الجنۃ و ان اخذ الدنیا و ترک الآخرۃ فلہ النار (کنزل العمال)

ترجمہ:- جس کے سامنے دنیا و آخرت دونوں پیش ہوں اور اُس نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا چھوڑ دی اُس کے لیے جنت ہے۔ اور جس نے آخرت چھوڑ دی اور دنیا کو اختیار کیا اُس کے لیے دوزخ ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ "ترکِ دنیا" کا اسلام میں بہت بلند مقام ہے۔ اِس لیے جو لوگ "رہبانیتہ" کا ترجمہ "ترکِ دنیا"

کرتے ہیں تعلیماتِ اسلام سے ناواقف رہنے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ لَا رُهْبَانِيَتَه فِیْ الْاِسْلَامْ۔ " رہبانیته " اور " ترکِ دنیا " کا بین فرق یہ ہے کہ رہبلیت میں فطری قوتوں کو معطل و ناکارہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے خصی ہو جانا یا کسی عضو کو بے حس بنا دینا وغیرہ۔ اِس کے برخلاف قوائے فطریہ کو جائز طریقوں سے استعمال کرنا۔ دین و آخرت کو ترجیح دینا، عبادت و ریاضت اور دین کی خدمت میں مشغول و منہمک رہنا اصطلاحِ اسلام میں رہبلیت نہیں بلکہ زہد کہا جاتا ہے۔ چنانچہ زہد کی تعریف امام غزالیؒ نے یہ بیان کی ہے۔:-

الزهد عبادة عن رغبتهٖ عن الدنيا عدو لاً الٰی الاٰخرة او عن غير الله عدو لا الٰی الله و هی الدرجة العليا (احيا العلوم)

ترجمہ:- آخرت کی طرف مائل ہو کر دنیا سے روگرداں ہونا زہد ہے یا غیر اللہ سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا زہد ہے اور یہ زہد کا بہت بلند درجہ ہے۔

زہد کے متعلق بہت فضائل احادیث میں بھی وارد ہیں:-

اذا اراد لله بعبد خير ازهده فی الدنيا و رغبة فی الآخرة (احياء العلوم)

ترجمہ:- جب اللہ کسی بندہ کی بھلائی چاہتا ہے تو اُس کو زہد فی الدنیا اور رغبت الی الآخرۃ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

افضل الناس مومن متلزهد (احياء العلوم)

ترجمہ:- مؤمن زاہد سب لوگوں میں افضل ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ " زہد فی الدنیا " عین اسلام ہے۔ اور یہ مومن کا بلند مرتبہ ہے۔ اولیائے کرام و صالحین عظام اِسی مرتبہ پر فائز رہے ہیں۔ اور اہلِ علم تسلیم کریں گے کہ " زہد فی الدنیا " اور " ترکِ دنیا " بالکل ہم معنی ہیں اس لیے ترکِ دنیا کو رہبلیت کہنا یا تعلیمِ اسلام کے مغائر قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

اِس لیے محققینِ صوفیہ کے مسلک میں زہد فی الدنیا و ترکِ دنیا کو فرض و لازم گردانا گیا ہے۔ اولیاء اللہ کی تالیفات و کتبِ سیر میں اِس کی تفصیلات موجود ہیں۔ اور اِسی لیے "ترکِ دنیا" اور اِس کے مفہومات، اکابرِ علمائے ظاہر میں بھی متعارف رہے ہیں۔ البتہ اُن کے پاس مستحب کی حیثیت دی گئی ہے۔ اِس کا اصل سبب وہی ہے جو ہم آگے بیان کر چکے ہیں کہ ائمہ مجتہدین صرف عبادات و معاملات کے مسائل کی کاوشوں میں منہمک رہے۔ عشق و محبتِ الٰہی کے لوازم سے تعلق رکھنے والے مسائل میں اُنھوں نے موشگافی نہیں کی۔ حالانکہ اِن ہی کے مسلمہ اُصول کے لحاظ سے جس امر کی سزاء دوزخ قرار دی گئی ہو اُس کا ترک کرنا فرض ہے۔

قرآنِ مجید کی صاف و صریح آیت ہے کہ:-

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿15﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ز وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿16﴾ (سورة هود)

ترجمہ:- جو کوئی حیاتِ دنیا و زینتِ دنیا کا مرید ہو ہم اُن لوگوں کے اعمال دنیا ہی میں پورے کر دیتے ہیں اور وہ دنیا میں گھاٹے میں نہیں رہتے یہ سب ویسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتشِ دوزخ کے سوائے کچھ نہیں اور اُنھوں نے جو کچھ (نیکیاں) اِس دنیا میں کی ہیں وہ سب حبط ہو جائیں گے۔ اِس آیت میں "مَنْ" کا لفظ عام ہے جس میں ہر مریدِ دنیا داخل ہے خواہ مومن ہو یا کافر۔ اور ایک آیت ہے:-

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿37﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿38﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿39﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿40﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿41﴾ (سورة النّٰزعٰت)

ترجمہ:- لیکن جو شخص حد سے گزر گیا اور حیاتِ دنیا کے پیچھے ہو گیا تو بے شک اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور جو شخص اپنے رب کے (عتاب) کے موقع پر ڈرا اور اپنے نفس کو (فاسد) خواہش سے روکا تو بے شک اُس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

دنیا کی مذمت میں اور بہت آیات ہیں مذکورہ آیات سے دوزخ کی سزاء کا حکم صاف ظاہر ہے اِس لیے اِس کا ترک فرض ہو گا۔

حضرت امامناعلیہ السلام کا عام دعویٰ بصیرۃ پر ہے۔ تقربِ خدا و کمالاتِ روحانی کی تعلیم آپؑ کی بعثت کا مقصد ہے اِس لیے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ اِس فرضیت کا علم عطا فرمایا۔ اور جس کی حجت میں آیاتِ قرآنی بھی موجود ہیں۔ ترکِ دنیا اور توکل کے مسائل اپنی اپنی جن خصوصیات کے حامل ہیں اُن کو سمجھنا اور استدلال و تفہیم میں اُن کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ اُصولِ مہدویہ کے معترضین ایسی غلطی کی وجہ لغزش کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ ترکِ دنیا کا تعلق حیاتِ دنیا و متاعِ حیاتِ دنیا سے ہے اور توکل کا تعلق اسبابِ تدبیر پر نظر نہ رکھنے سے ہے جس کی توضیح توکل کے بیان میں آئے گی۔ امامناعلیہ السلام نے "حیاتِ دنیا" و "متاعِ حیاتِ دنیا" کی یہ توضیح فرمائی کہ:-

وجودِ حیاتِ دنیا کفر است یعنے زیستن بجان کہ آں را ہستی و خودی گویند ہر چیزے را کہ در کتاب اللہ متاعِ حیاتِ دنیا نام کردہ اند چوں حبِ زنان و فرزنداں و اموال و حیوانات و زراعات و تجارت و عمارات و ملبوسات و ما کولات و جز آں ہر کہ ایں اشیاء را مرید و محب باشد و بدیں مشغول گردد او کافر است۔ (نقلیاتِ میاں عبد الرشیدؓ روایت 56 و انصاف نامہ باب5

ترجمہ:- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وجودِ حیاتِ دنیا کفر ہے یعنی جان سے جینا کہ جسے ہستی و خودی کہتے ہیں۔ اور وہ اُمور جن کو کتاب اللہ میں متاعِ دنیا کہا گیا ہے۔ عورتوں اور بچوں کی محبت اور اُموال و حیوانات و تجارت و زراعت و عمارات و ملبوسات و ماکولات وغیرہ کا جو شخص عاشق و مرید ہو گا اور اِس میں منہمک و مشغول رہے گا وہ کافر ہے۔

امامناعلیہ السلام نے حیاتِ دنیا سے مراد "ہستی و خودی" اور "متاعِ حیاتِ دنیا" سے مراد اموال و زنان و فرزندان وغیرہ کی محبت بیان فرمائی ہے۔ ہم یہاں متاعِ دنیا کی توضیح کریں گے۔ اِس کے بعد "حیاتِ دنیا" کی بحث کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿14﴾

(سورۃ اٰل عمران)

ترجمہ:- زینت دیے گئے ہیں لوگ خواہشات کی محبت سے عورتوں اور بچوں سے متعلق اور سونے و چاندی کے جمع کردہ خزانوں اور نشان زدہ گھوڑوں اور چوپایوں اور کھیتیوں سے متعلق یہ سببِ متاعِ حیات دنیا ہے اور اللہ تعالیٰ (جو معبودِ برحق ہے) سب نیکیاں اِسی کی طرف پھیری جانے والی ہیں۔

اِس آیت میں متاعِ حیاتِ دنیا کا صاف بیان موجود ہے اور امام علیہ السلام نے بھی "متاعِ حیاتِ دنیا" کی محبت ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اِس میں اتنا اشتغال کہ خدا سے غفلت ہو جائے ناجائز قرار دیا ہے۔ اور یہ اِس حکمِ قرآنی کے ٹھیک مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ (سورة المنٰفقون)

ترجمہ:- اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں خدا کے ذکر سے غافل نہ کریں اور جو ایسا کریں گے وہ سب خاسرین ہیں۔

اِس سے معلوم ہوا کہ خدا سے غافل ہو کر اموال اور زن و فرزند وغیرہ متاعِ حیاتِ دنیا میں منہمک و مشغول ہو جانا منع ہے۔

صاحبِ زن و فرزند ہونا منع نہیں ہے۔

حضرت میراں علیہ السلام را عرض کردند که زن و فرزندان مرا تفرقه می دہند اگر رضائے خوندکار باشد ایشاں را علٰحده کنم۔ میراں علیہ السلام فرمودند ایشاں را دست گرفته در بہشت بروید از خود علٰحده نه کنید خدائے تعالیٰ شما را اجرِ بسیار می دہی بواسطه ایشاں صبر کنید ایں کارِ بزرگ است (نقلیاتِ میاں سید عالمؒ)

ترجمہ:- حضرت مہدی علیہ السلام سے ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ بیوی بچے مجھ میں تفریقہ پیدا کر رہے ہیں اگر اجازت ہو تو ان کو الگ کر دیتا ہوں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا "اُن کا ہاتھ تھامے ہوئے جنت میں لے جاؤ اور اُن کو اپنے سے علٰحدہ مت کرو۔

خدائے تعالیٰ تم کو بہت اجر دے گا۔ ان کے بارے میں صبر اختیار کرو یہ بہت بڑا کام ہے۔

اِسی لیے آپؐ کی تعلیمات پر جو کہ آیاتِ قرآنی سے مطابقت رکھتی ہیں، "رہبانیته" کا شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ رہبانیت میں مناکحت وغیرہ طبعی خواہشوں کو ترک کیا جاتا ہے اور اِن تعلیمات کا مقصد طبعی وارداتی خواہشوں کو فی سبیل اللہ محصور کر دینا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط (سورة البقرة ـ273)

ترجمہ:- اِن فقراء کے لیے ہے جو اللہ کے راستے میں محصور ہیں۔ زمین (دنیا) میں (کمانے کے لیے) چل پھر نہیں سکتے ہیں۔ اُن کے سوال نہ کرنے کے سبب نادان، اُن کو غنی سمجھتا ہے۔ تو اُن کو اُن کی نشانیوں سے پہچان لے گا۔ وہ فقراء کسی سے گڑگڑا کر سوال نہیں کرتے۔

یہ آیت اصحابِ صفہؓ کی شان میں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ لوگ معذور و مریض تھے ممکن ہے اُن میں چند معذور ہوں لیکن پوری جماعت معذوروں کی نہیں تھی کیونکہ اُن کی ایک خصوصیت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ:-

وكانوا تخرجون فى كل سرية بعثها رسول الله صلعم (تفسيرِ كبير كشاف معالم وغيره)

ترجمہ:- ہر "سریہ" میں شریک رہتے تھے۔ جس کو رسول اللہ ﷺ بھیجتے تھے۔

اگر یہ معذور ہوتے تو "سریه" و "جہاد" میں شریک ہونے کے قابل نہ رہتے۔ "اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" سے مراد اپنی قوتوں اور اپنے ارادوں و افعال کو اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند کر لینا اور "لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ" سے یہ مراد ہے کہ وہ جماعت کسب و تجارت وغیرہ معاملاتِ معاش سے بے تعلق تھی۔ "ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ" کے معنی چلنے پھرنے

کمانے کجانے کے ہیں۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ:- لان اشتغالهم بصلاح الدين و باصر الجهاد نميعهم من الاشتغال بالكسب و التجارة۔

ترجمہ:- صلاحِ دین وامرِ جہاد میں مشغول رہنے کی وجہ کسب و تجارت سے باز رہتے تھے۔اور ایک جگہ لکھتے ہیں:-

هولاء قوم كانوا مشتغلين يذكر الله و طاعته و عبوديته و كانت شدة استغراقهم فی تلک اطاعة احصرتهم عن الاشتغال بساير المهمات۔

ترجمہ:- وہ سب اللہ کے ذکر اور اِس کی اطاعت و عبودیت میں اتنی شدت سے مستغرق تھے کہ وہ لوگ (کمانے کجانے کے) تمام معاملات سے (بے تعلق ہو کر) اِس اطاعت میں محصور ہو گئے تھے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ تبلیغِ دین اور وصال الیٰ المطلوب کے لیے "متاعِ حیاتِ دنیا" کی محبت ترک کرنا لازم ہے۔یہی وجہ ہے دعوئے نبوت ورسالت کے بعد کے طویل عرصہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کسب و تجارت میں مشغول ہونے کی سند کوئی نہیں بتلا سکتا۔آپؐ نے دین کی خدمت اور عبادت و ریاضت کے لیے اپنے کو وقف فرمالیا تھا۔دن رات اِسی مصروفیت میں گزرتے تھے۔اہلِ بیت کے فقر و فاقہ کی روایات کتبِ احادیث و سیر میں بکثرت موجود ہیں۔اگر وہ چاہتے تو کس قدر سہولتیں اُن کو حاصل نہ ہو سکتیں۔اِس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فقر اختیاری تھا۔پس اصحابِ صفہؓ و اولیائے کرامؒ کا مسلک بھی یہی رہا ہے۔

اِس کے یہ معنی نہیں کہ مومن کے لیے کسب کی اجازت ہی نہ تھی یا یہ کہ کسب ناجائز ہے۔آیات و احادیث میں مومن کے لیے کسبِ حلال کی اجازت ہے اور خود امام علیہ السلام نے بھی بلالحاظِ مدارج قطعاً ناجائز یا حرام نہیں قرار دیا ہے۔چنانچہ روایت (18) ملاحظہ ہو کہ ایک عالم کے سوال کے جواب میں آپؑ نے فرمایا کہ:-

" مؤمن را کسب حلال است مؤمن باید شد در قرآنِ مجید تامل باید کرد که مؤمن کرامی گویند"

ترجمہ:- مومن کے لیے کسب حلال ہے مومن بننا چاہیے اور قرآنِ مجید میں غور تو کرو کہ مومن کس کو کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ابتدائے بعثتِ امامنا علیہ السلام سے آج تک جماعتِ مہدویہ میں فقراء و کاسبین کے دو طبقے پائے جاتے ہیں۔ البتہ اِن میں درجاتِ سلوک کا فرق ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں جتنی زیادتی ہوتی جائے گی اتنا ہی دنیا سے بے تعلقی بڑھتی جائے گی۔ یہاں تک کہ احکامِ فرائضِ ولایت سب پر فرض ہیں۔

حاصل یہ کہ آیتِ مذکورہ میں اصحابِ صفہؓ کی ایک خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کسب و تجارت میں مشغول نہ ہو سکتے تھے۔ "یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف" سے مراد ہے کہ "حالتِ فقر" کے باوجود غنا کی صفت سے متصف تھے۔ اُن کا استغناء بھی پایا کا تھا کہ نادان لوگ اُن کو "غنی" سمجھتے تھے "تعفف" کے معنی سوال سے بچنے کے ہیں۔ غیر اللہ کے سامنے اپنے فقر و احتیاج کو بحیثیتِ سوال و استداد ظاہر نہ کرنا اُن کی خصوصیت تھی۔

خلفائے راشدین وغیرہ جو "امیر المومنین" کے درجہ پر فائز رہے ہیں اُن کی امارت کا حال بھی دیکھئے کیا تھی۔

آں مسلماناں کہ میری کردہ اند ☆☆☆ در شہنشاہی فقیری کردہ اند

در امارت "فقر" را افزودہ اند ☆☆☆ مثل سلماں در مداین بودہ اند

حکمرانی بود ودسامانے نداشت ☆☆☆دستِ او جز تیغ و قرانے نداشت (اقبالؔ)

غرض حضرت امامنا علیہ السلام نے بھی "سوال کو حرام" قرار دیا ہے جو فقراء کی خصوصیت "تعفف" کے عین مطابق ہے۔ آپؑ نے فرمایا "ہر چہ خواہی از خدا خواہ" یعنی جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو۔ دستِ سوال دراز کرنا تو کجا؟ حالتِ سوال سے بھی آپؑ کے فقراء احتیاط کرتے تھے۔ "روایات در بیانِ توکل" اور روایات در بیانِ احکامِ دائرہ میں اِس کی واضح مثالیں موجود ہیں۔ یہ تو فقرِ اختیاری کی گفتگو ہے لیکن حالتِ اضطرار میں جب کہ "حرام" کو حلال قرار دیا جاتا ہے اُس وقت بھی امامنا علیہ السلام نے اتباعِ احکام و احصار فی سبیل اللہ کی حفاظت کے لئے شعور کو بیدار رکھنے کی سعی فرمائی ہے۔ اِس طرح کہ ایسی صورت میں

کچھ کسب کر لے۔"

داراو سکندر سے وہ مردِ فقیر اولیٰ ☆☆☆ ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللہی (اقبالؔ)

روایت ہے کہ مہاجرینؓ کی مجلس میں میراں سید محمد مہدی علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی (فقیر) خدائے تعالیٰ پر توکل نہ کر سکے اور ہلاک ہونے کی نوبت آئے تو کیا کرے؟ آپؑ نے فرمایا کہ "جائے اور ایک یا دو چیتل (ٹکے) کسب کر کے کھائے ۔۔۔۔الخ (انصاف نامہ باب (5)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ "اگر ایک چیتل کسب کرے گا تو (کہیں) دوسرے روز دو چیتل کسب کرنا چاہے گا۔ ہشیار رہے اور حرص نہ کرے اور زیادہ طلب نہ کرے تو خدائے تعالیٰ نہیں پوچھے گا۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے رخصت دی ہے کہ "جو شخص مضطر ہو اور خلاف ورزی کرنے والا نہیں ہے اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (جز 2 رکوع 5) (انصاف نامہ باب 5) اِس کی تفصیل توکل کے بیان میں آئے گی۔

"تعرفهم بسيماهم" سے مراد ہے کہ تم اُن کی پیشانیوں کی نورانی علامات سے اُن کو پہچان سکتے ہو گڑگڑاتے ہوئے سوال کرنے والوں کا "فقراء" کی اِس جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ "لايسالون الناس الحيافا" بظاہر علامات یہی ہیں کہ اُن کی عبادت و ریاضت، رشد و ہدایت، بود و باش۔ وضع و لباس میں احکام خداو خاتمین کی تقلید پائی جاتی ہو فی الحقیقت فقیر کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نورِ یقین جلوہ گر ہو جائے اور اس حیثیت سے کسی فقیر کو پہچاننا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ اِسی لیے امام محی الدین ابن عربیؒ اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

اتهم عرفاء فقراء اهل الله لا يعرفهم الا الله و من هو منهم (تفسير محى الدين ابن عربى نصف اول صفحه 97)

ترجمہ:- وہ سب عارفین فقراء اہل اللہ ہیں۔ اُن کو اللہ ہی جانتا ہے اور وہ بھی جان سکتا ہے جو انہی فقراء میں سے ہے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کر لینے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان " وَاللّٰهُ غَنِیُّ وَّ اَنْتُمُ الْفُقَرَاء " میں فقراء کا لفظ عام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہونے کی حیثیت سے ہر فرد و بشر اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔ لیکن " لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ الخ " میں فقراء کا جو لفظ ہے وہ خاص ہے اِس لیے محض محتاج ہونے کے معنوں میں ہر فرد و بشر فقراء کی اِس جماعت میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

اِس مختصر توضیح سے ظاہر ہے کہ امام علیہ السلام نے "ترکِ متاعِ حیاتِ دنیا" کی جو تعلیم دی وہ قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ روایت (69) میں صاف و صریح بیان موجود ہے کہ۔ "حضرت مہدی علیہ السلام ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی ذات خدائے تعالیٰ کے حوالے کر دو۔ نہ کسی شخص کے ساتھ مشغول رہو نہ کسی چیز کی خواہش رکھو بجز خدائے تعالیٰ کی ذات کے۔ مخلوق سے ذرا بھی احتیاج نہ رکھو۔ اصحابِ صفہؓ جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مشہور جماعت تھی اِنھیں صفات سے متصف تھی۔ (اس روایت میں آگے چل کر یہ آیت بھی بیان کی گئی ہے کہ:-

کما قال اللہ تعالیٰ :- وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ (سورۃ النسآء125)

ترجمہ:- جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- اور از روئے دین اس شخص سے کوئی اچھا بھی ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا ہے؟ اور وہ بھی نیکی کرنے والا ہے اور اِس نے ابراہیمؑ کے دین کی پیروی اختیار کی ہے۔

امام علیہ السلام نے ترکِ محبتِ متاعِ دنیا کی ہی تعلیم پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ یہ بھی کہ مومن آخرت کے ثواب پر بھی نظر نہ رکھے۔ آپؑ نے طالبِ دنیا کی مثال مونث سے اور طالبِ عقبیٰ کی مثال نامرد سے اور طالبِ مولیٰ کی مثال مرد سے دی ہے اور ایک وقت آپؑ نے فرمایا:-

" ہرچہ خواہی از خدا خواہ اگر آب و نمک و ہیزم خواہی از خدا خواہ و رخصت انیست عز یمت آنست کہ گفتہ اند۔"

ترجمہ:- جو کچھ چاہتے ہو خدا سے چاہو۔ پانی، نمک، لکڑی بھی چاہتے ہو تو خدا ہی سے چاہو یہ رخصت ہے۔ عالیت تو وہی ہے جو بیان کرتے ہیں۔

ہشت جنت گر دہندت سر بسر ☆☆ لیو مشو راضی از انہا در گزر

عالی ہمت باش دل باحق بہ بند ☆☆ لیو ہمائے قافِ قربی رو بلند

ترجمہ:- اگر پوری آٹھ جنتیں بھی تجھ کو دے دی جائیں تو اُن سے خوش نہ ہو جا۔ بلکہ طلبِ حق میں آگے بڑھ جا بلند ہمت رہ اللہ سے دل کو وابستہ رکھ۔ جب تک تو قافِ قربی کا ہما ہے بلند اڑتا چلا جا۔

دوزخ کو خوف یا بہشت کا شوق اگر ہو تو عبادات و ریاضات کا تعلق پھر بھی ایک حیثیت سے غیر اللہ ہی سے متبع پاتا ہے اِس لیے دیدار کے سوائے کسی اور صلہ کی تمنا مومن کے خوف و شوق کا مرکز نہ بننا چاہیے کیونکہ حصولِ دیدارِ خدا ہی عین جنت ہے۔

اواعظ کمالِ ترک سے ملتی ہے یہ مراد ☆☆ دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے ☆☆ اے بے خبر جزاء کی تمنا بھی چھوڑ دے

مہدویت کا مرکز صرف خدائے تعالیٰ کی ذات ہے تعلیماتِ امامنا علیہ السلام میں بلحاظ دین غیر اللہ کو مرکزیت اختیار کرنے کی گنجائش ہی نہیں۔

گر بہ " اللہ الصمد " دل بستۂ ☆☆ از حد اسباب بیروں جستۂ

غرض ترکِ متاعِ حیاتِ دنیا کے یہی معنی ہیں کہ اِس کی محبت اور خدا سے غفلت نہ ہو اور بس۔!!!

"ترکِ دنیا" کی پہلی مشق مہدی علیہ السلام کی توضیح کے لحاظ سے "حیاتِ دنیا" ہے۔ اِس کے معنی آپؑ نے ترکِ ہستی و خودی بیان فرمائے ہیں۔ گویا ترکِ دنیا کی ظاہری صورت "ترکِ محبتِ متاعِ دنیا" ہے جس کا بیان ہو چکا۔

ترکِ دنیا کی باطنی صورت ترکِ ہستی وخودی ہے۔

نفیِ ہستی اک کرشمہ ہے لِ آگاہ کا ☆☆ "لا" کے دریا میں نہاں موتی ہے "الا اللہ" کا (اقبلؔ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ (سورۃ الکھف)

ترجمہ:- جس کو اپنے پروردگار کے دیدار کی تمنا ہو اس پر واجب ہے کہ عملِ صالح (ترکِ شرک وخودی) اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ جانے۔

غور کرنا چاہیے "عملِ صالح" کو "لقاءِ رب" کا "سبب" قرار دیا گیا ہے۔ پس یہاں عملِ صالح سے وہی مراد ہو سکتی ہے جو سببِ لقاء ثابت ہو سکے۔ وجودِ توحیدِ باری تعالیٰ کے اقرار و علم کی ابتداء بھی ترکِ شرک سے ہوتی ہے اور اِس کی انتہا بھی ترکِ شرک سے ہوتی ہے۔ شرکِ جلی سے تو ابتداء ہی میں بچنا آسان ہے اور یہ مومنِ شرعی ہے لیکن شرکِ خفی سے بچنا آسان نہیں۔ شرکِ خفی سے بچتا جائے۔ شرکِ خفی میں "شرک اسباب" بھی مومنِ حقیقی وہ ہے جو معرفتِ توحید میں ترقی پاتے ہوئے داخل ہے۔ اسباب پر سے نظر اٹھا کر صرف مسبب سے وابستہ ہو جانا مومنِ حقیقی کی شان ہے۔ اور ایسا ہی مومن اللہ کے لقاء کی امید کر سکتا ہے۔ ترکِ شرک کا کمال یہ ہے کہ "ترکِ خودی" بھی ہو جائے۔

اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے خاتمِ ولایتِ محمدیہ داعی الی البصیرۃ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کے ذریعہ "عملِ صالح" کے معنی "ترکِ دنیا" بیان فرمائے ہیں۔ اور ترکِ دنیا کے معنی "ترکِ ہستی وخودی" ہیں۔ اور یہ انتہائے کمالِ ترکِ شرک ہے اور "ترکِ شرک" سبب "لقائے رب" ہے کیونکہ "عملِ صالح" کی تفسیر میں اللہ نے " وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا " فرمایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ "ترکِ دنیا" سببِ لقائے رب ہے اِسی لیے امام علیہ السلام نے بحکمِ خدا و بموجبِ آیتِ مذکورہ ہر مرد و عورت کے لیے فرض فرمایا ہے۔ اور اِس کے لیے "صحبتِ صادقاں" اور "ذکرِ خفی" کی تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے

جس کے بغیر کسی مومن کو حیاتِ طیبہ میسر نہیں آسکتی۔ اللہ تعالیٰ فرمایا تا ہے:-

"مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَ هُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ " (سورۃ النحل۔97)

ترجمہ:- جس نے عملِ صالح (ترکِ شرک وخودی) کیا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اور وہی مومن ہے پس ہم ضرور اِس کی حیاتِ طیبہ (شرک سے پاک زندگی) عطا کریں گے۔

اور حیاتِ طیبہ یہی ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا کہ:- "مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا"۔ یعنی تم مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ نیز فرمایا:- " الدنیا نفسک فاذا افنیها فلا دنیا لک " یعنی دنیا تیرا نفس (خودی) ہے جب تو نے اِس کو فنا کر دیا تو پھر تیرے لیے دنیا نہیں ہے۔

اضطراری موت وہ ہے جو امراض و حوادث کے ذریعہ وقتِ مقررہ پر آتی ہے۔ اختیاری موت یہ ہے کہ اپنا ہر ارادہ اور ہر کام صرف اللہ ہی کے لیے ہو اور رضا و تسلیم کا مرتبہ حاصل کر لے۔ ایسے ہی مومن کی نسبت قرآنِ مجید میں بیان کیا گیا ہے۔

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿162﴾ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿163﴾ (سورۃ الانعام)

ترجمہ:- بے شک میری نماز، میری عبادتیں، میرا جینا، میرا مرنا سب کچھ صرف اللہ کے لیے ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور میں پہلا مسلمان ہوں۔

حاصلِ کلام یہ کہ ترکِ خودی (جو انتہائے کمالِ ترکِ شرک ہے) کی وجہ "اطلاقیت" حاصل ہو گی۔ اور خدا چاہے تو مشکوٰۃِ ولایتِ محمدیہؐ کے ذریعہ دیدار نصیب ہو گا۔ اگرچہ بعض مفسرین نے "عملِ صالح" سے نماز مراد لی ہے اِن معنوں کے لحاظ سے بھی "نماز" معراج المومنین کا درجہ اُس وقت تک حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ کمالِ ترکِ شرک نصیب نہ ہو۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے تعلیمِ احسان کے تحت فرمایا ہے کہ:-

" ان تعبد اللہ کا نک تراہ و ان لم تکن تراہ فانہ یراک " ترجمہ:- تو اللہ کی عبادت اِس طرح کر گویا کہ خدا کو دیکھ رہا ہے اگر تو نہیں دیکھتا ہے تو یہ سمجھ لے کہ خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ چونکہ کمالِ ترکِ شرک ہی ترکِ خودی ہے اور اِسی کو اصطلاحِ مہدویہ میں "ترکِ دنیا" کہتے ہیں اور یہی "لقائے رب" کا سبب ہے اِس لئے فرض ہے۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور ☆☆ ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

طریقۂ مہدویہ کے لحاظ سے یہاں ایک اور نوعیت کی توضیح ضروری ہے۔ جس طرح داخلِ اسلام ہونے اور ترکِ شرکِ جلی اختیار کرنے کے لئے صدقِ دل سے بطورِ اقرار باللسان کلمۂ طیبہ کہنے کی ضرورت ہوتی ہے اِسی طرح داخلِ طالبانِ خدا ہونے اور "ترکِ خودی شرکِ خفی" یعنے ترکِ دنیا کے لئے صدقِ دل سے اقرار باللسان کی ضرورت ہے۔ جس طرح شرائطِ اقرار باللسان کی تکمیل کے بغیر کوئی شخص تعلیماتِ اسلام پر عمل کر لینے سے حکماً تارک الدنیا نہیں کہلایا جاسکتا۔ اور قبلِ اسلام کے بعد قصورِ اعتقاد و عمل کی صورت میں احکام جس طرح عاید ہوا کرتے ہیں اِسی طرح اقرارِ "ترکِ دنیا" کے بعد بھی قصورِ اعتقاد و عمل کی صورت میں احکام عاید ہوتے ہیں۔

مسئلہ "ترکِ دنیا" کی اِس مختصر توضیح سے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کس قدر اعلیٰ و ارفع تعلیم ہے۔ اور یہ بھی محسوس کر سکتے ہیں کہ بعض مخالفین مثلاً "ہدیۂ مہدویہ" وغیرہ نے "ترکِ دنیا" کو رہبانیت اور مسلماتِ اہلِ سنت کے مغائر اور کسب کو حرام سمجھ لیا ہے وہ صحیح نہیں۔ مذکورۃ الصدر توضیحی بحث کے بغیر بھی امامنا علیہ السلام نے فرمایا کہ:- "کسب و تجارت کی شریعت میں اجازت ہے۔ لیکن اجازت کی خصوصیت یہ ہے کہ کاسب و تاجر کی نیت یہ رہے کہ عبادت کر سکے اور احکام بجالانے اور ممنوعات سے بچنے کے لیے اِس میں قوت و توانائی رہ سکے اور ڈرتا رہے کہ کہیں حرص و خیانت میں مبتلاء نہ ہو جائے۔ اگر کسب و تجارت میں یہ لحاظ نہ رہے اور دل میں تفاخر و تکاثر پیدا ہو جائے یا صرف کھانے اور کمانے میں منہمک ہو جائے (یہ تو بڑی بات ہے) اگرچہ کسب نہ بھی کرے اور دن رات عبادت و تعلیمِ علمِ شریعت میں اور عزلتِ خلق میں مشغول بھی رہے لیکن اِس کی نیت ایسے کاموں سے صرف دنیا ہی ہو تو اِس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا ہو گا۔"

اور روایت (116) ملاحظہ ہو کہ "حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ (فقراء) ہجرت کر کے خدا کی راہ میں آئے ہیں وہ اُمورِ معیشت میں سے جو کام بھی کرتے ہیں۔ پانی لانا، لکڑی پھوڑنا، آگ جلانا، کھانا، پکانا، اور کوئی چیز گردن پر رکھ کر لانا اور بیویوں بچوں سے دل بہلائی کرنا سب کچھ از روئے حکمِ کتاب اللہ تعالیٰ "عملِ صالح" میں داخل ہے۔"

اِس روایت سے ظاہر ہے کہ اُمورِ معیشت ضروریہ کو جب کہ وہ للّٰہی اغراض پر مبنی ہوں "عملِ صالح" میں داخل قرار دیا گیا ہے۔ اور ناظرین اِس سے قبل کی بحث ملاحظہ کر چکے ہیں کہ عملِ صالح سے مراد "ترکِ دنیا" قرار دی گئی ہے۔ اب مطلب صاف ہو گیا کہ یہ ایسی "ترکِ دنیا" ہے جس میں اُمورِ معیشتِ ضروریہ ترک نہیں ہوتے لیکن بفوائے آیتِ قرآن:-

"اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط" (سورۃ التوبۃ-111)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین سے اُن کی جانیں جنت (دیدار) کے بدلے خرید لی ہیں) طالبانِ مولیٰ محصور فی سبیل اللہ ہو جاتے ہیں۔

اِن ارفع و اعلیٰ صاف و صریح بیانات کی روشنی میں مخالفین کے اعتراضات خود بخود رفع ہو رہے ہیں اور ثابت ہو رہا ہے کہ یہ اعتراضات محض اسرارِ دین سے نابلد رہنے کا نتیجہ ہیں۔

در مسلماناں مجو آں ذوق و شوق ☆☆ آں یقیں آں رنگ و بو، آں ذوق و شوق
عالماں از علمِ قرآں بے نیاز ☆☆ صوفیاں درندہ گرگ و مود راز
گرچہ اند خانقاہاں ہائے دہوست ☆☆ کوچۂ نمرودے کہ صہباد کدوست
ہم مسلماناں افسرنگی مآب ☆☆ چشمۂ کوثر بجویند از سراب
بے خبر از سرِ دیں اند ایں ہمہ ☆☆ اہلِ کیں اند اہلِ کیں انداں ہمہ

اہلِ دیں را باز داں از اہلِ کیں ☆☆ ہمنشینِ حق بجو با اُو نشیں (اقبالؔ)

حاصل یہ کی امامناعلیہ السلام نے بحکمِ خدا، عشق و محبت کی ایسی زندگی کی تعلیم دی ہے جس کی مثال انبیاءؑ کی زندگی اور خاص جلیل القدر صحابہؓ اور اصحابِ صفہؓ و اولیائے کرامؒ کی زندگی ہے۔ ان تعلیمات پر اور آپؑ کے متبعین نے بدرجۂ کمال عمل کر کے دِکھلایا اور قیامت تک بقدرِ ہمت و توفیقِ ایزدی آپؑ کے متبعین عمل کرتے پائے جائیں گے۔ و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذوالفضل العظیم۔

آنکہ حیی لایموت آمد حق است ☆☆ زیستن با حق حیاتِ مطلق است (اقبالؔ)

☆☆☆☆☆

Roman Translation

Tauzih-e-Riwayaat dar Bayan-e-Tark-e-Duniya

Mahdavia ke pas Tark-e-Duniya ka jo mafhoom hai is se waqif hona bahut zaroori hai. Aam taur par log Yahud wa Nasara waghaira ki Rahbaniyata ke tazkere mein “Rahbaniyata” ka tarjuma “Tark-e-Duniya” karte hain jis ki wajhe badaun-nazar mein Mahdavia ki istelah “Tark-e-Duniya” par Rahbaniyata ka shuba paida ho jata hai. Halanke woh tarjuma hi galat aor Usool-e-Islam ke mughaer hai. kuike Islam mein Rahbaniyata ki nafi ki gaee hai aor Tark-e-Duniya ka Hukm diya gaya hai. Lafz-e-Duniya ka iste’mal Aakhirat ke muqabil hota hai ya Deen ke muqabil hota hai. Qur’aan-e-Majeed mein bhi aise iste’mal ki nazeerein maujood hain.

أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ز وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿22﴾ (سورۃ اٰل عمران)

Translation:- Yeh log who hain jin ke aamaal Duniya wa Aakhirat mein habitat hogaye aor un ka koi madadgaar nahin.

وَذَرِالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ـــالخ (سورہ الانعام ـ70)

Translation:- In logaun ke haal par chod-do jin hun ne apne Deen ko lahoo wa lua'b samjha aor un ko hayat-e-duniya ne maghroor kardiya.

Pahli Aayat mein lafz-e-"Duniya" "Aakhirat" ke muqabile mein aor dosre Aayat mein "Deen" ke muqabile mein aaya hai jab "Duniya wa Aakhirat" kahte hain to Duniya se zamana qabl-e-maut murad hoti hai aor jab "Deen wa Duniya" kaha jata hai to Duniya se murad woh tamaam umoor hote hain jin ko Deen se- ta'lluq no ho goya tamaam Mamnua'at-e-Deen ko Duniya kaha jata hai. Is mafhoom ke lehaaz se "Tark-e-Duniya" ke ma'ni "Tark-e-Mamnooa'at-e-Deen" huwe aor yahi ain Deen wa Ain Islam hai. Bahut sari Aayaat wa Ahadees se sarahatan Duniya ki mazammat sabit hai aor Mo'min ko is se bachne ka Hukm diya gaya aor khilaf warzi ki saza Dozakh qaraar di gaee hai. Is liye ha Mo'min wa Muslim par pazim hai ke Khuda wa Rasool ne jis ki mazammat is-shiddat se ki ho us-se ahteraaz kare balke Aahadees mein "Tark-e-Duniya ke lafz aor us ki Fazilat bhi paee jati hai. Hum chand Aahadees tamseelam yahan darj karte hain.

(1) تركوالدنيا لاهلها (كنزل العمال) **Translation:-Tum Duniya ko ahle-e-duniya hi ke liye chod-do**

(2) ترک الدنیا امر من ابصر واشد من حطم السیوف فی سبیل اللہ و لا یترکھا احدا لا اعطاء اللہ مثل ما یعطی الشھداء (کنزل العمال)

Translation:- "Tark-e-Duniya" Ailwe se ziyada talkh hai aor Khuda ki rah mein talwar chalane se ziyada sakht hai aor "Tark-e-Duniya" wahi kar sakta hai jis ko Allah Taufeeq ata farmaye jaisa ke Shuhada ko ata farmaya hai.

(3) من عرضت له الدنيا والآخرة فاخذ الآخرة وترک الدنيا فله الجنة وان اخذ الدنيا وترک الآخرة فله النار (کنزل العمال)

Translation:- Jis ke samne Duniya wa Aakhirat dono paish hon aor us-ne Aakhirat ko ikhtiyar kiya aor Duniya Chod-di us-ke liye Jannat hai. Aor jis ne Aakhirat chod-di aor Duniya ko ikhtiyaar kiya us-ke liye Dozakh hai.

Is-se Zahir hai ke "Tark-e-Duniya" ka Islam mein bahut baland maqaam hai. Is liye jo log "Rahbaniata" ka tarjama "Tark-e-Duniya" karte hain Ta'aleemaat-e-Islam se nawaqif rahne ka nateeja hai. Kuin ke Islam mein Rahbaniyat nahin. لَا رُهْبَانِيَتَه فِیْ الْاِسْلَامْ "Rahbaniyat" aor "Tark-e-Duniya" ka baiyyan farq yeh hai ke Rahbatiyata mein fitri quwwataun ko muattal wa na-kara kardiya jata hai. Jaise Khasi ho jana ya kisi azoo ko be-his bana dena waghaira. Is ke bar khilaf qua-e-fitriya ko jaez tareeqaun se astema'al karn, Deen wa Aakhrat ko tarjih dena, Ibadat wa Riyazat aor Deen ki khidmat mein mashghool wa mun-hamik rahne Istelah-e-Islam mein Rahbaniyat nahin balke "Zuhd" kaha jata hai. Chunache Zuhad ki ta'areef Imam Ghazaali RH ne yeh bayan ki hai.

الزهد عبادة عن رغبتهٖ عن الدنيا عدولاً الٰی الاٰخرة او عن غير الله عدو لا الٰی الله و هی الدرجة العليا (احيا العلوم)

Translation:-Aakhirat ki taraf mael ho kar Duniya se Ru-gardaan hona Zuhd hai ya Ghair-rullah se mun phair kar Allahu Ta'aala ki taraf rujoo hona aor yeh Zuhud ka bhut baland darja hai. Zuhud ke muta'alliq bahut Fazael Ahaadees mein bhi warid hain.

اذا اراد لله بعبد خيرا زهده فی الدنيا و رغبة فی الآخرة (احياء العلوم)

Translation:- Jab Allah kisi babde ki bhalaee chahta hai to us-ko Zuhd fid-Duniya aor Raghbat ilal-Aakhirat ki taufeeq ata farmata hai.

افضل الناس مومن متلزهد (احياء العلوم)

Translation:- Mo'min Zahid sab logaun mein Afzal hai. Is se zahir hai ke "Zuhd Fid-Duniya" ain Islam hai aor yeh Mo'min ka baland martaba hai. Awliya-e-Kiram wa Saliheen-e-Azzaam isi martabe par faez rahe hain. Aor Ahle Ilm tasleem kareinge ke "Zuhd Fid-Duniya" apr "Tark-e-Duniya" bilkul ham-ma'ni hain is liye Tark-e-Duniya ko Rahbaniyat kahna ya ta'leem-e-Islam ke mughaez qarar dena sahih nahin hai.

Is liye Muhaqqiqeen-e-Sufiya ke Maslak mein "Zuhd Fid-Duniya" wa "Tark-e-Duniya" ko farz wa lazim gardana gaya hai. Awliya-Ullah ki taleefaat wa kutub -e-Sair mein is ki tafseelaat maujood hain. Aor isi liye "Tark-e-Duniya" aor is ke mafhoomaat, akabir-e-Ulama-e-Zahir mein bhi muta'rif rahe hain. Albatta un ke pas mustahab ki haisiyat di gaee hai. Is ka asal sabab wahi hai jo hum aage bayan kar-chuke hain ke Aemma-e-Mujtahideen sirf Ibadaat wa mua'milaat ke masael ki kawishaun mein munhamik rahe. Ishq wa Muhabbat-e-Ilahi ke lawazim se ta'lluq rakhne wale masael mein unhun ne munshigaafi nahin ki halanke is hi ke musallimah usool ke lehaaz se jis amr ki saza' Dozakh qarar di-gaee ho us-ka tark karna farz hai.

Qur'aan-e-Majeed ki saaf wa sareeh Aayat hai ke:-

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَايُبْخَسُوْنَ ﴿15﴾ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ
لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّاالنَّارُ ز وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿16﴾ (سورة هود)

Translation:- Jo koi Hayat-e-Duniya wa Zeenat-e-Duniya ka Mureed ho hum un logaun ke aamaal duniya hi mein poore kardete hain aor woh duniya mein gahte mein nahin rahte yeh sab waise log hain jin ke liye Aakhirat mein Aatish-e-Dozakh ke siwaye kuch nahin aor unhun ne jo kuch (Naikiyan) is duniya mein ki hain who sab Habitat ho jaeinge. Is Aayat mein "Man" ka lafz aam hai jis mein har Mureed-e-Duniya dakhil hai Khawh Mo'min ho ya Kafir. Aor aik Aayat hai:-

فَاَمَّا مَنۡ طَغٰی ﴿37﴾ وَاٰثَرَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿38﴾ فَاِنَّ الۡجَحِیۡمَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿39﴾ وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفۡسَ عَنِ الۡہَوٰی ﴿40﴾ فَاِنَّ الۡجَنَّۃَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿41﴾ (سورۃ النّٰزعٰت)

Translation:- Laikin jo shakhs had-se guzar gaya aor Hayat-e-Duniya ke peeche ho gaya to beshak us ka thikana Dozakh hai aor jo shakhs apne Rabb ke (Itaab) ke mauqe par dara aor apne Nafs ko (Fasid) Khawhish se roka to beshak us-ka thikana Jannat hai.

Duniya ki mazammat mein aor bahut Aayaat hain mazkoorah Aayaat se Dozakh ki saza ka Hukm saaf zahi hai is liye is ka Tark Farz hoga. Hazrat Imamuna AHS ka aam da'wa Baseerat par hai. Taqarrub-e-Khuda wa Kamalaat-e-Rouhani ki ta'leem Aap AHS ki baisat ka maqsad hai is liye Allahu Ta'aala ne Aap ke zarye is Farziyat ka Ilm ata farmaya. Aor jis ki Hujjat mein Aayaat-e-Qur'aani bhi maujood hain. Tark-e-Duniya aor Tawwakul ke Masael apni apni jin khusoosiyaat ke hamil hain un-ko samajhna aor istedlaal wa tafheem mein un-ko malhooz rakhna bahut zaroori hai. Usool-e-Mahdavia ke mu'trizeen aisi galati ki wahjhe laghzish kha jate hain. Kuinke Tark-e-Duniya ka ta'lluq Hayat-e-Duniya wa Mata'-e-Duniya se hai aor Tawakkul ka ta'lluq Asbaab -e-Tadbeer par nazar na karne se hai jis ki Tauzih Tawakkul ke bayan mein aaye-gi. Hazrat Mahdi AHS ne "Hayat-e-Duniya" wa "Mata'-e-Hayat-e-Duniya ki yeh tauzih farmaee hai.

وجودِ حیاتِ دنیا کفر است یعنے زیستن بجان کہ آں را ہستی و خودی گویند ہر چیزے را کہ در کتاب اللہ متاعِ حیاتِ دنیا نام کردہ اند چوں حبِ زنان و فرزنداں و اموال و حیوانات و زراعات و تجارت و عمارات و ملبوسات و ما کو لا ت و جز آں ہر کہ ایں اشیاء را مرید و محب باشد و بدیں مشغول گردد او کافر است۔
(نقلیاتِ میاں عبد الرشیدؓ روایت 56 و انصاف نامہ باب5

Translation:- Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke Wajood-e-Hayat-e-Duniya Kufr hai yani jan se jeena ke jise Hasti wa Khudi kahte hain aor woh umoor jin ko Kitabullah mein Mata'-e-Duniya kaha gaya hai. Aurataun aor bachaun ki muhabbat aor amwaal wa haiwanaat wa tijarat wa zira'at wa amaraat wa malboosaat wa makoolaat waghaira ka jo

shakhs Aashiq wa Mureed hoga aor is mein munhamik wa mashghool rahega who Kafir hai.

:- **Imamuna AHS ne Hayat-e-Duniya se murad "Hasti wa Khudi" aor "Mata-e-Hayat-e-Duniya" se murad amwaal wa zananaan wa farzandaan waghaira ki muhabbat bayan farmaee hai. Hum yahan Mata-e-Duniya ki tauzih kareinge. Is ke ba'ad "Hayat-e-Duniya ki bahes ki jayegi. Allahu Ta'aala farmata hai:-**

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿14﴾ (سورة اٰل عمران)

Translation:- Zeenat diye gaye hain log khawhisaat ki muhabbat se aurataun aor bachaun se mutalliq aor sone wa chandi ke jama'a kardah khazanaun aor nishan zadah ghodaun aor chaupayaun aor khaitaun se mutalliq yeh sabab-e-Mata'-e-Hayat Duniya hai aor Allahu Ta'aala (jo Ma'bood-e-Bar-Haq hai) sab naikiyan isi ki taraf phair jane wali hain.

Is Aayat mein Mata'-e-Hayat-e-Duniya ka saaf bayan maujood hai aor Imamuna AHS ne bhi "Mata'-e-Hayat-e-Duniya" ki muhabbat tark karne ka hukm diya hai. aor is mein ishteghaal ke Khuda se Gaflat ho jaye na-jaez qaraar diya hai aor yeh is Hukm-e-Qur'aani ke theek mutabbiq hai jo Allahu Ta'aala farmata hain:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿9﴾ (سورة المنٰفقون)

Translation:- Aey Iman walo! Tumhare maal aor tumhari aulad tumhein Khuda ke zikr se gafil na karein aor jo aisa kareinge who sab Khasireen hain.

Is se maloom huwa ke Khuda se Ghafil ho kar amwaal aor zan wa farzand waghaira Mata'-e-Hayat-e-Duniya mein munhamik wa mashghool ho jana mana' hai. Sahib-e-Zan wa Farzand hona mana' nahin hai.

حضرت میراں علیہ السلام را عرض کردند کہ زن و فرزندان مرا تفرقہ می دہند اگر رضائے خوندکار باشد ایشاں را علٰحدہ کنم۔ میراں علیہ السلام فرمودند ایشاں را دست گرفتہ دربہشت بروید ازخود علٰحدہ نہ کنید خدائے تعالیٰ شما را اجرِبسیار می دہی بواسطہ ایشاں صبر کنید ایں کارِبزرگ است (نقلیاتِ میاں سید عالمؒ)

Translation:- Hazrat Mahdi AHS se aik Sahabi RZ ne arz kiya ke Biwi Bachche mujh mein tafriqah paida kar rahe hain agar ijazat ho to un ko alag kardeta huin. Imamuna AHS ne farmaya "Un ka haat thame huwe Jannat mein le jao aor un ko apne se alaheda mat karo. Khuda-e-Ta'aala tum ko bahut ajar dega. Un ke bare mein sabr ikhtiyat karo yeh Bahut bada kaam hai.

Isi liey Aap AHS ki ta'leemaat par jo ke Aayaat-e-Qur'aani se mutabbiqat rakhti hain, "Rahbaniyata" ka shubha bhi nahin kiya ja sakta kuin ke Rahbaniyata mein munakihat waghairah tabaee khawhishaun ko tark kiya jata hai aor in Ta'alimaat ka maqsad tabaee wardaati khawhishaun ko fi-sabeelillah mahsoor kar dena hai.

:- Jaisa ke Allahu Ta'aala ne farmaya:-

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط (سورۃ البقرۃ۔273)

Translation:- In Fuqara' ke liye hai jo Allah ke raste mein Mahsoor hain. Zameen (Duniya) mein (kamane ke liye) chal phir nahin sakte hain. Un-ke suwal na karne ke sabab nadaan, un ko ghani samjhta hai. Tu un ko nishaniyaun se pahchan lega. Woh Fuqra'a kisi se gidh-gidha kar suwal nahin karte. Yeh Aayat As-haab-as-Suffah ki shan mein hai. Ba'az kahte hain ke yeh log ma'zoor wa mareez the mumkin hai un mein chand ma'zoor hon laikin puri jama'at ma'zooraun ki nahin thi kuin ke un ki aik khususiyat yeh bhi bayan ki jati hai ke:-

وکانوا تخرجون فی کل سریۃ بعثھا رسول اللہ صلعم (تفسیرِ کبیر کشاف معالم وغیرہ)

Translation:- Har "Sarya ya Jihad" mein shareek rate the jis ko Rasoolullah SAWS bhaijte the. Agar yeh ma'zoor hote to "Sarya ya Jihad" mein shareek hone ke qabil na rahte.

"اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" se murad apni quwwataun aor apne iradaun wa afa'al ko Allhu Ta'aala ke Ahkaam ka paband karlena aor "لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ" se yeh murad hai ke who jama'at Kasab wa Tijarat waghairah Muamilaat-e-ma' ash se be ta'lluq thi."ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ" ke ma'ni chalne phir ne kamane kaja ne ke hain.

Imam Razi RA likhte hain:-

لان اشتغالهم بصلاح الدين و باصر الجهاد نميعهم من الاشتغال بالكسب و التجارة۔

Translation:- Salah-e-Deen wa Amr-e-Jihad mein mashgool rahne ki wajhe Kasab wa Tijarat se baaz rahte the. Aor aik jage likhte hain:-

هولاء قوم كانوا مشتغلين يذكر الله و طاعته و عبوديته و كانت شدة استغراقهم فی تلک اطاعة احصرتهم عن الاشتغال بساير المهمات۔

Translation:- Woh sab Allah ke zikr aor is ki ita'at wa uboodiyat mein itni shiddat se mustaghraq the ke who log (Kamane Kaja ne ke) tamaam muamilaat se (be-ta'lluq ho kar) is ita'at mein mahsoor hogaye the.

Is se zahir hai ke Tableegh-e-Deen aor Wisaal Ilal-Matloob ke liye "Mata-e-Hayat-e-Duniya" ki muhabbat tark karna lazim hai. yahi wajhe hai Dawa-e-Nabuwat wa Risalat ke ba'ad ke taweel arse mein Hazrat Rasoolullah SAWS Kasab wa Tijarat mein mashghool hone ki sanad koi nahin batla sakta. Aap ne Deen ki khidmat aor Ibadat wa Riyazat ke liye apne ko waqf farmaliya tha. Din raat isi masrufiyat mein guzarte the. Ahl-e-Bait ke Faqr wa Faqe ki Riwayaat Kutub-e-Ahaadees wa Sair mein ba-kasrat maujood hain. Agar who chahte to kis qadar sahulatein un ko hasil na ho saktein. Is se yeh bhi zahir hota hai ke yeh Faqr ikhtiyari tha. Pas As-haab-as-Suffah RZ wa Awlia-e-Kiram RA ka Maslak bhi yahi raha hai.

Is-ke yeh ma'ni nahin ke Mo'min ke liye kasab ki ijazat hi na thi ya yeh ke kasab na-jaez hai. Aayaat wa Ahaadees mein Mo'min ke liye Kasab-e-Halal ki ijazat hai aor khud Imamuna AHS ne bhi bila-lehaz-e-madarij qata'n na-jaez ya Haram nahin qarar diya hai. chunache Riwayat (18) mulaheza ho ke aik Alim ke suwal ke jawab mein Aap AHS ne farmaya ke:- "مؤمن را کسب حلال است مؤمن باید شد در قرآنِ مجید تامل باید کرد که مؤمن کرامی گویند"

Translation:- Mo'min ke liye kasab Halal hai Mo'min ban-na chahiye aor Qur'aan -e-Majeed mein ghaur to karo ke Mo'min kis ko kahte hain.

Yahi wajhe hai ke ibteda-e-baisat-e-Imamuna AHS se aaj tak Jama'at-e-Mahdavia mein Fuqra' wa Kasibeen ke do (2) tabqe paye jate hain. Albatta in mein darajaat-e-sulook ka farq zaroor hai. Allahu Ta'aala ki muhabbat mein jitni ziyadati ki jayegi utna hi Duniya se be-talluqi badh ti jaye gi. Yahan tak ke Ahkaam-e-Faraez-e-Vilayat sab par Farz hain.

Hasil yeh ke Aayat-e-Mazkurah mein Ashaab-e-Sufa RZ ki aik khususiyat yeh bayan ki gaee hai ke woh Kasab wa Tijarat mein mashghool na ho sakte the.

"یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف" **se murad hai ke "Halat-e-Faqr" ke bawajood ghina ki sifat se muttasif the. Un ka istighna' bhi paye ka tha ke nadaan log un ko "Ghani" samajhte the "Ta'afuf" ke ma'ni suwal se bachne ke hain. Ghairullah ke samne apne Faqr wa ahtiyaaj ko ba-haisiyat-e-suwal wa iste-daad zahi na karna un ki khususiyat thi. Khulfa-e-Rashideen waghaira jo " Ameer-ul-Mo'mineen" ke dar par faez rahe hain un ki amarat ka haal bhi Dekhiye kiya thi.**

آں مسلماناں کہ میری کردہ اند ☆☆☆ در شہنشاہی فقیری کردہ اند

در امارت "فقر" را افزودہ اند ☆☆☆ مثل سلماں در مداین بودہ اند

حکمرانی بود ودسامانے نداشت ☆☆☆ دستِ او جز تیغ و قرانے نداشت (اقبالؔ)

Gharz Hazrat Imamuna AHS ne bhi "Suwal ko Haram" qarar diya hai jo Fuqra' ki khususiyat "Ta'afuf" ke ain mutabbiq hai. Aap ne farmaya "Harche khawhi az Khuda Khawh!" yani jo kuch mangna ho Khuda se mango. Dast-e-Suwal daraaz karna to kuja halat-e-suwal se bhi Aap AHS ke Fuqra' ahtiyaat karte the. "Riwayat dar Bayan-e-Tawwakul" aor Riwayaat dar-Bayan-e-Ahkaam-e-Daira mein is ki wazeh misalein maujood hain. Yeh to Faqr-e-Ikhtiyari ki guftago hai laikin Halat -e-Izteraar mein bhi Imamuna AHS ne Itteba'-e-Ahkaam wa Ashaar-fi-sabeelillah ki hifazat ke liye sha'oor ko baidaar rakhne ki sa'ee farmaee hai. Is tarha ke aisi surat mein kuch Kasab karle."

داراو سکندسے وہ مردِ فقیر اولٰی ☆☆☆ ہو جس کی فقیری میں بوئے اسداللہی (اقبالؔ) :-

Riwayat hai ke Muhajireen RZ ki majlis mein Miran Syed Muhammad Mahdi AHS se suwal kiya gaya ke agar koi (Faqeer) Khuda-e-Ta'aala par Tawakkul na karsake aor halak hone ki naubat aaye to kiya kare? Aap AHS ne farmaya ke "jaye aor aik do Chital (Takke) kasab karke khaye…alkh.(Insaf Nama Baab (5) phir Aap ne farmaya ke "Agar aik Chital kasab kare ga to (kahein) dosre roz do Chital karna chahe ga. Hushiyaar rahe aor Hirs na kare aor ziyada talab na kare to Khuda-e-Ta'aala nahin pooche ga chunache Khuda-e-Ta'aala ne rukhsat di hai ke "Jo shakhs muztar ho aor khilaf warzi karne wala nahin hai aor na hud-se tajawiz karne wala hai to us par kuch gunah nahin. Be-shak Allah bakhshne wala Mehrban hai. (Juz2 ruku 5 Insaf Nama baab 5) is ki tafseel Tawakkul ke bayan mein aaye gi.

"تعرفهم بسيماهم" se murad hai ke tum un ki paishani yaun ki Noorani Alaamaat se un ko pahchan sakte ho gidh-gidha te huwe suwal karne wale ka "Fuqra" ki yeh jama'at se koi ta'lluq nahin. "لايسالون الناس الحيافا" ba zahir Alaamaat yahi hain ke un ki ibadat wa riyazat, Rushd wa Hidayat, bood wa Baash, Waza' wa Libaas mein Ahkaam-e-Khuda wa Khatimeen ki taqleed paee jati ho fil haqeeqat faqeer ki ahem khusoosiyat yeh hai ke us mein Noor-e-Yaqeen Jalwa gar ho jaye aor us haisiyat se kisi faqeer ko

pahchana har shakhs ke bas ki baat nahin. Isi liye Imam Muhiuddin Ibn Arabi RA is Aayat ki tafsir mein farmate hain:

اتهم عرفاء فقراء اهل الله لا يعرفهم الا الله و من هومنهم (تفسیر محی الدین ابن عربی نصف اول صفحه 97)

Translation:- Woh sab Aarifeen Fuqara' Ahl ullah hain. Un ko Allah hi janta hai aor woh bhi jan sakta hai jo Inhi Fuqara' mein se hai. Yahan yeh baat bhi zahen nasheen karlene ke qabil hai ke Allahu Ta'aala ke farman " وَاللّٰهُ غَنِیُّ وَّاَنْتُمُ الْفُقَرَاء **" mein Fuqara' ka lafz aam hai. Allahu Ta'aala ka muhtaj hone ki haisiyat se har fard wa bashar is Aayat ke hukm mein dakhil hai laikin "** لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔الخ **" mein Fuqara' ka jo lafz hai woh khas hai. Is liye mahez muhtaj hone ke ma'naun mein har fard wa bashar Fuqara' ki is jama'at mein shumar nahin kiya jasakta. Is mukhtesar Tauzih se zahir hai ke Imam AHS ne "Tark-e-Mata'-e-Hayat-e-Duniya" ki jo ta'leem di woh Qur'aan wa Hadees ke ain mutabbiq hai. Chunach Riwayat (69) mein saf wa sareeh bayan maujood hai ke "Hazrat Mahdi AHS hamesha yeh farmaya karte the ke apni zaat Khuda-e-Ta'aala ke hawale kardo. Na di si shakhs ke saath mashghool raho na kisi cheez ki khawhish rakho bajuz Khuda-e-Ta'aal ki zaat ke. Makhlooq se zara bhi ahtiyaaj na rakho. As-haab-e-Sufahaha RZ jo Hazrat Muhammad Mustufa SAWS ki mash-hoor jama'at thi in-Hin Sifaat se Muttasif thi. (Is Riwayat mein aage chal kar yeh Aayat bhi bayan ki gaee hai ke:-**

كما قال الله تعالىٰ :- وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ط (سورة النسآء125)

Translation:- Jaisa ke Allahu Ta'aala ne farmaya:- Aor az roo-e-Deen is shakhs se koi achcha bhi hai jis ne apne aap ko Allahu Ta'aala ke hawale kardiya hai? aor who bhi naiki karne wala hai aor is-ne Ibrahim AHS ke Deen ki pairawi ikhtiyaar ki hai.

Imamuna AHS ne Tark-e-Muhabbat-e-Mata-e-Duniya ki hi Ta'leem par iktefa nahin farmaya balke yeh bhi ke Mo'min Aakhirat ke Sawab par bhi nazar na rakhe. Aap AHS ne Talib-e-Duniya ki misal muannas se aor

Talib-e-Uqba ki misaal Na mard se aor Talib-e-Maula ki misaal Mard se di hai aor aik waqt Aap ne farmaya:-

ہرچہ خواہی از خدا خواہ اگر آب و نمک و ہیزم خواہی از خدا خواہ و رخصت انیست عزیمت آنست کہ گفتہ اند۔

Translation:- Jo kuch chahte ho Khuda se chaho. Pani, Namak, Lakdi bhi chahte ho to Khuda hi se chaho yeh Rukhsat hai. Aaliyat to wahi hai jo bayan karte hain.

ہشت جنت گر دہندت سر بسر ☆☆ تو مشو راضی از انہا در گزر

عالی ہمت باش دل باحق بہ بند ☆☆ تو ہمئے قافِ قربی رو بلند

Translation:- Agar poori aat (8) Jannatein bhi tujh ko de-di jaein to un se khush na ho ja balke Talab-e-Haq mein aage badh ja baland him-mat rah, Allah se dil wabasta rakh, jab tak tu Qaaf-e-Qarbi ka Huma hai udta chala ja.

Dozakh ko khauf ya bahisht ka Shauq agar ho to Ibadaat wa Riyazaat ka ta'lluq phir bhi aik haisiyat se ghairullah hi se matboo' pata hai is liye Deedar ke siwaye kisi aor sile ki tamanna Mo'min ke khauf wa Shauq ka markaz ban-na chahiye kuin ke husool-e-Deedar-e-Khuda hi Ain Jannat hai.

واعظ کمالِ ترک سے ملتی ہے یہ مراد ☆☆ دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے ☆☆ اے بے خبر جزاء کی تمنا بھی چھوڑ دے

Mahdaviyat ka markaz sirf Khuda-e-Ta'aala ki zaath hai Ta'leemat-e-Imamuna AHS mein ba-lehaz-e-Deen Ghairullah ko markaziyat ikhtiyaar karne ki gunjaesh hi nahin.

گر بہ " اللہ الصمد " دل بستۂ ☆☆ از حد اسباب بیروں جستۂ

Garz Tark-e-Mata-e-Hayat-e-Duniya ke yahi ma'ni hain ke is ki muhabbat aor Khuda se gaflat na ho aor bas!!! "Tark-e-Duniya" ki pahle mashq Mahdi AHS ki tauzih ke lehaz se "Hayat-e-Duniya" hai is-ke ma'ni Aap ne Tark-e-Hasti wa khudi bayan farmaye hain. Goya Tark-e-Duniya ki zahiri surat "Tark-e-Muhabbat -e-Mata-e-Duniya hai. Jis ka bayan ho-chuka. Tark-e-Duniya ki batini surat Tark-e-Hasti wa khudi hai.

نفیِ ہستی اک کرشمہ ہے لِ آگاہ کا ☆☆ "لا" کے دریا میں نہاں موتی ہے "الا اللہ" کا (اقبلؔ)

Allahu Ta'aala farmata hai:-

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿110﴾ (سورۃ الکھف)

Translation:- Jis ko apne Parwardigaar ke Deedar ki tamanna ho us-par wajib hai ke Amal-e-Saleh (Tark-e-Duniya wa Shirk wa Khudi) aor us ki Ibadat mein kisi ko shareek na jane.

Gaur karna chahiye "Amal-e-Saleh" ko "Liqa-e-Rabb" ka "Sabab" qaraar diya gaya hai. Pas yahan Amal-e-Saleh se wahi murad ho sakti hai jo sabab-e-Liqa' sabit hosake. Wajood-e-Tawheed-e-Bari Ta'aala ke iqraar wa Ilm ki bhi ibteda' bhi "Tark-e-Shirk" se hoti hai aor is ki inteha bhi "Tark-e-Shirk" se hoti hai. Shirk-e-Jali se to ibteda' hi mein bachna aasan hai aor yeh Mo'min-e-Sharaee hai laikin "Shirk-e-Khafi" se bachna aasan nahin. Mo'min-e-Haqeeqi woh hai jo Muarifat-e-Tawheed mein taraqqi pate huwe Shirk-e-Shirk-e-Khafi se bachta jaye. Shirk-e-Khafi mein "Shirk-e-Asbaab" bhi dakhil hai. Asbaab par se nazar utha kar sirf Musabbib se wabasta ho jana Mo'min-e-Haqeeqi ki shan hai. Aor aisa hi Mo'min Allah ke liqa' ki ummeed kar sakta hai. Tark-e-Shirk ka kamal yeh hai ke "Shirk-e-Khudi" bhi ho jaye. Isi liye Allahu Ta'aala ne Khatim-e-Vilayat-e-Muhammadia Da-e-ilal-Baseerat Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS ke zarye "Amal-e-Saleh" ke ma'ni "Tark-e-Duniya" bayan farmaye hain. Aor Tark-e-Duniya ke ma'ni "Tark-e-Hasti" hain. Aor yeh Inteha-e-kamal-e-Tark-e-Shirk hai aor "Tark-e-Shirk" sabab-e- "Liqa'-e-Rabb" "وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا" hai. Kuin ke "Amal-e-Saleh" ki tafsir ke mein Allah ne

farmaya hai. Pas sabit huwa ke "Tark-e-Duniya, Sabab-e-Liqa'-e-Rabb" hai isi liye Imamuna AHS ne Ba-Hukm-e-Khuda wa ba-mujib-e-Aayat -e-mazkoorah har mard wa aurat ke liye farz farmaya hai. Aor is ke liye "Sohbat-e-Sadiqaan" aor "Zikr-e-Khafi" ki ta'leem par amal karne ki zaroora hoti hai jis ke baghair kisi Mo'min ko Hayat-e-Tayyib muyassir nahi aasakti. Allahu Ta'aala farmata hai:-

"مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَ هُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ " (سورۃ النحل۔97)

Translation:- Jis ne Amal-e-Saleh (Tark-e-Shirk wa Khudi) kiya khaw woh mard ho ya aurat aor wahi Mo'min hai pas hum zaroor is ki Hayat-e-Tayyiba (Shirk se pak zindagi) ata kareinge. Aor Hayat-e-Tayyiba yahi hai jo Hazrat Rasoolullah SAWS ne bhi farmaya ke:- مُوتُوا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوتُوا **yani tum marne se pahle marjao, Neez farmaya:-**

الدنیا نفسک فاذا افنیھا فلا دنیا لک **ya'ni duniya tera Nafs (Khudi) hai jab tune is ko Fana kardiya to phir tere liye Duniya nahi hai. Izteraari maut woh hai jo amraaz wa hawadis ke zarye waqt-e-muqarrara par aati hai. Ikhtiyari maut yeh hai ke apne har irada aor har kaam sirf Allah hi ke liye ho aor Raza wa Tasleem ka martaba hasil karle. Aise hi Mo'min ki nisbat Qur'aan-e-Majeed mein bayan kiya gaya hai.**

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَ مَحۡيَاىَ وَ مَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ 163
(سورۃ الانعام)

Translation:- Beshak meri Namaz, meri Ibadataun, mera jeena, mera marna sab kuch sirf Allah ke liye hai jo tamaam Aalamaun ka Parwardigaar hai. Jis ka koi shareek nahin aor mein pahla Musalman huin. Hasil yeh ke Tark-e-Khudi (jo Inteha-e-Kamaal-e-Tark-e-Shirk hai) ki wajhe "Itlaaqiyat" hasil hogi. Aor Khuda chahe to Mishkwat-e-Vilayat-e-Muhammadi ke zarye Deedar naseeb hoga. Agarch ke ba'az Mufassireen ne "Amal-e-Salih" se Namaz murad li-hai in ma'naun ke lehaaz se bhi "Namaz" Me'raaj ul Mo'mineen ka darja us waqt tak hasil

nahin kar sakti jab tak ke Kamaal-e-Tark-e-Shirk naseeb na ho. Chunache Aan Hazrat SAWS ne Ta'leem-e-Ehsaan ke tahet farmaya hai ke:- "ان تعبد اللہ کا نک تراہ و ان لم تکن تراہ فانہ یراک"

Translation:- Tu Allah ki Ibadat is tarha kar goya ke Khuda ko dekh raha hai agar tu nahin dekhta hai to yeh samajh le-ke Khuda tujh ko dekh raha hai. chunke Kamaal-e-Tark-e-Shirk hi Tark-e-Khudi hai aor isi ko istelah-e-Mahdavia mein "Tark-e-Duniya" kahte hain aor yahi "Liqa'-e-Rabb" ka sabab hai is liye Farz hai.

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور ☆☆ ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

Tariqa-e-Mahdavia ke lehaaz se yahan aik aor nauviyat ki Tauzih zaroori hai jis tarha dakhil-e-Islam hone aor Tark-e-Shirk-e-Jali ikhtiyaar karne ke liye sidq-e-dil se bataur-e-iqraar bil-Lisaan Kalima-e-Tayyiba kahne ki zaroorat hoti hai isi tarha Sharayat-e-Iqraar bil-Lisaan ki takmeel ke baghair koi shakhs Ta'leemat-e-Islam par amal karlene se Hukman Tarikud-Duniya nahin kahlaya ja sakta aor qabool-e-Islam ke ba'ad Qusoor -e-Aeteqaad wa Amal ki surat mein Ahkaam jis tarha aayad huwa karte hain isi tarha iqraar-e-Tark-e-Duniya" ke ba'ad bhi Qusoor-e-Aeteqaad wa Amal ki surat mein Ahkaam Aayad hote hain. Masala-e-"Tark-e-Duniya ki is mukhtesar tauzih se Naazireen Andazah karsakte hain ke yeh kis qadar Aalaa wa Arafa' Ta'leem hai. aor yeh bhi mahsoos kar sakte hain ke ba'az Mukhalifeen maslan "Hadiya-e-Mahdavia" waghaira ne "Tark-e-Duniya" ko Rahbaniyat aor Musallimaat-e-Ahl-e-Sunnat ke mughaer aor Kasab ko haram samjh liya hai who sahih nahin. Mazkooratus-sadr tauzihi bahes ke baghair bhi Imamuna AHS ne farmaya:- Kasab wa Tijarat ki Shariyat mein ijazat hai. laikin ijazat ki khusoosiyat yeh hai ke Kasib wa Tajir ki niyyat yeh rahe ke Ibadat kar sake aor Ahkaam baja lane aor Mamnooa'at se bachne ke liye is mein quwwat wa tawanaee rah sake aor darta rahe ke kahein Hirs wa Khiyanat mein mubtela na hojaye. Agar kasab wa tijarat mein yeh lehaaz na rahe aor dil mein tafakhur wa takasur paida ho jaye ya sirf khane aor kamane

mein munhamik ho jaye (yeh to badi baat hai) agarche Kasab na kare aor din raat Ibadat wa ta'leem-e-Ilm-e-Shariyat mein aor Uzlat-e-Khaleq mein mashghool bhi rahe laikin is ki niyyat aise kaamaun se sirf Duniya hi ho to us ka Thikana Dozakh hai jis mein hamesha-hamesha ke liye rahna hoga."

Aor Riwayat (116) mulaheza ho ke " Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke jo log (Fuqra') Hijrat karte Khuda ki rah mein aaye hain who umoor-e-Maee'shat mein se jo kaam bhi karte hain, pani lana, lakdi phodna, aag jalana, khana, pakana, aor koi cheez gardan par rakh kar lana aor Biwiyaun bachaun se dil bahlaaee karna sab kuch az rooey Hukm-e-Kitabullah Ta'aala "Amal-e-Salih" mein dakhil hai."

Is Riwayat se zahir hai ke umoor-e-maee'shat-e-zaroori ya ko jab ke who lillahi aghraaz par mabni huin "Amal-e-Salih" mein dakhil qaraar diya gaya hai. aor Nazireen is se qabl ki bahes mulaheza karchuke hain ke "Amal-e-Salih" se murad Tark-e-Duniya" qaraar di gaee hai. Ab matlab saf hogaya ke yeh aisi "Tark-e-Duniya" hai jis mein umoor-e-Maee'shat-e-Zaroori ya tark nahin hote laikin ba-fawa-e-Aayat-e-Qur'aan:-

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط (سورة التوبة-111)

Translation:- Beshak Allahu Ta'aala ne Mo'mineen se un ki janein Jannat (Deedar) ke badle khareed li hain) Taliban-e-Maula mahsoor fi-Sabeelillah ho jate hain. In arfa' wa aala saf wa sareeh bayanaat ki roshini mein Mukhalifeen ke aeteraazaat khud ba-khud rafa' horahe hain aor sabit ho raha hai ke yeh aeterazaat mahez Asraar-e-Deen se na-baland rahne ka natija hain.

در مسلماناں مجو آں ذوق و شوق ☆☆ آں یقیں آں رنگ و بو ،آں ذوق و شوق

عالماں از علمِ قرآں بے نیاز ☆☆ صوفیاں درندہ گرگ و مود راز

گرچہ اند خانقاہاں ہائے دہوست ☆☆ کوچۂ نمرودے کہ صہباد کدوست

ہم مسلماناں افسرنگی مآب ☆☆ چشمۂ کوثر بجویند از سراب

بے خبر از سرِ دیں اند ایں ہمہ ☆☆ اہلِ کیں اند اہلِ کیں انداں ہمہ

اہلِ دیں را باز داں از اہلِ کیں ☆☆ ہمنشینِ حق بجو با اُو نشیں (اقبالؔ)

Hasil yeh ke Imamuna AHS ne Ba-Hukm-e-Khuda, Ishq wa Muhabbat ki aisi misaal Anmbiya' ki zindagi air khas Jaleelul Qadr Sahaba RZ aor Ashab-e-Sufa RZ wa Awliya-e- kiram RA ki zindagi hai. In ta'leemaat par aor Aap AHS ke Mutabaiyyen ne ba darja-e-kamaal amal karke dikh laya! Dar Qiyamat tak Ba Qadr-e-Himmat wa Taufeeq-e-Aezadi aap AHS ke Mutabaiyyen amal kar te paye jauin ge.

و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذوالفضل العظیم۔

آنکہ حیی لا یموت آمد حق است ☆☆ زیستن با حق حیاتِ مطلق است (اقبالؔ)

☆☆☆☆☆

English Translation

Giving Up World/Renouncing World

Understanding the Mahdavi concept of Giving up World (Tark-e-Duniya) is very essential. Ordinarily, people translate Tark-e-Duniya as Rahbaniat (Monkery or Monk-Hood) that is common among the Christians and Jews. Hence, at the first sight, people are prone to think that the Mahdavi Tark-e-Duniya too is Monk-Hood. But this translation is wrong and repugnant to the tenets of Islam. In Islam, Monk-Hood has been forbidden and Tark-e-Duniya has been commended and commanded. The word duniya (World) is used in comparison with Aakhirat (Hereafter), or Deen (Religion). In Qur'aan too, examples of similar use of the word are available. Allah says,

(1)"These are they whose works shall come to nought in this world, and in the next, there shall be none to help them." Again Allah says,

(2) "Who had made of their religion but a sport and a pastime and enticed themselves in the life of the world."

(3) In the first Verse (above), the word, Duniya is used in comparison with the Aakhirat (Hereafter) and in the second Verse it has come in comparison with Deen (Religion). When the term, Duniya-wa-Aakhirat, is used duniya means the time before the death and when the expression, Deen-wa-Duniya is used, duniya means all those affairs which are not related to Deen or Religion. In effect, all matters interdicted by religion are called Duniya. From the point of view of this meaning, Tark-e-Duniya means giving up all those things the religion has interdicted. And that is sheer religion and sheer Islam.

In most of the Quraanic Verses and the Traditions of Prophet SAWS, Duniya has been clearly condemned, people have been instructed to escape it and the punishment for violating these instructions has been prescribed as Hell. Hence, it becomes necessary for all Muslims and Mo'mineen to avoid what has been so severely interdicted by Allah and His Prophet SAWS. Not only this, the term, Tark-e-Duniya, has been used and it has been eulogized. We quote some Traditions, as examples, below:

(a) "Leave the world to the people of the world."

(b) "Giving up world is more bitter than aloe (elwa) and it is more difficult than wielding a sword. Only the person whom Allah gives the Guidance (Taufeeq) can give up the world, as He gives the courage to the Martyrs."
(c) "Paradise is for him, before whom both duniya and Aakhirat are presented and who accepts the Aakhirat and gives up the world. And Hell is for him, who gave up the Aakhirat and accepted the world."

This shows that Tark-e-Duniya has a very high position in Islam. Some people translate Rahbaniyat (Monk-Hood) as Tark-e-Duniya because of

their ignorance; there is no Monk-Hood in Islam. The apparent difference between Rahbaniyat and Tark-e-Duniya is that in Rahbaniyat (Monk-Hood) the natural powers are suspended or rendered useless or senseless like castration, etc. Contrary to this, using the natural powers in a legitimate manner, giving priority to religion and Aakhirat, engaging in worship and service to the religion are not called Monk-Hood in Islamic terminology. It is called Zuhd (Abstinence). Imam Ghazali RA defines zuhd as "To incline towards the Hereafter and to abandon the world or turning towards Allah Most High after deserting the world; this is a very high degree of zuhd." Many virtues of zuhd have been explained in the Traditions. "When Allah wants the good of any of his servants, He guides him to zuhd-fid-Duniya (Abstention from the world) and a strong inclination towards Aakhirat." "An abstinent believer (Mo'min-e-Zahid) is superior to everybody." This shows that abstinence from the world is sheer Islam and this is a high rank of the Mo'min. The saints and the righteous have remained in the same rank. And the people of knowledge (Ahl-e-ilm) will admit that abstinence from the world and giving up the world (Zuhd-fid-Duniya and Tark-e-Duniya) are one and the same. Hence, it is not correct to say that Tark-e-Duniya is Monk-Hood or (something) against Islam. Hence, the Sufi researchers have treated Tark-e-Duniya and Zuhd-fid-Duniya as Obligatory (Farz) and compulsory. All the details about this are available in the books of their writings and biography. And that is why the Tark-e-duniya and its connotations are very popular among the eminent scholars of the manifest knowledge. But they have treated it as desirable (Mustahab). We have already explained the genuine reasons for this that the Imams and the Religious directors were busy in their efforts of explaining the issues of worship and other affairs and they did not do any hair-splitting in the matters of Divine Love and its concomitants, even though, according to their accepted principles, it is obligatory to give up all those things and deeds, the retribution for which has been decreed as Hell. Qur'aan has clearly stated, "To those who choose the life of the present with all its false glamour, Our way is to deal

out in full measure in this very world what they deserve for their deeds, and they shall not in the least be deprived of what they merited. These are they for whom in the next world they shall have nothing but Fire. All that they had willfully wrought in this world shall come to naught, and all that they had done shall go to waste." The word, Man-Kana (those who), in the Arabic text of this Verse is common to all those desirous of the world, whether believers or nonbelievers. Other Quranic Verses say, "So, for them who have been inordinate (in their living), And preferred the life of this world (to the life of the Hereafter), For them surely there is Hell, that shall be their final abode. But for those who have shown deference to the majestic position of their Lord and have refrained themselves from lust (in every form), (For such) there is Paradise that shall be their final abode." There are many more Quranic Verses in condemnation of the world. The Verses quoted above show that the retribution of Hell is clearly prescribed (for the worldly people). Hence, its giving up is farz (obligatory).

Qur'aan has clearly stated, "To those who choose the life of the present with all its false glamour, Our way is to deal out in full measure in this very world what they deserve for their deeds, and they shall not in the least be deprived of what they merited. These are they for whom in the next world they shall have nothing but Fire. All that they had willfully wrought in this world shall come to naught, and all that they had done shall go to waste." The word, man-kana([those who), in the Arabic text of this Verse is common to all those desirous of the world, whether believers or nonbelievers. Other Quranic Verses say, "So, for them who have been inordinate (in their living), And preferred the life of this world (to the life of the Hereafter), For them surely there is Hell, that shall be their final abode. But for those who have shown deference to the majestic position of their Lord and have refrained themselves from lust (in every form), (For such) there is Paradise, that shall be their final abode." There are many more Quranic Verses in condemnation of the world. The Verses quoted

above show that the retribution of Hell is clearly prescribed (for the worldly people). Hence, its giving up is Farz (Obligatory).

The common claim of Hazrat Imam AHS is about the Vision of Allah. The purpose of his advent is to make the people attain the proximity to Allah and spiritual excellences. Hence, Allah has given us the knowledge of the Obligation of this giving up (the world). And to prove it there are the Quranic Verses too. The giving up of the world and trusting in Allah have their own peculiarities. It is very necessary to understand them and keep them in mind while arguing and explaining them. The critics of the principles of the Mahdavi community go astray because of this mistake, because the giving up of the world is related to giving up of the life of the world and its effects and chattels. And Trust in Allah is related to the causes of efforts to earn. This will be explained while discussing Trust in Allah (Tawakkal).

Hazrat Mahdi AHS has explained Hayat-e-Duniya and Mata'-e-Hayat-e-Duniya in the following terms: "The existence of the life of the world is Kufr (Infidelity). That is, living with life, which is called Life (Hasti or existence) and Self (Khudi) and those items, which have been described in the Qur'aan as the life of the world. The person who is the lover and Mureed (Slave) of the love of women and children, wealth (Amwaal), cattle, commerce, cultivation, buildings, dresses, eatables and other things, is kufr."

Hazrat Mahdi AHS has explained that Hayat-e-dunya was existence and self and Mata-e-Hayat-e-Duniya was the love for wealth, women and children. First we will discuss what is Mata-e-Hayat-e-Duniya, and then the discussion on Hayat-e-Duniya will follow. Allah says, "Fair in the eyes of men is the love of things they covet: women and sons; heaped-up hordes of gold and silver; horses branded (for blood and excellence); and (wealth of) cattle and well-tilled land. Such are the possessions of this world's life; but nearness to Allah is the best of the goals (to return to)." This Quranic Verse gives a clear explanation of the Mata-e-Hayat-e-Duniya, and Hazrat

Mahdi AHS too has commanded the giving up of the love for it. Being so engaged in the love of the Mata-e-Hayat-e-Duniya to an extent where one neglects Allah is not lawful. And this is in complete conformity with the commandment of Qur'aan where Allah has said, "O you who believe! Let not your riches and your children divert you from the remembrance of Allah. If any act thus, the loss is their own." This shows that Allah prohibits neglecting Him and engaging in the wealth, women, children and the belongings (Mata') of the world, while possessing women and sons is not prohibited.

A companion told Hazrat Imam Mahdi AHS, My wife and children trouble me. I will separate them if you permit me." Hazrat Mahdi AHS told him, "Take them to the Paradise with their hands in yours. Do not separate them. Allah Most High will give you great rewards. Be patient with them. This is great work."

It is for this reason that one cannot infer Monk-Hood from the teachings of Hazrat Mahdi AHS as these are in consonance with the Verses of the Qur'aan, because in Monk-Hood there is an interdiction on natural desires like marriage, etcetera. The purpose of the Mahdavia Teachings is to limit the natural and intentional desires in the way of Allah (fee- sabeelillah).

As Allah has said, "Give in charity to the poor that are engaged in the cause of Allah or in social and moral uplift of their people and are hindered thereby from going about the world to earn their living. He who knows them not, take them for well to-do folk because of their bearing of self-respect; you would know by their visage; they ask not of men with importunity" This Verse is in favour of the As-haab-as-Suffah. Some people say that these As-haab were sick and handicapped. It is possible that some of them might have been sick or handicapped but the whole group of these people was not so afflicted, because one of their specialties described is that they used to participate in Jihad, which Prophet Muhammad SAWS used to send them to. Had they been handicapped they would not have been able to participate in the Sarya or Jihad. The term,

Uhsiru-fii-Sabii-lillahi, means that they used to make their powers, intentions and deeds subservient to the Commandments of Allah Most High, and the term, Laa yas-tatiiuunna" means that this group did not indulge in earning, commerce and other economic activities. And the term, "Zarban-fil-Arz" means moving about and earning a livelihood. Imam Razi RA writes, "They abstained from earning and commerce because of their preoccupation with the good of religion and jihad." And at another place, he writes, "All of them were so devotedly busy in obedience to and worship of Allah, that they did not engage in any activities of earning and commerce and confined themselves to His obedience alone."

This shows that for the propagation of the religion and meeting the Desired (Divine Beloved), one had necessarily to give up the love of the goods and valuables of the world. This is the reason why no one can produce any evidence of the Prophet Muhammad SAWS engaging in earning and commerce for a long time after he staked his claim to Prophet-Hood and Apostleship. He had devoted himself for the service of the religion, worship and devotional exercises. He was engaged in this service day in and day out. There are a number of incidents of the starvation in the household of the Prophet Muhammad SAWS reported in the books of his Traditions and Biographies. Had he wished, what are the facilities and comforts he could not have obtained? This too shows that this starvation was voluntary; it was not because of distress. The As-haab-as-Suffah and the respected saints too followed this way.

This, however, does not mean that the believer (Mo'min) never had the permission to earn or that earning was illegal. The Mo'min is permitted to pursue legitimate earnings according to the Quranic Verses and Traditions. Hazrat Mahdi AHS too has not decreed earning as absolutely prohibited without reference to the stages of legitimacy. Please note Parable 18. It says: "The Ulama asked, "You say kasab (earning) is taboo (Haram). Hazrat Mahdi AHS said, "Earning is permitted to a Mo'min (Believer). One should become a Mo'min. Think over Qur'aan and find

out who is called a Mo'min." This is the reason why there are two groups, fuqara' (Indigents) and Kasibeen (Earners), among the Mahdavis from the advent of Hazrat Mahdi AHS till now. But there are differences between the (various) ranks of sulook (usage or treatment in Sufi orders). As the Love for Allah increases, the love for the world decreases. So much so that the seekers' performance of the Obligations of Sainthood becomes perfect and they enter the group of the fuqara' because the Obligations of Sainthood are compulsory for all.

In short, Hazrat Mahdi AHS too has decreed asking as prohibited (Haram), which is the specialty of the fuqara'. This is in perfect consonance with the Quranic term, "Ta-affuf ". Hazrat Mahdi AHS said, "Whatever you desire, desire it from Allah." Extending the palm of suwal (asking) is too obvious! The indigents of Hazrat Mahdi AHS did not give an inkling of their need by their condition. They were overcautious. Explicit examples of this situation are there in the parables relating to tawakkal and orders pertaining to the daira. These are the examples of the voluntary indigence. But in a condition of distress (Izteraar) too, when Haram (Prohibited) is allowed as Halal (Permitted), Hazrat Mahdi AHS tried to awaken the conscience of the fuqara' to keep within the limits of emulation and obedience of the injunctions in the way of Allah (fii-Sabee-lillahi). Here, some effort to earn was allowed.

Iqbal says, "That indigent man is superior to (Emperors like) Dara and Sikandar; his indigence smells of Asadullah (the Lion of Allah)." Somebody is narrated to have asked Hazrat Mahdi AHS, "What should a faqeer do if he could not trust in Allah Most High (Tawakkal) and is about to die?" Hazrat Mahdi AHS said, "He should go and earn a Cheetal or two and eat (from the proceeds) Again Hazrat Mahdi AHS said, "If one works and earns one Cheetal one day, he would like to earn two Cheetal the next day. He should be cautious. He should not be greedy. He should not demand (desire) for more. Then, Allah Most High says, "But if one is forced by necessity, without willful disobedience, nor transgressing due

limits, then is he guiltless, for Allah is Oft-Forgiving, Most Merciful." Further details will follow in the explanations on Tawakkal (Trust in Allah). The Arabic term, "Ta'-reef hum-bi-Seema -hum" in the Quranic Verse, means "You will recognize them by the luminous (Noorani) marks on their foreheads. They do not belong to the group of those who beg importunately of all and sundry. The term, "Laa Yass-Aloonannaasa-il-haafaa' means they do not ask with importunity. The manifest signs are the same that they emulate (Taqleed) in their following of the Commandments of Allah Most High, and the Seals (Prophet Muhammad SAWS and Hazrat Mahdi AHS) in their worship, religious exercises, rectitude and guidance, style of living, dress and behavior. In fact, the important specialty of a faqeer is that the Luminosity of Certainty is manifest in him. And recognizing any faqeer from that situation (Haisiyat) is not easy for everybody. It is for this reason that Imam Muhiyuddin ibn Arabi RA has said in the exegesis of this Quranic Verse, "All those knowledgeable people (Arifeen) are the fuqara' or the people of Allah. Allah alone knows them. And he, who is one of them, too can recognize them.

Here, this point too is worth keeping in mind that Allah has said, "But Allah is free of all wants, and it is you who are needy." In this Verse, the word, ul-Fuqaraa', is common and, by virtue of being in need (of bounty) of Allah Most High, every human being comes under the purview of this Verse. But the term, Lil-fuqaraa', in the Verse, "Lil-fuqaraa'-Illazina-Uhsiru fi-Sabii-lillahi" is special and, hence, everybody cannot be counted in this group, simply because he is in need. This short explanation shows that the teachings of Hazrat Mahdi AHS about the giving up of the love of the wealth of the life of the world is completely in consonance with the Qur'aan and Hadees. The Parable (69) clearly states, "It is narrated that Hazrat Mahdi AHS used always to say, "Make over your zath to Allah Most High. Do not engage yourself with anybody and do not desire anything except the zath of Allah Most High. Do not be in need of anything

from the people (Makhlooq)" The famous group, As-haab-as-Suffah of Prophet Muhammad SAWS had all these attributes. This parable also Quotes the Quranic Verse, "And who is better in faith than he who resign himself to Allah and does good to others and follows the faith of Abraham, the staunch in Faith?"

Imamuna Mahdi AHS was not content at imparting the teaching of giving up the love for the wealth of the life of the world but he also stressed that a Mo'min should not expect the rewards of the Hereafter. He has exemplified a seeker of the world as a female, the seeker of the Hereafter as an impotent person and the seeker of Allah with a He-man. On one occasion Hazrat Mahdi AHS said, "Whatever you want, seek it from Allah, if you want water, salt or firewood, seek it from Allah." This is Rukhsat (permitted). But Aliyat (excellence) is: "If all the eight Heavens are given to you, do not become happy over them. But in seeking the Truth (Haq), go ahead. Be lofty in courage. Keep your heart associated with Allah. As long as you are the sphinx of the nearby mountain, fly to the (unknown) heights." If the worship and religious exercises are conditioned by the fear of the Hell or the eagerness for the Heaven, it is, in one way or the other, for Ghairullah (other than Allah). Hence, the center of the fear or eagerness of the Mo'min should always be nothing other than the desire to have vision of Allah, because the Paradise is only in the Vision (deedar) of Allah. Iqbal says: "O preacher! You achieve your objective (only) by perfect giving up Tark). When you have given up the world, give up the Hereafter also! It is not trade; it is worshipping Allah. O ignorant fellow! Give up the desire of the (divine) rewards too."

The Center of Mahdaviyat is the zath (nature, essence) of Allah. There is no scope for the centrality of anything other than Allah in the teachings of Hazrat Mahdi AHS from the point of view of the religion. Iqbal says; "If you have tied your heart to Allahus-Samad, (compared to Allah) everything matters little!" In short, this is also the meaning and the purport of the giving up of the wealth of the life of the world; there should

be no love for it (the world) and no neglect of Allah. The first part of Tark-e-Duniya, according to the explanation of Imam Mahdi AHS, is the life of the world. He has given its meaning as giving up the existence (Hasti) and self (Khudi). In other words, the manifest exposition of Tark-e-Duniya is the giving up of the love of the wealth of the life of the world. We have explained that aspect of the issue. The esoteric aspect of Tark-e-Duniya is the giving up of the existence (Hasti) and self (Khudi). Iqbal says: "The denial of existence is a miracle of the knowing heart (Dil-e-Aagah). The pearl of Illa-Llah (except Allah) is hidden in the ocean of La (No)."

Allah says, "Whoever expects to meet his Lord/Rabb, let him work righteousness, and, in the worship of his Lord/Rabb, admit no one as partner." One needs to think over that in the Quranic Verse that righteous deeds (Amal-e-Salih) have been treated as the cause of meeting (or seeing) the Lord/Rabb. Hence, here righteous deeds would only be those, which are the cause of meeting (or seeing) the Lord/Rabb. The affirmation and the knowledge of the Existence and Unity of Allah Most High both begin and end with abandoning of polytheism. It is easy to avoid shirk-e-Jali (Apparent polytheism) in the beginning itself. The practitioner of this is a mo'min in Shariyat. But it is not easy to avoid Shirk-e-Khafi (Hidden Polytheism). The real Mo'min is one who continues to avoid the Hidden Polytheism in the progress of acquiring the knowledge of the Divine Unity (Ma'rifat-e-Tauhid). Shirk-e-Asbab (Polytheism of causes or worldly belongings) is included in the Hidden Polytheism. The glory of a real Mo'min is to become directly associated with the One Who creates the causes by ignoring the causes themselves. And this is the kind of Mo'min who can expect to meet or see Allah. The perfection of giving up polytheism is to give up self (Tark-e-Khudi). Hence, Allah Most High caused Hazrat Imam Mahdi AHS to explain righteous deeds (Amal-e-Salih) as giving up the world (Tark-e-Duniya). And giving up the world means giving up existence and self (Hasti and Khudi). This is the perfection of giving up polytheism. Giving up polytheism is the cause of the vision of

Allah Most High (Liqa'-e-Rabb) because Allah has explained Amal-e-Salih as "Wa laa yushrik bi-ibaadati Rabbihii ahadaa." Hence, it is proved that Tark-e-Duniya (giving up world) is the cause of liqa'-e-Rabb (Vision of Allah). Hence, Hazrat Mahdi AHS has made it Obligatory on every man and woman in accordance with the commandment of Allah and the Quranic Verse. And for this, one has necessarily to follow the teachings of Hazrat Mahdi AHS about the company of the truthful (Sohbat-e-Sadiqan) and Zikr-e-Khafi (Concealed Remembrance of Allah), without which a Mo'min cannot achieve a noble life (Hayat-e-Tayyiba) has necessarily to follow the teachings of Hazrat Mahdi AHS about the company of the truthful (Sohbat-e-Sadiqan) and Zikr-e-Khafi (Concealed Remembrance of Allah), without which a Mo'min cannot achieve a noble life (Hayat-e-Tayyiba). Allah says in Quran, "To whomsoever it be, male or female, who believe in Allah and do what is right, will We surely give a good life and a reward worth of one's best deeds." And the good (or clean) life is the same as Prophet Muhammad SAWS has stated: "Die before you die." The Prophet SAWS has further said, "The world is your Nafs (Khudi or Self) when you cause it to perish (Fana), there is no world for you." A death of helplessness (Izteraari Maut) is that which is caused by illness or accidents at a specified time. Voluntary death is that when one intends or does anything for the sake of Allah alone and achieves the status of surrender and acceptance (of the will of Allah). It is about such a believer (Mo'min) that Qur'aan says,

It is about such a believer (Mo'min) that Qur'aan says, Say, "My prayer and my sacrifice and my life and my death are all for Allah, the Lord /Rabb of All domains of existence. He has no partner (whatsoever). Thus have I been commanded to affirm and I am the first of those who have bowed to the command." In short, the giving up of self which is the perfection of giving up of polytheism causes the application (Itlaqiyat) and, if Allah wills, one achieves His Vision through the Mishkawt (lamp) of the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS. Some of the commentators of

Qur'aan interpret the good deeds (Amal-e-Salih) as namaz (the ritual prayers said five times a day). From this point of view too, the Namaz, which has been termed the Me'raaj-ul-Mo'mineen (Ascension of the believers to the seven Heavens, as that of Prophet Muhammad SAWS at midnight), cannot achieve that superior rank unless one's giving up of Polytheism is perfect. Prophet Muhammad SAWS has said under the teachings of Ehsaan (Beneficence), "Worship Allah in a manner as if you are seeing Allah, and if you do not see Him, understand that Allah is seeing you." As perfect giving up of polytheism alone is the giving up of the self, this is called giving up the world in the Mahdavia parlance and this is the cause of the Vision of Allah. Iqbal says; "Your leader (Imam) is without Presence (full, undivided attention to the Supreme being), your Namaz is without pleasure; go away from such Namaz and such an Imam." From the point of view of the Mahdavia system, an explanation of a different nature is necessary. As it is essential to affirm by word of mouth the Islamic confession of faith, La ilah illa Llah, with sincerity and honesty, to give up manifest polytheism and enter Islam, it is essential to affirm by word of mouth to enter the group of the seekers of Allah, to give up one's self and subliminal polytheism, or giving up the world. As a person will not become a Muslim formally without confessing by word of mouth, by simply following the Islamic tenets and practices, a person will not formally become a Tarik-e-Duniya by simply following and acting upon the obligations of Sainthood, without fulfilling the conditions of tark-e-Duniya. As one is subject to the commands and interdictions in case of deficiency in beliefs and deeds after entering Islam, one becomes subjects to commands and interdictions in case of deficiency in beliefs and deeds after the affirmation of Tark-e-Duniya.

And now see the Parable 116. It says: Hazrat Mahdi AHS has said, "Whatever the people who have migrated and come on the path of Allah, do by way of economic activity like bringing water, splitting firewood, cooking meals, lighting fire and bringing things on their backs, playing

and being good to children and the wife comes under the term, good deeds, under the Qur'aan." This Parable shows that the economic activity, when it is for the sake of Allah, has been included in good deeds (Amal-e-Salih). And the readers have seen in the foregoing pages that good deeds mean giving up the world (Tark-e-Duniya). It now becomes clear that this giving up the world is such where the necessary economic activity is not given up. But the seekers of Allah become confined in the way of Allah, in accordance with the Quranic Verse, "Lo! Allah has bought from the believers their lives and their wealth because the Garden will be theirs." In the light of these lofty and clear elucidations, the objections of the critics are getting removed on their own. It is being proved that their objections are the result of their ignorance of the divine secrets of the religion. In short, Hazrat Mahdi AHS has, under the command of Allah, imparted the teachings of a life of Divine Love, an example of which can be seen in the lives of the Prophets, including the life of the Seal of Prophet-hood, and his eminent companions and the people of the Bench (As-haab-us-Suffah) and the respected Saints of Allah. The companions of Hazrat Mahdi AHS and their followers have worked according to the teachings to perfection and shown that perfection can be achieved. And till the Day of Resurrection, the followers of Hazrat Mahdi AHS will continue to work to perfection by the grace of Allah Most High. Allah says: "Such is the bounty of Allah, which He bestows upon whom He will, and Allah is of infinite bounty."

توضیح روایات در بیانِ ذکر اللہ

قرآنِ مجید میں ذکر و فکر سے متعلق بہت سی آیات ہیں۔ جن آیات میں فکر کا بیان ہے اِس سے مراد اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں فکر کرنا ہے۔ لیکن بعض لوگوں مثلاً (مولفِ دو قرآن وغیرہ) نے یہ استدلال کرنے کی کوشش کی کہ اِس سے

سائنس وغیرہ تحقیقاتی مسائل کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے تاکہ انسان کی بہر جہت خدمت کی جاسکے۔اِس کے لیے سہولتیں فراہم کی جاسکیں اور ملکی، معاشی و مدافعتی قوت حاصل ہوسکے۔اور دارالاسلام کی قوتِ حربی کا سہرا آج اُنھیں کے سر نظر آرہا ہے۔ یہ استدلال اگرچہ اپنے موقع و محل کے لحاظ سے غلط نہیں۔اور شریعت میں بھی اِن اُمور کو دارالاسلام کے لوازم کی حیثیت دی گئی ہے لیکن فکر و ذکر سے متعلق جو آیات ہیں اُن سب کا انحصار صرف اِسی ایک مطلب سے اگر مخصوص کر دیا جائے تو غلطی ہوگی۔!!!

لیو معنی "والنجم" نہ سمجھا تو عجب کیا ☆☆ ہے تیرا مدوجزر ابھی چاند کا محتاج (اقبالؔ)

ہم نے اِس سے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ قرآنِ مجید علوم و آئین کا سمندر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿29﴾ (سورة النبا) ترجمہ:- ہم نے کتاب میں ہر چیز کا احصار کیا ہے۔

وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿59﴾ (سورة الانعام)

ترجمہ:- کوئی رطب و یابس ایسا نہیں جو کتاب میں نہ ہو۔

اِس لیے جس علم و فن میں صرف ایک فن سے بحث کی گئی ہے مثلاً صرف و نحو۔معانی و بیان۔علمِ کلام حدیث وغیرہ اور اِسی طرح سائنس کے تائیدی نقطۂ نظر سے بھی تفسیر کی جاسکتی ہے۔متقدمین کی تصانیف میں اِس کی نظیریں موجود ہیں اور مصر کے علامہ طعطاوی جوہری نے بھی یہ کام کیا ہے۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ جو موضوعِ بحث ہوگا اُسی کے لوازم زیرِ بحث آئیں گے۔اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور و فکر کرنے کا بیان جن آیتوں میں ہے اُس سے انسانی خدمت اور ملک کا معاشی و مدافعتی استحکام اور اُس کی ترقی کے لیے کوشش کی فکر جن لوگوں نے مراد لی وہ بجائے خود صحیح تو ہے لیکن یہ مقصدِ ثانی ہے مقصدِ اولین نہیں۔

اِسی لیے اصطلاحِ محققین کے لحاظ سے یہ اِن علوم میں داخل ہے جو فرضِ کفایہ ہیں۔اور ظاہر ہے کہ فرضِ کفایہ اُس شخص کے لیے ہے جس میں اُس کو ادا کرنے کی اہلیت و صلاحیت ہو۔مثلاً ہر شخص سائنس کا عالم نہیں بن سکتا اور نہ یہ ہر شخص کے لیے بلالحاظِ اہلیت ضروری ہے۔فی الحقیقت وہ آیات اِن علوم کی طرف رہبری کرتی ہیں جو فرضِ عین ہیں۔اُن علوم کی تفصیل علم

سے متعلقہ روایات کی توضیح میں بیان کی جائے گی۔ محققین کے اِس نقطۂ نظر کے لحاظ سے اِن آیات کا مقصدِ اولین یہ ہے کہ کائنات میں غور و فکر اِس لیے کی جائے کہ خدائے تعالیٰ کے وجود اور اُس کی قدرت کی معرفت حاصل ہو۔ قرآنی آیات میں بھی سب سے پہلے یہی مقصد ظاہر ہوتا ہے اور بلالحاظِ خصوصیت عالم ہو یا جاہل، مرد ہو یا عورت سب اِس خطاب میں داخل ہیں۔ بلکہ اکثر آیات میں کافروں کو بھی معرفتِ توحید کے لیے اللہ کے پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ یہاں چند آیات درج کی جاتی ہیں۔

(1) هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّافِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ق (سورة البقرة-29)

ترجمہ:- وہ اللہ ہی ہے جس نے زمین میں کی ہر چیز تمہارے لیے پیدا کی ہے۔

(2) وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِیْبُ سُوْدٌ ﴿27﴾ وَ مِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ط اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط (سورة فاطر-28)

ترجمہ:- غور کرو کہ پہاڑوں میں سفید و سرخ و سیاہ رنگ کے پتھروں کی تہیں موجود ہیں۔ نیز انسانوں، چوپایوں اور مویشیوں کے مختلف رنگوں پر غور کرو۔ بے شک اللہ سے اُس کے بندوں میں سے صرف عالم ہی ڈرتے ہیں۔

(3) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿190﴾ (سورة اٰل عمران)

ترجمہ:- زمین و آسمان کی پیدایش میں اور دن و رات میں عقلمندوں کے لیے آیات (معجزاتِ الٰہیہ) ہیں۔

(4) وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ط (سورة الروم-22)

ترجمہ:- زمین و آسمان کی پیدایش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا فرق اللہ کی آیات میں سے ہے۔

(5) قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۔۔الخ (سورة العنكبوت-20)

ترجمہ:- اے رسولؐ! تو حکم دے کہ لوگ زمین میں چل پھر کر دیکھیں کہ خدا نے کس طرح پیدایش ظہور میں لائی ہے۔

(6) وَ فِیْ خَلْقِكُمْ وَ مَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿4﴾ (سورة الجاثية)

ترجمہ:- تمہاری پیدایش میں اور چوپایوں کی افزایشِ نسل میں اہلِ یقین کے لیے آیات ہیں۔

(7) وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿105﴾ (سورة یوسف)

ترجمہ:- زمین و آسمان میں کتنی ہی ایسی آیات ہیں جس سے یہ غافل لوگ منھ پھیر کر گزر جاتے ہیں۔

(8) اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَاخَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ لا وَّاَنْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِاقْتَرَبَ اَجَلُھُمْ ج۔۔ الخ (سورۃ الاعراف۔185)

ترجمہ:- کیا یہ لوگ آسمان وزمین کی پیدایش پر اور ہر اُس چیز پر جس کو اللہ نے پیدا کیا ہے غور نہیں کرتے اور عجب نہیں کہ اُن کی موت قریب آگئی ہو۔

(9) یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ یُوْلِجُ النَّھَارَفِی الَّیْلِ لا وَسَخَّرَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ز کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ ط وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ﴿13﴾ ط (سورۃ فاطر)

ترجمہ:- رات کو دن اور دن کو رات میں بدلتا ہے سورج وچاند کو مسخر کیا ہے جس کی وجہ ہر ایک (کرہ) ایک معین مدت تک سر گرم رفتار ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب و تمہارا فرمانروا ہے اِس کے بغیر تم جن معبودوں کو پوجتے ہو وہ ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں ہیں۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قوتِ تخلیق کی طرف کئی مقامات پر کئی طریقوں سے انسان کو متوجہ کیا ہے۔ اِس کا مقصدِ اولین اُس کی توحید اور اُس کی قدرت کی معرفت ہے اور غیر اللہ کی پرستش سے بچا کر صرف ایک ذات وَاحِدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کو معبودِ حقیقی تسلیم کروانا ہے۔ اِس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جابجا اپنی مخلوقات کی نسبت " آیات " کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید کے مضامین بھی آیاتِ الٰہی ہیں۔ اور کائنات و موجودات بھی آیاتِ الٰہی ہیں۔ جس طرح دنیا کا بڑے سے بڑا عالم قرآن کی ایک آیت بنانے سے عاجز ہے۔ اِسی طرح بڑے سے بڑا سائنسدان ایک پتہ یا ایک ذرہ کی تخلیق کی قدرت نہیں رکھتا۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے فائدہ اُٹھا کر ایجادات عمل میں لانا اور ہے تخلیق و پیدایش اور!!! اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں پر آیت و بنیات کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو صرف اِسی کی قدرت اور اِسی کی خلافت کے لیے مخصوص ہے۔ حاصلِ کلام یہ کہ کائنات میں غور و فکر کا مقصدِ اولین خدائے تعالیٰ کی معرفت ہے۔

وہ قوم جو فیضانِ سماوی سے ہو محروم ☆☆ حد اُس کے کمالات کی ہے، برق و بخارات

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے ☆☆ جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے (اقبالؔ)

اور ذکر سے متعلق جو آیتیں ہیں اُن میں یہ تاویل کی ہے کہ اِس سے ذکرِ اعمالِ الٰہی مراد ہے یعنی موجوداتِ عالم میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جو مظاہر ہیں اِن میں غور و فکر کرنا اور اُن کی خصوصیتیں بیان کرنا۔ آیاتِ ذکر کو صرف اِسی ایک معنی پر منحصر کر دینا غلطی ہے۔ کیونکہ قرآنِ مجید میں ذکرِ اسمِ الٰہی کی صاف و صریح آیات موجود ہیں:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ ۔۔الخ (سورة المزمل-8) (تم اپنے رب کے نام کا ذکر کرو) اور ایک جگہ فرماتا ہے:-

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ ۔۔الخ (سورة بنی اسرآءیل-110)

ترجمہ:- کہدو خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے چاہو پکارو اُس کے نام اچھے ہیں۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ (سورة الاعراف-180)

ترجمہ:- اللہ کے اچھے نام ہیں۔ اِن ناموں سے اُس کو پکارو۔ اور جو لوگ اُس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں اُن کو چھوڑ دو۔

حاصل یہ کہ قرآنِ مجید نہ صرف ذکرِ اسمِ ذات بلکہ ذکرِ اسمِ صفات کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے۔

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام ☆☆ وہ جس کی شان میں آیا ہے علم الاسماء

مقامِ ذکر کمالاتِ رومیؒ و عطار ☆☆ مقامِ فکر مقالاتِ بو علی سینا

مقامِ فکر ہے پیمایشِ زماں و مکاں ☆☆ مقامِ ذکر ہے سبحان ربی الاعلیٰ

امامنا حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کا مقصد عشق و محبتِ الٰہی کی تعلیم ہے اِس لئے آپؑ کی تعلیمات کا موضوع طلبِ دیدارِ خدا ہے اور طلب کا ایک لازمہ ذکر و توجہ بھی ہے اِس لیے بحکمِ خدائے تعالیٰ آپؑ نے ذکر دوام فرض فرمایا۔ اور قرآنِ مجید کی آیات بھی اِس فرضیت پر شاہد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿103﴾ (سورة النسآء)

ترجمہ:- جب تم نماز پوری کر چکو تو اُس کے بعد کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کا ذکر کرو۔ پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو نماز پڑھو کیونکہ نماز مومنوں پر بقیدِ وقت فرض ہے۔

بعض لوگوں نے ذکر سے مراد نماز بیان کی ہے۔ یہ مراد اپنے موقع و محل کے لحاظ سے درست ہو تو سکتی ہے لیکن ہر جگہ یہی مراد لینا اور ذکر اللہ کے حکم سے اعراض کرنا صحیح نہیں۔ ملاحظہ ہو کہ اِس آئیہ شریفہ میں نماز کا بیان علٰحدہ ہے اور ذکر اللہ کا بیان علٰحدہ۔ " فاذا قضیتم الصلٰوۃ " میں نماز کا بیان ہو چکا اِس کے بعد ذکر اللہ کا بیان ہے جس میں اِس کی مداومت و مواظبت کا مفہوم لایا گیا ہے پھر اِس کے بعد نماز موقتی ہونے کی خصوصیت کو واضح کیا گیا۔ اِس سے صراحتہً ثابت ہو رہا ہے کہ نماز موقتی فرض ہے اور ذکر اللہ ہر حالت میں فرض ہے۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے:-

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿190﴾ اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ ۔۔ الخ (سورۃ اٰل عمران-191)

ترجمہ:- بے شک آسمان و زمین کے پیدا کرنے اور دن رات کے بدلنے میں اِن عقلمندوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہر انسان کی یہی تین حالتوں سے کوئی ایک ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالٰی نے ہر حالت میں اپنی یاد اور اپنی طرف توجہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ صاحبِ معالم التنزیل نے اِس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:-

وقال سایر المفسیرین ارادقه المداومة علی الذکر فی العموم الاحوال لان الانسان قل ما یخلو من احدی هٰذه الحالات۔

ترجمہ:- تمام مفسرین نے لکھا ہے کہ اِس آیت سے اللہ تعالٰی کی مراد تمام حالت میں ذکر کی مداومت ہے کیونکہ انسان اِن تینوں حالتوں میں سے بہت کم خالی رہتا ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ آئیہ وَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ﴿205﴾ (سورۃ الاعراف) (یعنی اہلِ غفلت میں شمار مت ہونا) کے تحت حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہٗ کی یہ روایت بیان کی ہے:-

عن ابن عباس انه قال فی قوله الذین یذکرون الله قیامًا و قعودًا و علی جنوبهم لوحصل لا بن آدم حالة رابعة سوع هٰذه الاحوال لا مرالله بالذجر عبدگا واکنراد عبی انه تعالٰی امر بالذکر علی الدوام۔ (تفسیر کبیر جلد 4)

ترجمہ:- ابن عباس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے:- اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ ۔

۔ الخ (سورۃ اٰل عمران۔190-191) کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اگر انسان کو اِن تین حالتوں کے سوائے چوتھی حالت حاصل ہوتی تو اللہ تعالیٰ اُس حالت میں بھی ذکر کا ضرور حکم دیتا (امام رازیؒ کہتے ہیں کہ) اِس سے اُن کی یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر دوام کا حکم دیا ہے۔

صاحبِ معالم التنزیل نے آئیہ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ (سورۃ اٰل عمران۔ 190) کے تحت حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت درج کی ہے:-

قالت كان رسول الله يذكر الله علىٰ كل احيانه

ترجمہ:- حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اپنے تمام اوقات میں ذکرِ الٰہی کرتے تھے۔

غرض مفسرین و محدثین و اکابرِ اہلِ سنت و اولیاء کرام کے اقوال و توضیحاتِ ذکر کے فضائل میں اتنے ہیں کہ جن کو جمع کیا جائے تو وہ خود ایک ضخیم کتاب ہو سکتی ہے۔

مسلم ہستی دل بہ اقلیمے مبند☆☆گم مشو اند در جہانِ چوں و چند

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿41﴾ (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو۔

اِس آئیہ شریفہ میں تاکید کے لیے " اَذْكُرُوْا ذِكْرًا " مفعولِ مطلق لایا گیا اور " كثيراً " کے لفظ سے مزید تاکید بڑھادی گئی ہے۔ تاکید کا یہ اہتمام اِس بات کی بدیہی دلیل ہے کہ ذکر کا حکم فرض ہے۔ نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں صرف صیغۂ امر کے ساتھ آیات وارد ہوئی ہیں مثلاً اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۔ اور اِس حکم کی فرضیت کو جس اہتمام سے تسلیم کیا جاتا ہے محتاجِ بیان نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر ذکر، نماز سے بھی افضل عبادت ہے فرماتا ہے:-

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿45﴾ (سورۃ المنکبوت)

ترجمہ:- کتابِ قرآن کی جو آیات وحی کی گئی ہیں اُن کی تلاوت کرو اور نماز قائم کرو۔ بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور البتہ اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور تم جو کرو گے اللہ وہ سب جانتا ہے۔

جو لوگ ذکر سے نماز یا تلاتِ قرآن مراد لیتے ہیں اُن کی حقیقت بھی یہاں کھل جاتی ہیں کیونکہ اِس آیت میں تلاتِ قرآن نماز اور ذکر اللہ کو علٰحدہ علٰحدہ بیان فرمایا اور ذکر اللہ کو بہت بڑا قرار دیا گیا ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ جو فرض نماز سے افضل ہو وہ بھی بالضرور فرض ہو گا۔ قرآنِ مجید میں ذکر اللہ کا حکم بہت اہتمام کے ساتھ کئی طریقوں سے کئی موقعوں پر وارد ہوا ہے۔ اِس کے باوجود حضرت مہدی علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرض قرار دینا تاکید میں اور بھی اضافہ کا باعث ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ذکرِ کثیر کی تاکید و تفہیم اور اِس کی فضیلت کے بیان پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ذکرِ قلیل کو منافقین کی صفات میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿142﴾ (سورة النسآء)

ترجمہ:- منافقین اللہ تعالیٰ سے چالبازی کرتے ہیں حالانکہ اللہ اُن کو چالبازی کی سزا دیگا۔ اور (یہ لوگ) جب نماز ادا کرتے ہیں تو اکسائے ہوئے لوگوں کو دِکھانے کی خاطر ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ کا ذکر کم کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ اور بھی آیات ہیں جن میں ذکر سے غفلت کو موجبِ عذاب و عتاب قرار دیا گیا ہے۔

(1) فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿22﴾ (سورة الزمر)

ترجمہ:- بد بختی ہے اُن لوگوں کے لئے جن کے دل ذکر اللہ سے غفلت کی وجہ سخت ہو گئے ہیں یہ سب لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

(2) وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿36﴾ (سورة الزخرف)

ترجمہ:- جو شخص اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر شیطان کو متعین کر دیتے ہیں جو اِس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔

(3) وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿124﴾ (سورة طٰهٰ)

ترجمہ:- جو شخص میرے ذکر سے روگردانی کرتا ہے تو اُس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اُس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

(4) وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿17﴾ (سورة المزمل)

ترجمہ:- جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے روگردانی کرے گا وہ اُس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

جب ذکر اللہ سے غفلت موجبِ عتاب و عذاب ہے تو اِس کی فرضیت کو تسلیم کرنا اُصولِ شرعیہ میں داخل اور ہر مومن متقی کے لیے اِس پر اعتقاد و عمل لازم ہے۔

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل ☆☆ دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں (اقبالؔ)

حضرت مہدی علیہ السلام کی جماعت نے آپؑ کی تعلیم پر بدرجۂ کمال عمل کیا اور آپؑ نے اُس فقیر پر جو آٹھ پہر کا ذاکر ہو مومنِ کامل کا حکم سنایا۔ چونکہ آپؑ کی جماعت فرض ذکر کی بدرجۂ اتم عامل تھے اِس لیے آپؑ نے آئیہ شریفہ:- "فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا يَا اُولِى الْاَلْبَابُ" میں "اُولُوالْاَلْبَابُ" کی اِس خصوصیت کو اپنی جماعت سے مطابق قرار دیا۔

روایت (202) ملاحظہ ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک وقت "سلطان النہار" دوسرا وقت "سلطان اللیل" ہے جو شخص اِن دونوں وقت کی حفاظت کر رہا ہو (گویا) اُس سے دن و رات ضائع نہیں جا رہے ہیں۔ اِن دونوں وقت کو جو (فقیر) ضائع کر دے وہ فقیرِ دین نہیں۔ (روایت 202) انصاف نامہ وغیرہ کتبِ نقلیات میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ سلطان النہار کا وقت طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک اور سلطان اللیل کا وقت عصر سے عشاء تک ہے۔ اِن اوقات میں ذکر اللہ کے اثر سے دل میں توجہ قائم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے دن اور رات کے بقیہ اوقات میں قلب پر غفلت غالب ہونے نہیں پاتی۔

امامنا علیہ السلام کے فرامین میں جس طرح منتہائے عالیت و عزیمت کا معیار پایا جاتا ہے اِسی طرح رخصت سے تعلق رکھنے والے احکام بھی موجود ہیں۔ آپؑ نے آٹھ پہر (موجودہ وقت کے لحاظ سے 24 گھنٹے جس میں عصر و مغرب کے درمیان بیانِ قرآن بھی شامل ہے) کے ذاکر کو مومنِ کامل فرمایا ہے۔ یہ عالیت و عزیمت کا بلند مرتبہ ہے اور رخصت کی حد میں سلطان النہار و سلطان اللیل کی حفاظت کا حکم بھی موجود ہے۔ تاکہ آنے والے زمانے میں لوگ اپنی اپنی ہمت و صلاحیت کے مطابق دینِ مہدیؑ سے

استفاضہ کر سکیں۔ اور احکامِ رخصت کی صدقِ دل سے تعمیل ہی اُن کی ترقیوں کا زینہ بن جائے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ حضرت بندگی میاں سید محمود خاتم المرشدینؒ نے "رخصت" کی حد رکھنے والے جتنے احکام اور جو کچھ مسائل آپؒ نے بیان فرمائے اُن کا تعلق فرامینِ امامناعلیہ السلام ہی سے ہے۔ اِس کی مزید تفصیل کا محل نہیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے چند مراتب بیان فرمائے ہیں۔ ذکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی چار صورتیں ہیں۔

(1) گفتی یعنی صرف کہنے کی حد تک (2) دانستنی یعنی صرف جاننے کی حد تک (3) دیدنی یعنی دیکھنے کی حد تک (4) شدنی یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو جانا ہے۔ دوسری کتبِ نقلیات میں "دیدنی کے بجائے "چشیدنی" ہے۔ اِن مراتب کی تفہیم کے لیے بطورِ تمثیل یہ بیان کیا جاتا ہے کہ درجۂ گفتنی کی مثال ایسی ہے جیسے کہ پتھر پانی میں۔ یعنی جس درجہ پانی کا اُس میں اثر ہو سکتا ہے بس۔ اتنا ہی اثر اُس درجہ والے ذاکر میں ہوتا ہے۔ اور "درجۂ دانستن" کی مثال "سنگ در آتش" ہے۔ یعنی پتھر آگ میں جس نوعیت سے حرارت کا اثر قبول کرتا ہے۔ اتنا سا اثر "دانستن" کے درجہ والے میں ہوتا ہے۔ "درجۂ دیدن و چشیدن" کی مثال "آتش در شمع" ہے۔ روشن شمع کی طرح ذکرِ الٰہی سے ذاکر کا باطن روشن و منور رہتا ہے یا اِس کی مثال "نعل در آتش" ہے۔ یعنی لوہا آگ کے اثر کو اِس درجہ قبول کرتا ہے کہ اپنا وجود آگ کی شکل اختیار کر لے۔ یہ آگ میں آگ تو بن جاتا ہے لیکن اس کی آہنیت سالم رہتی ہے۔ "درجۂ شدن" کی مثال لکڑی اور آگ یا برف و پانی ہے۔ اِس درجہ میں ذاکر "تخلقوا باخلاق اللہ" کا مصداق ہوتا ہے۔

اور اطلاقیت اتنی حاصل ہوتی ہے کہ "پس قیامت شو قیامت را بہ بیں" کے اصول پر "فنا فی اللہ و بقا باللہ" سے مشرف ہو جاتا ہے۔

حاصل یہ کہ جس درجہ ذکر قائم ہوتا جاتا ہے اتنا ہی ذکر کی مداومت و مواظبت میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ مرتبۂ "شدنی" میں دوامیت، اطلاقیت اور فنائیت درجۂ کمال کو پہنچ جاتی ہے۔

ذکر قائم از قیامِ ذاکر است ☆☆ از دوامِ او دوامِ ذاکر است (اقبالؔ)

روایت(200)ملاحظہ ہو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " بندے پر اِس قدر اثر کرے جتنا مونگ کا دانہ گائے کے سینگ پر (مارا جائے تو) اثر کر سکتا ہے تو اُس بندہ کا مقصد پورا ہو جائے گا"۔ اور روایت(202)ملاحظہ ہو کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے مؤمن کے دل پر ایسا اثر ہونا چاہیئے جیسا کہ روئی سے بھرے ہوئے گھر میں ایک چنگاری کر سکتی ہے۔ کہ جس سے ساری روئی جل جاتی ہے۔ لیکن لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تاثیر تو یہ ہے کہ غیر اللہ کی محبت پوری پوری سوختہ ہو جاتی ہے۔

اِس فرمان سے ظاہر ہے کہ بنیادی امر محبت و عشقِ الٰہی ہے اُس کے بغیر ذکر میں وہ اثر وہ رنگ نہیں قائم ہو سکتا من احب شیًا اکثر ذکرہ (جس کو جس کسی چیز سے زیادہ محبت ہو گی اُس کا ذکر زیادہ کرے گا) اِسی لیے " عشق " کو " ام الکتاب " اور "آبِ حیات" کہتے ہیں۔ جو تعلیماتِ قرآن کا حاصل اور بقا باللہ کا باعث ہوتا ہے۔

برخور از قرآں اگر خواہی ثبات ☆☆ ضمیرش دیدہ ام آبِ حیات

تا دو تیغ لا والا دا شتیم ☆☆ ماسوی اللہ افشاں نگذاشتیم (اقبالؒ)

مولفِ انصاف نامہ حضرت میاں ولی جی رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ:-

مراقبہ را دو معنی یکے معنی آنکے مراقبہ محافظہ است مشتق من الرقبۃ و ھوالحفظ یعنی دل را از خواطرِ غیرِ حق بذکرِ حق نگاہ داشتن و حق را برخود مطلع دیدن و ایں مراقبہ مبتدیانست دوم مراقبہ بمعنیِ مشاہدہ است مشتق من الرقوب و ھوالنظیر یعنی در مشاہدہ جمال و جلالِ ذات و صفاتِ حق چناں مستغرق شد کہ ہیچ چیزیا دنیا ید و ایں مراقبہ منتہا نست پس اعمال جوارح با پریشانی خاطر ممکن ہست اما مراقبہ بغیر خلوت باطن اصلا ممکن نیست۔ پس اے عزیز ! طالبِ حق را باید کہ دائم در مراقبہ با شد و ہر چہ معاملہ و خواب بیند پیشِ مرشد عرض کند بہ خودی خود مغرور نشود۔ (انصان نامہ باب (5))۔

ترجمہ:- مراقبہ کے دو معنی ہیں ایک مراقبہ بمعنیِ محافظہ ہے جو "رقابۃ" سے مشتق ہے جس کے معنی حفاظت کے ہیں یعنی دل کو غیرِ حق کے خطروں سے بچا کر ذکرِ حق میں مشغول رکھنا اور حق کو اپنے پر آگاہ سمجھنا۔ یہ مراقبہ مبتدیوں کا ہے دوسرا مراقبہ

مشاہدہ ہے جو "رقوب" سے مشتق ہے جس کے معنی دیکھنے کے ہیں۔یعنی جمال و جلالِ ذات وصفاتِ حق کے مشاہدہ میں ایسا مستغرق ہو کہ کوئی چیز یاد نہ آنے پائے اور یہ مراقبہ نہتیوں کا ہے۔اعضاء کے افعال دل کی پریشانیوں میں بھی صادر ہونا ممکن ہے لیکن مراقبہ بغیر خلوتِ باطن کے بالکل ناممکن ہے۔پس اے عزیز! طالبِ حق کے لئے لازم ہے کہ ہمیشہ مراقبہ میں رہے اور جو کچھ معاملہ و خواب دیکھے مرشد سے عرض کرے اپنی خودی میں مغرور نہ ہو جائے۔"

حضرت امامناعلیہ السلام کی خصوصیت یہ تھی کہ ہر آنے والے مصدق کو خواہ عالم ہو یا اُمی مرد ہو یا عورت پاسِ انفاس اور ذکرِ خفی کی تلقین فرماتے تھے۔اور یہ تمام اذکارِ مراتبی میں افضل ترین ہے۔اِسی لیے فقرائے مہدویہ میں ادوار و وظائف اور تسبیح کے دانوں یا انگلیوں کی گنتی پر عمل نہیں رہا ہے کیونکہ ذکرِ خفی کے ہوتے ہوئے اِس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ملاحظہ ہو روایت(201)میں یہ اشعار درج ہیں:-

انفاس پاس دار اگر مردِ عارفی ☆☆ ملکِ دو کون ملکِ تو گردو بہ یک نفس

ہر یک نفس کہ می رود ازعمرِ گوہر یست ☆☆ کا ں را خراج ملک دو عالم بود بہا

مپسند کا یں خزانہ دہی رائیگاں بباد ☆☆ انکہ روی بخاک تہی دست و بے نوا (اقبالؔ)

یعنی اپنے سانسوں کی نگرانی کر اگر تو مردِ عارف ہے۔دونوں جہاں کی بادشاہت تیری ملک ایک سانس میں ہو جائے گی۔عمر کی ہر ایک سانس جو نکل رہی ہے ایک موتی ہے۔جس کی قیمت دونوں جہانوں کی بادشاہت ہے۔اِس کو رائیگاں کرنا تو پسند نہ کر۔ایسا کرے گا تو خاک میں خالی ہاتھ اور بے نوا جائے گا۔

ذکرِ پاسِ انفاس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تھا کہ مہدوی اپنی ناک کو آلۂ ذکر قرار دیتے ہیں۔حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے اپنے ایک رسالہ 1 میں اِس کا تذکرہ فرمایا ہے۔

" صفت نا سزا کہ نسبت یاران سید محمدی کنند خطائے محض است زیراچہ آنکہ میگویند کہ یارانِ سید محمد بینی را آلۂ ذکر ساختہ اند ۔۔الخ۔

یعنی متبعینِ سید محمد مہدی علیہ السلام پر جو الزام عاید کرتے ہیں کہ اُنھوں نے ناک کو آلۂ ذکر قرار دیا ہے "محض غلط" ہے۔

اِس کے بعد آپؒ نے کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ کی پیروی کو واضح کرتے ہوئے یہ آیت بیان کی ہے:-

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿205﴾ (سورة الاعراف)

ترجمہ:- اور صبح شام ذکر کرو اپنے رب کا عاجزی و خوف کی حالت میں نہ کہ کھلی آواز میں اور غافلوں میں شامل نہ ہو جاؤ۔

نیز یہ آیت بھی درج فرمائی ہے:-

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿3﴾ (سورة مريم)

ترجمہ:- جب کہ اپنے رب کو پوشیدہ طور پر پکارا۔

اِس کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

چوں مصطفی علیه السلام و پیغمبرانِ دیگر مامور نذکر خفی باشند پس معلوم شد که ذکرِ خفی اولیٰ تر است ازہمه اذکار و آلتِ ذکر قلب است و تا آں که یادِ حق در دل قرار نگیرد ذاکر از صفات غفلت بیرون نیاید و قرار نگیرد و ذاکر از صفاتِ غفلت بیرون نیاید و قراردادن یادِ حق را بغیر پاس داری نفس محال باشد و بغیر ذکر پاسِ انفاسِ دل از خواطر دو اوهام پاک نشود زیرا چه منشاء و مستقر قلب است۔۔ الخ۔

ترجمہ:- جب محمد مصطفیٰ ﷺ اور دیگر پیغمبر ذکرِ خفی پر مامور ہیں تو معلوم ہوا کہ ذکرِ خفی تمام اذکار میں اولیٰ تر ہے۔ اور آلۂ ذکر قلب ہے جب تک یادِ حق دل میں قرار نہ پائے ذاکر صفاتِ غفلت سے بچ نہیں سکتا۔ اور بغیر پاسِ انفاس کے ذکر قائم ہونا محال ہے اور پاسداریِ سانس کے بغیر دل خطرات و اوہام سے پاک نہیں ہو سکتا اِس لئے کہ سانس کا منشاء اور مستقر قلب ہے۔

اِس کے بعد آگے چل کر فرماتے ہیں کہ:-

نفس مقید به بینی نیست بلکه او را دخل در جمیع اعضاء است عهم ازیں جهت همه ردندگان راهِ حق و جویند گان ذات مطلق ذکر خفی را اولیٰ اثر داشته اند زیرا که بے ذکرِ خفی و ذکرِ پاسِ انفاس وجودِ ذاکر از لوث دریا و عجب پاک نشود و ذکرِ دوام حاصل نیاید از جهت آں که اگر ذکرِ حق را بر زباں آرد گاهے باشد که ذاکر بحکایت و یخوددن و نجسپیدن مشغول شود و چوں مشغول بر

زباں آرد گاھے باشد کہ ذاکر بحکایت و یخوددن و نجسپیدن مشغول شود و چوں مشغول بجزئے شود ازیادِ حق باز مند داز جملہ غافلاں باشد و غفلت صفتِ مومن نیست۔۔الخ

1۔یہ رسالہ 1850ء عیسوی کا نقل کردہ ہمارے پاس محفوظ ہے اور ہم نے متعدد نسخوں سے اِس کا مقابلہ بھی کیا ہے۔

ترجمہ:۔سانس ناک میں مقید نہیں رہتی اِس کا دخل تو تمام اعضائے جسمانیہ میں ہے۔اِسی لیے سالکینِ راہِ حق و طالبینِ ذات مطلق نے ذکرِ خفی کو اولیٰ تر قرار دیا کیونکہ ذکرِ خفی اور ذکرِ پاسِ انفاس کے بغیر ذاکر کا وجود لوثِ دریا و عجب سے پاک نہیں ہو سکتا اور ذکرِ دوام حاصل نہیں ہو سکتا۔اِس کا سبب یہ ہے کہ اگر ذکرِ حق زبان سے کیا جائے تو چونکہ کبھی ذاکر مصرفِ گفتگو ہو گا کبھی کھانے سونے میں مشغول ہو گا۔اور جب کبھی دوسری مشغولیت ہو گی زبان کے ذریعہ یادِ حق سے باز رہے گا اور غافلین میں شمار ہو جائے گا۔حالانکہ غفلت مؤمن کی صفت نہیں ہے۔

اِس کے بعد دورانِ بحث میں حدیثِ شریف " کل نفس یخرض بغیر ذکر اللہ فھو میت "۔(ہر سانس جو بغیر ذکرِ خدا کے نکلے مردہ ہے) پیش کر کے فرمائے ہیں کہ:۔

درقولِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکمت آنست کہ نفس را درآمد در دل و درجمیع اعضاء است و چوں نفس با ذکرِ حق سرایت درجمیع اعضاء کنید و از فیضِ ذکر اثر حیات درجمیع اعضاء پیدا آید تا درختِ ایمان را در دلِ ذاکر برویاند کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاالٰہ الا اللہ ینبت الایمان کا ینبت الماء البقلۃ بداں اے عزیز! چوں مقصودِ آں باشد کہ بواسطہ پاس داریِ نفس یادِ حق در دل قرار گیرد و نفس با ذکرِ حق درون و در بیرون آید خواہ از دھن خواہ بینی و ایں ہر دو راہ نفس اند بواسطہ گذر نفس بینی آلۂ ذکر نمی شود زیرا چہ نفس مطلق است و یارانِ سید محمد را مقصود آنست کہ بواسطہ پاسداریِ نفس یادِ حق در دل قرار گیرد و بذکرِ خدا اطمینانِ قلب حاصل شود کما قال سبحانہ و تعالیٰ اتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔(رعد)

ترجمہ:۔رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں حکمت یہ ہے کہ سانس کو چونکہ دل میں اور تمام اعضاء میں دخل ہے جب سانس ذکرِ حق کے ساتھ تمام اعضاء میں سرائیت کرے گی اور ذکر کے فیض سے حیات کا اثر تمام اعضاء میں ہو گا تو ذاکر کے دل میں ایمان کا

درخت اگائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " ایمان (کا درخت) اِس طرح اُگاتا ہے جس طرح کہ پانی سبزی کو اُگاتا ہے۔ اے عزیز! تو جان لے مقصد یہی ہے کہ سانس کی پاسداری سے ذکر اللہ دل میں قرار پائے اور سانس ذکر اللہ کے ساتھ اندر جاتی اور باہر آتی ہے خواہ منہ کے ذریعہ یا ناک کے ذریعہ یہ دونوں سانس کے راستے ہیں۔ سانس محض اِس راستہ سے گذرنے کی وجہ ناک ذکر کا آلہ نہیں قرار دی جاسکتی کیونکہ سانس تو بذاتِ خود مطلق ہے۔ اور متبعینِ حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام کا مقصد یہی ہے کہ سانس کی پاسداری کے ذریعہ ذکر اللہ کو قلب میں قائم کیا جائے اور ذکرِ خدا سے قلب ہی کو اطمینان نصیب ہو سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذکر اللہ سے قلوب مطمئن ہوتے ہیں۔ ابر ہو کہ ذکر اللہ کے ذریعہ قلوب اطمینان حاصل کرتے ہیں۔

اور یہی حصولِ دیدار کا ذریعہ بھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿27﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿28﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿29﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿30﴾ (سورة الفجر)

ترجمہ:- اے نفسِ مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضی بہ رضا ہو اور میرے بندوں میں شامل ہو کر میری جنت (دیدار) میں داخل ہو جا۔

امام علیہ السلام نے ذکر میں اور " لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " ہی کو مخصوص فرمایا ہے۔ اور اِسی کو انبیاء و صحفِ سماویہ کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ذکرِ خفی کی تعلیم کی وجہ سے بجز ذاتِ باری تعالیٰ کے اور کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ اِس کے برخلاف دیگر اوراد و وظائف میں غیر اللہ کا تعلق ہو سکتا ہے اور ریاء و لوث بھی شامل رہ سکتا ہے۔ مثلاً حصولِ رزق و رفعِ تنگدستی کے لیے " یا قوی " اور کسی کی محبت قائم کرنے کے لیے " یا ودود " کا ورد کیا جاتا ہے۔ ایسے اور اوراد میں اگرچہ خدا کا نام ہے لیکن اور اذکار کا مقصد خدا نہیں۔ اِسی لیے امام علیہ السلام نے صرف ذکرِ " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " کی پابندی فرض قرار دی ہے۔ جس میں غیر اللہ کی طلب کا شائبہ بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے صاف و صریح طور پر کئی مقامات پر واضح فرمایا ہے کہ ذکرِ الٰہی اور عبادات خالصاً لوجہ اللہ ہونا ضروری ہے۔ کیوں

کہ جس مقصد و منشاء کے تحت عمل کیا جائے گا معناً وہی مقصد و منشاء اِس کا معبود و مقصود قرار پائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ (سورۃ الفرقان۔43)

ترجمہ:- کیا تو نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی ہوس و خواہش کو اپنا معبود بنالیا۔

روایت ہے کہ ایک موقع پر کسی نے چار بڑی کتبِ سماویہ کے نزول کی ماہیت کی نسبت حضرت مہدی علیہ السلام سے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ:- مراد از توریت و زبور و انجیل و فرقان بیک کلمہ اندک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ است۔ یعنی توریت، زبور و انجیل و قرآن کے نزول کا مقصد ایک ہی کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔!(انصاف نامہ) اِس مختصر جواب سے یہ حقیقت عیاں ہو رہی ہے کہ بعثتِ انبیاء و نزول کتبِ سماویہ کی علت غائی فی الاصل اقرار و معرفتِ توحیدِ باری تعالیٰ ہے اِس کے سوائے عبادات و معاملات وغیرہ مسائل سے متعلق جو کچھ تعلیمات و احکام ہیں وہ لوازم ضروریہ ہیں۔ اِسی لیے اِسلام کی ابتداء بھی کلمہِ طیبہ سے ہوتی ہے اور اِس کی انتہا بھی اِس کلمۂ طیبہ سے جس جس میں پہلے الٰہ کی نفی کی تعلیم دی گئی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ مومن جب کبھی اِلَّا اللّٰهُ کی روح میں جس کسی اِلٰہ کو حائل پائے گا اُس اِلٰہ کو ترک کر کے اِلَّا اللّٰهُ کی قربت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ کیوں کہ اقرار "بِاللّٰہ" پر نفی "غیر اللّٰہ" کو مقدم رکھا گیا ہے۔

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے ☆☆ ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

وہ رمزِ شوق جو پوشیدہ لا الٰہ میں ہے ☆☆ طریقِ شیخِ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے (اقبالؔ)

غرض امامنا علیہ السلام کی تعلیمات میں خصوصیت کے ساتھ اِس امر کی اہمیت پائی جاتی ہے کہ ذکرِ الٰہی اور عبادات میں خیالِ "ماسوی اللّٰہ" کا شمہ برابر بھی دخل باعثِ خلل تصور کیا جائے۔

روایت ہے کہ بندگی میاں سید سعد اللہؒ 1 و بندگی میاں سید عبد الطیفؒ میں بہت محبت تھی اور ثانی الذکر اول الذکر سے علاقہ (بیعت) بھی کیا تھا۔ نمازِ جماعت میں سید سعد اللہؒ اگر امام ہوتے تو میاں عبد الطیف حاضر ہوتے ورنہ دوسرے امام کی اقتداء میں نماز کم ادا کرتے تھے۔ فقرائے دائرہ سے کسی نے ایک دن میاں سید سعد اللہؒ سے عرض کیا کہ میاں عبد الطیف نمازِ جماعت میں کم آتے ہیں۔ میاں سید سعد اللہؒ نے مسکرا کر فرمایا آپ ہی پوچھیے تمام برادرانِ دائرہ نے پوچھا کہ آپ تمام جماعت میں کیوں

کم آیا کرتے ہیں۔ فرمایا کہ جب امام حاضر نہیں ہوتا ہے تو میں تنہا پڑھ لیتا ہوں، برادرنِ دائرہ نے کہا امام تو ہر نماز میں حاضر رہتا ہے؟ پس میاں نے نمازِ مغرب کی جماعت میں شریک ہونے کے بعد ایک دو رکعت ادا کر کے نیت توڑ کر علٰحدہ نماز ادا کی۔ تمام برادرنِ دائرہ نے عرض کیا کہ اِس وقت امام حاضر ہونے کے باوجود آپ نے تنہا نماز کیوں پڑھی؟ میاں نے فرمایا کہ امام حاضر نہ تھا (بے حضورِ قلب تھا) تیلی کے گھر ایک جراف چراغ کا تیل لانے گیا تھا۔ پھر میں کس کے پیچھے نماز پڑھتا!!۔ اِس کے بعد امام نے عرض کیا صحیح فرماتے ہیں کہ میرے دل کا خطرہ اِسی جگہ سے متعلق تھا اِس کے بعد تمام برادرنِ دائرہ کا حسنِ اعتقاد زیادہ ہو گیا اور (اِس درسِ عمل پر میاں عبداللطیفؒ) ممنون ہوئے۔ (اخبارِ اسرار باب 2 فصل 9)

1۔ اول الذکر، بڑے اور ثانی الذکر چھوٹے بھائی ہیں۔ یہ دونوں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ کے پوتے اور حضرت بندگی میاں سید شریف تشریف الحقؒ کے فرزند ہیں۔ احقر کا سلسلۂ نسبِ فقیری حضرت میاں سید سعد اللہؒ کو پہنچتا ہے۔

میاں عبدالطیفؒ کی اِس باطنی کیفیت پر اُن کے مرشد میاں سید سعد اللہؒ آگاہ تھے کیوں کہ مسکرا کر اُنھیں سے پوچھو کا حکم دینا اِسی بات کی علامت ہے۔ اور روایت کے اندازِ بیان سے ظاہر ہے کہ امام کے حضورِ قلب کے بغیر میاں عبدالطیفؒ کو نماز میں تسکین نہ ہوتی تھی اور اُن کی اِس خاص کیفیت کی وجہ اُن کے مرشد نے اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا تھا اور دائرہ میں عام حیثیت سے جو نماز ادا ہو رہی تھی وہ چونکہ از روئے احکامِ شرعیہ پورے ارکان ظاہرہ کی حامل اور جواز کا فتویٰ رکھتی تھی اس لیے صاحبِ دائرہ میاں سید سعد اللہؒ نے حضورِ قلب کی باطنی کیفیت اور اِس کیفیت کے کشف اور اُس کے اثر کو جو ہر صاحبِ کشف کا خصوصی ذاتی معاملہ ہے خصوصیات ہی کی حد میں اور عام ظاہرہ حیثیت میں جو نماز کو متاثر کرنے والا کوئی حکم صادر نہیں فرمایا۔ کیونکہ باطنی خصوصیت ہر فرد کے بس کی بات نہیں۔ برادرنِ دائرہ کا حسنِ اعتقاد زیادہ ہونا اور میاں عبدالطیفؒ کا ممنون ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ اِس درسِ عمل سے نماز کی باطنی خصوصیت، حضورِ قلب، ترکِ خیالِ ماسوی اللہ کی طرف توجہ اُنھیں قائم ہو گئی اور اِس کشف و عمل کے اظہار کی علتِ غائی بھی یہی تھی۔ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔ احکامِ شریعت کے تحت جو شخص نماز ادا کرتا ہے ہر عالمِ شریعت اُس کی نماز ادا ہونے کا فتویٰ دے گا جو نحن نحکم بالظاھر کے بالکل مطابق ہے۔ لیکن ایک عارف باللہ سے بھی پوچھو وہ اگر کہدے کہ نماز ادا ہو گئی تو سمجھو کہ فی الحقیقت وہ نماز کیسی ہو گی!!

غرض واقعہ مذکور الصدر تبع تابعین سے ملحق زمانہ کا ہے۔اِسی پر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھے اور آپؑ کی تعلیمات و فیضِ صحبت سے راست مستفیض ہو رہے تھے اُن کے ذکر نماز کی باطنی خصوصیات کا کیا عالم ہو گا۔!!!جب کہ امام علیہ السلام نے یہ خوشخبری سنائی ہو کہ:-

"یک نظرِ بندہ بہتر از عبادتِ ہزار سالہ"

یعنی بندہ کی اِک نظر ہزار سالہ عبادت سے بہتر ہے۔

اِک شرعِ مسلمانی اِک جنبِ مسلمانی ☆☆ ہے جنبِ مسلمانی ،سرِ فلک الافلاک

اے رہروِ فرزانہ بے جنبِ مسلمانی ☆☆ نے شاخِ عمل پیدا،نے شاخِ یقیں نمناک (اقبالؔ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ (سورۃ الانعام-102)

ترجمہ:-یہی تمہارا رب ہے اس کے سوائے کوئی عبادت کے لایق نہیں۔وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس تم اسی کی عبادت کرو۔

اور ایک جگہ فرماتا ہے:-

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ (سورۃ النور-41)

ترجمہ:-کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمین و آسمان میں کی ہر چیز اور اڑنے والے پرندے اُس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔اِن میں کا ہر ایک اپنی نماز اور اپنے ذکرِ الٰہی سے واقف ہے۔

جب زمین و آسمان میں کی ہر چیز اپنے اپنے حدود میں ذکر و عبادت کی خصوصیت کی حامل ہے تو انسان کی عقل و تمیز کا اقتضاء یہ ہونا چاہیئے کہ اُس کی عبادت اور اُس کے ذکر کو خود آپ ہی اپنے پر فرض قرار دے لے۔اِس کے بجائے احکامِ فرض اور تاکید و تفہیم کے باوجود مائل بہ تاویلات ہونا ذکر اللہ کی آیتوں سے ذکر اعمالِ الٰہی وغیرہ معنوں کو مخصوص کر دینا منشاءِ تعلیماتِ الٰہیہ کے سراسر منافی ہے۔

گفت مرگِ عقل ؟ گفتم ترکِ فکر ☆☆ گفت مرگِ قلب ؟ گفتم ترکِ ذکر
گفت تن ؟ گفتم که زاد از گردِ راہ ☆☆ گفت جاں ؟ گفتم که رمزِ لا الٰہ
گفت آدم ؟ گفتم از اسرارِ اوست ☆☆ گفتِ عالم ! اُو خود رو برو ست (اقبالؔ)

☆☆☆☆☆

Roman:

Tauzih-e-Riwayaat dar Bayan-e-Zikrullah

Qur'aan-e-Majeed mein Zikr wa fikr se muta'leq bahut si Aayaat hain. Jin Aayaat mein fikr ka bayan hai is se Murad Allahu Ta'aala ki paida ki huwe cheezaun mein fikr karna hai. Laikin ba'az logaun maslan (Muallif-e-Do Qur'aan waghaira) ne yeh istedlaal karne ki koshish ki ke is se Science waghaira tahqeeq-i masael ki taraf mutawajhe karna maqsood hai ta ke Insan ki bahr jahet khidmat ki ja sake. Is ke liye sahulatein faraham ki ja sakein aor mul ki, muashi wa mudafe'ati quwwat hasi ho sake. Aor Daarul Islam ki quwwat-e-Harb-i ka Sahara aaj un-hein ke sar nazar aa raha hai. Yeh istedlal agar che apne mauqe wa mahel ke lehaz se ghalat nahin. Aor shariyat mein bhi inn omoor ko Daarul Islam ke lawazim ki haisiyat di gaee hai laikin fikr wa zikr se mutaleq jo aayaat hain un sab ka inhesar sirf isi aik matlab se agar makhsoos kar diya jaye to ghalati hogi.

لیو معنی "والنجم" نہ سمجھا تو عجب کیا ☆☆ ہے تیرا مدوجزر ابھی چاند کا محتاج (اقبالؔ)

Hum ne is se pahle bhi bayan kiya hai ke Qur'aan-e-Majeed Uloom wa Aaeen ka samandar hai Allahu Ta'aala farmata hai ke:-

وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿29﴾ (سورۃ النبا) **Translation:- Hum ne Kitab mein har cheez ka ashaar kiya hai.**

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿59﴾(سورة الانعام) **Translation:- Koi Rutb wa ya bas aisa nahi jo Kitab mein na ho.**

Is liye jis Ilm wa Fan mein sirf aik Fan se bahes ki gaee hai maslan sarf-wa Nahu, Ma'ni wa Bayan. Ilm-e-Kalam Hadees waghaira aor isi tarha Science ke taeed-i Nuqta-e-Nazar se bhi Tafseer ki ja sakti hai. Mutaqaddimeen ki tasaneef mein is ki nazeerein maujood hain aor Misr ke Allama Tahtawi Jauhar-i ne bhi yeh kaam kiya hai.

Ahl-e-Ilm jante hain ke jo Mauzoo-e-Bahes ho ga usi ke lawazim zair-e-Bahes Aaeinge. Allahu Ta'aala ki paida ki huwi cheezaun mein gaur wa fikr karne ka bayan jin Aayataun mein hai us se Insani khidmat aor Mulk ka Muash wa Mudafe'ati Istehkaam aor us ki taraqqi ke liy koshish ki fikr jin logaun ne murad li who bajaye khud sahih hai laikin yeh maqsad-e-sani hai Maqsad-e-Awwaleen nahin.

Isi liye istelah-e-Muhaqqiqeen ke lehaz se yeh in Uloom mein dakhil hai jo Farz-e-Kifayah us shakhs ke liye hai jis mein us ko ada karne ki ahliyat wa salahiyat ho Maslan har shakhs Science ka Aalim nahin ban sakta aor na yeh har shakhs ke liye bila lehaz-e-Ahliyat zaroori hai. Fil-Haqeeqat who Aayaat is Uloom ki tarf rahbari karti hain jo Farz-e-Ain hain. Un Uloom ki tafseel Ilm se mutaliqa Riwayaat ki tauzih mein bayan ki jayegi.

Mohaqqiqeen ke is Nuqta-e-Nazar ke lehaz se in Aayaat ka maqsad-e-Awwaleen yeh hai ke Kaenaat mein ghaur wa fikr is liye ki jaye ke Khuda-e-Ta'aala ke wujood aor us ki Qudrat ki Mua'rifat hasil ho. Qur'aani Aayaat mein bhi sab se pahle yahi Maqsad zahir hota hai aor bila lehaaz-e-Khusoosiyat Aalim ho ya Jahil, Mard ho ya Aurat sab is khitab mein dakhil hain, balke aksar Aayaat mein Kafiraun ko bhi Mua'rifat-e-Tauheed ke liye Allah ke paida ki huwi cheezaun mein ghaur wa fikr ki dawat de gaee hai. Yahan chand Aayaat darj ki jati hain.

هُوَالَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّافِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق (1) (سورة البقرة-29) **Translation:- Woh Allah hi hai jis ne Zameen mein ki har cheez tumhare liye paida ki hai.**

(2) وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿27﴾ وَ مِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (سورة فاطر-28)

Translation:- Ghaur karo ke pahadaun mein sufeed wa surkh wa siyah rang ke pathar-aun ki ta-hein maujood hain. Neez Insanaun, chaupayaun, aor mawaishiyan ke mukhtalif rangaun par ghaur karo. Beshak Allah se us ke bandaun mein se sirf Aalim hi darte hain.

(3) اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿190﴾ (سورة اٰل عمران)

Translation:- Zameen wa Aasmaan ki Paidaesh mein aor din wa raat mein aql Mandaun ke liye Aayaat (Mu'jizaat-e-Ilahiya) hain.

(4) وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ (سورة الروم-22)

Translation:- Zameen wa Aasmaan ki Paidaesh aor tumhari zabanaun aor rangaun ka farq Allah ki Aayaat mein se hai.

(5) قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۔۔الخ (سورة العنكبوت-20)

Translation:- Aey Rasool SAWS! Tu Hukm de ke log Zameen mein chal phir kar dekh-ein ke Khuda ne kis tarha Paidaesh Zahoor mein laee hai.

(6) وَ فِىْ خَلْقِكُمْ وَ مَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿4﴾ (سورة الجاثية)

Translation:- Tumhari Paidaesh mein aor chaupayaun ki Afzaesh-e-Nasal mein Ahl-e-Yaqeen ke liye Aayaat hain.

(7) وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿105﴾ (سورة يوسف)

Translation:- Zameen wa Aasmaan mein kitni hi aisi Aayaat hain jis se yeh Ghafil log munh phair kar guzar jate hain.

(8) اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِىْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ ۔۔الخ (سورة الاعراف-185)

Translation:- Kiya yeh log Aasmaan wa Zameen ki Paidaesh par aor har us cheez par jis ko Allah ne paida kiya hai ghaur nahin karte aor ajab nahin ke un ki maut qareeb aagaee ho.

(9) يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۙ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿13﴾ ؕ (سورة فاطر)

Translation:- Raat ko din aor din ko raat mein badalte hai Suraj wa Chand ko Musakh-khar kiya hai jis ki wajhe har aik (Kur-rah) aik Muayyan muddat tak sar garm-e-raftaar hai. Yeh Allah tumhara Rabb wa tumhara Farman-Rawan hai is ke baghair tum jin Ma'bood-aun ko poojte ho who aik Zarre ke bhi Malik nahin hain.

In Aayaat se zahir hai ke Allahu Ta'aala ne apni Quwwat-e-Takhleeq ki taraf kaee Tariqaun se Insan ko mutawajhe kiya hai. Is ka Maqsad-e-Awwaleen us ki Tawheed aor us ki qudrat ki mua'rifat hai aor ghairullah ki Parastish se bacha kar sirf aik zaat وَاحِدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ ko Ma'bood tasleem Karwaya hai. Is ke ilawa Allahu Ta'aala ny ja-baja apni Makhlooqaat ki nisbat "Aayaat" ka lafz iste'mal farmaya hai. Is se maloom huwa ke Qur'aan-e-Majeed ke mazameen bhi Aayaat-e-Ilahi hain aor Kaenaat wa Maujoodaat bhi Aayaat-e-Ilahi hain. Jis tarha Duniya ka bade se bada Aalim Qur'aan ki aik Aayat bana ne se aajiz hai isi tarha bade se bada Science-dan aik patta ya zar-rah ki Takhleeq ki qudrat nahin rakhta. Allah ki paida ki huwi cheezaun se faeda utha kar Ijaad-aat amal mein lana aor hai Takhleeq wa Paidaesh aor!!! Isi liye Allahu Ta'ala ne apni paida ki huwi cheezaun par Aayaat wa Binniyaat ka lafz istema'l farmaya hai jo sirf isi ki Qudrat aor us ki Khilafat ke liye makhsoos hai. Hasil-e-Kalam yeh ke Kaenaat mein ghaur wa fikr ka Maqsad-e-Awwaleen Khuda-e-Ta'aala ki Mua'rifat hai.

وہ قوم جو فیضانِ سماوی سے ہو محروم ☆☆ حد اُس کے کمالات کی ہے، برق و بخارات

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے ☆☆ جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے (اقبالؔ)

Aor Zikr se muta'liq jo Aayatein hain un mein yeh Taweel ki hai ke is se Zikr-e-Amal-e-Ilahi Murad hai ya'ni Maujudaat-e-Aalam mein Allahu Ta'ala ki Qudrat ke jo Muzahir hain un mein Gaur wa Fikr karna aor un ki Khusoosiyatein bayan karna. Aayaat-e-Zikr ko sirf isi aik ma'ni par munhasir kar dena ghalati hai. Kuin ke Qur'aan-e-Majeed mein Zikr-e-Ism-e-Ilahi ki saf wa sareeh Aayaat maujood hai.

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ ۔۔الخ (سورۃ المزمل۔8) **Tum apne Rabb ke naam ka zikr karo. Aor aik jageh farmata hai.**

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج ۔۔الخ (سورۃ بنی اسرآءیل۔110)

Kah do khaw Allah kahe kar Pukaro ya Rahman kahe kar jis naam se chaho Pukaro us ke naam ache hain.

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ط (سورۃ الاعراف۔180)

Translation:- Allah ke achche naam hain. In namaun se us ko Pukaro aor jo log us ke Namaun mein Ilhad karte hain un ko chod do. Hasil yeh ke Qur'aan-e-Majeed na sirf Zikr-e-Ism-e-Zaat balke Zikr-e-Ism-e-Sifaat ki taraf bhi rah-numa-ee karta hai.

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام ☆☆ وہ جس کی شان میں آیا ہے علم الاسماء

مقامِ ذکر کمالاتِ رومیؒ و عطار ☆☆ مقامِ فکر مقالاتِ بو علی سینا

مقامِ فکر ہے پیمایشِ زماں و مکاں ☆☆ مقامِ ذکر ہے سبحان ربی الاعلیٰ

Imamuna Hazrat Mahdi AHS ki ba'sat ka maqsad Ishq wa Muhabbat-e-Ilahi ki Ta'leemaat ka mauzoo Talab-e-Deedaar-e-Khuda hai aor Talab ka aik lazima Zikr wa tawajjhe bhi hai is liye ba-Hukm-e-Khuda-e-Ta'aala Aap AHS ne Zikr-e-Dawam Farz farmaya. Aor Qur'aan-e-Majeed ki Aayaat bhi is Farziyat par shahid hain. Allahu Ta'aala farmata hai:-

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿103﴾ (سورۃ النسآء)

Translation:- Jab tum poori kar chuko to us ke ba'ad khade baithe aor lete Allah ka Zikr karo. Phir jab mutmaen ho jao to Namaz padho kuin ke Namaz Mo'minaun par baqaid-e-waqt Farz hai.

Ba'az logaun ne Zikr se Murad Namaz bayan ki hai. Yeh murad apne mauqe wa mahel ke lehaz se durust ho to sakti hai laikin har jage yahi murad lena aor Zikrullah ke Hukm se aeraaz karna sahih nahin. Mulaheza ho ke is Aaya-e-Shareefa mein Namaz ka bayan alaheda hai aor Zikr ka bayan alaheda. "فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ" mein Namaz ka bayan hochuka

is ke ba'ad Zikrullah ka bayan hai jis mein is ki mudawamat wa Muazimat ka mafhoom laya gaya hai phir is ke ba'ad Namaz mauqa-ti hone ki Khusoosiyat ko wazeh kiya gaya. Is se sarahatan sabit ho raha hai ke Namaz Mauqa-ti Farz hai aor Zikrullah har halat mein Farz hai. Aor aik jage farmata hai:-

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ ۔۔ الخ (سورۃ اٰل عمران-191)

Translation:- Beshak Aasmaan wa Zameen ke paida karne aor din raat ke badal-ne mein in aql-Mandaun ke liye badi nishaniyan hain jo khade baithe aor lete Allah ka Zikr karte hain. Har Insan ki yahi teen hal-ataun se koi aik ho sakti hai. Allahu Ta'aala ne har halat mein apni yaad aor apni taraf tawajhe rakhne ka Hukm farmaya hai. Sahib-e-Mu'alimat-Tanzeel ne is Aayat ki tafseer mein likha hai ke:-

وقال سایر المفسیرین ارادقه المداومة علی الذکر فی العموم الاحوال لان الانسان قل ما یخلو من احدی هٰذه الحالات۔

Translation:- Tamaam Mufassireen ne likha hai ke is Aayat se Allahu Ta'aala ki murad tamaam halat mein Zikr ki mudawamat hai kuin ke Insan in teenaun hal-ataun mein se bahut kam khali rahta hai.

Imam Fakhruddin Razi RA Aaya (سورۃ الاعراف) ﴿۲۰۵﴾ وَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ **ya'ni Ahl-e-Ghaflat mein shumar mat ho na) ke tahet Hazrat Ibn-e-Abbas RZ ki yeh Riwayat bayan ki hai:-**

عن ابن عباس انه قال فی قوله الذین یذکرون الله قیامًا و قعودًا و علی جنوبهم لوحصل لا بن آدم حالة رابعة سوع هٰذه الاحوال لا مرالله بالذجر عبدگا واکنراد عبی انه تعالیٰ امر بالذکر علی الدوام۔ (تفسیر کبیر جلد 4)

Translation:- Ibn Abbas RZ se marwi hai ke un huin ne:-

اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ ۔۔ الخ (سورۃ اٰل عمران-190-191) **ke bare mein bayan kiya hai ke agar Insan ko is teen hal-ataun ke siwaye chauthi halat**

hasil hoti to Allahu Ta'aala us halat mein bhi Zikr ka zaroor Hukm deta (Imam Razi RA kate hain ke) is se un ki murad hai ke Allahu Ta'aala ne Zikr-e-Dawam ka Hukm diya hai.

Sahib-e-Mu'alimat-Tanzeel ne Aaya-e- فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ (سورۃ اٰل عمران۔ 190) **ke tahet Hazrat Ayesha Razi Allahu Anha se yeh Riwayat darj ki hai:-**

قالت كان رسول الله يذكر الله علىٰ كل احيانه

Translation:- Hazrat Ayesha Razi Allahu Anha ne kaha ke Hazrat Rasoolullah SAWS apne tamaam awqaat mein Zikr-e-Ilahi karte the. Gharz Mufassireen wa Muhaddiseen wa Akabir-e-Ahle Sunnat wa Awliya' Kiram ke aqwaal wa Tauzihaat-e-Zikr ke Fazael mein itne hain ke jin ko jama' kiya jaye to woh khud aik Zakheim Kitab ho sakti hai.

مسلم ہستی دل بہ اقلیمے مبند☆☆گم مشو اند در جہانِ چوں وچند

Allahu Ta'aala aik aor maqaam par farmata hai:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿41﴾ (سورۃ الاحزاب) **Translation:- Aey Iman walo! Allah ka Zikr bahut ziyada karo.**

Is Aaya-e-Shareefa mein takeed ke liye " اَذْكُرُوْا ذِكْرًا **" maf-ool-e-mutlaq laya gaya aor "** كثيراً **" ke lafz se mazeed takeed badha di gaee hai. Takeed ka yeh ahtemam is baat ki badehi daleel hai ke Zikr ka Hukm Farz hai. Namaz aor Zakat ke bare mein sirf saiga-e-amr ke saath aayaat warid huwi hain. Maslan** اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ **aor is Hukm ki farziyat ko jis ahtemam se tasleem kiya jata hai muhtaj-e-bayan nahin halanke Allahu Ta'aala ne aik maqaam par Zikr, Namaz se bhi Afzal Ibadat hai farmata hai:-**

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿45﴾ (سورۃ المنکبوت)

Translation:- Kitab-e-Qur'aan ki jo Aayaat wahi ki gaee hain un ki tilawat karo aor Namaz qaem karo. Beshak Namaz be-haya-ee aor bure kamaun

se rokti hai aor albatta Allah ka Zikr bahut bada hai aor tum jo karo ge Allah who sab janta hai.

Jo log Zikr se Namaz ya Tilawat-e-Qur'aan murad lete hain un ki haqeeqat bhi yahan khul jati hain kuin ke is Aayat mein Tilawat-e-Qur'aan Namaz aor Zikrullah alaheda-alaheda bayan farmaya aor Zikrullah ko bahut bada qaraar diya gaya hai. Is se zahir hai ke jo Farz Namaz se Afzal ho who bhi bizuroor Farz hoga. Qur'aan-e-Majeed mein Zikrullah ka Hukm bahut ahtemam ke saath kaee tareeqaun se kaee mauqaun par warid huwa hai. Is ke bawajood Hazrat Mahdi AHS ka Allahu Ta'aala ke Hukm se Farz qaraar dena Takeed mein aor bhi izafaa Ka ba'as ho jata hai. Allahu Ta'aala ne Zikr-e-Kaseer ki Takeed wa Tafheem aor is ki Fazilat ke bayan par hi iktefa nahin farmaya balke Zikr-e-Qaleel ko munafiqaun ki sifaat mein shamil kiya hai. Chunache farmata hai:-

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿142﴾ (سورة النسآء)

Translation:- Munafiqeen Allahu Ta'aala se Chal-Bazi karte hain halanke Allah un ko Chal-Bazi ki saza dega. Aor (yeh log) jab Namaz ada karte hain to ensaye huwe logaun ko dikhane ki khatir ada karte hain. Aor Allah ka Zikr kam karte hai. Is ke Ilawa aor bhi Aayaat hain jin mein Zikr se ghaflat ko mujib-e-azab wa itaab qaraar diya gaya hai.

(1) فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِاللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿22﴾ (سورة الزمر)

Translation:- Bad-bakhti hai un logaun ke liye jin ke dil Zikrullah se Ghaflat ki wajhe sakht ho gaye hain yeh sab log khuli gumrahi mein hain.

(2) وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿36﴾ (سورة الزخرف)

Translation:- Jo shakhs Allah ke Zikr se Ghafil hota hai to hum us par Shaitaan ko muta'yin kardete hain jo is ke saath-saath rahta hai.

(3) وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿124﴾ (سورة طٰهٰ)

Translation:- Jo shakhs mere Zikr se roo gardan-i karta hai to us ki zindagi tangi mein rahe gi aor Hum us ko Qiyamat ke din Andha utta-einge.

(4) وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿17﴾ (سورة المزمل)

Translation:- Jo shakhs apne Parwardigar ke Zikr se Roogardaani karega woh us ko sakht azab mein dakhil karega.

Jab Zikrullah se ghaflat Mujib-e-Itaab wa Azab hai to is ki Farziyat ko tasleem karna osool-e-Shariya mein dakhil aor har Mo'min Muttaqi ke liye is par Aeteqaad wa Amal lazim hai.

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل ☆☆ دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں (اقبالؔ)

Hazrat Mahdi AHS ki jamaat ne Aap AHS ki ta'leem par ba darja-e-Kamal Amal kiya aor Aap AHS ne Faqeer par jo 8 paher ka Zakir ho Mo'min-e-Kamil ka Hukm sunaya. Chunke Aap AHS ki jama'at Farz-e-Zikr ki ba-darja-e-Atam Aamil the is liye Aap AHS ne Aaya-e-Sharifa:- فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا يَا أُولِي الْأَلْبَابِ **mein "أُولُوا الْأَلْبَابِ" ki is khusoosiyat ko apni jama'at se mutabiq qaraar diya. Riwayat (202) mulaheza ho ke Hazrat Mahdi AHS ne farmaya, aik waqt "Sultanun-Naher" Dosra waqt "Sultanul-Lail" hai jo shakhs in dono waqt ki hifazat kar raha ho (goya) us se din wa raat zaeye nahin ja rahe hain. In dono waqtaun ko jo (Faqeer) zaeye karde woh Faqeer-e-Deen nahin. Riwayat (202) Insaf Nama waghaira Kutub-e-Naqliyaat mein bhi yeh Riwayat maujood hai.**

"Sultanun-Naher" ka waqt Tuloo-e-Fajr se Tuloo-e-Aaftab tak aor "Sultanul-Lail" ka waqt Asr se Isha' tak hai. In Awqaat mein Zikrullah ke asar se dil mein tawajhe qaem ho jati hai jis ki wajhe se din aor raat ke baqiya awqaat mein qalb par ghaflat ghalib hone nahin pati. Hazrat Imamuna Mahdi AHS ke Farameen mein jis tarha Munteha-e-Aaliyat wa Azim-at ka baland martab hai aor rukhsat ki had mein "Sultanun-Naher" wa "Sultanul-Lail" ki hifazat ka Hukm bhi maujood hai ta ke aane wale zamane mein log apni apni Himmat wa salahiyat ke mutabiq Deen-e-Mahdi AHS se Istefaza kar sakein aor Ahkaam-e-Rukhsat ki Sid-e-Dil se-

ta'meel hi un ki taraqqi-yaun ka zina ban jaye. Yahan yeh baat bhi zahn Nasheen rakhni chahiye ke Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Khatimul Murshideen RZ "Rukhsat" ki had rakhne wale jitne Ahkaam aor jo kuch masael Aap RZ be bayan farmaye un ka ta'luq Farameen-e-Imamuna AHS hi se hai. Is ki mazeed tafseel ka mahel nahin.

Hazrat Imamuna Mahdi AHS ne لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ke chand maratib bayan farmaye hain. Zikr-e- لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ki char suratein hain.

(1) Guftani ya'ni sirf kahne ki had tak (2) Danistani ya'ni sift janne ki had tak (3) Deedani ya'ni dekhne ki had tak (4) Shudni ya'ni لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ Dosri Kutub-e-Naqliyaat mein Deedani ky bajaye Chaseedani hai. In maratib ki tafheem ke liye bataur-e-bayan kiya jata hai ke Dar-Guftani ki misaal aisi Hai jaise ke pathar pani mein. Ya'ni jis darja pani ka us mein asal ho sakta hai bus. Itna hi asar us darjeh wale Zakir mein hota hai. Aor Darjeh Danista ki misaal Sang dar Aatish hai. Ya'ni Pathar aag mein jis nau-wiyat se haraarat ka asar qabool karta hai. Itna sa asar Danist-an ke darjeh wale mein hota hai. Darjah-e-Deedan wa Chasheedan ki misaal Aatish dar Shamma' hai. Roshan Shamma ki tarha Zikr-e-Ilahi se Zakir ka batin Roshan wa Munawwar rahta hai ya is ki misaal Na'l dar Aatish hai. Ya'ni Lo-ha Aag ke asar ko is darjah qabool karta hai ke apna wujood ki Shakal Ikhtiyaar kar le. Yeh Aag mein Aag to ban jata hai laikin is ki Aah-niyat salam rahti hai. Darjah-e-Shudan ki misaal lakdi aor aag pa barf wa pani hai. Is Darjeh mein Zakir تخلقوا باخلاق اللہ ka misdaq hota hai. Aor Itlaqiyat itni hasil hoti hai ke پس قیامت شو قیامت را بہ ہیں ke usool par فنا فی اللہ و بقا باللہ se Musharraf ho jata hai.

Hasil yeh ke jis darjah Zikr qaem hota jata hai utna hi Zikr ki Mudawamat wa Muazimat mein tarraqi hoti jati hai. Hatta ke Martaba-e-Shudni mein dawamiyat, Itlaqiyat aor Fidaiyat Darjah-e-Kamal ko pahunch jati hai.

ذکر قائم از قیامِ ذاکر است ☆☆ از دوامِ او دوامِ ذاکر است (اقبالؔ)

Riwayat (200) mulaheza ho Imamuna AHS ne farmaya ke "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" Bande par is-qadar asar kare jitna Moong ka Dana Gaye ke Seeng par (mara jaye to) asar kar sakta hai to us Bande ka maqsood poora ho jaye ga." Aor Riwayat (2002) mulaheza ho ke Imamuna AHS ne farmaya ke لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ se Mo'min ke dil par aisa asar hona chahiye jaisa ke Rooee se bhare ghar mein aik chinggari kar sakti hai ke jis se sari Rooee jal jati hai. laikin لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ki taseer to yeh hai ke Ghairullah ki muhabbat poori poori sokhta ho jati hai.

Is farman se zahir hai ke bunyaadi amr Muhabbat wa Ishq-e-Ilahi hai us ke baghair Zikr mein woh asar woh rang nahin qaem ho sakta. من احب شیًا اکثر ذکرہ **(ji ko jis se ziyada muhabbat hogi us ka Zikr ziyada kare ga.) Isi Liye Ishq ko Ummul Kitab aor Aab-e-Hayat kahte hain. Jo Ta'alimaat-e-Qur'aan ka hasil aor Baqa Billah ka ba'as hota hai.**

برخوراز قرآں اگر خواہی ثبات ☆☆ ضمیرش دیدہ ام آبِ حیات

تا دو تیغ لا والا دا شتیم ☆☆ ماسوی اللہ افشاں نگذاشتیم (اقبالؔ)

Muallif-e-Insaf Nama Hazrat Miyan Wali Ji Rahmatullahi Alaih ne tahreer farmaya hai ke:-

مراقبہ را دو معنی یکے معنی آنکے مراقبہ محافظہ است مشتق من الرقبۃ و ھوالحفظ یعنی دل را از خواطرِ غیرِ حق بذکرِ حق نگاہ داشتن و حق را برخود مطلع دیدن و ایں مراقبہ مبتدیانست دوم مراقبہ بمعنیِ مشاہدہ است مشتق من الرقوب و ھوالنظیر یعنی در مشاہدہ جمال و جلالِ ذات و صفاتِ حق چناں مستغرق شد کہ ہیچ چیزیا دنیا ید و ایں مراقبہ منتہا نست پس اعمال جوارح با پریشانی خاطر ممکن ہست اما مراقبہ بغیر خلوت باطن اصلا ممکن نیست۔ پس اے عزیز ! طالبِ حق را باید کہ دائم در مراقبہ با شد و ہرچہ معاملہ و خواب بیند پیشِ مرشد عرض کند بہ خودی خود مغرور نشود۔ (انصان نامہ باب (5))۔

Translation:- "Muraqiba ke do ma'ni hain. Aik Muraqiba ba-ma'ni-e-Muhafiz-a hai jo "رقابۃ" se Mushtaq hai jis ke ma'ni Hifazat ke hain. Ya'ni

dil ko Ghair-e-Haq ke khatraun se bacha kar Zikr-e-Haq mein mashgool rakhna aor Haq ko apne par Aagah samajhna. Yeh Muraqiba Mubtadi-yaun ka hai dosra Muraqiba Mushahida hai jo "رقوب" se Mushtaq hai jis ke ma'ni dekhne ke hain. Ya'ni Jamal wa Jalal-e-Zaat wa Sifaat-e-Haq ke Mushahida mein aisa Mustaghraq ho ke koi cheez yad na aane paye aor yeh Muraqiba Nehattiyaun ka hai. Aaza ke afaal dil ki paraishani-yaun mein bhi sadir hona mumkin hai laikin Muraqiba baghair Khilwat-e-Batin ke bilkul na mumkin hai. Pas Aey Aziz! Talib-e-Haq ke liye lazim hai ke hamesha Muraqiba mein rahe aor jo kuch Mua'mila wa khawb dekhe Murshid se arz kare apni khudi mein maghroor na ho jaye."

Hazrat Imamuna Mahdi AHS ki khusoosiyat yeh thi ke har aane wale Musaddiq ko khaw Aalim ho ya Ummi Mard ho ya Aurat pas-e-anfaas aor Zikr-e-Khafi ki ta Talqeen farmate the. Aor yeh tamaam Azkar-e-Mara-tibi mein Afzal Tareen hai. Isi liye Fuqra-e-Mahdavia mein Adwar wa Wazaef aor Tasbih ke dan-aun ya ungli-yaun ki ginti par amal nahin raha hai kuin ke Zikr-e-Khafi ke hote huwe is ki zaroorat bhi na thi. Mulaheza ho Riwayat 201 mein yeh ashaar darj hain.

انفاس پاس دار اگر مردِ عارفی ☆☆ ملکِ دو کون ملکِ تو گردو بہ یک نفس

ہر یک نفس کہ می رود از عمرِ گوہر یست ☆☆ کاں را خراج ملک دو عالم بود بہا

مپسند کا یں خزانہ دہی رائیگاں بباد ☆☆ انکہ روی بخاک تہی دست و بے نوا (اقبالؒ)

Ya'ni apne san-saún ki nigraani kar agar tu Mard-e-Aarif hai. Dono Jahan ki Badshah-at teri Milk aik sans mein ho jaye gi. Umr ki har aik sans jo nikal rahi hai aik moti hai. jis ki qeemat dono Jahan-aun ki Badshah-at hai. is ko Raegan karna tu pasand na kar. Aisa kare ga to khak mein khali haath aor be nawa jaye ga. Zikr-e-Pas-e-Anfaas par ba'az logaun ne aeteraz kiya tha ke Mahdavi apni naak ko Aala-e-Zikr qaraar dete hain. Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ne apne aik Risale mein is ka tazkerah farmaya hai.

" صفت نا سزا که نسبت یاران سید محمدی کنند خطائے محض است زیراچه آنکه میگویند که یارانِ سید محمد بینی را آلۂ ذکر ساخته اند ۔۔ الخ۔

(Yeh Risala 1850 AD ka naql kardah hamare pas mahfooz hai aor hum ne muta'adid nuskhaun se is ka muqabila bhi kiya hai)

Ya'ni Mutabe-een-e-Syed Muhammad Mahdi AHS par jo ilzam aayad karte hain ke unhuin ne naak ko Aala-e-Zikr qaraar diya hai Mahez Ghalat hai.

Is ke ba'ad Aap RZ ne Kitabullah wa Sunnat-e-Rasoolullah ki pairwi ko wazeh karte huwe yeh Aayat bayan ki hai.

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿205﴾ (سورۃ الاعراف)

Translation:- Aor Subh Shaam Zikr karo apne Rabb ka Aajizi wa Khauf Ki halat mein na ke khuli aawaaz mein aor Ghafil-aun mein shamil na ho jao.

Neez yeh Aayat bhi darj farmaee hai. اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ﴿3﴾ (سورۃ مریم)

Translation:- Jab ke apne Rabb ko poshidah taur par pukara.

Is ki tauzih karte huwe farmate hain ke:-

چوں مصطفی علیه السلام و پیغمبرانِ دیگر مامور نذکر خفی باشند پس معلوم شد که ذکرِ خفی اولیٰ تر است ازہمه اذکار و آلتِ ذکر قلب است و تا آں که یادِ حق در دل قرار نگیرد ذاکر از صفات غفلت بیرون نیاید و قرار نگیرد و ذاکر از صفاتِ غفلت بیرون نیاید و قراردادن یادِ حق را بغیر پاس داری نفس محال باشد و بغیر ذکر پاسِ انفاسِ دل از خواطر دو اوهام پاک نشود زیراچه منشاء و مستقر قلب است۔۔ الخ۔

Translation:- Jab Muhammad Mustafa SAWS aor deegar Paighambar Zikr-e-Khafi par Mamoor hain to maloom huwa ke Zikr-e-Khafi tamaam Az-kaar mein oola tar hai. Aor Aala-e-Zikr-e-Qalb hai jab tak Yad-e-Haq mein qaraar na paye ga Zakir Sifaat-e-Ghaflat se bach nahin sakta aor baghair Paas-e-Anfaas ke Zikr qaem hona muhal hai apr pas-daari-e-sans ke baghair dil kha-raat wa Awhaam se pak nahin ho sakta is liye sans ka

mansha' aor mus-taqar qalb hai. Is ke ba'ad aage chal kar farmate hain ke:-

نفس مقید به بینی نیست بلکه اورا دخل درجمیع اعضاء است وهم ازیں جهت همه روندگان راهِ حق و جویند گان ذات مطلق ذکرخفی را اولیٰ تر داشته اند زیراکه بے ذکرِ خفی و ذکرِ پاسِ انفاس وجودِ ذاکر از لوث وریا و عجب پاک نشود و ذکرِدوام حاصل نیاید ازجهت آں که اگرذکرِحق را بر زباں آرد گاهے باشد که ذاکر بحکایت و بخوردن و نجسپیدن مشغول شود و چوں مشغول بچزے شود ازیادِ حق بازماند و ازجمله غافلاں باشد و غفلت صفتِ مؤمن نیست۔۔الخ

---

1. **Yeh Risala 1850 H mein naql kardah hamare pas mahfooz hai aor hum ne muta'did nuskhaun se is ka muqabila bhi kiya hai.**

Translation:- Sans naak mein muqayyad nahin rahti is ka dakhal to tamaam a 'aza-e-jismani-ya mein hai. Isi liye Salik-een-e-Rahe-Haq wa Talib-een-e-Zaat-e-Mutlaq ne Zikr-e-Khafi ko Oola Tar qaraar diya kuin ke Zikr-e-Khafi aor Zikr-e-Paas-e-Anfaas ke baghair Zakir ka wujood laos-wo-raya wa ajab se pak nahi ho sakta. Is ka sabab yeh hai ke agar Zikr-e-Haq zaban se kiya jaye to chunke kabhi Zakir masroof-e-guftugo hoga kabhi khane Sone mein mashghool hoga. Aor jab kahi dosri Mashghooli-yat hogi zaban ke zariye Yad-e-Haq se baaz rahega aor Ghafil -een mein shumar ho jaye ga halanke Ghaflat Mo'min ko Sifat nahin hai. Is ke ba'ad dauraan-e-bahes mein Hadees-e-Shareef :-

" كل نفس يخرض بغير ذكر الله فهو ميت " **(Har sans jo baghair Zikr-e-Khuda ke nikle Murdah hai) paish kar ke farmaya-te hain ke:-**

درقولِ رسول الله صلى الله عليه وسلم حكمت آنست كه نفس را درآمد در دل و درجميع اعضاء است وچوں نفس با ذكرِحق سرايت درجميع اعضاء كند وازفيضِ ذكر اثرحيات درجميع اعضاء پيدا آيد تا درختِ ايمان را در دلِ ذاكر برويانـد۔كما قال النبى صلى الله عليه وسلم لااله الا الله ينبت الايمان كما ينبت الماء البقلة بداں اے عزيز! چوں مقصودِ آں باشد كه بواسطۂ پاس داريِ نفس يادِ حق دردل قرار گيرد و نفس با ذكرِحق درون رود و بيرون آيد خواه از دهن خواه از بينى و ايں هردو راه نفس اند بواسطۂ گذر نفس بينى آلۂ ذكر نمى شود زيراچه نفس مطلق است و يارانِ

سید محمد را مقصود آنست که بواسطۂ پاسداریِ نفس یادِ حق در دل قرار گیردد بذکرِ خدا اطمینانِ قلب حاصل شود کما قال سبحانہٗ وتعالیٰ:- اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿۲۸﴾ (سورۃ رعد)

Translation:- Rasoolullah SAWS ke farman mein Hikmat yeh hai ke sans ko chunke dil mein aor tamaam a ‘aza mein dakhal hai jab sans Zikr-e-Haq ke saath tamaam a ‘aza mein saraiyat karegi aor Zikr ke Faiz se Hayat ka asar tamaam a ‘aza mein ho ga to Zakir ke dil mein Iman ka darakht ugaega. Jaisa ke Rasoolullah SAWS ne farmaya "لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" Iman (ka darakht) is tarha Ogata hai jis tarha ke pani sabzi ko Ogata hai. Aey Aziz! Tu jan le maqsad yahi hai ke sans ki pasdaa-ri se Zikrullah dil mein qaraar paye aor sans Zikrullah ke saath and jati aor baher aati hai khwah munh ke zariye ya naak ke zariye yeh dono sans ke raste hain. Sans mahez Is raste se guzarne ki wajhe naak ka Aala nahin qarar di jasakti kuin ke sans tu ba-zaat-e-khud mutlaq hai aor Mutabi-een-e-Hazrat Syed Muhammad Mahdi AHS ka maqsad yahi hai ke sans ki pasdaa-ri ke zariye Zikrullah ko qalb mein qaem kiya jaye aor Zikr-e-Khuda se Qalb hi ko itme’naan naseeb ho sakta hai chunache Allahu Ta’aala farmata hai Zikrullah se quloob mutma’in hote hain. Abr ho ke Zikrullah ke Zariye Quloob itme’naan hasil karte hain.

Aor yahi Husool-e-Deedaar ka Zariya bhi hai chunache Allahu Ta’aala farmata hai:-

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارۡجِعِىۡۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلِىۡ فِىۡ عِبٰدِىۡ ﴿۲۹﴾ وَادۡخُلِىۡ جَنَّتِىۡ ﴿۳۰﴾ (سورۃ الفجر)

Translation:- Aey Nafs-e-Mutmaenna apne Rabb ki taraf razi ba Raza ho aor mere bandaun mein shamil ho kar Meri Jannat (Deedaar) mein dakhil ho ja.

Imamuna AHS ne Zikr mein aor "لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" hi ko makhsoor farmaya hai.

Aor isi ko Anmbiya’ woh Sahaf-e-Samaviya ka maqsad qaraar diya hai. Aor Zikr-e-Khafi ki ta’leem ki wajhe se bajuz Zaat-e-Baari Ta’aala ke aor

koi ta'luq nahin ho sakta. Maslan Husool-e-Rizq wa Rafa-e-Tangdasti ke liye "یا قوی" aor kisi ki muhabbat qaem karne ke liye "یا ودود" ka wird kiya jata hai. Aise aor awraad mein agar che Khuda ka naam hai laikin aor az-kaar ka maqsad Khuda nahin. Isi liye Imamuna AHS ne sirf Zikr-e-"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ki pabandi farz qaraar di hai jis mein ghairullah ki talab ka Shaebah bhi nahin. Allahu Ta'aala ne Saf wa Sareeh taur par kaee maqaamaat par wazeh farmaya hai ke Zikr-e-Ilahi aor Ibadaat Khalishan Liwajhillah hona zaroori hai. Kuin ke jis maqsad wa mansha' ke tahet amal kiya jaye ga ma 'nan wahi maqsad wa mansha' is ka Ma'bood qaraar payega chunan che Allahu Ta'aala ne farmaya:-

اَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ ؕ (سورۃ الفرقان-43)

Translation:- Kiya tu ne us shakhs ko dekha jis ne apni hawas wa Khawhish ko apna Ma'bood bana liya.

Riwayat hai ke aik mauqe par kisi ne char badi Kutub-e-Samaviya ke Nuzool ki mahiyat ki nisbat Hazrat Mahdi AHS se suwal kiya to Aap AHS ne farmaya ke:- مراد از توریت و زبور و انجیل و فرقان بیک کلمه اندک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ است۔

Ya'ni Taurat, Zabore wa Injeel wa Qur'aan ke Nuzool ka maqsad aik hi Kalimah لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ hai. (Insaf Nama) Is Mukhtesar jawab se yeh haqeeqat ayan ho rahi hai ke Bai'sat-e-Anmbiya' wa Nuzool-e-Kutub-e-Samaviya ki illat-e-ghaee fil-asl aqraar wa Muarifat-e-Tauheed-e-Bari Ta'aala hai is ke siwa-e-Ibadat wa mua'milaat waghaira masael se muta'liq jo kuch Ta'leemaat wa Ahkaamaat hain woh Lawazim-e-zaroor-iya hain. Isi liye Islam ki abteda bhi Kalima-e-Tayyiba se hoti hai aor is ki inteha bhi isi Kalima-e-Tayyiba se jis jis mein pahle Ilaha ki nafi ki Ta'leem di gaee hai jis ka lazimi nateeja yeh hoga ke Mo'min jab kabhi اِلَّا اللّٰہُ ki Rooh mein jis kis اِلٰہ ko hael paye ga us ko tark kar ke اِلٰہ ki qurbat hasil karne ki koshish kare ga. Kuin ke iqraar "باللّٰہ" par nafi "غیراللّٰہ" ko muqaddam rakha gaya hai.

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے ☆☆ ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے
وہ رمزِ شوق جو پوشیدہ لا الٰہ میں ہے ☆☆ طریقِ شیخِ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے (اقبالؔ)

Gharz Imamuna AHS ki Ta'leemaat mein khususiyat ke saath is amr ki ahmiyat paee jati hai ke Zikr-e-Ilahi aor Ibadaat mein khiyal-e-Masiw-Allah ka Shamma barabar bhi dakhal ba'as-e-khalal tasawwor kiya jaye. Riwayat hai ke Bandagi Miyan Syed Sa'ad-ullah RZ 1 wa Bandagi Miyan Abdul Lateef RZ mein bahut muhabbat thi aor sani-uz-zikr awwaluz-zikr se Ilaqa (Bai'yat) bhi kiya tha. Namaz-e-Jama'at mein Syd Sa'ad-ullah RA agar Imam hote to Miyan Abdul-lateef hazir hote warna dosre Imam ki Iqteda mein Namaz kam ada karte the. Fuqra'-e-Daira se kisi ne aik din Miyan Syed Sa'ad-ullah RA se arz kiya ke Miyan Abdul-lateef RA Namaz-e-Jama'at mein kam aate hain. Miyan Syed Sa'ad-ullah RA ne muskara kar farmaya aap hi pooch-iye, tamaam biradar-aan-e-Daira ne poocha ke Aap tamaam jama'at mein kuin kam aaya karte hain. Farmaya ke jab Imam Hazir nahin hota hai to mein tan-ha padh leta huin. Biradar-aun ne kaha Imam to har Namaz mein hazir rahta hai? Pas Miyan ne Namaz-e-Magrib ki jama'at mein shareek hone ke ba'ad aik do Rak'at ada kar ke niyyat tod kar Namaz ada ki. Tamaam Biradar-aun ne arz kiya ke is waqt Imam hazir hone ke bawajood aap ne tan-ha Namaz kuin padhi? Miyan ne farmaya ke Imam Hazir na tha (Be-Huzoor-e-Qalb tha) tail-i ke ghar aik jaraf Chiragh ka tail lane gaya tha phir mein ke peeche Namaz padhta! Is ke ba'ad imam ne arz kiya sahih farmate hain ke mere dil ka khatrah isi jage se muta'liq tha. Is ke ba'ad tamaam Biradar-aan-e-Daira ka Husn-e-Aeteqaad ziyadah ho gaya aor (Is dars-e-amal par Miyan Abdul-lateef RA) Mamnoon huwe. (Akhar-e-Asraar Baab 2 Fasl 9)

1. **Awwal-uz-Zikr bade aor Sani-uz-Zikr chote bhai hain. Yeh dono Hazraat Bandagi Miyan Syed Khundmir Siddeeq-e-Vilayat RZ ke potre aor Hazrat Bandagi Miyan Syed Shareef Tashreef-ul-Haq RA ke farzand hai. Ahkhar ka Silsila-e-Nasab-e-Faqeeri Hazrat Syed Sa'ad-ullah RA ko pahunchta hai.**

Miyan Abdul-lateef RA ki Batini kaifiyat par un ke Murshid Miyan Syed Sa'ad-ullah aagah the kuin ke muskara kar un hein se poocho ka hukm dena is baat ki alamat hai. Aor Riwayat ke andaz-e-bayan se zahir hai ke Imam ke Huzoor-e-Qalb ke baghair Miyan Abdul-lateef RA ko Namaz mein taskeen na hoti thi aor un ki is khas kaifiyat ki wajhe un ke Murshid ne un ko un ke haal par chod diya tha aor Daire mein aam haisiyat se jo Namaz ada ho rahi thi woh chun ke Az-roo-e-Ahkaam-e-Shariya poore Ar-kaan-e-Zahira ki Hamil aor jawaz ka Fatwah rakhti thi is liye Sahib-e-Daira Miyan Syed Sa'ad-ullah RA ne Huzoor-e-Qalb ki Batini kaifiyat aor is kaifiyat ke kashf aor us ke asar ko jo har Sahib-e-kashf ka Khusoos-i Zaati muamila hai khusoosiyaat hi ki had mein aor aam Zahirah Haisiyat mein jo Namaz ko mutasir karne wala koi hukm sadir nahin farmaya. Kuin ke Batini Khusoosiyat har fard ke bas ki baat nahin. Biradar-aan-e-Daira ka Husn-e-Aeteqaad ziyadah hona aor Miyan Abdul-lateef RA ka Mamnoon ho na is baat ki daleel hai ke is dar-e-amal se Namaz ki Batini Khusoosiyat, Huzoor-e-Qalb, Tark-e-khiyal-e-Masiw-Allah ki taraf tawajhe unhein qaem ho gaee aor is kashf wo amal ke izhaar ki Illat-e-Ghaee bhi yahi thi. Hazrat Imam Ghazaali RA farmate hain, Ahkaam-e-Shariyat ke tahet jo shakhs Namaz ada karta hai har Aalim-e-Shariyat us ki Namaz ada hone ka Fatwa de ga jo نحن نحکم بالظاھر ke bilkul muta'biq hai. Laikin aik Aarif-Billah se bhi poocho woh agar kah-de ke Namaz hogaee to samjho ke fil-haqeeqat woh Namaz kaisi hogi!!!

Gharz waqiya-e-Mazkoorus-sadr taba' tabaeen se Mulhiq zamane ka hai. Isi par se Andazah ho sakta hai ke jo log Hazrat Mahdi AHS ki khidmat mein maujood the aor Aap AHS ki ta'leemaat wa Faiz-e-Sohbat se raast Mustafeez ho rahe the un ke Zikr wo Namaz ki batini khusoosiyaat ka kiya aalam hoga!!! Jab ke Imamuna AHS ne yeh khush khabri sunaee ho ke:- "Yak Nazar-e-Banda, Bahtar az Ibadat-e-Hazaar Saala."

"یک نظرِ بندہ بہتر از عبادتِ ہزار سالہ" ya'ni Bande ki ek nazar hazaar saala Ibadat se bahtar hai.

اِک شرعِ مسلمانی اِک جنبِ مسلمانی ☆☆ ہے جنبِ مسلمانی ، سرِ فلک الافلاک

اے رہروِ فرزانہ بے جنبِ مسلمانی ☆☆ نے شاخِ عمل پیدا، نے شاخِ یقیں نمناک (اقبالؔ)

Allah Ta'aala farmata hai:-

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ (سورة الانعام-102)

Yahi tumhara Rabb hai is ke siwa-e-koi Ibadat ke laeq nahin. Wahi har cheez ka paida karne Wala hai pas tum osi ki Ibadat karo.

Aor aik jage farmata hai:-

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ؕ (سورة النور-41)

Translation:- Kiya tum nahin dekhte ke Zameen wo Aasmaan mein ki har cheez aor ud-ne wale parinde us ki "Tasbeeh" padhte hain. In mein ka har aik apni Namaz aor apne Zikr-e-Ilahi se waqif hai.

Jab Zameen wo Aasmaan mein ki har cheez apne apne Hudood mein Zikr Wo Ibadat ki khusoosiyat ki hamil hai to Insan ki Aql wo Tameez ka Iqteza' yeh hona chahiye ke us ki Ibadat aor us ke Zikr ko khud aap hi apne par farz qaraar de le. Is ke bajaye Ahkaam-e-Farz aor Takeed wo Tafheem ke ba-wajood mael ba Tilawat na hona Zikrullah ki Aayataun se Zikr Aamaal-e-Ilahi waghaira ma'naun ko makhsoos kardena Mansha-e-Ta'leemaat-e-Ilahiya ke sarasar munafi hai.

گفت مرگِ عقل ؟ گفتم ترکِ فکر ☆☆ گفت مرگِ قلب ؟ گفتم ترکِ ذکر

گفت تن ؟ گفتم که زاد از گردِ راہ ☆☆ گفت جاں ؟ گفتم که رمزِ لا الٰہ

گفت آدم ؟ گفتم از اسرارِ اوست ☆☆ گفتِ عالم ! اُو خود رو برو ست (اقبالؔ)

☆☆☆☆☆

Explications of Remembrance of Allah

There are many Verses in Qur'aan about the Remembrance of and Thinking (Zikr and Fikr) about Allah. The Verses, which talk about Fikr /Thinking, deal with thinking about the things Allah Most High has created. But some people, for instance the author of the book, Do Qur'aan, and others, have tried to argue that this is meant to draw the attention to the issues of Science and Technology etc., so that human beings could be served in every respect. Hence, facilities should be provided to achieve economic and defense strength. And these matters are necessary for the power and strengthening of the Abode of Peace/Dar-ul-Islam. Other communities have acted in accordance with these principles and have developed. The credit for the inventions and military might goes to them. This argument is not wrong in its relevant context and even in Shariyat these matters are given the position of the concomitants of the Abode of Peace. But it would be a mistake to entirely associate all the Verses, which deal with the remembrance and thinking, with this one objective. Iqbal says:- "What is the wonder if you do not understand the meaning of the term, Wan-Najm? Your ebb and flow is still dependent on moon." We have stated earlier too that the Qur'aan is an ocean of knowledge and Law. Allah says, "And everything We have placed on record." Again Allah says, "Not a grain…nor a thing, which has not been taken note of in the luminous Book of Divine Knowledge." Hence, it is not astonishing to take the help of Qur'aan to argue on any subject or branch of knowledge or technique. There are many exegeses of the Qur'aan, which deal with only one branch of knowledge, like grammar and syntax, meaning and explanations, scholastic theology and Traditions/Hadees etc. Similarly, an exegesis of Qur'aan can be written to support the scientific point of view. Precedents of this kind are not rare in the writings of the past. An Egyptian scholar, Allamah Taatavi Jawhari, has written such exegeses. Learned people know that the concomitants of a subject under discussion alone will be argued about. Some people are concerned about serving the humanity, uplifting of the economic condition or strengthening the defense of the country. They are right in thinking that the Quranic Verses, which

urge people to think over Allah's creation, are about such matters. But this is a secondary and not the primary objective. Hence, in the parlance of the researchers, these matters relate to the sciences/Uloom, which are Farz-e-kifayah/Concessional Obligations termed as sufficient. It is obvious that the Farz-e-kifayah is for the person who has the ability and aptitude to perform it. For instance, everybody cannot become a scientist and this is not needed for everybody without regard to his or her capability. The word Najm means installment, part payment, celestial body, star, constellation, herbs and herbage, grass etc. It has to be understood with reference to the context in which it is used.

In fact, these Verses guide the people towards those sciences, which are Real Obligations/Farz-e-ain. The details about these sciences will be discussed in the explications of parables relating to knowledge. From this point of view of the researchers, the first and foremost purpose of these Quranic Verses is that one should think over the universe only to get the knowledge/Ma'rifat of the Existence and Omnipotence of Allah. This purpose is manifest in the concerned Quranic Verses themselves. Everybody, man or woman, learned or unlettered, comes under the purview of these Verses. Not only this; in some of the Verses, even the infidels/kuffar are invited to think over Allah's Creation to attain the knowledge of the Divine Unity. Some of the Quranic Verses are given below:-

1. **It is He Who has created for you all things that are on earth.**
2. **Have you not seen that…among the hills are streaks white and red, of diverse hues, and others raven black; And of men and beasts and cattle, in like manner, diverse hues? The erudite among His bondsmen fear Allah alone.**
3. **Lo! In the creation of the heavens and the earth and in the difference of night and day are tokens of His Sovereignty for men of understanding.**

4. **And of His signs is the creation of the Heavens and the Earth, and variety in your languages and colors.**
5. **Say, (O Muhammad SAWS!) Travel in the land and see how He originated creation.**
6. **And in your creation, and all the beasts that He scattered in the earth, are portents for a folk whose faith is sure.**
7. **Many are the signs in the Heavens and in the Earth, so full of meanings for men; yet they pass them by, hardly taking notice of them.**
8. **Do they see nothing in the government of the heavens and the earth and all that Allah hath created? Do they not see that it may well be that their term is nigh drawing to an end?**
9. **He makes the night to pass into the day and He makes the day to pass into the night. He hath subdued the Sun and the Moon to serve. Each runs into an appointed term. Such is Allah, your Rabb/Lord; His is the Sovereignty; and those unto whom ye pray instead of Him own not so much as the white spot on a date-stone.**

These Quranic Verses show that Allah Most High has drawn the attention of the people towards His power of Creation at many places in Qur'aan in various ways. The first of the objectives of this is imparting the knowledge /Ma'rifat of His Unity and Omnipotence and saving the people from worshipping Ghairullah/other than Allah and make them accept and recognize the One and Only zaat worthy of worship. Besides, Allah has used the word Aayaat/Signs for the Created. This shows that the Signs of Allah are there in the Quranic Verses and there are Signs in the universe and all things present/Maujudaat. As the greatest scholar/Aalim cannot create a Quranic Verse, a greatest scientist too cannot create a leaf or an atom/Patta or Zar-rah. Taking advantage of what Allah has created, inventing a gadget is one thing and creating a thing is a different thing. Hence, Allah has used the words like Aayaat/Signs and Baiyinaat/Clear Proofs, which are special to His Omnipotence. In short, the first and

foremost objective of the thinking on the universe is acquiring the knowledge/Ma'rifat of Allah. Iqbal says:- "The nation, which is deprived of the heavenly bounties; the limits of its perfection are electricity and steam."

On another occasion Iqbal says:- "You are neither for the earth or the skies; the world is for you and you are not for the world."

Some people have explained that that the Quranic Verses pertaining to the Remembrance/Zikr of Allah purport to divine deeds of a man. In other words, it is to think over the manifestations of Allah's Omnipotence in the existing things of the world and explain their specialties. It is, however, wrong to confine the Verses about Zikr to this one sense because there is a clear Verse about repeating and reciting the name of Allah in the Holy Qur'aan:- "Remember the name of your Lord." At another place, Allah says:- "Call Him by the name of Allah or by the name of Rahman, by whichever you like, all His names are excellent. Allah further says, "The most beautiful names belong to Allah; so call on Him by them; but shun such men as use profanity in His names."

In short, Qur'aan not only guides towards the names of the divine deeds but also towards the Remembrance of the Names of the Zaat but also the Remembrance of the names of the Attributes. Iqbal says:- "All these are the stations of the inquisitiveness of the seeker of Allah, which has come in the glory of the knowledge of the names/Ilm-ul-Asma'. The station of the Remembrance of Allah is the perfections of Rumi RA and Attar RA.

The station of thinking/Fikr is the writings of Avicenna. The station of thinking is the measurement of Time and Space. And the station of Remembrance is Subhan-a Rabbi-al-aala /Chaste is the Lord Most High." The purpose of the advent of Hazrat Imamuna Mahdi AHS was the teachings of the Love of Allah. Hence, the subject of his teachings is the desire of the Vision of Allah. And one of the concomitants of the desire for Vision of Allah is the zikr/Remembrance of and Tawajjeh/Attention

towards Allah. Hence, he decreed perpetual Remembrance of Allah as an Obligation in accordance with the Command of Allah. And the Quranic Verses too stand witness to this Obligation. Allah says, "When you have performed the worship/ Namaz, Remember Allah, standing, sitting and reclining. And when you are in safety, observe proper worship. Worship at fixed hours hath been enjoined on the believers.

Some people have said that Zikr means Namaz. This meaning could be correct in view of the context but to take the same meaning in every place and avoid the Remembrance/Zikr of Allah is not correct. Please note that the reference to Namaz is different and the reference to Zikr is different. The Arabic term, "Fa-izaa qazaytumus-Salaata", deals with Namaz/Salat. After this comes the subject of Zikrullah where the connotation of perpetuity, assiduity or constant attention has been dealt with. It is after this that the specialty of Namaz/Salat is mentioned as enjoined at stated hours. And Zikrullah is Obligatory in every situation. At another place, Allah says, "Verily, in the creation of the Heavens and of the Earth and in the alteration of Night and Day are Signs for those gifted with understanding, who standing, sitting or reclining, bear Allah in mind" Every person remains in one of these three postures. Allah Most High has Commanded people to remember Him and keep their attention focused on Him. The author of Mu'allim-ut-Tanzeel writes in the exegesis of this Quranic Verse:- "All the Commentators of Qur'aan have written that Allah's purport in this Verse is that people perpetually Remember Him in all conditions and postures because a human being is rarely in a posture other than these three postures." In the exegesis of the Quranic Verse, "And be thou not of the neglectful", Imam Fakhruddin Razi RA quotes a parable reported by Hazrat Ibn Abbas RZ. It says, "Ibn Abbas RZ reports in respect of the Quranic Verse, "Standing, sitting or reclining, bear Allah in mind", that if the human beings were to adopt a fourth posture other than the described three, Allah Most High would certainly have Commanded His Remembrance even in that posture. Imam Razi RA says

that he (Ibn Abbas RZ) meant that Allah Most High has Commanded His perpetual Remembrance." The author of Mu'allim-ut-Tanzeel has quoted Hazrat Ayesha RZ under the said Quranic Verse as saying, "Hazrat Prophet Muhammad SAWS used to remember Allah Zikr-e-Ilahi at all times." In short, what the Commentators of Qur'aan, the Imams of Traditions, the eminent scholars of Ahl-e-Sunnat and saints have said in praise of zikr are compiled, it would become a bulky volume. Iqbal says:- "If you are a Muslim, do not get tied up to any state and do not get lost in the affairs of the world." At another place, Allah says, "O you who believe! Remember Allah with much Remembrance." In this Verse, Zikr has been emphatically enjoined. This proves that zikr is Farz/Obligation. In respect of Namaz and Zakat there is only a simple imperative but how great an importance is given to it Zikr, needs no explanation, even though Allah has at one place said that Zikr is Superior to Namaz. Allah says, "Recite that which had been inspired in the of the Scripture, and establish worship Salat. Lo! Worship preserve from lewdness and iniquity, but verily Remembrance/Zikr of Allah is more important or greatest. And Allah knows what you do." The reality of the people who hold zikr to mean Namaz or reciting the Qur'aan gets unveiled here, because Namaz, Tilawat/Recitation of Qur'aan and Zikr have been separately discussed in this Verse and Zikr has been decreed as the greatest. This also shows that that, which is superior to the Obligatory Namaz, too would essentially be Obligatory. The Commandment about Zikr has been mentioned with due deliberation in Qur'aan in various manners and at various places. Besides, the fact that Hazrat Imamuna Mahdi AHS too has, by the Command of Allah, decreed it as Obligatory, makes it more emphatic. Allah Most High did not leave the Zikr by making it Obligatory and emphasizing and explaining its importance, but classified the practitioners of scarce Remembrance/Zikr-e-Khaleel as having the attribute of the hypocrisy.

Allah says, "The Hypocrites, they think they are over-reaching Allah, but He will over-reach them; when they stand up to prayer, they stand without

Earnestness, to be seen by men, but little do they hold Allah in Remembrance." Besides, there are many Verses in Qur'aan wherein neglecting Zikr has been shown as punishable inviting divine wrath.

1. **Allah says, "So woe to those whose hearts are hardened against the Remembrance of Allah. It is such as these who are clearly in error."**
2. **And whoso shall relax his Remembrance of Allah, the Compassionate, We shall attach to him a Satan/or let an Evil tendency develop in him who shall be to him a fast Companion."**
3. **"But he who turns away from Remembrance of Me, his will be a narrow life, and I shall bring him blind to the assembly on the Day of Resurrection."**
4. **"And whoso turn away from the Remembrance of his Rabb/Lord; He will thrust him into ever-growing torment.**

When the neglect of the Remembrance of Allah/Zikr incurs divine displeasure and retribution, one needs to accept that Zikr is Obligatory and belief in and compliance on it is necessary. Iqbal says:- "What is the use even if the intellect/khirad recites La ilah…. There is nothing if the heart and the Sight/Nigah are not musalman."

The group of the followers of Hazrat Imam Mahdi AHS has impeccably obeyed his teachings. He has declared that the faqeer who performs the Zikr of eight paher or Twenty-four hours a day is a perfect Mo'min. Since the group of Hazrat Mahdi AHS performed the Obligation of Zikr to perfection, he associated this specialty to his group, as described in the Verse, "Remember Allah with much Remembrance."

Please see parable 202. It says:- "Hazrat Imamuna Mahdi AHS said that one time is the Emperor of the day Sultan-an-Nahar and the other is the Emperor of the Night Sultan-al-Lail. The person, who protects these two occasions for Remembrance/Zikr, will not waste his days and nights. The faqeer, who wastes them without Zikr, is not a faqeer of the Faith/Religion

/Deen." This parable is also found in Insaf Nama and other books of parables. Sultanun-Nahar is from the dawn of the morning to the dawn of the sun and the Sultanul-Lail is from the Asr prayers to the Isha prayers. During these timings, attention gets established in the heart due to the effect of Zikrullah. Because of this, negligence of Allah does not overcome the heart during the day and night. In the Commandments of Hazrat Imamuna Mahdi AHS, the standard of extreme excellence/Aaliyat is found. Similarly, the Commandments of Rukhsat/Permitted are also found in his Commandments. Hazrat Imamuna Mahdi AHS has declared the person who performs Zikr for eight paher/24 hours is a perfect Believer/Mo'min. Eight paher, according to present-day measurement of time, is twenty-four hours of the day and night. This includes the bayan-e-Qur'aan/ Explanatory discourse on the Quranic Verses) usually delivered between Asr and Maghrib/late afternoon and post-sunset prayers. This is a high rank of excellence. In Rukhsat/Permitted limits, the Commandment for the protection of Sultan-an-Nahar and Sultanul-Lail is also there, so that in the coming era, people can draw the Bounty/Faiz of the religion of Hazrat Imamuna Mahdi AHS, in proportion to their courage and aptitude. And this Rukhsat/Permitted itself can become a ladder for them to climb to the higher ranks, if they perform the Zikr with sincerity of heart. It should be kept in mind here that the issues of the Rukhsat/Permitted level, Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Khatam-al-Murshidin RZ has explained, pertain to the Commandments of Imamuna Mahdi AHS alone. But this is not the occasion to go into them.

Imamuna Mahdi AHS has stated some stages of the Islamic Confession, La ilah illa Llah. There are four states of this Confession: (1) Guftani, that is saying it by word of mouth; (2) Danistani, that is by knowing; (3) Deedani, that by seeing; and (4) Shudan-i, that is to become La ilaha illa Llah. In some other books, there is Chasheedan-i instead of Deedani. To explain these stages, the example given partly is that of a stone. The stage of Guftani is where a stone is in water. In this stage, the Zaakir/one who

performs zikr is affected by his Remembrance of Allah/Zikrullah only to the extent that a stone is affected by its presence in water. And the example of the Danistani stage is like the stone being in fire. In other words, the Zaakir accepts the effect of the Confession La ilaha illa Llah to the extent the stone accepts the heat of the fire in which it is engulfed. In the stage of Deedani or Chasheedan-i it is like the fire in a lamp. A lighted lamp illuminates the Batin/Immanence or inside of the Zaakir. Another example of this stage is a horseshoe in fire. In this stage, the horseshoe accepts the effect of the fire to such an extent that it takes the shape or color of the fire, but its nature, as iron, does not change. The example of the Zaakir in the Shudan-i stage is like fire and firewood or water and ice. In this stage, the Zaakir becomes exactly like Takhli-Khoo-bi-Akhlaaq-illah. The application is so perfect that the Zaakir perishes in Allah and becomes Fana-Fillah-wo-Baqa-billah. In short, as the stages of Zikr improve, so do the perpetuity and assiduity of Zikr. So much so that in the stage of shudan-i perpetuity, assiduity and perishability have reached their 1 Chasheedan-i means tasting. 2 This is a Tradition of Hazrat Prophet Muhammad SAWS. It means, Create the good qualities and virtues of Allah in you. 3. It means Perishing in Allah and surviving with Allah. 4. Fana-iyat has been translated here as perishability. Iqbal says:- "The survival of Remembrance/Zikr lasts till the last breath of the Zaakir/one who performs zikr. The perpetuity of the Zikr confers perpetuity to the Zaakir." Please see Parable 200. It says, "Imamuna Mahdi AHS has said that if the confession, La ilaha illa Llah, has the effect on the heart of the servant/Banda-e-Khuda for as long as a grain of green gram has if thrown on the horn of a cow, his objective can be achieved."

Please also see Parable 201. It says, "Hazrat Imamuna Mahdi AHS has also said that the confession, There is no god but God, should leave the effect on the heart of the Faithful/Mo'min as a spark leaves on a house full of cotton that is left entirely burnt. But the effect of the confession is that it completely burns the love of things other than Allah/Ghairullah." These

sayings show that the basic issue is the Love of Allah. Without this, the Zikr does not acquire the effect and the hue of the saying, "One remembers most what one loves most." It is for this reason why Ishq is called Umm-ul-Kitab/Mother of Book and Aab-e-Hayat/Elixir of Life, which is the essence of the teachings of Qur'aan and causes the Baqa-billah/Survive with Allah.

The author of Insaf Nama has written:- "Muraqaba/Observation has two meanings. One Muraqaba is derived from Raqabat, which means Muhafiz-at/Protection. Here it means that one should protect/or cleanse one's heart or mind from thoughts and ideas other than those of Allah, and engage oneself in the Remembrance of Allah. And one should see oneself as the point of Allah's awareness/matla'. In other words, one should understand that Allah is Present and Seeing. He is seeing every condition/halat of ours. This is the Muraqaba of the beginners. The other Muraqaba is derived from Ruqub, which means seeing or sighting. This muraqaba means that one should immerse oneself in the beauty Thesaurus/Jamal and splendor or loftiness/Jalal of the nature and essence/ Zaat and attributes/Sifaat of Allah, so much so that no other thing should enter the mind. This is the Muraqaba of the fully accomplished/Mun-tahi. Hence, the observance of the manifest deeds is possible with the distraction of the mind. But Muraqaba without the recess or emptiness of the mind /Khilwat-e-Batin is never possible. Hence, O friend, the seeker of Allah /Haq/Truth should always be in Muraqaba. If he were ever to dream of anything, he should inform his Murshid/Spiritual guide and should not be proud of himself." The specialty of Hazrat Imam Mahdi AHS was that he used to instruct/Talqeen every Musaddiq/Believer, whether he or she was a learned person or an unlettered one, in Concealed Remembrance of Allah and Paas-e-Anfaas/Synchronizing the inhaling and exhaling of the breath with the recitation of the Islamic Confession, La ilaha illa Llah. And this is the most superior among the wordings of the gradable Zikr. It is for this reason that among the Mahdavis there is no counting the beads

of the rosary, recitation of the sacred phrases or any other kind of daily worship/ other than the daily Obligatory Namaz, because all those things were not necessary in addition to the Concealed Remembrance of Allah. Please note Parable 201. It includes these couplets, which read in translation:- Keep an eye on your breaths, if you are a knowing man/ Mard-e-Zarifi; you will win the kingdom of both the worlds in one breath. Every breath that comes out of your body is a pearl; its cost is the kingdom of both the worlds. Do not be pleased to waste this treasure. But, if you do, you will go into the grave empty-handed and voiceless. Some people have criticized the Zikr/Remembrance synchronized with breaths and said that Mahdavis had converted the nose into a tool of Zikr. But Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ has contradicted this in one of his tracts. He says, "It is absolutely wrong that the followers of Hazrat Imamuna Mahdi AHS have converted the nose into a tool of Zikr." He quoted Qur'aan, And do thou (O Muhammad SAWS!) Remember your Rabb/Lord within yourself humbly and with awe, at morning and evening. And be not of the neglectful." He also quoted the Verse, "Behold! He cried to his Rabb/Lord in secret." Explaining this, Bandagi Miyan RZ said, "That Prophet Muhammad SAWS and other Prophets are appointed /Mamoor on Concealed Remembrance of Allah shows that Concealed Remembrance is the most superior among the Remembrances/various kinds of Zikr. The tool of Zikr is the heart. And as long as the Zikr is not established in the heart, one cannot escape from the attributes of neglect. And establishing Zikr without synchronizing it with breath is impossible. Without Pasdaa-ri/Regard the heart cannot be cleansed from thoughts and whims, because the center of the breath is the heart." Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ further says, "Breathing is not restricted to the nose. It is concerned with all the organs of the human body. That is why the Salik-een/Mystic devotees of the path of the Ultimate Truth and the seekers of the Absolute Zaat/Essence or nature have determined that Concealed Remembrance of Allah is more superior because the existence of the Zaakir/One who performs Remembrance or Zikr will not be free of

impurity, hypocrisy and arrogance, without the Concealed Remembrance, which synchronizes with the breath, and perpetual Remembrance cannot be achieved. The reason for this is that if one performs Zikr using the tongue, one would not be able to continue perpetual recitation or Remembrance of Allah, because one would be talking, sleeping, eating or engaged in other work at times. And by doing so, one could be counted among the negligent, although negligence is not the attribute of the Mo'min/Believer." After this, Bandagi Miyan RZ quotes the Tradition of Hazrat Prophet Muhammad SAWS, "The breath that exhales without the Remembrance/Zikr is dead," and says, "The wisdom in the saying of Prophet SAWS is that since the breath enters the heart and all the organs of the human body and penetrates into and affects them, it raises the plant of Faith/Iman in the heart of the Zaakir as the Prophet SAWS has said, "The Islamic Confession, There is no god but Allah, raises the plant of Faith/Iman as water raises the greenery/Sabzi." O friend! Know that the objective is that the Remembrance of Allah is established in the heart by synchronizing it with the breaths. The breath goes in and out, either through the nose or mouth. Both are the paths of the breath. Since the breath enters the body through the nose, it does not become the Instrument of Remembrance, because the breath in itself is absolute. The objective of the followers of Hazrat Imamuna Mahdi AHS is that the Zikr is established in the heart through synchronizing it with the breath. And the heart achieves contentment through the Zikr of Allah. Allah Most High says, "Those who believe, and whose hearts find satisfaction in the Remembrance of Allah: for without doubt in the Remembrance of Allah do hearts find satisfaction." And this is the source of achieving the Vision of Allah too. Allah Most High says, "To the righteous will be said: O, (thou) soul, in complete rest and satisfaction! Come back thou to thy Rabb/Lord, " Well pleased (thyself), and well pleasing unto Him! Enter thou, then, among My devotees! Yea, enter thou My Heaven." Hazrat Imamuna Mahdi AHS has specified the Islamic Confession, La ilaha illa Llah (There is no god but God/Allah, for Zikr/Remembrance. He has also

said that the purport of all the Apostles and the heavenly Sacred Books was also the same Confession. Since Hazrat Imamuna Mahdi AHS has taught the Concealed Remembrance of Allah, there would be no relationship with anybody or anything other than Allah during the Zikr. Contrary to this, all other recitations of holy names and daily worship would be related to things other than Allah. For instance, the holy name Ya Wadood is daily recited to solicit sustenance, ward off misery, financial or otherwise, and improve bodily strength and to win the love of somebody. Although in these recitations, there is the name of Allah/God, their purpose is not Allah. It is for this reason that Hazrat Imamuna Mahdi AHS has specifically made Obligatory the Remembrance of La ilaha illa Llah alone. There is no inkling of anything other than Allah in this Confession. Allah Most High has clearly stated at many places that the Remembrance and worship of Allah should sincerely, entirely and singularly be for Allah, because the purpose of worship itself would become the deity and the objective of the worship, As Allah Most High has said, "Hast thou seen him who maketh his desire his god. It is narrated that somebody once asked Hazrat Imamuna Mahdi AHS about the essence of the four Heavenly Books. Hazrat Imamuna Mahdi AHS said, "The essence of the Torah, the Psalms of David, the Bible and the Qur'aan is a small phrase, La ilaha illa Llah." This concise answer of Hazrat Imamuna Mahdi AHS unveils the reality that the main purpose of the advent of the Apostles and revealing of the Heavenly Books is the affirmation and knowledge of the Unity of Allah Most High. Besides these, all other methods of worship and affairs are their necessary concomitants. Hence, Islam begins and ends with the Confession, La ilaha illa Llah. The Confession first imparts the teaching of denying and rejecting the ilah (worshipped deity) other than Allah. The essential consequence of this would be that a believer would reject any deity that he sees on his way to Illallah/Except Allah and strives to reach the proximity of the latter, because the rejection of ghairullah takes precedence over the Iqraar-Billah (affirmation of Allah]. Iqbal says, "The point of Divine Unity can Ya

Wadood is one of the 99 names of Allah. Be explained; (but) what can be done if there is a temple of idols in your mind? The secret that is hidden in the La Ilaha (is obvious); but what can one say if the path of the Sheikh is of Fiqh/Islamic Jurisprudence."

In short, the teachings of Hazrat Imamuna Mahdi AHS specifically stress the importance of the point that a believer should never have even an iota of the thought of things other than Allah.

There was great love between 1 Bandagi Miyan Syed Sa'ad-ullah RA and Bandagi Miyan Syed Abdul Latif RA. The latter had paid Fealty/Bai'at or Ilaqa to the former as his Mureed. Miyan Abdul Latif RA avoided the Prayer/Namaz Congregation, whenever his elder brother Miyan Syed Sa'ad-ullah RA led the prayers. Somebody from among the Fuqara of the Daira told Miyan Sa'ad-ullah RA one day, "Miyan Syed Abdul Latif RA rarely joined the prayer congregation." Miyan Sa'ad-ullah RA smiled and said, "You better ask him." The brothers of the Daira asked Miyan Abdul Latif RA, "Why do you rarely come to the Congregation Prayers." He replied, "I say my prayers individually when the Imam is not present." The brothers said, "The Imam is present in every prayer." Miyan Abdul Latif RA joined the Maghrib Prayers. He continued his prayers for a couple of Cycles/Raka'at. Then he broke away and said his prayers individually. The brothers asked him, "Why did you say your prayers individually even though the Imam was present?" Miyan Abdul Latif RA said, "The Imam was not present that is, he was not fully concentrating on the prayers. He had gone to the house of the tail-i/oil seller to bring oil. Who had I to follow in the prayers?" Then the Imam said, "He has said the truth. My thoughts were about the same place (that is, tail-i's house." After that, the belief of the brothers improved and they were all grateful to Miyan Syed Abdul Latif RA. The former was the elder and the latter the younger of the siblings. They were the sons of Bandagi Miyan Syed Shareef Tashreefullahi RA and grandsons of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ.

1. **Hazrat Abu Sayeed Syed Mahmood RA The author of this book is a descendant of Bandagi Miyan Syed Sa'ad-ullah RA and his Silsila-e-Faqeeri also reaches him. Akhbar-al-Asrar, [a manuscript], Chapter 2, Section 9.**

Miyan Syed Sa'ad-ullah RA was aware of the lofty esoteric state of his younger brother and disciple Miyan Latif RA because he had smiled and asked the questioners to inquire from Miyan Latif RA himself. This is self-explanatory. The style of the narration of the parable also indicates that Miyan Latif RA was not content without the perfect concentration of the Imam during Namaz and because of this particular esoteric condition of his mureed, he had left his mureed undisturbed. Since the type of Namaz that was being performed in the Daira was perfectly correct according to the Shariyat in its exoteric manifestation, Miyan Sa'ad-ullah RA, who was the Murshid of the Daira, did not disclose the required esoteric condition of perfect concentration of thought during the Namaz. This type of concentration is not within the power and capacity of every person. The revelation/kashf of the condition of the mind of another person is the personal affair of the person concerned. Hence, the Murshid did not disclose it to the people. The increase in the faith and belief of the brothers of the Daira and their being grateful to Miyan Latif RA is the proof that the lesson, he imparted, manifested the esoteric status of the Namaz, that is, perfect concentration of mind on Rabb/Lord and avoidance of the thought of anything other than Allah during the prayers. The basic purpose of this lesson too was the same. Imam Ghazali RA says that every scholar of Shariat will issue an edict of correctness about the Namaz, performed in accordance with the norms of Shariyat, which is in compliance of the principle, "We judge on the basis of exoteric condition." But when you ask an Arif bi-Allah/One who knows Allah about it and if he says that your Namaz has been perfectly said, ponder over what kind of Namaz it should be! This incident relates to the time of the fourth-generation followers of Hazrat Imamuna Mahdi AHS. But one can guess

what would have been the esoteric status of the Namaz and Zikr of the people who had lived, learned and received the bounty of Companionship from Hazrat. This is a rule of the Shariyat. The Aalim-e-Shariyat decrees a Namaz or any other deed that is in accordance with the rules of Shariyat as correct. The esoteric state of the performer is no concern of the scholar of the Shariyat.

Hazrat Imamuna Mahdi AHS has said, "One glance of this Banda/Servant of Allah is better than the worship of a thousand years."

Iqbal says:- "One is the law of Musalman-i; one is absorption of Musalman-i. The absorption of Musalman-i is the secret of the sky of skies. O wise wayfarer without the absorption of Musalman-i! Neither the branch of action is born, nor the branch of certainty is green!"

Allah says, "That is Allah, your Rabb/Lord! There is no god but He, the Creator of all things; then worship ye Him" At another place He says, "Hast thou not seen that Allah, He it is Whom all who are in the heavens and the earth praise, and the birds in their flight? Of each He knoweth verily the worship and the praise." When everything in the earth and the heavens bears the specialty of Remembrance and worship of their Rabb/ Lord in their own spheres, the imperative of the intellect and discretion of a human being should be that he makes the worship and Remembrance of his Rabb/Lord obligatory on himself. Instead of this, despite all the Commandments of Obligations and Elucidations with tenable and cogent arguments and proofs, the efforts to interpret the Quranic Verses about the Remembrance of Allah and explaining them in a different way is against the divine will and teachings.

Iqbal says:- Asked, what is the death of intellect? I said, Giving up thinking! Asked, What is the death of heart? I said, Giving up Remembrance. Asked, Body? I said, Provision from the dust of the path. Asked, Soul? I said, La Ilaha /No God. Asked, Adam? I said, (He) is from His secrets. Asked, World? I said, It is itself before (you).

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیانِ توکل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝2 الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝3 اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝4 (سورۃ الانفال)

ترجمہ:- بے شک ایمان والے وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے قلوب ڈر جاتے ہیں۔ اور جب اُن پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ آیات اُن مومنین کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ مومنین اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ وہ لوگ نماز قائم رکھتے ہیں اور ہم جو کچھ رزق اُن کو عطا کریں خرچ کرتے ہیں۔ یہی سب سچے مومنین ہیں جن کے لیے اُن کے رب کے پاس مرتبے ہیں۔ بخشش ہے اور رزقِ کریم ہے۔

توکل کو مؤمن کی صفات میں شمار کیا ہے اور کمالِ ایمان کی توضیح کے لیے " هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ " فرمایا ہے۔ توکل کے بھی مدارج ہیں جن کا تعلق راست ایمان کے مدارج سے ہے۔ جیسے جیسے معرفتِ توحید و ایمان کے مراتب میں ترقی ہوتی جائے گی ویسے ہی نورِ یقین میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ اور یہی توکل کے مدارج کے ارتقاء کی علت ہے اور ہر مومن کو اُس کے درجۂ ایمان کے مطابق توکل کا درجہ حاصل ہو گا۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے " لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ " فرمایا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝159 (سورۃ اٰل عمران)

ترجمہ:- جب تو عزم کر لے تو اللہ پر توکل کر۔ کیونکہ اللہ متوکلوں کو پسند کرتا ہے۔

نیز فرمایا ہے:-

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (23) (سورۃ المآئدۃ)

ترجمہ:- اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم مومنین ہو۔

اور بہت سی آیات ہیں جن سے توکل کی اہمیت اور تاکید ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب توکل کو ایمان کی شرط قرار دیا ہے تو پھر توکل فرض ہو جاتا ہے۔ خواہ یہ کتنا ہی کم درجہ کا ہو۔ کیوں کہ جن احکام پر حصولِ ایمان موقوف ہو اُن احکام کی تعمیل بالضرور فرض ہو گی۔ اِسی لیے حضرت مہدی علیہ السلام نے بحکم خدائے تعالیٰ ہر مومن کے لیے توکل فرض فرمایا ہے۔ اِس کے علاوہ رزق کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے بارہا واضح فرمایا کہ وہی رزقِ حقیقی ہے چند آیات یہ ہیں:-

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (58) (سورۃ الذّٰریٰت)

ترجمہ:- بے شک اللہ ہی رزاق ہے مضبوط و مستحکم قوت والا ہے۔

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔۔ الخ (سورۃ ھود-6)

ترجمہ:- دنیا میں کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ پر نہ ہو۔

جس طرح اپنے خالق ہونے کی صفت کو اہمیت سے بیان فرمایا ہے اِسی طرح اپنے رازق ہونے کا بھی قوی یقین مؤمنین کے قلوب میں پیدا کرنے کی اُس نے کوشش کی اور یہی حقیقت بھی ہے۔

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون ☆☆ کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب
کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادِ ساز گار ☆☆ خاک یہ کس کی ہے؟ کس کا ہے یہ نورِ آفتاب
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب ☆☆ موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب

(اقبالؔ)

غرض اللہ تعالیٰ ہی رازقِ حقیقی ہے اُسی کی ذات پر توکل فرض ہے۔ جس کی تعمیل حسبِ قوتِ ایمان و نورِ یقین کی جاسکتی ہے۔ اسباب و تدبیر اختیار کرکے اللہ پر توکل کرنا ابتدائی درجہ ہے۔ عشق و محبت اور ذکر و فکر میں ترقی سے توکل کے مدارج میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اسباب پر سے نظر اُٹھ کر صرف مسبب سے وابستہ ہو جاتی ہے۔ توکل کا انتہائی مرتبہ یہ ہے کہ اپنے تمام ذاتی کاروبار کو خدا پر سونپ دے، راضی برضا اور بے اختیار ہو جائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا تھا کہ:-

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝۹ (سورۃ المزمل)

ترجمہ:- اللہ مشرق و مغرب کا پروردگار ہے اُس کے سوائے کوئی اِلٰہ نہیں پس تو اُسی کو وکیل بنالے۔

آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی روایات شاہد ہیں کہ آپؐ نے خدائے تعالیٰ کی عبادت و ریاضت اور تبلیغِ دین کے لیے اپنے کو وقف فرما دیا تھا۔ تجارت، زراعت، ملازمت وغیرہ کسبِ معیشت سے متعلقہ اُمور میں آپؐ کے اوقات صرف نہ ہوتے تھے۔ آپؐ کے خاص صحابہؓ و اصحابِ صفہؓ نے بھی آپؐ کے اِس اسوۂ حسنہ کی پیروی کی ہے اور اولیاء و صالحینِ کرامؒ کا طریقہ بھی یہی رہا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی خدا کے حکم سے توکل کو فرض قرار دیا اور اُس کے اعلیٰ مدارج تک رہبری فرمائی۔

ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر ☆☆ جس فقر کی اصل ہے حجازی

اُس فقر سے آدمی میں پیدا ☆☆ اللہ کی شانِ بے نیازی

روشن اُس سے خرد کی آنکھیں ☆☆ بے سرمۂ بو علی و رازی

مومن کی اِسی میں ہے امیری ☆☆ اللہ سے مانگ یہ فقیری (اقبالؔ)

توکل کے باب میں حضرت مہدی علیہ السلام نے حلال اور حلال طیب کا جو نازک فرق دِکھایا ہے وہ روایت (73) میں

ملاحظہ ہو کہ آپؑ نے فرمایا:-"بندہ کو اختیار و کوشش سے شرع کے موافق جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ حلال ہے۔ لیکن حلال طیب نہیں۔ حلال طیب تو وہ ہے کہ بے اختیار پہنچ جائے اور حلال پر محاسبہ ہے، حلال طیب پر محاسبہ نہیں ہے"۔

ما قال اللہ تعالیٰ :- كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿37﴾ (سورۃ اٰل عمران)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ جب کبھی زکریاؑ مریمؑ کے پاس کوٹھری میں داخل ہوتے وہاں رزق موجود پاتے۔ اُنھوں نے کہا اے مریمؑ یہ (رزق) تمہارے لیے کس طرح پہونچتا ہے؟ (مریمؑ) نے جواب دیا یہ اللہ کے پاس سے (آتا) ہے بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ اٰل عمران۔37)

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز حلال ہو اُس کا حساب ہو گا اور جو حرام ہو اُس پر عذاب ہو گا۔ اور جو طیب ہو وہ بے حساب ہے۔

(یعنی اس کے بارے میں پوچھ نہ ہو گی) روایت 73) اور روایت 74 ملاحظہ ہو کہ (ایک دفعہ ایک شخص) خدائے تعالیٰ (کے نام سے) کچھ بھیج دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ حلال طیب ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حلال ہے حلال طیب نہیں کیوں کہ دو تین روز قبل اِس کی خبر پہنچی تھی کہ وہ (شخص) بھیجنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔ الخ اور روایت (146) میں یہ توضیحی فقرہ بیان ہوا ہے کہ " شرطِ توکلبر بغتتہً است" یعنی دفعتہً بے شان و گمان اچانک جو پہنچ جائے حلال طیب ہے اور توکل کا اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔

آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حلال چیزیں محض امتحان کے لیے پیدا کی ہیں چنانچہ فرماتا ہے:-

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿7﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿8﴾ ؕ (سورۃ الکھف)

ترجمہ:- روئے زمین میں جو کچھ ہے اُس کو ہم نے زینت کے لیے بنایا ہے تا کہ اُس کے ذریعہ لوگوں کو جانچیں کہ کون اُن میں اچھا عمل کرنے والا ہے۔ اور ہم اُس کو (مٹا کے چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں)

اِسی لیے حلال کو بے حساب نہیں سمجھا جا سکتا اُس کی پوچھ برابر ہو گی۔

فان حلالها حساب وحرامها عذاب (فردوس دیلمی حرف الف ماخوذ ا ز کحل الجواہر)

یعنی دنیا کا حلال حصہ قابلِ حساب ہے اور حرام حصہ موجبِ عذاب ہے۔

روایت ہے کہ "حضرت عمرؓ کو ایک روز تشنگی ہوئی تو آپؓ کے لیے شہد اور ٹھنڈا پانی پیش کیا گیا۔ آپؓ نے اُس کو ہاتھ میں رکھ لیا اور نہیں پیا۔ فرمایا کہ مجھ سے اِس کے حساب کو دور کر دو۔ دنیا خواہ تھوڑی ہو یا بہت اور حلال و حرام سب کچھ ملعون ہے۔ سوائے اِس کے جو تقویٰ اور پرہیز گاری میں مدد دے کیونکہ اِس قدر دنیا مذموم نہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ و پرہیز گاری اور تزکیۂ نفس کے لیے توکل کی منزل میں مؤمن کو قلب کی تسکین ضروری ہے۔

وہی نگاہ کے ناخوب و خوب سے محروم ☆☆ وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ

روایت (147) ملاحظہ ہو کہ حضرت بندگی میاں الہداد شاعر رضی اللہ عنہٗ نے ایک دن کچھ رقم حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ رقم اپنے پاس رکھو میاں الہدادؓ نے اِس کو اپنے پاس اَمانتً رکھا کچھ عرصہ بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے اُس رقم کو طلب فرمایا میاں الہدادؓ نے اُسی وقت حاضر کر دی اور حضرت مہدی علیہ السلام نے سویت کرا دی میاں الہدادؓ نے کہا میں فقراء کی جماعت میں مردار خوار ہوں۔

حضرت بندگی الہدادؓ کے پاس جو رقم تھی سویت کے وقت اُس رقم سے اُن کو بھی حصہ ملا۔ تو اِس پر اُن کو خیال گذرا کہ اِس سے اُن کے توکل و تزکیۂ نفس میں خلل ہوا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ سویت سے قبل اِس رقم کے حسبِ عادت سویت کیے جانے اور اُن کو حصہ ملنے کا خیال گذرا ہو۔ اِس لیے انتہائے احتیاطِ تقویٰ کی وجہ اُن کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ "فقراء کی جماعت میں

مرادارخوار ہوں" انصاف نامہ کی ایک روایت سے ایسے عمل کی تائید ہوتی ہے:-

میاں فرید مہاجرؒ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے حجرہ میں ہو اور (کسی کے) نعلین کی آواز سن کر اُس کے دل میں خیال پیدا ہو کہ کوئی فتوح لا رہا ہے تو یہ توکل کے خلاف ہے۔ (انصاف نامہ باب 6) اِس لحاظ سے حضرت بندگی میاں الہدادؒ کا عمل تعلیماتِ امامناعلیہ السلام کے عین مطابق ہو جاتا ہے۔ استاذی مولانا محمد سعادۃ اللہ خاں صاحب نے لفظِ "مردارخوار" کی نسبت یہ خیال ظاہر کیا کہ ممکن ہے یہ سہوِ کتابت ہو۔ فی الاصل "مردِ ارخدار" ہو گا۔ یعنی مجھے فقراء کی جماعت میں یہ امتیاز حاصل ہوا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حساب و کتاب کی خدمت سے سرفراز کیا گیا ہوں۔ کیونکہ "ارخ" حساب و کتاب کو کہتے ہیں اور مردِ ارخ دار کے معنی حساب و کتاب رکھنے والا آدمی۔ واللہ اعلم۔

ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق ☆☆ جو تجھے حاضر و موجود سے بے زار کرے

موت کے آئینے میں تجھ کو دِکھا کر رخِ دوست ☆☆ زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے

دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے ☆☆ فقر کی شان چڑھا کر تجھے تلوار کرے (اقبالؔ)

غرض امامناعلیہ السلام نے حلال اور حلال طیب کا نکتہ جس انداز سے سمجھایا اور آپؑ کے متبعین نے اِس پر جس درجہ عمل کیا وہ ذیل کی روایات سے واضح ہے۔ روایت (148) ملاحظہ ہو کہ شیخ صدرالدین سندھی رضی اللہ عنہٗ آدھی رات کو حجرہ میں ہاتھ بڑھا کر روٹیاں رکھدیتے تھے کہ کسی کو خبر تک نہ ہوتی تھی کہ کس نے رکھا ہے۔ یہ واقعہ دو رات پیش آیا۔ طالبانِ خدا نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بحالت زاری فریاد کی کہ میرا انجیؑ رہزنی ہو رہی ہے۔ حضرتؑ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہو رہا ہے؟ عرض کرنے لگے کہ دو راتوں سے یہ واقعہ پیش آرہا ہے کہ کوئی شخص حجرہ میں اپنا ہاتھ دراز کر کے روٹیاں رکھ دیتا ہے معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالبانِ خدا کو ایذا مت دو! تاکہ دل غیر اللہ کی طرف مائل نہ ہونے پائے۔ فقر و فاقہ کے باوجود اِس خفیہ امداد کا ضمیر پر شاق گزرنا اور زاری کی حالت میں شکایت کرنا اِس

بات کی بدیہی دلیل ہے کہ غیر اللہ پر نظر نہ رکھنا، حلال طیب کی جو شرط ہے اُس کی حفاظت کی طاقت بدرجۂ اتم اُن میں موجود تھی۔

تعلیمِ توکل میں سوال سے بچنے کی بہت زیادہ اہمیت پائی جاتی ہے۔ ترکِ دنیا کی بحث میں "يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج" (سورۃ البقرہ-273) آئیہ شریفہ کی توضیح کے تحت اُس کا بیان کیا جا چکا ہے حالتِ اضطرار میں جب کہ حرام کو حلال قرار دیا جا سکتا ہے اُس وقت بھی امام علیہ السلام نے مومن کے شعور کو بیدار رکھنے کی سعی فرمائی ہے چنانچہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ:-

باز فرمودند اگر متوکل باضطرار رسد بایں اشیائے مردار بخورد فاما سوال نکند (شواہد الولایت باب 33)

ترجمہ:- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ متوکل اضطرار کی کیفیت میں ہو جائے تو مردار کھائے لیکن سوال نہ کرے۔

سفر خراسان کا اُس چودھویں صدی ہجری کے سہولت بخش زمانہ میں جن لوگوں کو موقع و تجربہ حاصل ہوا ہو بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ساڑھے چار سو سال قبل کے زمانہ میں کس قدر کٹھن سفر ہو گا۔ اِس پر مزید کیفیت یہ کہ بے زادِ راحلہ سفر، کوئی سازوسامان نہیں۔ فقر و فاقہ کی حالت میں اُن خطرناک مقامات کا سفر تنہا نہیں، جماعتِ کثیر مع اہل و عیال ساتھ ہے۔ درخت کے پتوں پر اکثر گذارہ ہو رہا ہے لیکن سفر برابر جاری ہے۔ ہمراہیوں کی عالی ہمت کا اندازہ اِس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ حضرت میاں یوسف رضی اللہ عنہٗ جن کے پیر میں زخم آ گئے تھے راستہ میں ایک مقام پر زخم صاف کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ قافلہ گزر رہا تھا جب امام علیہ السلام اُن کے قریب سے گزرے تو سوال کیا کہ میرا نجیؑ! "مہدیٔ موعودؑ" کی جماعت پر نہایت سخت و کٹھن وقت جو آنے والا ہے وہ کب آئے گا؟

آپؑ نے فرمایا وہ یہی وقت ہے اللہ کے فضل سے تمہارا ظرف بڑا ہے اِس لئے تم کو معلوم نہیں ہو رہا ہے۔"

نیز ایک روایت یہ بھی ہے کہ سفر خراسان میں ایک مقام پر ایک اونچے ٹیلے پر آپؑ چڑھ گئے۔ پیچھے سے آپؑ کی جماعت جو چلی آرہی تھی اُس کو ملاحظہ فرمانے لگے جن میں عورتیں، بچے، ضعیف، مریض سب ہی شامل تھے۔ آپؑ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ اُس وقت آپؑ نے بارگاہِ رب العزت سے التجاء کی کہ:-

ائے اللہ! تو حاضر و ناظر ہے۔ علیم و خبیر ہے۔ بندے کے اور اُن لوگوں کے حال سے بخوبی آگاہ ہے کہ اِس بندہ نے اِن لوگوں کی کوئی محبوب چیز اپنے قبضہ میں نہیں رکھ لی ہے۔ اور نہ اِن کو زر و دولت دلانے کا وعدہ کیا ہے کہ جس کی وجہ یہ لوگ اِس قدر مشقت پر مجبور ہوئے ہوں اگر اِن کا مجھ پر کوئی حق ہے تو یہ کہ میں اِن کو تیرے عشق و محبت اور تیری معرفت کا راستہ دکھا سکتا ہوں۔ اِسی وقت فرمانِ ایزادی ہوا کہ "ائے سید محمدؑ! میں نے اِس جماعت کے سب چھوٹے بڑوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ تو اُن کو ایمان کی بشارت دے۔" پھر آپؑ نے سب کو اِس فضلِ ایزادی پر آگاہ کیا اور ایمان کی بشارت عطا فرمائی۔

غرض دعویٰ موکد کے بعد کے طویل اور انتہا درجہ سخت آزمایشِ ایزدی کے زمانے میں بارہا اضطرار کی صورت پیش آئی۔ کئی نفوسِ مطہرہ نے فاقہ سے جامِ شہادت نوش کیا۔ لیکن اُس وقت سوال کی اجازت دینے کا کوئی واقعہ کتبِ نقلیات میں نہیں پایا جاتا۔ آپؑ نے صرف سوال ہی کو توکل کے منفی نہیں قرار دیا بلکہ صوتِ سوال سے بھی صریح طور پر منع فرمایا ہے چنانچہ نقلیات کی فہرست میں بیانِ توکل کے تحت جو روایات ہیں اُن میں اِسی نکتہ کا پہلو شامل پایا جاتا ہے۔ اور توکل کی حسبِ ذیل خصوصیات کا علم ہوتا ہے۔

(1) ایک ہی شخص کی بار بار لائی ہوئی فتوح پر تعین کا حکم لگایا گیا اور لینے سے انکار کیا گیا ملاحظہ ہو روایت (135) (2)۔ دائرے میں فتوح جو روانہ کی جاتی اُس میں بعض فقراء کے لیے تعداد اگر مخصوص کر دی گئی ہو تو اُس کو قبول نہ کیا گیا ملاحظہ ہو روریت (149)، (150)، (151)

(3)۔ اہلِ دائرہ سے کوئی شخص کسی دولت مند کے گھر جائے اور وہ اُس کو کچھ دے یا اُس کے ذریعہ دائرہ کے لئے کچھ بھجوائے تو اُس پر فتوح کا حکم عاید نہیں کیا گیا اور صاحبِ دائرہ کو قبول نہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ملاحظہ ہو روایت (72)، (153)

(4)۔اگر کوئی دولت مند دائرے کے لیے فتوح یا عشر روانہ کرنے کی غرض سے دائرہ کے کسی فقیر کو لے جانے کی درخواست کرتا تو قبول نہ کی جاتی تھی اور فقراء کو جانے سے منع کیا جاتا تھا۔ ملاحظہ ہو روایات (152) تا (156)

(5)۔اگر کوئی صرف رشتہءِ قرابت کی وجہ کچھ دیتا اُس میں للّٰہی غرض شامل نہ ہوتی تو قبول نہیں کیا جاتا تھا۔ ملاحظہ ہو روایت (157)

(6)۔کسی مہدوی تاجر سے اِس نیت کیساتھ خریدنا کہ وہ رعایتہً کچھ زاید دے گا ممنوع تھا۔ چنانچہ درئرے کے مہدویوں کے گھر سے بعض فقراءاِسی نیت سے چھاچھ لائے تھے مع برتن پھینک دی گئی۔ ملاحظہ ہو روایت (78)

(7)۔فتوح کی توقع اور اُس کا انتظار مانعِ توکل قرار دیا گیا۔ ملاحظہ ہو روایت (71)

(8)۔جو اللہ دے اُس کو خرچ کرے جمع رکھنے کی کوشش نہ کی جائے۔ ملاحظہ ہو روایت (136) جب کہ بی بی الہدادی رضی اللہ عنہا وفات پائیں تو اُن کی دامنی سے سونے کا ایک تنکہ نکلا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ گرم کرکے اُن کی پیشانی پر داغ دو۔ پیغمبر ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تو میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ جو کہ قبر کی تیاری کر رہے تھے سن کر جلد آ گئے اور قسمیہ کہنے لگے کہ یہ تنکہ بی بیؓ کا نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہؓ کا ہے۔ فرمایا کہ جس کسی کا ہو اُس کے حوالہ کر دو۔۔۔الخ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿34﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿35﴾ (سورة التوبة)

ترجمہ:-جو لوگ سونے چاندی کے خزانے جمع کرتے ہیں اور اُن کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اُنھیں عذبِ الیم کی بشارت دو۔ جب کہ یہ (مال) جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اِس سے اُن جمع کرنے والوں کے پہلو اور پیشانیوں اور پشت پر داغ

دیے جائیں گے۔(اور یہ کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنی ذاتوں کے لیے جمع کر رکھا تھا۔ پس تم نے جو خزانے جمع کیے تھے اُس کا مزہ چکھو۔

اِس باب میں احادیث بھی ہیں چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

من ترک صفراء او بیضاء کوی بھا و توفی رجل ترک فوجد فی مینزرہ دینار فقال کیۃ توفی اٰخر فوجد فی میزرہ دیناران متحال کیننان (تفسیر کبیر تحت آیتِ مذکورۃ الصدر)

ترجمہ:- جو شخص سوناچاندی چھوڑ کر مر جائے اُس کو داغ دیا جائے گا۔ ایک شخص انتقال کر گیا اُس کے جیب میں ایک دینار پایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا ایک داغ ہے۔ دوسرے کا انتقال ہوا اُس کے جیب میں دو دینار پائے گئے آپؐ نے فرمایا دو داغ ہیں۔

امامناعلیہ السلام نے توکل کے اعلیٰ ترین مرتبہ کی طرف رہبری فرمائی ہے جن مومنین کو لاہوتی مقام حاصل ہو وہ بغیر حلال طیب کے کسی اور طریقہ و تدبیر کے غذا کو اپنے پر حرام سمجھتے ہیں چنانچہ روایت ہے کہ "امامناعلیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص فاقہ پر صبر نہ کر سکے تو کیا کرے۔ آپؑ نے فرمایا مر جائے پھر عرض کیا گیا اگر نہ کر سکے تو کیا کرے۔ فرمایا مر جائے پھر عرض کیا گیا میرا نجیؑ! اگر بے چارہ صبر کرنے کی تاب و تواں نہ رکھتا ہو تو کیا کرے فرمایا۔ مر جائے، مر جائے، مر جائے۔!! روایت (59)

یہ وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جس پر پہنچنے کے بعد مومن مر جانا ہی قبول کرتا ہے۔ لیکن جیسا توکل کہ اِس مقام کے مرتبہ کے لحاظ سے ہونا چاہیے اِس میں فرق آنے نہیں دیتا۔

اے طائرِ لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی ☆☆ جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (اقبالؔ)

تعلیماتِ امامناعلیہ السلام میں جس طرح عالیت کے بلند ترین مراتب تک ارتقاء کی رہنمائی کی گئی ہے اِسی طرح رخصت کی حد رکھنے والے احکام بھی موجود ہیں۔ چنانچہ روایت ہے کہ:-

مہاجرینؓ کی مجلس میں میراں سید محمد مہدی علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی (فقیر) خدائے تعالیٰ پر توکل نہ کر سکے اور ہلاک ہونے کی نوبت آئے تو کیا کرے؟ آپؑ نے فرمایا کہ "جائے اور ایک یا دو چیتل (ٹکے) کسب کر کے کھائے۔۔۔الخ

اور روایت (70) ملاحظہ ہو جو حضرت شاہِ دلاور رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:- "اگر خدائے تعالیٰ تنگی کے وقت عرس کے لیے کچھ زیادہ بھیج دے تو اُس سے اہلِ دائرے کے لیے دو تین وقت کا خرچ چلانا چاہیے کیونکہ یہی مستحقِ فتوح ہیں"۔۔الخ

آپؑ کے نواسے حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ سے منسوبہ احکامِ رخصت میں تیسرا حکم یہ ہے کہ:- "راسا نیدۂ خدا دو وقت کردہ بخورید۔"

اِس سے ظاہر ہے کہ یہ حکم جو آپؓ نے جاری فرمایا اُس کی گنجایش احکام حضرت مہدی علیہ السلام میں موجود تھی اور آپؓ نے جو فرمایا حکمِ مہدیؑ کے تحت فرمایا ہے۔

روایت (64) ملاحظہ ہو کہ حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ:- "اہلِ نفس فرمایش چاہتے ہیں اُن سے فرمایش نہ کرنی چاہیئے پھر فرمایا کہ دو بیل اور بنڈی اِسی لیے رکھی گئی ہے کہ برادرانِ دائرہ کو ضرورت کے وقت سوال کرنے کی نوبت نہ آنے پائے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ احکامِ رخصت میں بھی سوال کو جائز قرار دینے کی کوئی رعایت موجود نہیں ہے اور ہوتی کیسے جب کہ خصوصاً دعویٰ موکد کے بعد حالتِ اضطرار میں بھی سوال کو جائز قرار دینے کی کوئی نظیر موجود نہیں۔ غرض قرآن میں فقیر کی صفتِ "تعفف" کا جو بیان موجود ہے اِس کی اتباع کو فقیر کے لیے لازم گردانا گیا ہے۔

گرچہ باشی مور و ہم نے بال و پر ☆☆ حاجتے پیشِ سلیمانے مبر (اقبالؔ)

حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ کے عمل سے توکل کی ایک اور صورت کا علم ہوتا ہے وہ یہ کہ فقرائے دائرہ کاسبین کے گھر نہیں جاتے تھے اُن سے دعوت کی درخواست اِس طرح کی جاتی تھی کہ وہ اپنی جگہ پر رہتے اور کھانا خدمت میں پہنچادیا جاتا۔ فارغ ہونے کے بعد جو کچھ بچ رہتا وہ واپس کر دیا جاتا تھا۔ اگر ایسی خصوصیت کے بغیر مطلقاً اللہ کے نام سے پیش کیا جاتا تو اُس صورت میں حسبِ صوابدید استعمال کیا جاتا یا سویت کی جاتی تھی۔

چنانچہ روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دعوت کی درخواست کی تھی۔ کھانا تیار کر کے آپؓ کے مکان پر روانہ کیا۔ آپؓ کے بھتیجے میاں سید عبدالحئ دستر خوان پر کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور آپؓ کی دختر آجی بی بیؓ پنکھا ہلانے بیٹھ گئیں۔ بی بیؓ پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت نے ہوش میں لانے کی کوشش فرمائی حرمِ محترم نے عرض کیا کہ ایک لقمہ اِس بچی کے حلق سے کیوں نہیں اُتار دیتے۔ تین دن سے اِس پر فاقہ ہے۔ آپؓ نے فرمایا اگر اِس کھانے کا لقمہ بچی کے حلق 1 میں ہوتا تو حلق سے نکال لیتا۔ اِس کی عاقبت کی بھلائی چاہتا ہوں اِس بچی کے فاقہ کی بدولت تمام اہلِ دائرہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ اور یہ بچی بھی اِسی وقت کھا سکے گی۔ اور جو کھانا کہ بچ گیا تھا واپس کروادیا۔ (تاریخِ سلیمانی گلشن 6 چمن 3)

---

(1) دعوت کے کھانے کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ دعوتی کو صرف کھانے کی حد تک اختیار دیا جاتا ہے مالک نہیں بنایا جاتا اِس لیے کوئی دعوتی، اِس کھانے میں سے کسی کو خود اپنے اختیار سے دینے کا حق نہیں رکھتا۔ اِسی لیے حضرتؓ نے دخترِ نیک کو نہیں دیا۔ اور بچا ہوا واپس فرمایا۔ اِس سے یہ پہلو واضح ہو رہا ہے کہ غیر کی ملک کا بغیر اجازت استعمال کس درجہ ممنوع ہے اِس احتیاط کی مثال وہ واقعہ بھی ہے کہ جب زکوٰۃ کے کھجور جمع ہوئے تھے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ نے جو اُس وقت کمسن تھے کھجور منھ میں ڈال لی تو حضرت رسولِ اکرم ﷺ نے دیکھ کر منھ میں سے وہ کھجور نکال لی تھی۔

اِسی طرح جب کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے انگور بھجوائے تھے حضرت میاں حیدر مہاجرؓ نے ایک خوشہ حضرت میاں سید حمیدؓ (کمسن فرزند حضرت مہدی علیہ السلام) کے ہاتھ میں دے دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا یہ فقیروں کا حق ہے

اُنھیں کیوں دیا؟ عرض کیا میرا نجی! معاف فرما دیجیے۔ فرمایا تمام فقیروں سے معافی چاہو۔ کہا جاتا ہے ایک دانہ جو میاں سید حمیدؓ نے منھ میں ڈال لیا تھا حضرتؑ نے اپنی انگشتِ مبارک سے اُن کے منھ سے نکال لیا۔ (روایت 141)

اِس کے بعد صاحبِ تاریخِ سلیمانی نے لکھا ہے کہ اِس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ دعوت کی درخواست صرف حضرت اور حضرت کے بھتیجے کی حد تک تھی پھر آپ وہ کھانا دوسروں کے لئے کیسے خرچ کرتے۔!! اِس سے ظاہر ہے کہ حضرت سید محمودؓ کا عمل عالیت کی کیسی سخت صبر آزما منزل کا حامل تھا۔ یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ حضرت سے کھایا کیسے گیا؟ جب کہ گھر والے اور دخترِ نیک پرفاقہ تھا! یہ اتباعِ سنت میں حائل نہ آسکا۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ آپؓ نے رخصت کے جو احکام نافذ فرمائے وہ آنے والے دور کے انسانوں کے لحاظ سے ہیں تاکہ ہر مومن اپنے درجتِ ایمان کی حد میں فرامینِ مہدیؑ سے استفاضہ کر سکے اور صدقِ دل سے اِس کا یہی عمل اِس کی ترقیوں کا ذریعہ بن جائے۔ بتوفیق اللہ تعالیٰ دعونہ العمیم۔

احوال و مقامات پہ موقوف ہے سب کچھ ☆☆ ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور (اقبالؔ)

بعض روایات سے کاسبین کے گھر پر دعوت میں جانے کا حکم بھی پایا جاتا ہے لیکن یہ رخصت کی حد میں ہے عالیت تو یہ ہے کہ نہ جائیں چنانچہ روایت (124) ملاحظہ ہو کہ: حضرت میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہٗ راوی ہیں کہ ملکِ خراسان میں حضرت مہدی علیہ السلام جامع مسجد سے واپس تشریف لا رہے تھے راستہ میں ایک خراسانی کا مکان تھا۔ اُس نے بار بار عرض کیا کہ مہربانی فرمایئے قدمِ سعادت گھر میں لے چلئے۔ آپؑ نے ہر بار یہی جواب فرمایا کہ معاف کرو بہت کچھ منت سماجت کے بعد بعض صحابہؓ کو آپؑ نے اجازت دی کہ تم جاؤ۔ یہ حضرات گئے۔ حضرت میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ نہیں گئے۔ حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ پر بارِ خاطر ہوا اور کہنے لگے کہ آپؓ کیوں نہیں آئے حضرت مہدی علیہ السلام کے حکم کی تعمیل سے آپؓ باز رہے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے سر نکال کر فرمایا کہ جو لوگ گئے ہیں میری اجازت سے گئے اور جو لوگ نہیں گئے اُنھوں نے بہت اچھا کیا۔

حاصل یہ کہ تعلیماتِ حضرت مہدی علیہ السلام میں عالیت اور رخصت دونوں حدوں پر حاوی احکام موجود ہیں جو جس پر چاہے حسبِ استعداد وقوت عمل کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن عزیمت کو اولیت حاصل ہے۔ روایت ہے کہ:-

بعضی کساں پیشِ حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند کہ رخصت ہم دین است؟ بعدہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ دین عزیمت است۔ اگر از عزیمت باز ماند بافتد تا در رخصت ماند و اگر از رخصت بافتد تا کجا درماند۔

ترجمہ:- بعض لوگوں نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا رخصت بھی دین میں داخل ہے؟ آپؑ نے فرمایا دین تو عزیمت ہی ہے (جس پر عمل کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ) اگر (کسی وقت) عزیمت پر عمل سے باز رہے اور اُتر آئے تو رخصت میں (قدم قائم) رہ سکے اگر (رخصت پر عمل کافی سمجھ لیا جائے اور (رخصت سے کسی وقت) اتر آئے تو (دین) میں ٹھکانہ کہاں باقی رہ سکے گا؟

آپؑ کے بے شمار متبعین نے عالیت کے احکام پر عمل کر کے اِس دنیا میں مثال قایم کر دی جس کی وجہ فقر و توکل زہد و تقویٰ کو مہدویوں کے شعار کی حیثیت سے جو شہرت ہو گئی تھی اِس کا اندازہ اِس روایت سے ہو سکتا ہے کہ:-"ایک شخص فتح خاں (رئیس و عہدہ دارِ وقت) کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں حضرت میاں سید محمودؓ (فرزندِ حضرت مہدی علیہ السلام) کے دائرے سے آیا ہوں (اور اپنے کو دائرہ کا فقیر ظاہر کرنے لگا) فتح خاں نے ملازمین کو حکم دیا کہ اِس کو مارو اور خود بھی مارنے کے لیے دوڑے۔ ملازمین نے عرض کیا کہ یہ (دائرہ کا) فقیر ہے۔ فتح خاں نے کہا کہ دائرہ کے فقراء مجھے کتے کے برابر بھی شمار نہیں کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ پھر کوئی شخص دائرہ کے پاک لوگوں کے نام سے اِس طرح جھوٹ کہنے نہ پائے۔ اُس دائرہ کے فقراء میرے در پر ہرگز آنے والے نہیں ہیں۔ مجھے یقین ہے میں نے بارہا حاضری کا شرف حاصل کیا ہے اور دائرہ کے فقراء (کے حالات بچشمِ خود) دیکھے ہیں۔

(روایت 130) بلکہ فقراء کے لیے بھائی بیٹے وغیرہ قریبی قرابتداروں کی کمائی سے استفادہ بھی منافیِ توکل قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو روایت (157) اور بعض روایات میں کاسبین کو بھی سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ فقراء کی خدمت اِس طریقہ پر نہ کریں کہ

اُن کے توکل میں فرق پڑ جائے ورنہ ایسی خدمت بجائے فائدہ کے دونوں کے لیے باعث نقصان ہے۔ چنانچہ روایت (126) میں یہی بیان موجود ہے جس کا آخری جملہ یہ ہے:

"ہر کہ بخانہ شما بیاید او ایں معاملہ مکنید تا او را ایں عادت نہ شود۔"

ترجمہ:- جو فقیر تمہارے گھر آئے تم اُس کے ساتھ ایسا طریقہ اختیار نہ کرو کہ اُس میں ویسی عادت قائم ہو جائے۔

روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک دفعہ روٹی ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ بندہ اور خدا کے درمیاں یہی پردہ ہے۔ (شواہد الولایت باب 36)

اہلِ فیض اور اہلِ ذوق اِس فرمان کی اہمیت جان سکتے ہیں کیونکہ یہ فرمان بہت سارے اسرار کا حامل ہے۔ تدبیرِ شخص، تدبیرِ منزل، سیاستِ مدن وغیرہ دنیا کے تمام کاروبار میں روٹی ہی کی حکومت پائی جاتی ہے۔ جھوٹ، چوری، مکر و ریا و قتل و جنگ و جدل تمام قبائح کا تعلق بھی اِسی سے پایا جاتا ہے۔ اگر روٹی کی ضرورت نہ ہوتی تو پھر دنیا میں کوئی حاکم ہوتا نہ محکوم، غاصب ہوتا نہ مغضوب۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے بعثتِ انبیاء، نزولِ صحائفِ الٰہیہ کو ضروری قرار دیا تاکہ اُن کے ذریعہ انسان کی رہبری کی جائے تم صرف روٹی کے لئے نہیں پیدا کیے گئے ہو۔ تمہاری عقل و تمیز اور تمہاری قوتِ اختیار اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتِ عظمیٰ ہے جس کی وجہ تم اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل کر سکتے ہو۔ اُس نعمت کا صحیح استعمال یہ ہے کہ تم پابندِ احکام ہو جاؤ اور روٹی بھی احکامِ الٰہیہ کے تحت حاصل کرو۔

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات ☆☆ مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند (اقبالؔ)

اگر صرف روٹی کو اپنا مقصد قرار دے لوگے اور تعلیماتِ الٰہیہ کو نظر انداز کر دوگے تو یہ عقل و تمیز اور قوتِ اختیار کا غلط استعمال ہو گا جو کفرانِ نعمت ہے اور روٹی ہی تمہارا اِلٰہ قرار پائے گا۔ اور یہ حیوانیت سے بھی گرا ہوا مقام ہے کیونکہ حیوان اگرچہ صرف رزق ہی کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں لیکن اللہ کی تسبیح و تذکیر سے غافل نہیں۔

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ط (سورۃ النور۔41)

ترجمہ:- (زمین و آسمان میں کا) ہر ایک اپنی نماز اور اپنے طریقۂ ذکرِ الٰہی سے واقف ہے۔

ہر تخلیق و ایجاد کا ایک مقصد ہوتا ہے مثلاً ریل کے انجن کی ایجاد پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اِس کا مقصد صرف ایندھن نہیں کیونکہ ایندھن تو حصولِ مقصد کا معاون ہے نفسِ مقصد نہیں۔ اگر انجن کی مصروفیت صرف کوئلہ پانی فراہم کرنے کی حد تک محدود رہ جائے تو یہ ضروتِ ایجاد کے صریح مغائر بلکہ یقیناً باعثِ خسارہ ہو گا۔

اِسی طرح انسان اپنے ایندھن یعنی رزق کو صرف بقائے صحت و توانائی کا معاون سمجھے اور صحت و توانائی کا مقصد حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائی قرار دے کیوں کہ جس طرح حقوق اللہ ادا کرنا عبادت ہے اِسی طرح حقوق العباد ادا کرنا بھی عبادت ہے۔

عبادت بجز خدمتِ خلق نیست (سعدیؒ)

اِسی لیے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:- "کسب و تجارت کی اجازت تو ہے لیکن اجازت کی خصوصیت یہ ہے کہ کاسب و تاجر کی نیت یہ رہے کہ عبادت کر سکے۔ اور احکام بجالانے اور ممنوعات سے بچنے کے لئے اِس میں قوت و توانائی رہ سکے۔ اور ڈرتا رہے کہ کہیں حرص و خیانت میں مبتلا نہ ہو جائے۔۔ الخ (روایت 62)

کائنات میں جو اللہ کے موجودات ہیں مثلاً زمین، سمندر، پانی، ہوا، ابر، بجلی، چاند، سورج وغیرہ ان کے اعمال و خصوصیات اور ان کے باہمی ارتباط پر غور و خوص کیا جائے تو اِس کا ایک مقصد انسان کے لئے رزق کی فراہمی بھی پایا جاتا ہے۔ اور یہ جدید ترقی یافتہ تحقیقات کا مسلمہ مسئلہ ہے اِس کی توضیح کی ضرورت نہیں۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند ☆☆ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخواری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ☆☆ شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نہ بری (سعدیؒ)

یعنی ابر و ہوا چاند و سورج اور آسمان سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں تا کہ تجھ کو ایک روٹی میسر آئے اور تو منعمِ حقیقی سے غافل رہ کر نہ کھائے اور یہ سب جب کہ تیرے ہی لیے سرگشتہ اور فرمانبردار ہیں۔ اور تو فرمانبردار نہ ہو تو یہ شرطِ انصاف

کے خلاف ہے۔

مقامِ غور ہے کہ انسان اپنی جدوجہد کو حصولِ رزق کا سبب سمجھتا ہے۔ حالانکہ یہ امر صرف اِن اسباب و وسائل کی حد تک محدود ہے۔ جو اُس کے اختیار میں ہیں اِس سے آگے بجز توکل کے چارہ نہیں ہوتا۔ مثلاً زمین، جو، تنا، تخم بونا۔ کسان کے اختیار میں ہے اور وہ اِس حد تک کوشش بھی کر لیتا ہے لیکن ہوا، پانی اور موسم کی موافقت وغیرہ اُمور اُس کے اختیار سے باہر ہیں اِس لیے قدرت ہی کی امداد کا بھروسہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے جب یہ حقیقت ہے تو بعض مؤمنین کے قلوب، قدرت سے اِس درجہ وابستہ ہو جانا اور اِس درجہ نورِ یقین اُن میں جلوہ گر ہو جانا کہ اپنے حدودِ اختیار میں بھی قدرت پر بھروسہ فرض قرار دے سکیں کوئی حیرت و تعجب کی بات نہیں اور فضیلت کی خصوصیت بھی یہی ہے کہ حدود و اختیار ہی میں جذبۂ عشق و محبت کارفرما ہو جائے ورنہ مجبوری و معذوری کی حالت میں قدرت کی طرف توجہ کرنا تو ہر مجبور و غرض مند آدمی کا لازمہ ہے۔!!!

حاصلِ کلام یہ کہ روٹی کا مقصد بقائے صحت و توانائی ہے اور صحت و توانائی کا مقصد ذکر عباتِ الٰہی ہے تاکہ باطن کھل جائے اور انوار و تجلیات کے ظہور سے مشرف ہو سکے۔

ہر کہ کاہِ و جو خور و قرباں شود ☆☆ ہر کہ نورِ حق خور و قرآں شود (اقبالؔ)

بلکہ توکل کا اِس سے بھی بلند ترین مفہوم وہ ہے جو ذیل کی روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ:-

بندگی میراں علیہ السلام فرمودند کہ توکل بر نان است آں توکل نیست کہ نانی را خدائے تعالیٰ وعدہ کردہ است۔ "وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللهِ رِزْقُهَا۔۔الخ (سورۃ ہود۔6)" ایں وعدۂ خدا است اگر بوعدہ ایمان داری مومن ہستی و گرنہ کافر ہستی۔ (انصاف نامہ باب 6) فرمودند کہ توکل آنست کہ بر ذاتِ خدائے تعالیٰ توکل کنی و شب و روز دریں طلب باشی کہ کدام وقت خدائے تعالیٰ را بیابم (انصاف نامہ باب 6)

ترجمہ:- حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ توکل وہ نہیں ہے جو رزق کے لیے کیا جائے کیونکہ رزق کے متعلق تو خدائے

تعالیٰ نے وعدہ فرمایاہے کہ کوئی جاندار زمین و آسمان میں ایسا نہیں جس کا رزق خدا پر نہ ہو۔"یہ وعدہ خدا کا ہے اگر اِس وعدہ پر تو ایمان رکھے گا تو مومن ہے ورنہ کافر۔

اور فرمایا کہ توکل تو وہ ہے کہ خدا کی ذات کے لیے (خدا پر) بھروسہ کرے اور رات دن اِسی طلب میں رہے کہ کس وقت خدا کو پاؤں گا۔

اِس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ رزق کی نسبت سے خدا پر بھروسہ کرنا بھی ایک گونہ غیر اللہ کی وابستگی کا حکم رکھتاہے اِس لیے اپنی فکر و توجہ اِس جانب سے بھی بے نیاز ہو کر صرف طلبِ مولیٰ میں محو و مستغرق ہو جانا چاہیئے۔

بر مقام خود رسیدن زندگی است ☆☆ ذات را بے پردہ دیدن زندگی است

مردِ مؤمن در نماز و با صفات ☆☆ مصطفیٰؐ راضی نہ شد الا بذات (اقبالؔ)

اللہ کی ذات سے وابستگی قائم رکھنے کے لیے امامنا علیہ السلام نے فتوح دینے اور لینے والے دونوں پر اللہ کا نام اور اِس کا خیال لازم قرار دیا ہے۔اِسی لیے جب تک اللہ کے نام سے کوئی چیز پیش نہ ہو قبول نہ کی جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ رَبَّکَ هُوَاَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَاَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿117﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ----الخ

(سورۃ الانعام 117-118)

ترجمہ:-بے شک ترا رب وہ ہے جو اُس شخص کو خوب جانتا ہے جو کہ اللہ کے راستے سے گمراہ کر دیتا ہے۔اور اللہ ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت کے راستے پر چلنے والے ہیں۔جس چیز پر اللہ کا نام یاد کیا گیا ہو وہ چیز کھاؤ۔اگر تم اللہ کی نشانیوں پر ایمان لائے ہو۔اور تمہارے لئے کیا ہے کہ وہ چیز نہ کھائیں جس پر اللہ کا نام یاد کیا گیا ہو۔

وَ لَا تَاْ كُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ (سورۃ الانعام-121)

ترجمہ:- اور وہ چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام یاد نہ کیا گیا ہو۔ بے شک وہ فسق ہے۔

اِس آیت کو مفسرین و فقہاء نے اگرچہ ذبیحہ سے مخصوص کر دیا ہے یعنی جس حلال جانور کو ذبح کیا جائے اللہ کے نام سے ذبح کیا جائے ورنہ اِس کو کھانا نہیں چاہیے۔ یہ تفسیر غلط نہیں ہے ہم بھی اِس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن آیت میں جو مفہوم عام ہے اِس کو مقید کرنا " المطلق یجری علی اطلاقہٖ " کے مغائر سمجھتے ہیں کیونکہ آیتِ شریفہ میں " مِمَّا " آیا ہے جس کے معنی " جو چیز " ہیں اور یہ لفظ عمومیت پر دلالت کرتا ہے۔ اِس لحاظ سے ہر وہ چیز کھانے سے احتراز آیت کے حکم میں داخل ہو گا جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اور اِسی لیے ہر مومن کھانے سے پہلے بسم اللہ ضرور کہتا ہے۔ اور چونکہ حلال جانور بھی کھانے کے لیے ہی ذبح کرتے ہیں اِس لیے ذبح کے وقت بھی اللہ کا نام لیا جانا ضروری ہے۔ اور یہ اِس لیے بھی ضروری ہے کہ جو لوگ بت وغیرہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں اُن کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی جانور ذبح ہو سکتا ہے تو صرف خالقِ برتر ہی کے لیے اور اُسی کے حکم کے تحت ذبح ہو سکتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ عام میں خاص شامل رہ سکتا ہے لیکن خاص میں عام شامل نہیں رہ سکتا۔ اِس لیے جو حکم عام ہو اُس کو عام ہی رکھنا چاہیے اِس طرح کہ اگر کوئی خاص حکم داخل کرنا ہو تو داخل کیا جا سکے۔ حاصل یہ کہ مذہبِ مہدویہ کی رو سے فتوح دینے والے اللہ کے نام سے دیتے ہیں اور جب تک اللہ کا نام نہ لیا جائے لینے والے قبول نہیں کرتے۔ اِس کی وجہ حَسَنُ کو اہلِ ظاہر و اہلِ باطن دونوں جان سکتے ہیں۔ کیوں کہ یہ اُصولِ توکل کے لئے ضروری ہے تاکہ رازق و کفیلِ حقیقی پر سے طرفین کی نظر نہ اٹھنے پائے۔ اور دینے والے میں تفاخر یا کبر و غرور اور لینے والے میں غیر اللہ سے عجز و نیاز کا جذبہ نہ پیدا ہونے پائے۔

بندۂ حق بے نیاز از ہر مقام ☆☆ نے غلامِ اُو را نہ اُو کس را غلام

رسم و راہ و دین و آئیش زحق ☆☆ زشتؔ و خوبؔ و تلخ و نوشیؔ زحق (اقبالؔ)

غرض توکل کے بیان میں حصولِ رزق کے متعلق ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج کا بیان ہوچکا اور یہ ہر ایک کے معیارِ ایمان اور قوتِ صبر و توجہ الی اللہ پر منحصر ہے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

☆☆☆☆☆

TAWKKUL

Roman: TAUZIH-E-RIWAYAT DAR BAYAN-E-TAWAKKUL

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ﴿2﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ﴿3﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ﴿4﴾ (سورۃ الانفال)

Translation: Be-shak Eiman wale wahi log hain ke jab Allah ka zikr kiya jaye to un-ke quloob dar-jate hain. Aur jab un-par Allah ki Aayaat padhi jati hain to woh Aayaat un-mo'mineen ka Eiman badha deti hain. Aur wob Mo'mineen apne Rab par Tawakkul karte hain. Woh log namaz qaem rakhte hain aur hum jo kuch rizq un-ko ata karein kharch karte hain. Yahi sab sachche Mo'mineen hain jin ke liey un ke Rab ke pas Martabe hain, Bakhshish hai aur Rizq-e-Kareem hai.

Tawakkul ko Mo'min ki Sifaat mein shumaar kiya hai aur kamal-e-Eiman ki tauzih ke liey "هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ" framaya hai. Tawakkul ke bhi Madarij hain jin ka ta'luq raast Eiman ke madarij se hai. Jaise Mua'rifat-e-Tawheed wa Eiman ke maratib mein tarraqi hoti jayegi waise hi noor-e-yaqeen mein izafaa hota jayega. Aor yahi Tawakkul ke madarij ke Irteqa' ki Illat hai aur har Mo'min ko us-ke darja-e-Eiman ke muta'biq Tawakkul ka daraja hasil hoga. Isi liey Allahu Ta'ala ne "لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ" farmaya hai.

Neez Allahu Ta'ala ne farmaya:

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿159﴾ (سورة اٰل عمران)

Translation: Jab too azm karle to Allah par Tawakkul kar kuin-ke Allah Mutawakkilaun ko pasand karta hai. Neez farmaya hai:-

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿23﴾ (سورة المآئدة)

Translation: Allah par bharosa karo agar tum mo'mineen ho.

Aur bahut si Aayaat hain jin se Tawakkul ki ahmiyat aur ta'keed sabit hai. Allahu Ta'ala ne jab Tawakkul ko Eiman ki shart qarar diya hai to phir Tawakkul Farz hojata hai khaw yeh kitna hi kam darje ka ho. Kuin-ke jin Ahkaam par husool-e-Eiman mawqoof ho un-ahkaam ki Ta'meel bi-zaroor Farz hogi. Isi liye Hazrat Mahdi AHS ne ba-Hukm-e-Khuda-e-Ta'ala har Mo'min ke liye Tawakkul Farz farmaya hai. Is ke Ilawa Rizq ke bare mein bhi Allahu Ta'ala ne bar wazeh farmaya ke wahi Raziq-e-Haqeeqi hai. Chand Aayaat yeh hain.

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿58﴾ (سورة الذّٰريٰت)

Translation:- Be shak Allah hi Razzaq hai Mazboot wa Mustahkan quwwat wala hai.

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔۔ الخ (سورة هود-6)

Translation:- Duniya mein koi jandaar aiisa nahin jis ka Rizq Allah par na ho.

Jis tarha apne Khaliq hone ki Sifat ko ahmiyat se bayan farmaya hai usi tarha apne Razzaq hone ka bhi qawi yaqeen Mo'mineen ke quloob mein paida karne ki us ne koshish ki aor yahi haqeeqat bhi hai.

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون ☆☆ کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب

کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادِ ساز گار ☆☆ خاک یہ کس کی ہے؟ کس کا ہے یہ نورِ آفتاب

کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب ☆☆ موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب

(اقبالؔ)

Garz Allahu Ta'aala hi Razzaq-e-Haqeeqi hai usi ki Zaat par Tawakkul Farz hai. Jis ki Ta'meel hasb-e-quwwat-e-Iman wa Noor-e-Yaqeen ki ja sakti hai. Asbaab wa tadbeer ikhtiyar kar ke Allah par Tawakkul karna ibtedaee darja hai. Ishq wa Muhabbat aor Zikr wa Fikr mein taraqqi se Tawakkul ke madarij mein bhi taraqqi hoti hai. Hatta ke asbaab par se nazar uth kar sirf Musabbib se wabasta ho jati hai. Tawakkul ka intehaee martab yeh hai ke apne tamaam zati Ka-robar ko Khuda par sonp de, Razi ba-Raza aor be-ikhtiyar ho jaye.

Chuna che Allahu Ta'aala ne Aan Hazrat SAWS ko Hukm diya tha ke:-

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ (سورۃ المزمل)

Translation:- Allah Mashriq wa Magrib ka Parwardigaar hai us ke siwa-e-koi Ilah nahin pas tu usi ko Wake-el bana le.

Aan Hazrat SAWS ki Seerat-e-Tayyiba ki Riwayaat shahid hain ke Aap SAWS ne Khuda-e-Ta'aala ki Ibadat wa Riyazat aor Tableegh-e-Deen ke liye apne ko waqif farma diya tha. Tijarat, Zira'at, Mulazimat waghaira Kasab-e-Maee'shat se mutalliqa omoor mein Aap SAWS ke awqaat sarf na hote the. Aap SAWS ke khas Sahaba RZ wa Ashaab-e-Sufa RZ ne bhi Aap SAWS ke Oswa-e-Husna ki pairawi ki hai aor Auliya' wa Sahiheen-e-Kiram RA ka tareeqa bhi yahi raha hai. Hazrat Mahdi AHS ne bhi Khuda ke Hukm se Tawakkul ko Farz qaraar diya aor us ke aala madarij tak rahbari farmaee.

ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر ☆☆ جس فقر کی اصل ہے حجازی

اُس فقر سے آدمی میں پیدا ☆☆ اللہ کی شانِ بے نیازی

روشن اُس سے خرد کی آنکھیں ☆☆ بے سرمۂ بو علی و رازی

مومن کی اِسی میں ہے امیری ☆☆ اللہ سے مانگ یہ فقیری (اقبالؔ)

Tawakkul ke Baab mein Hazrat Mahdi AHS ne Halal aor Halal Tayyib ka jo nazuk farq dikhaya hai who Riwayat 73 mein mulaheza ho ke Aap AHS ne farmaya:- Bande ko Ikhtiyaar wa koshish se Shara' ke muafiq jo kuch hasil hota hai wo Halal hai. Laikin Halal Tayyib nahin. Halal Tayyib to who hai ke be-ikhtiyaar pahunch jaye aor Halal par Muhasiba hai, Halal Tayyib par Muhasiba nahin hai.

ما قال اللہ تعالیٰ :- كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿37﴾ (سورۃ اٰل عمران)

Translation:- Allahu Ta'aala farmata hai:- Jab kabhi Zakariya AHS Mariyam AHS ke pas ko-thari mei dakhil hote wahan Rizq majood pate. Unhuin ne kaha Aey Mariyam (AHS) yeh (Rizq) tumhare liye kis tarha pahunchta hai? (Mariyam AHS) ne jawab diya yeh Allah ke pas se (aata) hai, Be-shak Allahu Ta'aala jis ko chahta hai be-hisaab Rizq ata farmata hai. (Sura Aa-Imran-37)

Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya ke jo cheez Halal ho us ka hisaab hoga aor jo Haram ho us par azab hoga, aor jo Tayyib ho who be-hisaab hai. (Ya'ni is ke bare mein pooch na hogi) Riwaya 73) aor Riwayat 74 mulaheza ho ke (aik dafa' aik shakhs) Khuda-e-Ta'aala (ke naam se) kuch bhaij diya. Sahaba RZ ne arz kiya ke yeh Halal Taiyyib hai. Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke Halal hai Halal Taiyyib nahin, kuin ke do teen roz qabl is ki khabar pahunch thi ke woh (shakhs) bhaijna chahta hai…Alkh. Aor Riwayat 146 mein tauzihi fiqrah bayan huwa hai ke "شرطِ توکل بربغتتہً است"

Ya'ni Dafatan be shan-wo-guman achanak jo pahunch jaye Halal Taiyyib hai aor Tawakkul ka Aala maqaam rakhta hai.

Aayaat wa Ahaadees se sabit hai ke Allahu Ta'aala ne Halal cheez-ein mahez Imtehan ke liye paida ki hain chuna che farmata hai:-

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿7﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿8﴾ ط
(سورۃ الکھف)

Translation:- Roye zameen mein jo kuch hai us ko Hum ne zeenat ke liye banaya hai ta ke us ke zariye logaun ko janchein ke kawn un mein achcha amal karne wala hai. Aor Hum us ko (Mita ke Chattiyal Maidan bana dene wale hai.)

Isi liye Halal ko be-hisaab nahin samjha ja sakta us ki pooch barabar hogi.

فان حلالها حساب و حرامها عذاب (فردوس دیلمی حرف الف ماخوذ از کحل الجواہر)

Ya'ni duniya ka Halal Hissa qabil-e-hisaab hai aor Haram Hissa moojib-e-azab hai.

Riwayat hai ke Hazrat Umar RZ ko aik roz tishnagi huwe to Aap RZ ke liye shahed aor Thanda pani paish kiya gaya. Aap RZ ne us ko haath mein rakh liya aor nahin piya. Farmaya ke mujh se is ke hisaab ko door kar do. Duniya khaw thodi ho ya bahut aor Halal wa Haram sab kuch Maloon hai. Siwa-e- is ke jo Taqwa parhezgar-i mein madad de kuin ke is qadar duniya mazmoon nahin. Is se maloom huwa ke Taqwa wa parhezgar-i aor Tazki-e-nafs ke liye Tawakkul ki manzil mein Mo'min ko qalb ki taskeen zaroori hai.

وہی نگاہ کے ناخوب وخوب سے محروم ☆☆ وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ

Riwayat 147 mulaheza ho ke Hazrat Bandagi Miyan Ilhadad Shaer RZ ne aik din kuch raqam Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS ki khidmat mein paish ki. Hazrat AHS ne farmaya ke yeh raqam apne pas rakho, Miyan Ilhadad RZ ne is ko apne pas Amanatan rakha kuch arsa ba'ad Hazrat Mahdi AHS

ne us raqam ko talab farmaya Miyan Ilhadad RZ ne usi waqt hazir kardi aor Hazrat Mahdi AHS ne sawiyat karadi. Miyan Ilhadad RZ ne kaha mein Fuqra' ki jama'at mein Murdar khawr huin.

Hazrat Bandagi Miyan Ilhadad Shaer RZ ke pas jo raqam thi Sawiyat ke waqt us raqam se un ko bhi hissa mila to iss par un ko khiyal guzra ke is se un ke Tawakkul wa Tazki-e-Nafs mein khalal huwa hai kuin ke mumkin hai ke Sawiyat se qabl is raqam ke Hasb-e-A'dat Sawiyat kiye

Jane aor un ko hissa mile ka khiyal guzra ho. Is liye inteha-e-ahtiyaat-e-Taqwa ki wajhe un ki zaban se yeh alfaz nikle ke "Fuqra' ki jama'at mein Murdar Khawr huin", Insaf Name ki aik Riwayat se aise amal ki taeed hoti hai:-

"Miyan Fareed Muhajir RZ se Riwayat hai ke Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke agar koi shakhs apne Hujre mein ho aor (kisi ke) Na'lain ki aawaaz sun kar us ke dil mein khiyal paida ho ke koi Futuh la raha hai to yeh Tawakkul ke khilaf hai. (Insaf Nama Baab 6) is lehaz se Hazrat Bandagi Miyan Ilhadad RZ ka amal Ta'leemaat-e-Imamuna AHS ke ain mutabiq ho ja ta hai.

Ustazi Maulana Muhammad Sa'adatullah Khan Sahib ne lafz-e-Murdar Khawr ki nisbat yeh khiyal zahir kiya ke mumkin hai yeh Sahu-e-Katib ho. Fil-Asl "Murde-Arakh Dar" hoga. "Arakh" hisaab wa kitab ko kahte hain aor Mare-Arakh-Dar ke ma'ni hisaab wa kitab rakhne wala aadmi. Wallahu Aalam.

ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق ☆☆ جو تجھے حاضر و موجود سے بے زار کرے

موت کے آئینے میں تجھکو دِکھا کر رخِ دوست ☆☆ زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے

دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے ☆☆ فقر کی شان چڑھا کر تجھے تلوار کرے (اقبالؔ)

Gharz Imamuna AHS ne Halal Tayyib ka Nukta jis andaz se samjha-ya aor Aap AHS ke muta'bieen ne is par jis darja amal kiya woh zail ki

Riwayat se wazeh hai. Riwayat 148 mulaheza ho ke Shaikh Sadruddin Sindhi RZ aadhi raat ki Hujre mein haath badah kar rotiyan rakh dete the ke kisi ko khabar tak na hoti thi ke kis ne rakha hai. Yeh waqiya do raat paish aaya. Taliban-e-Khuda ne Hazrat Mahdi AHS ki khidmat mein ba-halat-e-zaari faryaad ki ke Miranji AHS rahzani ho rahi hai. Hazrat AHS ne daryaft farmaya ke kiya ho raha hai? Arz karne lage ke do rataun se ye waqiya paish aa raha hai ke koi shakhs Hujre mein haath daraz kar ke Rotiyan rakh deta hai maloom nahin hota ke kawn shakhs hai. Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke Taliban-e-Khuda ko iza mat do! Ta ke dil Gairullah ki taraf mayal na hone paye. Faqr wo Faqa ke bawajood is khufiya Imdaad ka Zameer par Shaq Guzarna aor zari ki halat mein shikayat karna is baat ki badehi Daleel hai ke Ghairullah par nazar na rakhna, Halal Tayyib ki jo shart hai us ki hifazat ba-darja-e-atam un mein maujood thi.

Ta'leem-e-Tawakkul mein suwal se bachne ki bahut ziyada ahmiyat paee jati hai. Tark-e-Duniya ki bahes mein يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج (سورۃ البقرہ-273)

Aaya-e-Shareef ki tauzih ke tahet us ka bayan kiya ja chuka hai, Halat-e-Izteraar mein jab ke Haram ko Halal qaraar diya ja sakta hai us waqt bhi Imamuna AHS ne Mo'min ke sha'oor ko baidaar rakhne ki sa'ee farmaee hai chuna che aik Riwayat yeh bhi hai ke:-

باز فرمودند اگر متوکل باضطرار رسد بایں اشیائے مردار بخورد فاما سوال نکند (شواہد الولایت باب 33)

Translation:- Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke Mutawakkil Izteraar ki kaifiyat mein ho jaye to Murdar khaye laikin suwal na kare.
Safar-e-Khurasan ka us Chaudhwein Sadi Hijri ke suhulat bakhsh zamane mein jin logaun ko mauqa wa Tajraba hasil huwa ho bakhoobi Andazah karsakte hain ke Sade-char-sau (4500) saal qabl ke zamane mein kis qadar kathin safar hoga. Is par mazeed kaifiyat yeh ke be-zad-e-rah-ila safar, koi saaz-wo-saman nahin. Faqr-wo-Faqa ki halat mein un khatar-naak maqamaat ka safar tanha nahi, jama'at-e-kaseer mae Ahl-e-wo-Ayaal saath hai. Darakht ke pattaun par aksar guzarah ho raha hai laikin

safar barabar jari hai. Hamrahiyaun ki aali Himmat ka Andazah is waqiye se ho sakta hai ke Hazrat Miyan Yusuf RZ ke pair mein zakhm aagaye the raste mein aim maqaam par zakhm saf karne ke liye bait gaye. Qafilah guzar raha tha jab Imam AHS un ke qareeb se guzre to suwal kiya ke Miranji AHS "Mahdi-e-Mau'ood" ki jama'at par nehayat sakht wa kathin waqt jo aane wala hai woh kab aaye ga? Aap AHS ne farmaya who yahi waqt hai. Allah ke Fazl se tumhara Zarf bada hai is liye tum ko maloom nahin ho raha hai."

Neez aik Riwayat yeh bhi hai ke Safar-e-Khurasan mein aik maqaam par aik oonche tile par Aap AHS Chadh gaye. Peeche se Aap AHS ki jama'at jo chalee aarahi thi us ko mulaheza farmane lage jin mein aurtein, bachche, zaeef, mareez sab hi shamil the. Aap AHS par aik kaifiyat tari hogaee. Us waqt Aap AHS ne Bar-gaahe- Rabbul-Izzat se ilteja ki ke:-

"Aey Allah tu Hazir wa Nazir hai. Aleem wa Khabeer hai. Bande ke aor in logaun ke haal se ba-khoobi aagah hai ke is Bande ne us logaun ki koi mahboob cheez apne qabze mein nahin rakh lee hai, aor na in ko zar wa daulat dilane ka wada kiya hai ke jis ki wajhe yeh log is qadar mashaqqat par majboor huwe hon agar in ka mujh par koi Haq hai to yeh ke mein in ko tere Ishq wa Muhabbat aor teri Mua'rifat ka rasta dikha sakta hon. Isi waqt Farman-e-Aezadi huwa ke "Aey Syed Muhammad! Mein ne is jama'at ke sab chote badaun ke gunah Bakhsh diye hain. Tu un ko Iman ki Basharat de." Phir Aap AHS ne sab ko is Fazl-e-Aezadi par aagah kiya aor Iman ki Basharat ata farmaee.

Garz Dawa-e-Muakkad ke ba'ad ke taweel aor inteha darje sakht Aazmaesh-e-Aezadi ke zamane mein barha izteraar ki surat paish aaee, kaee Nufoos-e-Mutaharrah ne faqe se Jaam-e-Shahadat Nosh kiya laikin us waqt suwal ki ijazat dene ka koi waqiya Kutub-e-Naqliyaat mein nahin paya jata. Aap AHS ne sirf suwal hi ko Tawakkul ke munafi nahin qaraar diya balke Surat-e-Suwal se bhi sareeh taur par mana'a farmaya hai chunache Naqliyaat ki fehrist mein Bayan-e-Tawakkul ke tahet jo

Riwayaat hain un mein isi nukte ka pahloo shamil paya jata hai. aor Tawakkul ki hasb-e-zail Khusoosiyat ka ilm hota hai.

(1) Aik hi shakhs ki bar bar laee huwee Futuh par Ta'iyun ka Hukm la-gaya gaya aor lene se inkar kiya gaya mulaheza ho Riwayat 135.
(2) Daire mein Futuh jo rawana ki jati us mein ba'az Fuqra' ke liye ta 'dad agar makhsoos kardi gaee ho to us ko qabool na kiya gaya mulaheza ho Riwayat 149, 150, 151.
(3) Ahle Daire se koi shakhs kisi daulat-mand ke ghar jaye aor woh us ko kuch de ya us ke zarye Daire ke liye kuch bhijwaye tu us par Futuh ka Hukm aayad nahin kiya gaya aor Sahib-e-Daira ko qabool na karne ka Hukm diya gaya. Mulaheza ho Riwaya 72, 153
(4) Agar koi Daulat-mand Daire ke liye Futuh ya Ushr rawana karne ki Gharz se Daire ke kisi Faqeer ko le jane ki darkhawst karta to qabool na ki jati thi aor Fuqra' ko jane se mana' kiya jata tha. Mulaheza ho Riwayat 152-156
(5) agar koi sirf Rishta-e-Qarabat ki wajhe kuch deta us-mein Lillahi Gharz shamil na hoti to qabool nahin kiya jata tha. Mulaheza ho Riwayat 157
(6) Kisi Mahdavi tajir se is niyyat ke saath khareed-na ke who ria'yat-an kuch Zayad dega mamnoo' tha. Chunache Daire ke Mahdaviyaun ke ghar ba'az Fuqra' isi niyyat se Cha-Ch laye the mae bartan phaink di gaee. Mulaheza ho Riwayat 78
(7) Futuh ki tawaqqo aor us ka intezaar Ma'na-e-Tawakkul qaraar diya gaya. Mulaheza ho Riwayat 71
(8) Jo Allah de us ko kharch kare jama' rakhne ki koshish na ki jaye. Mulaheza ho Riwaya 136 jab ke Bibi Ilhadadi RZ wafat paein to us ki damani se sone ka aik tinka nikla. Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke garam kar ke un ki paishani par daagh do. Paighambar SAWS ny aisa hi kiya hai. Jab yeh khabar mash-hoor huwee to Miyan Syed Salamullah RZ jo ke qabar ki taiyyaari kar rahe the sun kar jald aagaye aor Qasmiyah kahne lage ke yeh tina Bibi RZ ka nahin hai balke Bibi Fatima RZ ka hai. Farmaya ke jis kisi ka ho us ke hawale kar do…Alakh Allahu Ta'aala farmata hai:-

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿34﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ
نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿35﴾
(سورة التوبة)

Translation:- Jo log sone chandi ke khazane jama' karte hain un ko Khuda ki rah mein kharch nahin karte unhein Azab-e-Aleem ki basharat do. Jab ke yeh (Maal) Jahannam ki Aag mein garam kiya jaye ga aor is se un jama' karne walaun ke pahloo aor paishani-yaun apr pusht par dagh diye jaein ge. (Aor yeh kaha jaye ga) yeh wahi hai jo tum ne apni zataun Ke liye jama' kar rakha tha. Pas tum ne jo khazane jama' kiye the us ka mazah cha-ko. Is baab mein Ahaadees bhi hain chuna che Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya:-

من ترک صفراء او بیضاء کوی بها و توفی رجل ترک فوجد فی مینزره دینار فقال کیة توفی أخر فوجد فی میزره دیناران متحال کیننان (تفسیر کبیر تحت آیتِ مذکورة الصدر)

Translation:- Jo shakhs sona chandi chod kar mar jaye us ko dagh diya jaye ga. Aik shakhs inteqaal kar gaya jaib mein aik dinar paya gaya. Aap SAWS ne farmaya aik dagh hai. Dosre ka inteqaal huwa us ke jaib mein do dinar paye gaye Aap SAWS ne farmaya do Dagh hai.

Imamuna AHS ne Tawakkul ke aala tareen martabe ki taraf rahbari farmaee hai jin Mo'minaun ko Lahooti Maqaam hasil ho who baghair Halal Taiyyib ke kisi aor tariqe wa tadbeer ke giza ko apne par Haram samjhte hain chunache Riwayat hai ke Imamuna AHS se kisi ne suwal kiya ke agar koi shakhs faqe par sabr na kr sake to kiya kare. Aap AHS ne farmaya mar jaye phir arz kiya gaya agar na karsake to kiya kare. Farmaya mar jaye phir arz kiya gaya Miranji AHS ! agar be-charah sabr karne ki tab wa tawan na rakhta ho to kiya kare. Farmaya Mar Jaye, Mar Jaye, Mar Jaye. (Riwayat 59)

Yeh wo aala martaba hai jis par pahunchne ke ba'ad Mo'min mar jana hi qabool karta hai laikin jaisa Tawakkul ke is maqaam ke martabe ke lehaz se hona chahiye is mein farq aane nahin deta.

اے طائرِ لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی ☆☆ جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (اقبالؔ)

Ta'leemaat-e-Imamuna AHS mein jis tarha Aaliyat ke baland tareen maratib tak Irteqa' ki rah-numa-ee ki gaee hai isi tarha rukhsat ki had rakhne wale Ahkaam bhi maujood hain. Chunache Riwayat hai ke:-

"Muhajireen RZ ki majlis mein Miran Syed Muhammad Mahdi AHS se suwal kiya gaya ke agar koi (Faqeer) Khuda-e-Ta'aala par Tawakkul na

Kar sake aor halak hone ki naubat aaye to kiya kare? Aap AHS ne farmaya ke " jaye aor aik ya do chital (Takke) kasab kar ke khaye .. Alakh aor Riwayat 70 mulaheza ho jo Hazrat Shah Dilawar RZ se marwi hai ke Hazrat Mahdi AHS ne farmaya:- "Agar Khuda-e-Ta'aala tangi ke waqt Urs ke liye kuch ziyada bhaij de to us Ahle-Daire ke liye teen din ka kharch chalana chahiye kuin ke yahi Mustahiq-e-Futuh hain…alakh

Aap AHS ke nawase Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Syedanji Khatimul Murshideen RZ se mansoob Ahkaam-e-Rukhsat mein teesra Hukm yeh hai ke:- "راسا نیدۂ خدا دو وقت کردہ بخورید۔" **is se zahir hai ke yeh Hukm jo aap AHS ne jari farmaya us ki gunjaesh Ahkaam-e-Hazrat Mahdi AHS mein maujood thi aor Aap RZ ne jo farmaya Hukm-e-Mahdi AHS ke tahet farmaya hai.**

Riwayat 64 mulaheza ho ke Hazrat Syed Khundmir RZ ne farmaya:- Ahle Nafs farmaish chahte hai us se farmaish na karni chahiye phir farmaya ke do Bail aor Bandi is liye rakhi gaee hai ke biradaran-e-Daira ko zaroorat ke waqt suwal karne ki naubat na aane paye.

Is se zahir hai ke Ahkaam-e-Rukhsat mein bhi suwal ko jaez qaraar dene ki ria'yat majood nahin hai aor hoti bhi kaise jab ke khusoosan Dawa-e-Muakkad ke ba'ad halat-Izteraar mein bhi suwal ko jaez qaraar dene ki koi nazeer majood nahin. Gharz Qur'aan mein Faqeer ki Sifat-e-Ta'afuf ka bayan majood hai is ki Itteba' Faqeer ke liye lazim gardana gaya hai.

گرچہ باشی مور و ہم نے بال و پر ☆☆ حاجتے پیشِ سلیما نے میر (اقبالؔ)

Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Syedanji Khatimul Murshideen RZ ke amal se Tawakkul ki aik aor surat ka ilm hota hai who yeh ke Fuqra'-e-Daira kasibeen ke ghar nahin jate the un se dawat ki darkhawst is tarha ki jati thi ke woh apne jage par rahte aor khana khidmat mein pahuncha diya jata. Faragh hone ke ba'ad jo kuch bach rahta woh wapas kardiya jata tha. Agar aisi khusoosiyat ke baghair mutlaqan Allah ke naam se paish kiya jata to us surat mein hasb-e-Sawab-deed istemaal kiya Jata ya sawiyat ki jati thi. Chunache Riwayat ka khulasa yeh hai ke aik shakhs ne dawat ki darkhawst ki thi. Khana tayyaar kar ke Aap RZ ke makan par rawan kiya. Aap RZ ke bhateeje Miyan Syed Abdul Hai dastar par khane ke liye baith gaye aor Aap RZ ki dukhtar Aaji Bibi RZ pankha hilane baith gaein. Bibi RZ par ghashi taari ho gaee. Hazrat ne hosh mein lane ki koshish farmaee, Haram-e-Muhteram ne arz kiya ke aik luqma is bachchi ke halaq se kuin nahin utar dete. Teen din se is par Faqa hai. Aap RZ ne farmaya agar is khane ka luqma bachchi ke halaq 1 mein hota to halaq se nikal leta. Is ki aa'qibat ki bhalaee chahta huin is bachchi ke faqe ki badawlat tamaam Ahle Daira Allah Ta'aal ki ne'mataun se sarfaraz hon ge. Aor yeh bachchi bhi usi waqt kha sake gee. Aor jo khana ke bach gaya tha wapas kawa diya. (Tareekh-e-Sulaimani Gulshan 6 Chaman 3)

---

(1) Dawat ke khane ki khusoosiyat yeh hoti hai ke Dawati ko sirf khane ki had tak ikhtiyar diya jata hai malik nahin banaya jata is liye koi Dawati, is khane mein se kisi ko khud apne ikhtiyar se dene ka haq nahin rakhta. Isi liye Hazrat RZ ne dukhtar-e-naik ko nahin diya. Aor bacha huwa wapas farma diya. Is se yeh pahloo wazeh ho raha hai ke Ghair ki milk ka baghair ijazat kis darje mamnoo' ha is Ahtiyaat ki misaal woh waqiya bhi hai ke jab Zakat ke khajoor jama' huwe the aor Hazrat Imam-e-Husáin RZ ne jo us waqt kamsin thy khajoor munh mein dal li to Hazrat Rasoolullah SAWS ne dekh kar munh mein se woh khajoor nikal li thi. Isi tarha jab ke Hazrat Mahdi AHS ke pas Allahu Ta'aala ne angoor bhijwaye the Hazrat Miyan Haidar Muhajir RZ ne aik khosha Hazrat Miyan

Hameed RZ (Kamsin farzand Hazrat Mahdi AHS) ke haath mein de diya. Hazrat AHS ne farmaya yeh Faqeeraun ka haq hai unhein kui diya? Arz kiya Miranji! Muaf farmadijiye. Farmaya tamaam Faqeeraun se muafi chaho. Kaha jata hai aik dana jo Miyan Syed Hameed RZ ne munh mein dal liya tha apni Angusht-e-Mubarak se un ke munh se nikal liya. Riwayat 141.

Is ke ba'ad Sahib-e-Tareekh-e-Sulaimani ne likha hai ke is Riwayat se

Zahir hota hai ke Dawat ki darkhawst sirf Hazrat aor Hazrat ky bhateeje ki had tak thi phi Aap RZ wo khana dosraun ke liye kaise Kharasch karte. Is se zahir hai ke Hazrat Syed Mahmood RZ ka amal Aaliyat ki kaisi sakht sabr Aazma Manzil ka hamil tha. Yeh amr bhi qabil-e-ghaur hai ke Hazrat se khaya kaise gaya? Jab ke ghar wale aor dukhtar-e-naik par Faqa tha. Yeh itteba'-e-Sunnat mein ha-el na ho saka. Aor yeh baat bhi zahir ho rahi hai ke Aap RZ ne rukhsat ke jo ahkaam naa-fiz farmaye woh aane wale daur ke insanaun ke lehaz se hain ta ke har Mo'min apne darjaat-e-Iman ki had mein Farameen-e-Mahdi AHS se Istefaza kar sake aor Sidq-e-Dil se is ka yahi amal is ki taraqqi-aun ka Zariya ban jaye. Ba-taufeeq Allahu Ta'aala Dawanahul Ameen. بتوفیق اللہ تعالیٰ دعونہ العمیم۔

احوال و مقامات پہ موقوف ہے سب کچھ ☆☆ ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور (اقبالؔ)

Ba'az Riwayaat se kasibeen ke ghar par Dawat mein jane ka Hukm bhi paya jata hai laikin yeh rukhsat ki had mein hai Aaliyat to yeh hai ke na jaein chunache Riwaya 124 mulaheza ho ki Hazrat Miyan Lad Shah RZ rawi hain ke Mulk-e-Khurasaan mein Hazrat Mahdi AHS jama-e-Masjid se wapas tashreef la rahe the raste mein aik Khurasani ka makan tha us ne bar bar arz kiya ke Mehrbani farmaiye qadam-e-Sa'adat ghar mein le chal-iye. Aap AHS ne har bar yahi jawab farmay ke mu'af karo bahut minnat samajat ke ba'ad ba'az Sahaba RZ ko Aap AHS ne ijazat di ke tum jao. Yeh Hazraat gaye. Hazrat Miya Dilawar RZ nahin gaye. Hazrat Miyan Syed Salamullah RZ par bar-e-khatir huwa aor kahne lage ke Aap

RZ kuin nahin aaye. Hazrat Mahdi AHS ke Hukm ki ta'meel se Aap RZ baaz rahe hain. Hazrat Mahdi AHS ne apne Hujre se sar nikal kar farmaya ke jo log gaye hain meri ijazat se gaye aor jo log nahin gaye un huin ne bahut achcha kiya. Hasil yeh ke Ta'aleemaat-e-Hazrat Mahdi AHS mein Aaliyat aor Rukhsat dono hadaun par hawi Ahkaam maujood hain jo jis par chahe Hasb-e-Iste'dad wa quwwat amal karne ki koshish kare laikin Azeemat ko Awwaliyat hasil hai. Riwayat hai ke:-

بعضی کساں پیشِ حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند کہ رخصت ہم دین است؟ بعدہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ دین عزیمت است۔ اگر از عزیمت باز ماند بافتد تا در رخصت ماند و اگر از رخصت بافتد تا کجا درماند۔

Translation:- Ba'az logaun ne Hazrat Mahdi AHS se arz kiya ke kiya Rukhsat bhi Deen mein dakhil hai? Aap AHS ne farmaya Deen to Azeemat hi hai (Jis par amal ki koshish karni chahiye kuin ke) agar (kisi waqt) Azeemat par amal se baaz rahe aor utar aaye to Rukhsat mein (Qadam Qaem) rah sake, agar (Rukhsat par amal kafi samjh liya jaye aor (Rukhsat se kisi waqt) utar to (Deen) mein thikana kahan baqi rah sake ga?

Aap AHS ke be-shumaar Muta'bieen ne Aaliyat ke Ahkaam par amal kar ke is duniya mein misaal qaem kardi jis ki wajhe Faqr wo Tawakkul Zuhd wa Taquwa ko Mahdaviyaun ke Shi'ar ki haisiyat se jo shohrat ho gaee thi is ka andaz-a is Riwayat se ho sakta hai ke:-

"Aik shakhs Fatah Khan (Raees wa Ohdedaar-e-Waqt) ke pas gaya aor kahne laga ke mein Hazrat Miyan Syed Mahmood RZ (Farzand-e-Hazrat Mahdi AHS) ke Daire se aaya huin (aor apne ko Daire ka Faqeer zahir karne laga) Fatah Khan ne mulazimeen ko Hukm diya ke is ko maro aor khud bhi marne ke liye dawde. Mulazimeen ne arz kiya ke yeh (Daire ka) Faqeer ha. Fatah Khan ne kaha ke Daire ke Fuqra' mujhe Kutte ke barabar bhi shumar nahin karte hai. Mein chahta huin ke phir koi shakhs Daire ke pak logaun ke naam se is tarha jhoot kahne na paye. Us Daire ke

Fuqra' mere dar par hargiz aane wale nahin hain. Mujhe yaqeen hai mein ne barha haziri ka sharf hasil kiya hai aor Daira ke Fuqra' (ke halaat ba-chashm-e-khud) dekhe hain.

(Riwayat 130)

Balke Fuqra' ke liye bhai Bete waghaira qareebi qarabatdaraun ki kama-ee se istefadah bhi munafi-e-Tawakkul qaraar diya gaya hai. Mulaheza ho Riwayat 157 aor ba'az Riwayaat mein kasibeen ko bhi sakht tanbeeh ki

Gaee hai ke Fuqra' ki khidmat is tariqe par na karein ke un ke Tawakkul mein farq pad jaye warna aisi khidmat bajaye faede ke dono ke liye ba'as-e-nuqsaan hai. chunach Riwayat 126 mein yahi bayan maujood hai jis ka Aakhri jumla yeh hai:-

" ہر کہ بخانہ شما بیاید او ایں معاملہ مکنید تا او را ایں عادت نہ شود۔"

Translation:- Jo Faqeer tumhare ghar aaye tum us ke saath aisa tareeqa ikhtiyar na karo ke us mein waisi a'adat ho jaye.

Riwayat hai ke Hazrat Mahdi AHS ne aik dafa' roti haath mein pakad kar farmaya ke Banda aor Khuda ke darmiyan yahi pardah hai. (Shawahidul Vilayat baab 36)

Ahle-Faiz aor Ahle-Zauq is farman ki ahmiyat jan sakte hain kuin ke yeh farman bahut sare Asraar ka hamil hai. Tadbeer-e-Shakhs, Tadbeer-e-Manzil, Siasat-e-Madan waghaira duniya ke tamaam karo-baar mein roti hi ki hukumat paee jati hai. Jhoot, Chori, Makar wo Riya wo Qatl wo Jang wo Jadal tamaam qaba-eh ka ta'luq bhi isi se paya jata hai. Agar roti ki zaroorat na hoti to phir duniya mein koi Hakim hota na Mahkoom, Ghasib hota aor na Maghzoob. Isi liye Allahu Ta'aala ne Baisat-e-Anmbiya, Nuzool-e-Sahaef-e-Ilahiya ko zaroori qaraar diya ta ke un ke zariye insan ki rahbari ki jaye tum sirf roti ke liye nahin paida kiye gaye ho. Tumhari aql wa tameez aor tumhari Quwwat-e-Ikhtiyaar Allahu Ta'aala ki ata karda Ne'mat-e-Uzma hai jis ki wajhe tu Ashraful Makhlooqaat ka darja hasil kar sakte ho. Us Ne'mat ka sahih istemaal yeh

hai ke tum paband-e-Ahkaam ho jao aor roti bhi Ahkaam-e-Ilahiya ke that hasil karo.

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات ☆☆ مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند (اقبالؔ)

Agar sirf roti ko apna maqsood qaraar de lo ge aor Ta'aleemaat-e-Ilahiya ko nazar andaz kar do ge to yeh aql wa tameez aor quwwat-e-ikhtiyaar ka galat istemaal hoga jo Kufra-an-e-Ne'mat hai aor roti hi tumhara Ilaha Qaraar paye ga. Aor yeh haiwaniyat se bhi gira huwa maqaam hai kuin ke Hai-wan agar che sirf Rizq hi ki talash mein sar-gardan nazar aate hain laikin Allah ki Tasbeeh wa Tazkere se Ghafil nahin.

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ؕ (سورۃ النور-41)

Translation:- (Zameen wa Aasmaan mein ka) har aik apni Namaz aor apne Tareeqa-e-Zikr-e-Ilahi se waqif hai.

Har Takhleeq wa Ijaad ka aik maqsad hota hai maslan Rail ke Engine par ghaur kiya jaye to maloom hoga ke is ka maqsad sirf Eindhan nahi kuin ke Eindhan to husool-e-maqsad ka ma'awoon hai Nafs-e-Maqsad nahin. Agar Engine ki masrufiyat sirf kwela pani Farah-am karne ki had tak mahdood ro jaye to yeh zaroorat-e-Ijaad ke sareeh mughaer balke yaqeenan baa's-e-khasara hoga.

Isi tarha Insan apne Eindhan ya'ni i Rizq ko sirf baqa-e-sahet wa tawanaee ka ma'awoon samjhe aor sahet wa tawanaee ka maqsad Huqooq -ullah wa Huqooq-ul-I-bad ada karna bhi ibadat hai.

عبادت بجز خدمتِ خلق نیست (سعدیؒ)

Isi liye Hazrat Madi AHS ne farmaya:- Kasab wa Tijarat ki ijazat to hai laikin ijazat ki khusoosiyat yeh hai ke Kasib wa Tajir ki niyyat yeh rahe ke Ibadat karsake. Aor Ahkaam baja lane aor Mamnooa'at se bachne ke liye is mein quwwat wa tawanaee ro sake. Aor darta rahe ke kahein Hirs wa Khiyanat mein mubtela na ho jaye….Alakh Riwayat 62

Kaenaat mein jo Allah ke maujoodaat hain Maslan Zameen, Samandar, Pani, Hawa, Abr, Bijli, Chand, Suraj waghaira in ke aamaal wa Khusoosiyaat aor un ke baham-i irtebaat par ghaur wa khaas kiya jaye to is ka maqsad Insan ke liye Rizq ki farahami bhi paya jata hai. Aor yeh jadeed tarraqi-e-yafta tahqeeq-aat ka musallima mas'ala hai is ki tauzih ki zaroorat nahin.

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکاراند ☆☆ تا تونانے بکف آری و بغفلت نخواری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ☆☆ شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نہ بری (سعدیؒ)

Ya'ni Abr wa Hawa, Chand wa Suraj aor Aasmaan sab apne-apne kaam mein lage huwe hain ta ke tujh ko aik roti muyassir aaye aor tu Minim-e-Haqeeqi se Ghafil rah kar na khaye aor yeh sab jab ke tere hi liye sar-gashta aor farman bardar hain. Aor to farma bardar na ho to yeh shart-e-insaf ke khilaf hai.

Maqaam-e-ghaur hai ke Insan apni jidwojahet ko husool-e-rizq ka sabab samjhta hai. Halan ke yeh amr sirf in asbaab wa wasael ki had tak Mahdood hai jo us ke ikhtiyaar mein hain is se aage ba-juz Tawakkul ke charah nahin hota. Maslan Zameen, Jaw, Tana, Tuk- ham bona, Kisan ke ikhtiyaar mein hai aor woh is had tak koshish bhi karleta hai laikin Hawa, Pani aor Mausam ki muafiqat waghaira omoor us ke ikhtiyaar se baher hain is liye qudrat hi ki Imdaad ka bharosa karne par majboor hota hai. Jab yeh Haqeeqat hai to ba'az Mo'mineen ke quloob, Qudrat se is darje wabasta ho ja na aor is darje Noor-e-Yaqeen us mein jalwagar ho ja na ke apne hudood-e-ikhtiyari hi mein Jazba-e-Ishq wa Muhabbat kar farma ho jaye warna Majboor-i wa Ma'zoor-i ki halat mein Qudrat ki taraf tawajhe karna to har majboor wa garz-mand aadmi ka lazimah hai.

ہر کہ کاہِ و جو خور و قرباں شود ☆☆ ہر کہ نورِ حق خور و قرآں شود (اقبالؔ)

Balke Tawakkul ka is se bhi baland tareen mafhoom woh hai jo zail ki Riwayat mein bayan kiya gaya hai ke:_

بلکہ توکل کا اِس سے بھی بلند ترین مفہوم وہ ہے جو ذیل کی روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ:-

بندگی میراں علیہ السلام فرمودند کہ توکل برنان است آں توکل نیست کہ نانی را خدائے تعالیٰ وعدہ کردہ است۔

"وَمَامِنْ دَآ بَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔۔الخ (سورۃ ھود۔6)" ایں وعدۂ خدا است اگر بوعدہ ایمان داری مومن ہستی و گرنہ کافر ہستی۔(انصاف نامہ باب 6) فرمودند کہ توکل آنست کہ بر ذاتِ خدائے تعالیٰ توکل کنی و شب و روز دریں طلب باشی کہ کدام وقت خدائے تعالیٰ را بیابم (انصاف نامہ باب 6)

Translation:- Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke Tawakkul woh nahin hai

Hai jo Rizq ke liye kiya jaye kuin ke Rizq ke muta'leq to Khuda-e-Ta'aala ne wada farmaya hai ke koi jandaar Zameen wa Aasmaan mein aisa nahin jis ka rizq Khuda par na ho." Yeh wada Khuda ka hai agar is wade par tu Iman rakhe ga to Mo'min ha warna Kafir. Aor farmaya ke Tawakkul to woh hai ke Khuda ki zaat ke liya (Khuda par) bharosa kare aor raat din isi talab mein rahe ke kis waqt Khuda ko paonga. Is farman ka matlab yeh hai ke Rizq ki nisbat se Khuda par bharosa karna bhi ek Guna Ghairullah ki wabasta-gi ka Hukm rakhta hai is liye apne fikr wa tawajhe is janib se bhi be-Niyaaz ho ke sirf Talb-e-Maula mein mah-wa-mustaghraq ho jana chahiye.

بر مقام خود رسیدن زندگی است ☆☆ ذات را بے پردہ دیدن زندگی است

مردِ مؤمن در نماز و با صفات ☆☆ مصطفیٰؐ راضی نہ شد الا بذات (اقبالؔ)

Allah ki zaat se wabasta-gi qaem rakhne ke liye Imamuna AHS ne Futuh dene aor lene wale dono par Allah ka naam aor us ka khayal lazim qaraar diya hai isi liy jab tak Alallah ke naam se koi cheez paish na ho qabool na ki jati thi.

Allahu Ta'aala farmata hai:-

اِنَّ رَبَّکَ ھُوَاَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِہٖ ج وَھُوَاَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ﴿117﴾ فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَاسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۔۔۔۔الخ

(سورۃ الانعام 117-118)

Translation:- Be-shak Tera Rabb woh hai jo us shakhs ko khoob janta hai jo ke Allah ke raste se gumrah kar deta hai. aor Allah un logaun ko bhi khoob janta hai jo Hidayat ke raste par chalne wale hain. Jis cheez par Allah ka naam yad kiya gaya ho woh cheez khao. Agar tum Allah ki nishaniyaun par Iman laye ho. Aor tumhare liye kiya hai ke woh cheez na kahein jis par Allah ka naam yad kiya gaya ho.

وَ لَا تَاْ كُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ (سورۃ الانعام-121)

Translation:- Aor woh cheez na khao jis par Allah ka naam yad na kiya gaya ho. Be shak woh Fisq hai.

Is Aayat ko Mufassireen wa Fuqaha ne agar che Zabiha se makhsoor kar diya hai ya'ni jis Halal janwar ko zabah kiya jaye Allah ke naam se Zabah kiya jae warna is ko khana nahin chahiye. Yeh Tafseer ghalat nahin hai hum bhi is ko Tasleem karte hain laikin Aayat mein jo mafhoom-e-a'am hai is ko muqayyad karna "المطلق یجری علی اطلاقہٖ" ke mughaer samajhte hain kuin ke Aayat-e-Shareef mein "مِمَّا" Aaya hai jis ke ma'ani "jo cheez" hain aor yeh lafz omoomiyat par dalalat karta hai. Is lehaz se har woh cheez khane se ahteraaz aayat ke Hukm mein dakhil hoga jis par Allah ka naam na liya gaya ho. Aor isi liye Mo'min khane se pahle Bismillah zaroor kahta hai. aor chunke Halal janwar bhi khane ke liye hi zabah karte hai is liye zabah karte waqt bhi Allah ka naam liya jana zaroori hai aor yeh is liye bhi zaroori hai ke jo log But waghaira Gairullah ke naam par jawar zabah karte hai un ke muqabile mein Islam ki Ta'aleem yeh hai ke koi janwar zabah ho sakta to sirf Khaliq-e-Bartar hi ke liy aor usi ke Hukm ke tahet zabah ho sakta hai. Qaedah hai ke aam mein khas shamil rah sakta hai laikin khas mein aam shamil nahin rah sakta. Is liye jo Hukm aam ho us ko aam hi rakhna chahiye is tarha ke agar koi khas Hukm dakhil karna ho to dakhil kiya ja sake. Hasil yeh ke Mazhab-e-Mahdavia ki roo se Futuh dene wale Allah ke naam se dete hain aor jab tak Allah ka naam na liya jaye lene wale qabool nahin karte. Is ki wajhe Hasan ko Ahle-e-zahir wa batin dono jan sakte hain. Kuin ke yeh osool-e-Tawakkul ke liy zaroori

hai ta ke Raziq wa Ka-feel-e-Haqeeqi par se tarf-ain ki nazar na uth-ne paye aor dene wale mein Tafakhur ya Kibr wa Ghuroor aor lene wale mein Ghairullah se Ijz wo Niyaaz ka jazbah na paida hone paye.

بندۂ حق بے نیاز از ہر مقام ☆☆ نے غلام اُو را نہ اُو کس را غلام

رسم و راہ و دین و آئیش زحق ☆☆ زشت و خوب و تلخ و نوشیں زحق (اقبال)

Gharz Tawakkul ke bayan mein Husool-e-Rizq ke muta'leq adna se aala madarij ka bayan ho chuka aor yeh har aik ke Ma'yar-e-Iman awr Quwwat-e-Sabr wa Tawajeh-Ilallah par munhasir hai.

وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

☆☆☆☆☆

Trust in Allah

Allah says, "They alone are believers whose hearts thrill with the thought of Allah whenever His name is mentioned, and whose faith in Him increases as His Revelations are recited and who place implicit trust in their Lord, who observe the Prescribed Prayers, and give to others out of what We have provided them with. Such indeed are the true believers, their due places of honour lie with their Lord as well as His Forgiveness, and generous means of sustenance."

In this Verse, Allah has counted Tawakkal/Trust in Allah as among the attributes of the Believers/Mo'mineen. And for the elucidation of perfect Faith/Kamal-e-Iman, He has used the expression, "Humul-Mo'minoona Haqqaa' indeed are the True Believers. There are grades of Trust in Allah. They are directly related to the grades of Faith. As the grades of the

knowledge of Divine Unity and Faith go on improving, the luminosity of Certainty will go on increasing. And this is the basis of the improvement in the grades of Trust in Allah. And every believer will achieve the higher grades of Tawakkul in proportion to his grades of Faith. It is for this reason that Allah has used the expression, "Lahum dara-Jaatun Inda Rabbihim/Their due places of honour lie with their Lord. Allah further says, "And when thou art resolved on any course, go ahead and trust in Allah, for Allah love those who lay their Trust in Him]."

He also says, "And lay your Trust in Allah if indeed ye are men of faith."

And there are many more Quranic Verses that prove the importance and emphasis on Trust in Allah. When Allah has laid down Trust in Him as a condition of Faith, Trust becomes Obligatory for every Mo'min, irrespective of how small in grade it is, because the Commandments, on which the achievement of Faith depends, must essentially be Obeyed. It is for this reason that Hazrat Imam Mahdi AHS has said that Tawakkal is Obligatory for every Mo'min. Besides, Allah has often made it clear that He alone is the real Cherisher who Provides Sustenance. Some of the Quranic Verses on this point are:

Lo! Allah! He it is that gives livelihood, the Rabb/Lord of unbreakable might."

1) There is no moving creature on earth but its sustenance Dependents on Allah."

2) As Allah has described with importance His attribute of being the Creator, He has also tried to create a definite certainty about His being the Provider of Sustenance in the hearts of the believers. And this is the reality too. Iqbal says: "Who fosters the seed in the soil? Who raises the clouds from the waves of the oceans? Who dragged the suitable wind from the East? Whose is this dust; Whose is the Luminosity of the Sun? Who has filled the purse of the wheat plant with pearls? Who has taught the seasons the habit of revolutions?"

In short, Allah Most High alone is the Cherisher and Sustainer and Trust in Him alone is Obligatory. One can act upon this in accordance with one's strength of Faith and the luminosity of Certainty. The initial stage is Trust in Allah with effort and effects. With the improvement in Divine Love, Remembrance and Meditation, there would be improvement in the grades of Trust in Allah. Then a stage will come where the eye discards the effects and rests on One who causes things to be done Allah! The highest grade of Trust in Allah is where one assigns all his personal affairs to Allah, resigns to the Will of Allah and relinquishes all his authority/Be-Ikhtiar ho jana to Allah. Allah has Commanded Prophet Muhammad SAWS: "The Rabb/ Lord of the East and the West! There is none worthy of worship except Him. Take Him then for thy Protector." The biographical Traditions of Prophet Muhammad SAWS stand witness to his devotion to the worship of Allah Most High, to religious exercises and to propagate the religion. His time was not spent in trade, agriculture and service etc. for a living. The special Companions of Prophet Muhammad SAWS and the As-haab-e-Suffah followed the example set by him. The saints and the virtuous too followed this path. Hazrat Mahdi AHS also made it Obligatory on his followers under the Command of Allah and guided them to its highest ranks.

Iqbal says; "Seek that indigence/faqr, if you have the courage; the faqr the root of which is from Hijaz. This faqr produces the glory of Allah's freedom from the desire/want in man. From it are lighted the eyes of the intellect without the mascara of Avicenña1 and Razi. The believer's affluence is in this faqr. Seek it from Allah."

The intricate difference between Halal and Halal-e-Tayyib VS Trust in Allah, Hazrat Imam Mahdi AHS has shown in Parable 73, which says:
" Hazrat Imam Mahdi AHS has said, "Whatever a servant of Allah gets by his efforts and in accordance with Shariyat is Halal/Permitted. But it is not Halal-e-Tayyib. Halal-e-Tayyib is that which comes voluntarily and unsolicited/be-ikhtiar. There is accountability for Halal and there is no

accountability for Halal-e-Tayyib. Allah says, "Whenever Zachariah AHS visited Mariam/Mary AHS at the sanctuary, he found food kept beside her. He asked, "O Mariam/Mary! Where this comes to you? "She said, "It is from Allah, for Allah gives sustenance to whosoever He wills without measure."

Prophet Muhammad SAWS has said, "There is accountability for the permitted. There is chastisement for the prohibited. The chastely permitted is without measure and accountability."

Please also note Parable 74, which in translation reads, "Allah Most High is narrated to have sent something. The Companions said, "This is Halal-e-Tayyib." Hazrat Mahdi AHS said, "This is just Halal, not Halal-e-Tayyib. It was known for the last two or three days that he was to send it." Further, he said, Taiyun/Fixed periodical income was accursed." And in Parable 146, the condition for Tawakkul is explained: "Eat what you get all of a sudden without any anticipation, because Tawakkul/Trust in Allah is based on the element of surprise" That which comes all of a sudden is endowed with the highest station or position of Trust in Allah. It is proved from the Quranic Verses and the Prophetic Traditions that Allah has created Halal thing to test the people. Allah says, "That which is on earth We have made but as a glittering show for the earth, in order that we may test them, as to which of them are best in conduct." Verily what is on earth We shall make but as dust and dry soil without growth or herbage.

It is for this reason that Halal cannot be understood as not liable to be accounted. One would be asked to account for it. "The Halal part of the world has to be accounted for and the Haram part of the world is the cause of chastisement."

According to a tradition, Hazrat Umar RZ the Second Caliph of Islam felt thirsty one day. Honey and cold water was presented to him. He kept it in his hand and did not drink it. He said, "First, get me be absolved of the accountability of this. Whether the world is big or small, Halal and Haram

both are accursed, except that which helps in piety and abstinence, because the world is not that contemptible." This shows that a Mo'min needs satisfaction of the heart in the stage of tawakkul for piety, abstinence and purification of nafs/self.

Iqbal says: "The same is the glance which is acquainted with Halal /Permitted and Haram/Prohibited. The same is the heart, which knows Halal and Haram. Please see Parable 147. It says: "Hazrat Bandagi Miyan Ilahdad Shair RZ is narrated to have offered some money to Hazrat Mahdi AHS. Hazrat Mahdi AHS asked him to keep it with you." He kept it with him in trust. Sometime later, Hazrat Mahdi AHS asked him to return the money. Hazrat Miyan Ilahdad RZ returned it immediately. Hazrat Mahdi AHS distributed the amount as Sawiyyat. In spite of this, Hazrat Miyan Ilahdad RZ used to say, "I am a Carrion-Eater/Murdar-Khwar among the group of Fuqara." From the amount that was with him in trust Bandagi Miyan Ilahdad Shair RZ also got his share at the time of Sawiyyat. On the basis of that, he thought that his Tawakkul and Tazkia-e-nafs could have been damaged, because it is possible that a thought might have occurred to him before Sawiyyat that he too would get his share when the Sawiyyat was to be distributed in due course. Hence, these words that "I am a Murdar-Khwar/Carrion-Eater among the group of Fuqara came on his tongue in extreme care for his Taqwa/Piety. A parable in Insaf Nama supports this contention. "Miyan Fareed RZ quotes Hazrat Mahdi AHS as saying, "If a seeker of Allah is sitting in his room/hujra and hears the footsteps of somebody and if the thought crosses his mind that somebody might have brought Futuh/Donations, it is not Tawakkul/Trust in Allah." From this point of view, the deed of Hazrat Ilahdad Shair RZ was in perfect obedience to the teachings of Imamuna Mahdi AHS . However, Hazrat Muhammad Sa'adatullah Khan RA has expressed his opinion about the word Murdar-Khwar. He says, "It is possible that this is a calligraphic error and the real word could be Mard-arakh-dar. Hazrat Ilahdad Shair RZ might have claimed that "I had the privilege of being the

accountant of Hazrat Mahdi AHS, "as the word, arakh, means accounts." Mard-Arakh-dar means the person who keeps the accounts. Wallahu A'lam/And Allah knows best.

Iqbal says: "He alone is the rightful Leader/Imam of the time; who makes you detest the existing and present; who makes life more difficult for you by showing you the countenance of the Friend in the mirror of death; who enlivens your blood by making you realize your losses; and by sharpening you by the whetstone of indigence into a sword!"
In short, the way Hazrat Mahdi AHS made the difference clear between Halal and Halal-e-Tayyib and how meticulously he and his followers followed and put into practice his Commandments will be seen from the following parables. Parable 148:

Sheikh Sadruddin Sindhi RZ is narrated to leave bread loaves in the hujras of the Fuqara around midnight in a manner that nobody could know who had given the bread. This went on for two nights. The seekers of Allah fretfully complained to Hazrat Mahdi AHS, "Miranjeo! Robbery is taking place." Hazrat Mahdi AHS asked, "What is happening?" They told him what was happening during the previous two nights. They said, "Somebody places the bread loaves in our hujras by extending his hand. It cannot be known who that person is." Hazrat Mahdi AHS said, "Do not trouble the seekers of Allah so that their heart does not incline towards Ghair-Allah/Things other than Allah."

The Fuqara were indigent and starving. Despite this, they felt aggrieved by the incognito help they were getting and they complained to Hazrat Mahdi AHS fretfully. This is evidence and proof that the Fuqara strictly observed the interdiction that they should not be inclined to cast their sights on things other than Allah as a condition of Halal-e-Tayyib. They had the strength in full measure to protect themselves from falling into the pitfall. In the teachings of tawakkul, great importance is given to avoiding asking Suwal. We have already discussed this while dealing with Tark-e-Dunya

under the Quranic Verse, "He who knows them not, take them for well-to-do folk because of their bearing of self-respect."

It has been explained that even in a state of distress, when Haram too can be treated as Halal, Hazrat Mahdi AHS has tried his best to awaken the shrewdness of a Mo'min not to seek help from anybody other than Allah. Hazrat Mahdi AHS has said that if a person, who trusts in Allah, is in a condition of distress, he may eat Murdar/prohibited but he should not ask for it from anybody other than Allah.
The people, who had an occasion to visit Khorasan (Iran and Afghanistan) in this 14th Century AH, when journey is so easy, can very well imagine how difficult it could have been to travel in that country some 450 years ago. Besides, how did a large group of people with their families, and not one person, in a state of indigence and starvation, without provisions and other essential things, continued their journey uninterrupted? They sometimes ate the leaves of wild trees to satisfy their hunger. One can gauge the sublime courage of the companions of Hazrat Mahdi AHS from the following incident. Hazrat Miyan Yusuf RZ, who had many wounds on his feet, sat down on the way to Khurasan to clean his wounds. The Caravan of the Companions of Hazrat Mahdi AHS was passing. When Mahdi AHS came near him, Miyan Yusuf RZ asked him, "Miranji! When will the most difficult time, which is to befall on the group of Mahdi AHS, come?" Hazrat Mahdi AHS said, "This is that time. By the grace of Allah, you are too magnanimous to realize it." In another parable, it is stated that Hazrat Mahdi AHS climbed a hillock on his way to Khurasan and looked at the group of people following him. Among them were the women, children and the old, weak and sick people. He was greatly affected by their condition. He then supplicated to Allah, "O Allah! You are present and seeing! You are the Omniscient and the Knowing! You know fully well the state of this Banda/Servant of Yours and these people. This Banda/ Servant has not taken any of their most loved things from them in his possession. Nor has he promised them to provide them with wealth and

money, which could have compelled them to undergo such unbearable difficulties. If they have any right over me, it is that I can show them the path of Divine Love to You and Your Revelation/Ma'rifat." At the same time, a Command of Allah arrived, "O Syed Muhammad! I have forgiven all their sins, small and big. Give them the Glad Tidings of Faith/Iman." Hazrat Mahdi AHS then gave the good news of Faith to all his companions. In short, after the Confirmed Claim/Dawa-e-Muakkad of Hazrat Mahdi AHS, there were frequent periods of great distress and testing times. Many sacred lives were Martyred. But no incident of Permission being sought or granted for seeking alms or charity has been reported in the Books of Parables. Hazrat Mahdi AHS not only forbade asking but he also unequivocally prohibited them from presenting a face that would imply asking. Hence, all the parables that are found in respect of the Trust in Allah emphatically pronounce this aspect of Tawakkul. The following specialties of Tawakkul are obvious:

(1) The donations brought repeatedly by the same person were treated as ta'yun/fixed periodical income and were rejected.

(2) The donations sent to the Daira were rejected if the amounts were specified with the names of recipients.

(3) If a person from the Daira went to the house of a rich man and if the rich man gave him or sent through him any donation in cash or kind to the Daira, that donation was not treated as Futuh or donation, and the head of the Daira was instructed to reject it.

(4) If some rich man wanted to send donations or the amount of ushr [tithe] requested that a faqir should be sent with him to fetch it, the request used to be rejected and the fuqara were forbidden from going with such a person.

(5) If somebody offered something because of his relationship with someone in the Daira and the purpose of the offering was not for the sake of Allah, such a donation was not accepted.

(6) Purchasing something from a Mahdavi trader, with the hope that he would give the required thing at a concessionary rate or more in quantity, was prohibited. Some of the Fuqara brought buttermilk/Chach from outside the Daira and it was thrown away along with its containers.

(7) The expectation and waiting for the Futuh was treated as a hindrance in Trust of Allah/Tawakkul.

(8) Whatever Allah gave must be spent. No effort should be made to hoard it. When Bibi Ilahdati RZ, wife of Hazrat Mahdi AHS died, a Tinka/a golden coin was found in her effects. Hazrat Mahdi AHS ordered that it should be heated and she be branded with it on the forehead. "The Prophet SAWS had done the same thing," said Mahdi AHS. When this news reached Miyan Syed Salamullah RZ , brother of the Bibi RZ , who was supervising the digging of her grave, he came running and told Hazrat Mahdi AHS on oath that the gold coin did not belong to Bibi RZ but it belonged to Bibi Fatima RZ. Then Hazrat Mahdi AHS said, "Give it to whom it belonged." Allah Most High says, "They who hoard up gold and silver and spend it not in the way of Allah, unto them give tidings (O Muhammad) of a painful doom, On the day when it will all be heated in the fire of hell, and their foreheads and their flanks and their backs will be branded therewith and it will be said unto them: "Here is that which you hoarded for yourselves. Now taste of what you used to hoard."

There are many Traditions of the Prophet SAWS on this subject. He has said, "Brand the person who dies leaving gold and silver." A person died and a Dinar/Coin was found in his pocket. The Prophet SAWS said, "Brand him once." Another person died and there were two dinars with him. The Prophet SAWS said, "Brand him twice." Hazrat Mahdi AHS has guided his followers towards the highest rank of Trust in Allah/Tawakkul. The Believers who have reached the station of La-hoot/Divine Presence think that any food other than Halal-e-Tayyib/Chastely permitted as Haram/Prohibited for them. Somebody is narrated to have asked Hazrat Mahdi AHS, "What should one do if one cannot be patient in hunger?"

Hazrat Mahdi AHS said, "Let him die." The questioner repeated his question. Again Mahdi AHS said, "Let him die." The questioner asked a third time, "Miranji! What should he do if he does not have the strength and stamina to be patient in hunger?" Hazrat Mahdi AHS replied, "Let him die. Let him die. Let him die." This is the highest rank, after reaching which a Believer accepts death, but does not allow any diminution in his Trust in Allah/Tawakkul, as it should be. Iqbal says, "O bird of Divinity! Death is better than the food, which curtails your flight." While in the teachings of Hazrat Mahdi AHS , a Believer is guided to reach the highest ranks of excellence/Aaliyat; there are other Commands of a lower level of Rukhsat/Concession. The parable says: "Somebody in a congregation of the Migrant-Companions is narrated to have asked Hazrat Mahdi AHS, "What one should do if one was not patient enough to bear hunger." Hazrat Mahdi AHS said, "Let him go and earn a cheetal or Taka, a local coin or two and eat" Please note Parable 70. Hazrat Shah Dilawar RZ has quoted Hazrat Mahdi AHS as saying, "During the time of destitution, if Allah Most High were to send more charity for the death anniversary of Prophet Muhammad SAWS, the money should be used to feed the inmates of the Daira two or three times because they are the rightful persons to benefit from futuh/charity; and not the others. However, it is a different matter, if some others benefit from it." Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Syedanji RA Khatam-ul-Murshideen, grandson of Hazrat Mahdi AHS, has issued certain Commandments pertaining to Rukhsat/ concession. The third order says: "The food sent by Allah could be eaten twice." This shows that the concessionary command Hazrat Syedanji RA had issued was well within the parameters of the Commandments of Hazrat Mahdi AHS. Please note Parable 64. In it Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ is quoted as telling his followers, "The people of the lust/nafs always seek orders to serve." Then again he said, "We have kept a cart and two bullocks so that the brothers of the Daira do not have to go begging when they need it." This shows that even in the orders under the Rukhsat/ Concession category, there is no scope for asking for anything.

And how could it be, as after the Confirmed Claim/Dawa-e-Muakkad-a also there is no precedent of allowing any asking or begging even in a state of distress. In short, the mention of "Ta'afuf " in Qur'aan for a Faqeer/ Indigent has been affirmed as essential for the Faqeer to follow. The act of Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Syedanji Khatam-ul-Murshideen RZ manifests another aspect of tawakkul and it is this: The Fuqara of the Daira were not accustomed to going to the houses of the Earners/Kasibeen. They were invited to a feast in a manner that they remained at their residences at the Daira and the food was sent to them. Whatever remained after the Fuqara finished their meals was sent back to the host. But if the food was sent without such specification, absolutely in the name of Allah, it was used as deemed fit or was distributed among the Fuqara/Indigent people as Sawiyat. The gist of the parable is that a person invited Hazrat Syedanji Khatam-ul-Murshideen RZ for a feast and sent the food to his house. Hazrat Syedanji Khatam-ul-Murshideen RZ and his nephew Syed Abdul Hai sat down for the meal. His daughter Aaji Bibi sat down beside them waving a fan because it was sultry. But soon she fainted. Hazrat Syedanji Khatam-ul-Murshideen RZ tried to revive her. His wife told him, "Why do you not allow a morsel through her throat? She is starving for the last three days." The Hazrat RZ said, "Had there been a morsel in her throat, I would have taken it out. I want her welfare in the Hereafter. All the inmates of the Daira will be blessed with the blessings of the Allah from the starvation of this child. And this child too will be able to eat only then." He returned the leftover eatables to the house of the host. After this, the author of Tareekh-e-Sulaimani writes that this parable shows that the invitation was only for Hazrat Syedanji Khatam-ul-Murshideen RZ and his nephew. Then how could he allow other people to eat the food? This also shows that the deeds of Hazrat Syedanji Khatam-ul-Murshideen RZ were of an extraordinarily high caliber of excellence/Aaliyat despite the trying circumstances. It is also to be pondered over, "How could he eat when all the members of the family, including the daughter, were starving?" This is an extreme example of perfect emulation of the Prophet

SAWS. The food for the feast had come only for Hazrat Syedanji Khatam-ul-Murshideen RZ and his nephew. So he ate it. But he did not allow the paternal love to impede the emulation of the Sunnat of the Prophet SAWS. Further, it is also obvious that the concessionary commandments he issued were for the coming generations of the followers to receive the bounty /Faiz of Hazrat Mahdi AHS, so that they could obey the orders as far as the limits of their Faith/Iman allow them. And if the followers deeds are full of sincerity, they become a source of his progress in the spiritual ranks. With the Grace of Allah Most High! Iqbal says, "Everything depends on the circumstances and the stations. Every moment the seeker's time and abode are different!" Some parables speak of the permission given to the Fuqara to go feasting to the houses of the Earners/Kasibeen. But this is the within the limits of the Rukhsat/Concession, while Excellence/Aaliyat demands that they should not go. Please see Parable 124. It says, "Hazrat Miyan Larh Shah RZ has narrated that Hazrat Mahdi AHS was returning from the Jama' Masjid in Khurasan. On the way was the house of a Khurasani who had invited Hazrat Mahdi AHS many times to visit his house and every time Hazrat Mahdi AHS rejected it by asking to be forgiven. After many entreaties, Hazrat Mahdi AHS allowed some of his Companions to go to his house. The Companions went but Hazrat Miyan Shah Dilawar RZ did not go. Hazrat Miyan Syed Salamullah RZ did not like this and asked him, "Why did you not come with us? You have disobeyed Hazrat Mahdi AHS." Hazrat Mahdi AHS peeped out of his hujra and said, "Those who went, had gone with my permission. Those who did not go did very well." In short, this shows that the Commands of Hazrat Mahdi AHS cover both Aaliyat and Rukhsat. A Faqeer is allowed to follow whichever Command he chooses, according to his strength or ability to endure. But priority is to follow Aaliyat. According to a parable, "Some people asked Hazrat Mahdi AHS if Rukhsat too was within the parameters of religion?" Hazrat Mahdi AHS said, "Religion is Azeemat alone, which one should always try to follow, because if at times one cannot follow Azeemat one can condescend to the level of Rukhsat. But if a person understands that deeds according

to Rukhsat are enough, where would he find a refuge if he were to condescend from the level of Rukhsat?" Countless followers of Hazrat Mahdi AHS followed a high degree of Excellence/Aaliyat or Azeemat and established a precedent, which was well known about the piety, devotion, abstinence and Trust in Allah/Tawakkul of his group. The following parable gives an indication of this reputation: A person went to Fateh Khan a wealthy official and said, "I have come from the Daira of Hazrat Miran Syed Mahmood RZ, son of Hazrat Mahdi AHS, and tried to pretend that he was a Faqeer of the Daira. Fateh Khan ordered his servants to give him a beating and he himself lunged to thrash him. His servants said, "He is a Faqeer. Fateh Khan said, "The Fuqara' of that Daira do not treat me even as a dog. I want that nobody should dare lie in the name of such chaste people. The Fuqara of that Daira will never come to my door. I am certain of it. I have the honour of going to them many times and I have seen the condition of the Fuqara of that Daira with my own eyes." The heads of the Daira have treated receiving donations from the income of close relatives like brothers and sons of the Fuqara also as violating the norms of Trust in Allah/Tawakkul. Some other parables speak of even the kasibeen/Earners having been rebuked and prevented from serving the Fuqara' in this manner because it would vitiate their Tawakkul. Such service to the Fuqara will harm both the givers and takers instead of helping. Please see Parable 126, which elaborates this. Its last sentence is, "When a Faqeer comes to your house, do not adopt an attitude that changes his habits for the worse." Somebody is narrated to have asked Hazrat Mahdi AHS, "What is the thing that works as a veil between God and His servant?" Hazrat Mahdi AHS held a piece of bread in his hand and said, "This bread is the veil between Allah and His servant." The people of Bounty/Faiz and Delight/Zauq can understand the importance of this saying of Hazrat Mahdi AHS, because it hides in itself many of the divine secrets. All human efforts, the personal efforts, politics and etc. are subservient to bread. All the evils like falsehood, stealing, deceit, subterfuge, murder, war and all others are concerned with this. Had there

been no need for bread, there would have been no ruler nor the ruled. Nobody would have duped and none would have been duped. It is for this reason that Allah determined it to be necessary to send Apostles and reveal Divine books, so that the humans could be guided into believing that "You have not been created only for earning your bread. Your intellect, discretion, strength and power are all great favors, Allah Most High has bestowed on you. And because of all these blessings you have achieved the lofty position as the Noblest of Creations/Ashraf-ul-Makhlooqaat. The best and most correct use of this divine favor is that you obey His commandments and earn your daily bread too under them."

Iqbal says, "The vegetables and fossils are subject to destiny. But a Believer is subject only to the Commandment of Allah." If you determine that bread alone is your objective and neglect the divine teachings, it would become a misuse of your intellect, potentiality and authority. All this is ingratitude. And bread becomes your worshipped deity. This would be a position worse than beastliness because although the beasts appear always to be in search of food, they are not neglectful of the praises and remembrance of Allah. Allah says, "Each knoweth its prayer and praise." Every creation and invention has a purpose. For instance, think over the invention of a railway engine. It becomes known that the purpose is not to burn the fuel alone because the burning of fuel is only an assisting process and not the main purpose. If the activity of an engine were limited to the supply of coal and water, this would be against the need of inventing the engine and would result in loss. Similarly, a human being should think that his _fuel', that is, food, is only an assisting need for his survival, and that the purpose is to use his strength and potential for performing his duties towards the rights of Allah and His servants, because the performance of one's duties to fellow humans too is worship of Allah/God as performing one's duties towards the rights of Allah/God is. Sa'adi has said, "There is no worship of Allah/God other than the service of the people." It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS has said, "Earning

and business are permitted. But the peculiarity of this permission is that the intention of the earner or businessman should be to gain strength to worship, perform according to the Commandments and avoid what is forbidden. He should always be afraid that he might indulge in greed and embezzlement" When we ponder over the universe, the Creation of Allah, like the earth, oceans, water, wind, clouds, lightening, moon, sun and etc. and their Aamaal/Performances and specialties and their mutual interaction, it becomes obvious that one of their purposes is to provide food and nourishment for the human beings. This is an accepted issue of the modern developed research and needs no further elaboration. Sa'adi says, "The clouds, the winds, the moon, the sun and the sky all are busy with their respective performances, so that you are provided with a piece of bread and that you do not eat it neglecting the True Benefactor, that is, Allah Most High, while they all obey Him for providing [bread to] you! And if you are not obedient to Him, this is not justice.‖ It is time to ponder. While man thinks his struggle to be the cause of earning his food, his efforts are actually confined to only those causes and means that are within his authority. But beyond this, there is no choice but to depend on Allah. For instance, ploughing the land and sowing the seeds is within the authority of the cultivator who performs those tasks to the extent he can, but the winds, the water, and the seasons are not within his authority. Hence, he is compelled to trust the Nature/Qudrat to help him out. When this is the reality, it is not astonishing that the hearts of some of the Believers/Mo'mineen become so attached to nature, and the luminosity of Certainty/Yaqeen kindles in them to an extent that they begin to Trust in Allah in all those matters also that are well within their own authority and treat such a Trust/Tawakkul as an Obligation. The specialty of Fazilat/ Superiority is that the Jazbah/Passion for divine Love emerges from within the limits of one's own authority. Otherwise, when compelled, one is bound to turn to the nature when there is no other option. In short, the purpose of bread is retaining strength and surviving in life. And the purpose of life and strength is the worship and Remembrance of Allah so

that the Batin/Immanence or innermost opens and the Divine luminosity and manifestations are bestowed. The loftiest concept of Tawakkul is that, which is manifest from the following parables: Hazrat Mahdi AHS has said that Tawakkul for food is no Tawakkul at all, because Allah Most High has given his promise about food: "There is nothing that moves on earth, the nourishment of which do not depend on Allah." This promise is a of Allah. You are a Mo'min if you have faith in this promise. Otherwise, you are a kafir. Further, Hazrat Mahdi AHS said, Tawakkul is that, which is for the zaat of Allah and Trust in Allah, and one should be in the Desire for Allah day and night as to when I find Him." The meaning of this saying is that trusting in Allah vs food too is related, in a way, to ghair-Allah. Hence, one should mentally give up this need too and fully engross oneself in the desire for Allah. To retain the relationship with the zaat of Allah, Hazrat Mahdi AHS has made it mandatory on both the donor and the recipient to take the name of Allah and keep Him in mind while making or receiving a donation. Hence, nothing is accepted unless it is offered in the name of Allah. Allah says, "Lo! Thy Lord, He knows best who errs from His way; and He knows best who are the Rightly Guided. Eat of that over which the name of Allah has been mentioned, if you are Believers in His revelations." Allah further says, "And eat not of that whereon Allah's name has not been mentioned, for lo! It is abomination." The commentators of Qur'aan have specifically associated this Verse with the Slaughter/Zabiha of animals. In other words, whenever an animal is slaughtered, it should be slaughtered in the name of Allah. Otherwise, its meat should not be eaten. This exegesis is not wrong. We too accept it. But the meaning that is general has been confined. This violates the principle; a general command is valid generally without exception. As the word mimma in the Verse means the thing that, and indicates that the generality of the things is proved. From this point of view, it is obvious that anything over which the name of Allah has not been recited should not be eaten. That is why every Mo'min necessarily says Bismillah/In the name of Allah before he starts eating. Since the permitted/Halal animals too are

slaughtered for eating, it is necessary that Allah's name should be recited at the time of slaughtering them. More so, because some people slaughter animals in the name of the Idols they worship. In contrast, the teachings of Islam are that an animal can be slaughtered in the name of the Creator and in accordance with His Commandments alone. The rule is that the special is included in the general. The general is not included in the special. Hence, the Commandment, which is general, should always be kept as general, in such a way that if it was found necessary to include any particular Commandment in it, it could be done. In short, the practice among the Mahdavis is that the donor or giver gives his donations in the name of Allah. And as long as the name of Allah is not taken, the recipient does not accept it. All the people of the manifest and the immanence can understand the good reasons for this, because it is necessary for the principle of Tawakkul/Trust in Allah so that the sight of both parties does not ignore the Ultimate Provider and Guarantor. Further, the giver should not become proud and the recipient should not get the feeling of humiliation among his fellow-beings. In short, we have discussed the Highest and Lowest concepts about Tawakkul/Trust in Allah. And it all depends on each person's norms, Faith/Iman, stamina, patience and attention to Allah. For Allah guides whom He will to a path that is straight. وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

☆☆☆☆☆

توضیح روایات دربیانِ صحبتِ صادقاں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿119﴾ (سورة التوبة)

ترجمہ:- اے مومنو! تم خدا سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔

بعض مفسرین نے صحابہؓ و مہاجرینؓ کی صحبت مراد لی ہے حالانکہ آیتِ شریفہ کے الفاظ کا مفہوم عام ہے جس پر قیامت تک عمل ہوتا رہے گا اور ہونا بھی چاہیے ورنہ " كُوْنُوْا " کا مفہوم استمراریت باقی نہ رہ سکے گا۔اِسی لیے صاحبِ تفسیرِ کشاف نے لکھا ہے کہ:-

هوالذی صدقوا نی دین الله نیة و قولا و عملا ۔(تفسیرِ کشاف)

ترجمہ:- یہ وہی لوگ ہیں جو صادق ہیں اللہ کے دین میں اور نیت میں اور قول و فعل میں۔

جن لوگوں کو خلیفۃ اللہ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا اُن کی صحبتِ صادق ذاتِ خلیفۃ اللہ سے متعلق تھی اور جن کو صحابہؓ و مہاجرینؓ کے صحبت کا موقع ملا اُن کے لیے یہی حضرات صادقین کا حکم رکھتے تھے۔اِسی طرح تابعین و تبع تابعین پر اور اِن کے بعد قیامت تک صالحین و راشدین پر صادقین کا حکم مطابق ہوا اور ہوتا رہے گا۔اِس کے علاوہ آیتِ شریفہ کے حکم " اَتَّقُوْاالله " پر غور کرنا چاہیے اِس کے معنی ہیں " اللہ سے ڈرو " شوق کا تعلق منفعت سے خوف کا تعلق مضرت ہوا کرتا ہے۔شوق اور خوف یہ دو ایسے جذبے ہیں جن میں ضبطِ نفس اور رہبر کی پیروی ضروری ہوتی ہے۔ورنہ حدود سے متجاوز ہو جانے کا امکان رہتا ہے۔ جس کی وجہ صراط مستقیم پر قائم نہیں رہ سکتا۔مثلاً نمازِ فجر کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں اُن سے اگر کسی شخص کا جذبۂ شوق یا خوف اِس درجہ متاثر ہو کہ اِس کے بجائے دو رکعت کے چار رکعت نمازِ فجر ادا کرنے کی جانب مائل کر دے تو ظاہر ہے کہ اِس کا یہ عمل گمراہی کا باعث ہو جائے گا خصوصاً تقویٰ کا تعلق افعالِ قلوب سے ہے اِس لیے اربابِ باطن کی صحبت اِس کے لیے ضروری ہے تاکہ نظریات و تصورات و عقاید و اعمال میں حدود اللہ سے متجاوز یا قصور نہ ہونے پائے۔اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے " اَتَّقُوْاالله " کا حکم دینے کے بعد ہی " كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْن " فرمایا ہے۔پس جس طرح تقویٰ ہر مؤمن پر فرض و لازم ہے اِسی طرح صحبتِ صادقاں بھی فرض و لازم ہے اور اِسی لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے بحکمِ خدائے تعالیٰ صحبتِ صادقاں فرض قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿100﴾
(سورۃ اٰل عمران)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو اگر تم اہلِ کتاب سے کسی فریق کی اِتباع اختیار کروگے تو وہ تمہارے ایمان کے باوجود تم کو کفر کی حالت کی طرف پھیر دیں گے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ بری صحبت کا اثر مؤمن کے ایمان کو بھی متاثر کر سکتا ہے اِسی لیے کہا جاتا ہے کہ:-

صحبتِ طالع تُرا صالح کُند ☆☆ صحبتِ طالع تُرا صالح کُند

دیں نہ گردد پختہ بے آدابِ عشق ☆☆ دیں بگیر از صحبتِ اربابِ عشق

(اقبالؒ)

اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ:-

باجماعتے موافقت کنید کہ ذکرِ خدا در راہِ خدا آساں شود۔

ترجمہ:- ایسی جماعت سے موافقت کرو کہ ذکرِ خدا راہِ خدا آسان ہو جائے۔

خیر القرون یعنی صحابہؓ و تابعین و تبع تابعین کے بعد یہ جماعت فقرائے کرام کی ہے جن کو سلسلۂ صحبتِ فیضِ تربیت دست بدست اور سینہ بسینہ حاصل رہتا ہے۔ اُن کی صحبت و تربیت میں رہ کر آدابِ عشق اور اعمالِ تقویٰ پر بآسانی کاربند ہو سکتے ہیں۔ اِسی لیے مذہبِ مہدویہ میں بیعت و صحبت کی بہت اہمیت و ضرورت بیان کی گئی ہے صاحبِ شواہد الولایت نے مرشد کی صحبت میں رہنے والوں کے لیے گیارہ آدابِ صحبت بیان کیے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:-

(1) خواہ معمولی کام ہو یا اہم کام ہر حالت میں پیش دستی نہیں کرنی چاہیے۔

(2) بلند و تیز آواز سے بات نہ کی جائے۔ جیسے کہ اشتعالِ جذبات میں کی جاتی ہے۔

(3) سخن نرم نہ زیادہ آہستہ نہ زیادہ زور دار یعنی نہایت منکسرانہ و ملتجیانہ گفتگو کی جائے۔

(4) حجرہ یا قیام گاہ کے باہر ایسی آواز نہ کرے اور اِس طرح نہ پکارے کہ آداب کے خلاف ہو۔

(5) حکم نہ کریں کہ فلاں کام کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

(6) بار بار سوالات نہ کرے۔

(7) ایمان کی محبت بڑھائے۔

(8) ایمان و احکامِ ایمان سے رغبت قائم کرے۔

(9) کفر سے اور

(10) برے کاموں سے اور

(11) نافرمانی سے احتراز کرے۔

آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی ہدایات فرمائی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝1 (سورۃ الحجرٰت)

ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسولؐ (کی اجازت) سے پہلے تم سبقت نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝2 (سورۃ الحجرات)

ترجمہ:- اے ایمان والو! تم اپنی آواز کو نبیؐ کی آواز پر بلند نہ کرو اور نہ اُن سے ایسے کُھل کر بات کرو جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہیں (ورنہ) تمہارے اعمال حبط ہو جائیں گے اور تم نہیں جانتے ہو۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿4﴾ (سورۃ الحجرٰت)

ترجمہ:- جو لوگ تجھ کو (نبی ﷺ کو) حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اُن میں اکثروں کو عقل نہیں ہے۔

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ؕ لَوۡ یُطِیۡعُکُمۡ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَ زَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَ کَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَ الۡعِصۡیَانَ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ﴿7﴾ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ نِعۡمَۃً ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿8﴾ (سورۃ الحجرٰت)

ترجمہ:- جان لو! تم میں اللہ کے رسولؐ موجود ہیں۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ اُس میں تمہارا کہنا مانیں تو تم کو بڑی مضرت ہو گی۔ اور لیکن اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی ہے۔ اور تمہارے دلوں میں اُس کی رغبت پیدا کر دی ہے۔ اور تم کو کفر بدکاریوں اور نافرمانیوں سے نفرت دے دی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی نعمت سے بھلائی پانے والے ہیں۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

Roman Translation

Tauzih-e-Riwayaat dar Bayan-e-Sohbat-e-Saadiqan

Allah farmata hai:- یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿119﴾ (سورۃ التوبۃ)

Aey Mo'mino! Tum Khuda se daro aor Sadiqeen ke saath ho jao.

Ba'az Mufassireen ne Sahaba wa Muhajireen ki Sohbat murad li-hai. Halanke Aayat-e-Shareefa ke alfaz ka maf-hoom aam hai jis par Qiyamat tak amal hota rahega aor hona chahiye warna "Kunoo" ka maf-hoom-e-

istemrariyat baqi na rah sakega. Isi liye Sahib-e-Tafseer-e-Kash-shaaf ne likha hai ke:- هوالذی صدقوا نی دین اللہ نیۃ و قولا و عملا ۔(تفسیرِ کشاف)

jin logaun ko Khalifatullah ki Sohbat ka Sharf hasil huwa un-ki Sohbat-e-Sadiq, Zaat-e-Khalifatullah se mutaliq thi aor jin ko Sahaba wa Muhajireen ki Sohbat ka mauqa mila un-ke liye yahi Hazraat Sadiqeen ka Hukm rakhte the. Isi tarha taba'yeen wa taba' Taba'yeen per aor un ke ba'ad Qiyamat tak Saliheen wa Rashideen par Sadiqeen ka Hukm mutaabiq huwa aor hota rahega. Is ke alawah Aayat-e-Shareefah ke Hukm " اتَّقُوا اللّٰهَ **" Aor Gaur karna chahiye is ke ma'ani hain Allah se daro.**

Shauq ka ta'lluq munfiat se aor Khauf ka ta'lluq mazrat se huwa karta hai. Shauq aor Khauf yeh do aise jazbe hain jin mein zabt-e-nafs aor Rahbar ki pairawi zaroori hot hai warna hudood se mutajawiz ho jane ka Imkaan rahta hai jis ki wajhe Sirat-e-Mustaqeem par qaem nahin rah sakta. Maslan Namaz-e-Fajr ke jo Fazael bayan huwe hain un se agar kisi shakhs ka Jazba-e-Shauq ya Khauf is-darja mutasir ho ke is ko bajaye do2 Raka'at ke 4 char raka'at Namaz ada karne ki janib mayal karde to zahir hai ke is-ka yeh amal gumrahi ka ba'as ho jayega. Khusoosan Taquwa ka ta'lluq afa'l-e-quloob se hai is-liye Arbaab-e-Batin ki Sohbat is-ke liye zaroori hai. ta-ke Nazriyaat wa Tasawuraat wa A' qaed wa Aamaal mein Hudoodullah se tajawiz ya Qusoor na hone paye. Isi liye Allahu Ta'aala ne "اتَّقُوا اللّٰهَ**" ka hukm dene ke ba'ad hi "**كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ**" farmaya hai. Pas jis tarha Taquwa har Mo'min par Farz wa Lazim hai isi tarha Sohbat-e-Sadiqaan bhi Farz wa Lazim hai aor isi liye Hazrat Mahdi AHS ne Ba-Hukm-e-Khuda-e-Ta'aala Sohbat-e-Sadiqaan Farz farmaya hai.**

Allahu Ta'aala farmata hai:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿100﴾ (سورۃ اٰل عمران)

Tarjuma:- Aey! Logo! Jo Iman la-chuke ho agar tum Ahl-e-Kitab se kisi fareeq ki Ittiba' ikhtiyar karoge to woh tumhare Iman ke bawajood tum ko kufr ki halat ki taraf phair deinge.

Is-se zahir hai ke buri Sohbat ka asar Mo'min ke Iman ko bhi mutasir kar sakta hai isi liye kaha jata hai ke:-

صحبتِ طالع تُرا صالح کُند ☆☆ صحبتِ طالع تُرا صالح کُند

دیں نہ گردد پختہ بے آدابِ عشق ☆☆ دیں بگیر از صحبتِ اربابِ عشق (اقبالؒ)

Aor Hazrat Mahdi AHS ne bhi farmaya ke:-

باجماعتے موافقت کنید کہ ذکرِ خدا در راہِ خدا آساں شود۔

Translation:- Aisi jama'at se muafiqat karo ke Zikr-e-Khuda Rah-e-Khuda aasan ho-jaye.

Khairul-Qroon yani Sahaba RZ wa Taba'yeen wa Taba-Taba'yeen ke ba'ad yeh jama'at ke Fuqra-e-Kiram ki hai jin ko Silsalah-e-Sohbat-e-Faiz-e-Tarbiyat dast ba-dast aor seena-ba-seena hasil rahta hai. Un ki Sohbat wa Tarbiyat mein rah kar Aadaab-e-Ishq aor Aamaal-e-Taquwa par ba-aasani karband ho-sakte hain. Isi liye Mazhab-e-Mahdavia mein Bai'yat wa Sohbat ki bahut ahmiyat wa zaroorat bayan ki gaee hai. Sahib-e- Shawahid-ul-Vilayat ne Murshid ki Sohbat mein rahne walaun ke liye (11) Aadaab-e-Sohbat bayan kiye hain jin ki Tafseel yeh hai. (1) Khawh ma'muli kaam ho ya ahem kaam har halat mein paish dasti nahin karni chahiye. (2) Baland wa taiz aawaz se baat na ki jaye. Jaise ke ishtia'l-e-jazbaat mein ki jati hai. (3) Sukhn narm na ziyada aahista na ziyada zore daar yani nehayat munkisaran wa multijiyana guftago ki jaye. (4) Hujreh ya Qiyam gah ke bahe aisi aawaz na kare aor is tarha na pukaare ke aadab ke khilaf ho. (5) Hukm na karein ke fulan kaam kiya jaye ya na kiya jaye. (6) Bar bar suwalaat na kare (7) Iman ki muhabbat badhaye. (8) Iman wa Ahkaam-e-Iman se raghbat qaem kare. (9) Kufr se aor (10) Bure kaamaun se aor (11) Na-farmani se ehteraaz kare.

Aan Hazrat SAWS ki Sohbat mein rahne walaun ke liye Allahu Ta'aala ne aisi hi Hidayat farmaee hain.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝1 (سورة الحجرٰت)

Translation:- Aey Iman walo! Allah aor us-ke Rasool SAWS (ki ijazat) se pahle tum sabqat na kiya karo aor Allah se darte raho be-shak Allah Sun-ne aor Jan-ne Wala hai.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝2 (سورة الحجرات)

Translation:- Aey Iman walo! Tum apni aawaz ko Nabi SAWS ki aawaz par baland na karo aor na un-se khul kar baat karo jaise ke tum aapas mein aik dosre se karte hain (warna) tumhare aamaal Habit ho jaeinge aor tum nahin jante ho.

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝4 (سورة الحجرٰت)

Translation:- Jo log tujhe ko (Nabi SAWS ko) Hujraun ke baher se pukaar te hain un-mein aksaraun ko aql nahin hai.

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝7 فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝8 (سورة الحجرٰت)

Translation:- Jaan lo! Tum mein Allah ke Rasool SAWS maujood hain. Bahut si-baatein aisi hain ke agar woh us-mein tumhara kahna manein to-tum ko badi mazrat hogi. Aor laikin Allah ne tum ko Iman ki muhabbat di hai. Aor tumhare dilaun mein us-ki raghbat paida kardi hai. Aor tum ko kufr, bad-kaariyaun aor na-farmaniyaun se nafrat de-di hai. Yeh sab Allahu Ta'aala ke Fazl aor us-ke ne'mat se bhalaee pane wale hain. Aor Allah Jan-ne Wala Hikmat Wala hai.

☆☆☆☆☆

English Translation:

Company of the Truthful

Allah says, O believers! Be mindful of Allah and associate with the truthful."

Some of the commentators of Qur'aan say that The Truthful purports to mean the companions and the migrants. But the meaning of the Verse is general. People will continue to obey this command till the Day of Resurrection; and they should! Otherwise, the perpetuity of the command of the Arabic term, "Koonu", will not survive. Hence, the Qur'anic Commentator of "Tafsir-e-Kash-shaaf" writes:

هوالذی صدقوا نی دین اللہ نیۃ و قولا و عملا ۔(تفسیرِ کشاف)

"These are the same people who are truthful (Sadiqeen), in the religion of Allah, in their intentions (niyyat) and in their word and deed."

For those who were in the company of Khalifatullah (Mahdi) AHS), their Company of Truthful was related to Zaat-e-Khalifatullah (Mahdi AHS). And for the people who were in the company of his Vice-regents (Khulafah) or companions, the Vice-regents (Companions) were the Sadiqeen. Similarly, the term Sadiq or Sadiqeen has been applied and will continue to be applied to the Saliheen and Rashideen (the Truthful and the Rightly Guided) among the followers and the followers of the followers up to the Day of Resurrection. Besides, one should ponder over the command,

It means "Fear Allah." Shauq (Eagerness) is related to gain and Khauf (Fear) is related to damage. Shauq and Khauf (Eagerness and Fear) are

two feelings, which need to control the Nafs (Lust) and be guided by a Murshid (Spiritual Guide). Otherwise, there is the possibility of overstepping the limits. This may cause one to go astray from the right path. For instance, if a person were so overwhelmed with the described merits of the predawn prayers (Namaz-e-Fajr), that he begins to say four cycles (Raka'at) instead of the Obligatory two cycles (Raka'at), obviously this would be a cause of going astray. Particularly, the Taquwa (piety, fear of Allah and etc.) is related to the deeds of the heart. Hence, the company of the people of Immanence (Arbab-e-Batin) is necessary for a person to protect himself from erring in overstepping the limits in precepts, principles, meditation, beliefs and deeds. It is for this reason, that Allah has ordered Association with the Truthful immediately after the command, "Fear Allah" in the foregoing Quranic Verse. Hence, as fearing Allah is Obligatory on every Believer (Mo'min), the Company of the Truthful too is Obligatory on every Believer. It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS made the Company of the Truthful also Obligatory on the Believers under the Command of Allah.

Allah says,

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿100﴾ (سورۃ اٰل عمران)

" O you who believe! If you listen to a faction among the people of the Book, they would indeed, render you apostate after you have believed!

This shows that bad company will affect the faith of a believer also. It is for this reason that it is said, "The companionship of the virtuous will turn you into a virtuous man and the company of an evil person will turn you into an evil person. Iqbal says, "Until a Muslaman does not adopt the way of Divine Love, his faith will not become perfect. The religion of Islam is the name of being in love with Allah and His Prophet SAWS. But the way of Divine Love cannot be achieved by reading books. It can be achieved only by remaining in the company of the Lovers of Allah. And Hazrat Mahdi AHS too has said, "Be in conformity (Muafiqat) with a group of

people so that the remembrance and the path of Allah become easy for you." After the companions of Hazrat Mahdi AHS, their followers and the followers of their followers, this group of people is the group of the Fuqara' (the indigent) who are in a silsilah (chain) of the companionship, bounty, Tarbiyat (Instruction, Initiation), and imparting of Divine) knowledge from hand to hand and from chest to chest (that is, from heart to heart). Remaining in the company and instruction (Tarbiyat) of such people, one easily learns the etiquette of Divine Love and pious deeds. It is for this reason that the chain of fealty (Bai'yat) and companionship is given great importance in the Mahdavia religion. The author of Shawahid ul-Vilayat has prescribed the following eleven items of etiquette for the people who intend to remain in the company of their Murshid (Spiritual Guide): (1) One should not take the initiative in doing any work, major or minor. (2) One should not talk in a loud or violent voice, as is done when in anger. (3) The speech should be soft, neither very low nor very high in tone. It should be humble and prayerful. (4) One should not call or say anything in a loud voice violating the etiquette just in front of the room or residence of the spiritual guide. (5) One should not order that something should or should not be done. (6) One should not ask questions often. (7) One should increase the love for Faith (Iman). (8) One should develop strong desire and esteem for Faith and its commandments. (9) One should avoid kufr (Infidelity). (10) One should give up evil deeds. (11) One should refrain from disobedience.

For the companions of Prophet Muhammad SAWS, Allah Most High has prescribed similar guidelines. They are:

(1) O you who believe! Do not put yourselves forward in presence /before Allah and His Messenger, and fear Allah. Indeed, Allah is All-Hearer, All-Knower. (49-1)

(2) O you who believe! Do not raise your voices above the voice of the Prophet SAWS, and do not shout/be loud when speaking to him as you

shout/loud to one another, lest your deeds become worthless while you do not perceive. (49-2)

(3) Indeed, those who call you (O Prophet SAWS) from behind the private chambers, most of them do not understand. (49-4)

(4) And know that the messenger of Allah is among you. If he were to obey you in much of the matter (government), you would surely be in trouble/difficulty, but Allah has endeared to you the Faith and has made it pleasing in your hearts, and has made hateful to you disbelief and defiance and disobedience/rebellion. Those are the guided ones. (49-7,8)

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیانِ ہجرت

آیات و احادیث میں ہجرت کی جو توضیحات ملتی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی حفاظت کی خاطر ملکِ کفار یعنی دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف چلے جانے سے یہ حکم مخصوص نہیں ہے بلکہ جہاں کہیں احکامِ دین پر عمل اور دین کی حفاظت اور اِس کا اظہار معتذر ہو تو اِس صورت میں بھی اپنے وطن کو چھوڑ دینا ہجرت کے حکم میں داخل ہے چنانچہ حدیثِ شریف ہے۔

من فربدينه من ارض الىٰ ارض وان كان شبرا استوجب له الجنة و كان فقيق ابيه ابراهيم و نبيه محمدؐ۔

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے دین کی حفاظت کی خاطر کسی سرزمین سے دوسرے حصۂ زمین کی طرف راہ اختیار کی اگرچہ کہ ایک بالشت ہی (فاصلہ) ہو وہ جنت کا مستحق ہو گا۔ اور اپنے باپ ابراہیمؑ اور اپنے نبی محمدؐ کا رفیق رہے گا۔ (کیونکہ اِن دونوں نے بھی ہجرت کی تھی)

ہو قیدِ مقامی تو نتیجہ ہے تباہی ☆☆ رہ بحر میں آزادِ وطن صوتِ ماہی

ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی ☆☆ دے تو بھی نبوتؐ کی صداقت پہ گواہی

گفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے ☆☆ ارشادِ نبوتؐ میں وطن اور ہی کچھ ہے (اقبالؔ)

اِس کے علاوہ قرآنِ مجید میں عمومیت کا مفہوم رکھنے والی آیات بھی ہیں مثلاً:-

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ ۔۔الخ (سورۃ اٰل عمران-195)

ترجمہ:-بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے (یعنی اللہ کے) راستہ میں ستائے گئے۔۔۔الخ

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ ۔۔الخ (سورۃ الحشر-8)

ترجمہ:-اِن فقرائے مہاجرین کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے اموال سے محروم کئے گئے۔

اِن آیتوں سے ظاہر ہے کہ مؤمنین پر قیامت تک ایسی صورتیں پیش آتی رہیں گی اور ہجرت و اخراج کا حکم عاید ہوتا رہے گا اور یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ از خود وطن چھوڑ دینے کو "ہجرت" کہتے ہیں اور جبراً نکالے جانے کو "اخراج"۔

لیکن مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے ہجرت کے حکم کو صرف دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف جانے سے مخصوص کر دیا ہے۔اور تعلیماتِ امامناعلیہ السلام میں ہجرت کی جو اہمیت پائی جاتی ہے اِس پر بھی بہت سے اعتراض کیے ہیں۔اِس کے تفصیلی جوابات "سبل السویٰ" اور "کحل الجواہر جلد اول مطبوعہ" میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔اصل یہ کہ جب تعصب کو دین سے تعلق نہیں ہوتا ہے تو فکر و نظر پر نفسانی جذبات چھا جاتے ہیں جس کی وجہ حقایق تک رسائی ناممکن ہو جاتی ہے۔

تاریخِ اسلام کا جاننے والا ہر شخص تسلیم کرے گا کہ سب سے پہلے بعض صحابہؓ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ملکِ حبش کی طرف ہجرت کی تھی حالانکہ اِس وقت وہ دارالاسلام نہ تھا۔اور خود حضرت رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف جس وقت ہجرت فرمائی وہ دارالاسلام نہ تھا۔اِسی طرح ابتدائے اسلام سے آج تک جن لوگوں نے جن دینی اسباب کی بناء پر

ہجرت کیا اِس پر ہجرت کا اطلاق صحیح نہ ہو گا؟ حالانکہ کتبِ احادیث و سیر و تواریخ میں ہجرت کا اطلاق پایا جاتا ہے۔

اگر کہا جائے کہ حدیثِ شریف میں " لاهجرة بعد الفتح " آیا ہے یعنی فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے اِس لیے ہجرت کا حکم منقطع ہو چکا۔ تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حکم " ہجرتِ مدینہ منورہ " سے مخصوص ہے اور فی الواقع فتحِ مکہ کے بعد مدینہ منورہ کو ہجرت کے اسباب باقی نہیں رہے تھے۔ چنانچہ تفسیرِ لباب التاویل میں لکھا ہے کہ :-

قال الحسن الهجرة غير منقطعة ويجاب من هٰذا بان المراد منه الهجرة المخصوصة من مكة الى المدينة فاما كن كان من المؤمنين فى بلد يخاف على اظهار دينه من كثرة الكفار وجب عليه ان يهاجر الىٰ بلدلا يخاف فيه على الظهار دينه ۔

ترجمہ :- حسن نے کہا کہ ہجرت غیر منقطع ہے اور اِس (لا هجره بعد الفتح) کا جواب یہ ہے کہ اِس (ممانعت) سے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنا مخصوص ہے۔ لیکن ہر وہ مؤمن جو کسی ایسے شہر میں ہو جہاں کثرتِ کفار کی وجہ اظہارِ دین خوفناک ہو تو اِس کے لیے ایسے شہر کی طرف ہجرت کر جانا واجب ہے جہاں اظہارِ دین کی صورت میں خوف نہ ہو۔

ممانعتِ ہجرت کا حکم فتحِ مکہ کے بعد ہجرت بمدینہ منورہ سے مخصوص ہونے اور عام مومنین کے لیے دینی اسباب و اغراض کے تحت ہجرت کا حکم باقی رہنے کے ثبوت میں کتبِ تفاسیر و شروح احادیث و تصنیفاتِ اکابر علمائے اہلِ سنت کے اتنے کثیر اقوال ہیں کہ جن کو درج کرنا طوالت کا باعث ہو گا۔

قصۂ گویانِ حق زما پوشیده اند ☆☆ معنیِ ہجرت غلط فہمیده اند

ہجرت آئین حیاتِ مسلم است ☆☆ ایں زاسبابِ ثباتِ مسلم است

(اقبالؒ)

اولیائے کرام کے حالات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تزکیۂ نفس یا صحبتِ کاملین سے استفادہ یا اشاعتِ دین کی غرض سے اپنے وطن کو چھوڑ کر نکل جانا بھی ہجرت میں داخل ہے۔ جب کہ تعلیم اسلام میں ہجرت کی عمومیت اور اِس کی اہمیت موجود ہے تو

حضرت مہدی علیہ السلام کی تعلیمات میں اِس کی اہمیت کا پایا جانا، قابلِ اعتراض کیسے ہو سکتا ہے؟ حق تو یہ ہے کہ اگر ہجرت کی تعلیم اور اِس کی اہمیت نہ پائی جاتی تو یقیناً دعویٰ مہدیت کی صداقت متاثر ہو جاتی!!!

صاحبِ تفسیرِ مدارک نے آئیہ شریفہ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا۔الخ(سورۃ اٰل عمران۔195) کے تحت لکھا ہے کہ:-

كانه قال فالذين عملوا هذه الاعمال السنيئة الفائقة وهى المهاجرة عن اوطانهم فارين الى الله بدينهم الىٰ حيث يامنون عليه فالهجرة كائنة فى اٰخر الزمان كم كانت فى اول الاسلام۔

ترجمہ:- گویا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے یہ بلند و برتر اعمال کیے ہیں اور وہ مہاجرت ہے اپنے وطنوں سے یعنی اللہ کے لیے اپنے دین کی حفاظت کی خاطر ایسے مقام کو بھاگ جاتا ہے جہاں اُن کو امن حاصل ہو پس آخری زمانے میں ہجرت اِسی طرح ہونے والی ہے جس طرح کہ ابتداء اسلام میں ہوئی ہے۔

یہاں آخر زمانہ سے زمانۂ مہدیٔ موعودؑ مراد ہے۔ اور جب کہ خود حضرت امامنا علیہ السلام ہجرت فرما رہے ہوں تو ایسی صورت میں آپؑ کی تصدیق سے مشرف ہونے والوں میں جو لوگ آپؑ کی صحبت سے مستفیض ہونے کے لیے آپؑ کے ساتھ ہو گئے ہوں اُن کا درجہ اُن مصدقین پر فائق ہونا لازم ہے جو اپنے اپنے گھروں میں بلا عذرِ دینی بیٹھے رہے ہوں۔ روایت (111) ملاحظہ ہو کہ:-

"حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص صبح میں ہجرت کر کے دائرہ میں آچکا ہو وہ اُس شخص کا مرشد ہے جو شام میں آیا ہو کیونکہ سابق، مسبوق کا امام ہوتا ہے۔"

اور روایت (95) ملاحظہ ہو جو حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کی طرف منسوب ہے کہ آپؑ نے اپنے رسالۂ عقیدۂ شریفہ میں بیان فرمایا ہے جسے حضرت بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ نے بھی درج کیا ہے:-

"میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا اور رسالۂ عقیدۂ شریفہ میں لکھا ہے کہ جس نے مہدیؑ کو قبول کیا اور آپؑ کی صحبت

سے باز رہا اس کی نسبت حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔ ۔الخ (سورۃ النسآء۔95)

(یعنی مومنین سے جو غیر اولی الضرر قاعدین ہیں وہ برابر نہیں ہیں مومنینِ اولی الضرر کے) کی رو سے منافقی کا حکم بیان فرمایا ہے اس آیت کا حاصل معنی یہ ہے کہ "مجاہدین" اولی الضرر پر ایک مرتبہ کی فضیلت رکھتے ہیں اور غیر اولی الضرر پر کئی مراتب کی فضیلت رکھتے ہیں۔ پس ان لوگوں کو درجات کے بجائے خسارات ہوں گے اور مغفرت کے بجائے عذاب ہو گا اور قاعدینِ غیر اولی الضرر کا جو حکم ہے ظاہر ہے۔"

اِس روایت میں جس آیت پر سے استدلال کیا گیا اُس کے متعلق مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے اعتراض کیا ہے کہ اِس سے مہدیؑ اور اُن کے صحابیؓ سید خوندمیرؒ کی قرآن فہمی معلوم ہوتی ہے کیوں کہ اِس آیت میں جہاد سے متعلق ذکر ہے۔(ملخص بہ ہدیۂ مہدویہ)

قرآن فہمی تو بہت بڑی بات ہے خود مولفِ ہدیہ اِس روایت کی عبارت فہمی سے قاصر نظر آرہے ہیں کیونکہ اِس میں آئیہ شریفہ کے بعد ہی یہ الفاظ ہیں!!

حاصل معنی آنست که مجاہداں بر اولی الضرر بیک مرتب فاضل اندا۔۔ الخ یعنی اِس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مجاہدین اولی الضرر پر ایک مرتبہ سے فاضل ہیں۔۔الخ(روایت 111)

اِس سے ظاہر ہے کہ یہ آئیہ شریفہ مجاہدین سے متعلق ہونا خود روایت میں توضیحاً مذکور ہے۔ البتہ اِس روایت میں جو نکتہ بنائے استدلال ہے اُس کو "مولفِ ہدیہ" کا ذہن اخذ نہ کر سکا معترضانہ جذبات کے تلاطم میں غرق رہا ہے۔

علمائے اسلام پر یہ امر مخفی نہیں کہ جہاد بالسیف کو جہادِ اصغر اور جہاد بالنفس والشیطان کو جہادِ اکبر تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اِس کا ثبوت خود اِسی آئیہ مذکور الصدر کے مضمون میں موجود ہے۔ چنانچہ صاحبِ تفسیرِ بیضاوی نے اِس آیت کے تحت لکھا ہے کہ:-

وقیل المجاهدون الاولون من جاهد الكفاروالآضرون من جاهدنفسه و عليه قوله صلعم رجعنا من الجهادالاصغرالیٰ جهاد الاكبر۔

ترجمہ:- اور کہا گیا ہے کہ (آئیہ مذکورہ میں) پہلے مجاہدین کفار سے جہاد کرنے والے ہیں اور دوسرے مجاہدین وہ ہیں جو اپنے نفس سے جہاد کرتے ہیں اور اُس رسول اللہ ﷺ کا فرمان دلیل ہے کہ (آپؐ نے فرمایا) ہم نے جہادِ اکبر کی طرف رجوع کیا ہے۔

جہادِ اکبر میں ہجرت بھی داخل ہے جب کہ اغراض و اسبابِ دینیہ کے تحت ترکِ وطن ضروری ہو تو اس کو چھوڑ دینا، جہارِ اکبر کے لوازم سے خارج ہر گز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وطن کی محبت "اِلہ" بن کر حائل ہوتی محسوس ہو تو عشق و محبتِ الٰہیہ اور اقرارِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا لازمہ ہے کہ اِس "اِلہ" کو ترک کر دیا جائے۔ اِسی لئے اس روایت میں آئیہ مذکورہ سے استدلال کیا گیا ہے۔

جنگِ مومن چیست؟ ہجرت سوئے دوست ☆☆ ترکِ عالم اختیار کوئے دوست (اقبالؒ)

جہادِ اکبر میں ہجرت کا جو پہلو شامل ہے اور ہجرت میں (ترکِ ماسوی اللہ) میں ظاہری و باطنی خصوصیات جو موجود ہو سکتی ہیں، حضرت مہدی علیہ السلام کی تعلیمات میں وہ سب اُمور داخل ہیں۔ چونکہ آئیہ شریفہ:-

لایستوی القاعدون۔۔الخ کے پورے مضمون میں جہادِ اکبر کی خصوصیت بھی موجود ہے جس کو مفسرین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اِسی نکتہ کی بناء پر روایتِ مذکور الصدر میں اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے جو بالکل صحیح ہے۔ اِس نازک تفہیم کو قرآن فہمی کے خلاف کہنا خود معترض کے مقامِ علم کا مظہر ہے۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر ☆☆ مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر (بھرتری ہری)

آیت زیرِ بحث کے بعد یہ آیت بیان ہوتی ہے:-

اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰىهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَالُوۡا فِیۡمَ كُنۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا كُنَّا مُسۡتَضۡعَفِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ قَالُوۡۤا اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِیۡهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا ﴿95﴾ (سورۃ النسآء)

ترجمہ:- ملائکہ نے جن لوگوں کو (اس حالت میں) جانیں قبض کیں کہ وہ (کافروں میں پڑے رہ کر) اپنی ذاتوں پر ظلم کر رہے ہیں انھیں (ملائک نے) کہا تم کس حالت میں تھے وہ کہیں گے ہم بے بس (مجبور و کمزور) تھے۔ (ملائکہ) کہیں گے کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اِس میں کسی طرف ہجرت کر جاتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

یہ آیت منافقین کے بارے میں ہے جس میں ترکِ ہجرت کی سزا دوزخ قرار دی گئی ہے۔ اِس لیے ہجرت اختیار کرنا از روئے اصول، فرض ہوا۔ اِسی لیے حضرت مہدی علیہ السلام نے ہجرت کو بحکمِ خدا فرض فرمایا ہے۔ جس میں ظاہری و باطنی دونوں خصوصیات شامل ہیں۔ اگر ترکِ مقام کے اسباب لاحق ہوں تو ترکِ مقام کیا جائے ورنہ "ترکِ دنیا" جو ترکِ شرکِ خفی و ترکِ خودی ہے یہ بھی سفر باطنی کا حکم رکھتی ہے جو ایک حیثیت سے باطنی ہجرت میں داخل ہے۔ اِسی طرح مرشد کی صحبت سے مستفیض ہونے کے لیے گھر چھوڑ کر مرشد کی خدمت میں جا کر رہ جانا بھی ہجرت میں داخل ہے۔

حضرت بندگی سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؒ نے جو فرمایا:- "ہر جا کہ امن و آرام بیابید دائرہ بستہ بمانید" (یعنی جہاں کہ اتباعِ دین میں امن و آرام پاؤ وہاں دائرہ بندی کر کے سکونت اختیار کرو۔) حضرت کا یہ حکم، احکامِ رخصت میں داخل ہے۔

امامنا علیہ السلام کی تعلیمات میں ہجرتِ ظاہری کے احکام کے سوائے ہجرتِ باطن کی تعلیم بھی پائی جاتی ہے۔ اور یہ جہادِ اکبر کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ روایت (268) ملاحظہ ہو کہ:- اس میں سفر باطنی کا جو ذکر ہے اس سے باطنی ہجرت مراد ہے۔ جو ترکِ خودی اور ترکِ ماسوی اللہ سے متعلق ہے۔ اِس کے بغیر اطلاقیت حاصل نہیں ہو سکتی جو دیدارِ الٰہی کی ضروری شرط ہے۔

قرآنِ مجید میں "لَنْ تَرٰنِیْ" کا جو واقعہ ہے وہ بھی اس بات کا شاہد ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے "لَنْ تَرٰنِیْ"، (تو مجھے دیکھ نہ سکے گا) جواب جو ملا اِس کی یہی وجہ ہے کہ آپؑ کا سوال دوئی و غیریت کی خصوصیات کا حامل تھا کہ "رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ" (اے میرے رب) تو مجھے نظر آ تا کہ میں تجھ کو دیکھ لوں)

اِس سوال میں اُصول تنزیہ باری تعالیٰ سے مغائر وہی اُمور موجود ہیں جن کی بناء پر معتزلہ وغیرہ نے دیدارِ الٰہی کے جواز سے انکار کیا اور اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے اِس سوال کو رد فرمادیا کیونکہ دیدارِ الٰہی کو اِن شرائطِ رویت سے کوئی نسبت ہی نہیں جو مادی اجسام سے تعلق رکھتے ہوں طلبِ دیدارِ خدا کی توضیح میں ہم نے اِس مسئلہ پر بحث کی ہے ملاحظہ ہو صفحہ (تا)

ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی اس سوال میں ذاتی طور پر غلطی سرزد نہیں ہوئی بلکہ اس سوال سے مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے وجود و توحید اور اس کی تنزیہی شان سے واقف کرنا مقصود تھا۔ اور بتلانا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے لیے وہ اطلاقیت اور وہ نظر عطا ہونے کی ضرورت ہے جس سے اس کا دیدار ممکن ہے اس کے بغیر صرف ان محدود نظروں سے محدود حیثیت میں اس کو دیکھنا محال ہے۔ اِسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ستارے، چاند و سورج کے زوال پذیر ہونے پر تمثیلی استدلال کے طور پر خدائے تعالیٰ کی خصوصیات سمجھائی تھیں ورنہ فی الحقیقت

چاند و سورج کو خدا تصور کر لینا شانِ نبوت و خلافت کے سراسر منافی ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے آیتِ شریفہ "اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ" کے تحت بتلادیا ہے کہ بغیر ولایت کے نبوت حاصل نہیں ہو سکتی اس سے معلوم ہوا کہ ہر نبی و رسول کو فیضِ ولایت حاصل رہتا ہے۔ اِس کے یہ معنی ہیں کہ معرفتِ وجود و توحید کے مقام میں اس کا مرتبہ بحیثیتِ معصوم عن الخطا بہت بلند ہوتا ہے جس کا مرتبہ بر معرفت اس قدر ارفع و اعلیٰ ہو وہ غیر اللہ کو "اِلٰہ" کسی لمحہ بھی قرار نہیں دے سکتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور اس کا جواب اور اِس کے بعد کے واقعات یہ سب اللہ تعالیٰ کی تنزیہ شان کی طرف رہبری کرتے ہیں۔ اِس کے بر خلاف نَعُوۡذُ بِاللّٰہ حضرت کے ذاتی نقص و عدم صلاحیتِ دیدار یا آپؑ کے سوال میں آپؑ کی ذاتی غلطی یا اِس سوال و جواب سے نفس مسئلہ دیدارِ الٰہی کی نفی پر استدلال کرنا اصولِ اسلام، انبیاء علیہ السلام کے بالکل مغائر ہے۔ غرض سفر باطنی یا ہجرتِ باطنی کا منتہا فنا و دیدار سے مشرف ہونا ہے۔

☆☆☆☆☆

Roman Translation

Tauzih-e-Riwayaat dar Bayan-e-Hijrat

Aayaat wa Ahadees mein Hijrat ki jo Tauzihaat milti hain un se maloom hota hai ke Deen ki hifazat ki khatir Mulk-e-Kuffar yani Dar-al-Harab se Dar-al-Islam ki taraf chale jane se yeh hukm makhsoor nahin hai balke jahan kahein Ahkaam-e-Deen par amal aor Deen ki hifazat aor is-ka izhar mua'riz ho to is surat mein bhi apne watan ko chode-dena Hijrat ke Hukm mein dakhil hai chuna che Hadeese-Sareef hai.

من فربدینه من ارض الیٰ ارض وان کان شہرا استوجب له الجنة و کان فقیق ابیه ابراهیم و نبیه محمدؐ۔

Translation:- Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya ke jis shakhs ne apne Deen ki hifazat ki khatir kisi sar-zameen se dosre Hissa-e-Zameen ki taraf raah ikhtiyat ki agarche ke aik balisht hi (faslah) ho woh Jannat ka mustahiq hoga. Aor apne baap Ibrahim AHS aor Nabi Muhammad SAWS ka rafeeq rahe ga. (Kuin ke in dono ne bhi Hijrat ki thi)

ہو قیدِ مقامی تو نتیجہ ہے تباہی ☆☆ رہ بحر میں آزادِ وطن صوتِ ماہی

ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی ☆☆ دے تو بھی نبوتؐ کی صداقت پہ گواہی

گفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے ☆☆ ارشادِ نبوتؐ میں وطن اور ہی کچھ ہے (اقبالؔ)

Is ke ilawah Qur'aan-e-Majeed mein omoomiyat ka mafhoom rakhne wali aayaat bhi hain maslan:-

فَالَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا وَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَ اُوۡذُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ ۔۔الخ (سورۃ اٰل عمران-195)

Translation:- Be shak who log jo Iman laye aor Hijrat ki aor apne Gharaun se nikale gaye aor mere (Yani Allah ke) raste mein sataye gaye….Alakh

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَ اَمۡوَالِهِمۡ ۔۔الخ (سورۃ الحشر-8)

In Fuqara'-e-Muhajireen ke liye hai jo apne Gharaun aor apne amwaal se maroom kiye gahye.

In Aayataun se zahir hai ke Mo'mineen par Qiyamat tak aisi suratein paish aati raheinge aor Hijrat wa Ikhraan ka Hukm aayad hot rahega a aor yeh bhi maloom horaha hai ke az khud Watan chor dene ko Hijrt kahte hain aon jabran nikale jane ko Ikhraj.

Laikin Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne Hijrat ke Humk ko sirf Dar-al-Harb se Dar-al-Islam ki tarf jane se makhsoos kar diya hai. Aor Taleemat-e-Imamuna AHS mein Hijrat ki jo ahmiyat paee jati hai is-par bhi bahut se aeteraaz kiye hain. Is ke Tafseeli jawabaat "Sablus-Sawa" aor "Kohlull-Jawaher" jild Awwal matbua mein mulaheza kiye jasakte hain. Asl yeh ke jab ta'asub ko Deen se ta'aluq nahin hota hai to fikr wa nazar par nafsani jazbaat cha-jate hain jis ki wajhe Haqaeq tak rasaee na-mumkin ho jati hai.

Tareeq-e-Islam ka jan-ne wala har shakhs tasleem karega ke sab se pahle ba'az Sahaba RZ ne Hazrat Rasoolullah SAWS ke Hukm se Mulk-Habash ki taraf Hijrat ki thi halanke is waqt woh Dar-al-Harb na tha. Aor khud Hazrat Rasoolullah SAWS ne Madina Munawwar ki taraf jis waqt Hijrat farmaee woh Dar-al-Isllam na tha isi tarha Ibteda-e-Islam se aaj tak jin logaun ne jin Deeni asbaab ki bina par Hijrat kiya us-par Hijrat ka itlaaq sahi na hoga? Halanke Kutub-e-Ahaadis wa Sair wa tawareekh mein Hijrat ka Itlaaq paya jata hai. Agar kaha jaye ke Hadees-e-Shareef mein " لاهجرة بعد الفتح aaya hai yani Fath Makka ke ba'ad Hijrat nahin hai is liye Hijrat ka Hukm munqate hochuka to yeh sahih nahin hai kuinke yeh hukm "ہجرتِ مدینہ منورہ" se makhsoos hai aor fil-waqay Fath Makka ke ba'ad Madina Munawwara ki Hijrat ke asbaab baqi nahin rahe the. Chunache Tafseer-e-Lubaab ut-Taweel mein likha hai ke:

Translation:- Hasan ne kaha ke Hijrat Gair Munqate hai aor is

(لا هجرة بعد الفتح)

Ka jawab yeh hai ke is (muma'niyat) se Makkah se Madina ko Hijrat karna makhsoos hai. Laikin har who Mo'min jo kisi aise shaher mein ho jahan kasrat-e-kuffar ki wajhe izhaar-e-Deen khaufnaak ho to is ke liye aise shaher ki taraf Hijrat kar jana wajib hai jahan izhaar-e-Deen ki surat mein khauf na ho. Mumaniyat-e-Hijrat ka Hukm Fateh Makkah ke ba'ad ba-Madina Munawwara se makhsoor hone aor a'am Mo'mineen ke liye Deeni Asbaab wa aghraaz ke tahet ka Hukm baqi rahne ke saboot mein kutub-e-Tafasir wa Sharooh Ahaadees wa tafseelat-e-akabir-e-Ulama-e-Ahl-e-Sunnat ke itne kaseer aqwaal hain ke jin ko darj karna tawalat ka ba'as hoga.

قصۂ گویانِ حق زما پوشیدہ اند ☆☆ معنیِ ہجرت غلط فہمیدہ اند

ہجرت آئین حیاتِ مسلم است ☆☆ ایں زاسبابِ ثباتِ مسلم است

(اقبالؒ)

Awliya-e-kiram ke halaat se yeh bhi maloom hota hai ke Tazki-e-Nafs ya Sohbat-e-Kamileen se istefadah ya Isha'at-e-Deen ki garz se apne watan ko chod-kar nikal jana bhi Hijrat mein dakhil hai. Jab ke ta'leem-e-Islam mein Hijrat ki omoomiyat aor is ki ahmiyat maujood hai to Hazrat Mahdi AHS ki ta'aleemaat mein is ki ahmiyat ka paya jana, qabil-e-eteraaz kaise ho sakta hai? Haq to yeh hai ke agar Hijrat ki ta'aleem aor is-ki ahmiyat na paee jati to yaqeenan Dawa-e-Mahdiyat ki Sadaqat mutasir hojati!!!

Sahib-e-Tafseer-e-Mudarik ne Aayat-e-Sharifa

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا۔۔الخ(سورۃ اٰل عمران۔195)

Ke tahet likha hai ke:-

كانه قال فالذين عملوا هذه الاعمال السنيئة الفائقة وهى المهاجرة عن اوطانهم فارين الى الله بدينهم الىٰ حيث يامنون عليه فالهجرة كائنة فى أخر الزمان كم كانت فى اول الاسلام۔

Translation:- Goya ke Allah ne farmaya hai ke jin logaun ne yeh baland wa bartar aamaal kiye aor woh muhajirat hai apne watanaun se ya'ni

Allah ke liye apne Deen ki hifazat ki khatir aise maqam ko bhaag jata hai jahan un ko aman hasil ho pas aakhiri zamane mein Hijrat isi tarha hone wali hai jis tarha ke ibtedaee Islam mein howee hai.

Yaihan Aakhi zamane se Zaman-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS murad hai aor jab ke khud Hazrat Imamuna AHS Hijrat farma rahe hon-to aisi surat mein Aap AHS ki tasdeeq se Musharraf hone walaun mein jo log Aap AHS ki Sohbat se mustafeez hone ke liye Aap AHS ke saath hogaye hon un-ka darja un Musaddiqeen par faeq hona lazim hai jo apne Gharaun mein bila ozr-e-deeni baithe rahe hon. (Riwayat 111) mulaheza ho ke:- "Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke jo shakhs subh mein Hijrat karte Dair-e-mein aachuks ho who us shakhs ka Murshid hai jo shaam mein aaya ho kuinke sabiq, masbooq ka Imam hota hai."

Aor Riwayat (95) mulaheza ho jo Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ki taraf mansoob hai ke Aap AHS ne apne Risala-e-Aqeeeda-e-Shareefah mein bayan farmaya hai jise Hazrat Bandagi Miya Abdur Rasheed RZ ne bhi darj kiya hai. "Miyan Syed Khundmir RZ ne farmaya aor Risala-e-Aqeeda-e-Shareefa mein likha hai ke jis ne Mahdi AHS ko qabool kiya aor Aap AHS ki Sohbat se baaz raha is ki nisbat Hazrat Mahdi AHS ne Aayat

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ اُولِي لضَّرَرِ۔الخ (4-95)

Yani Mo'mineen se jo gairullah Ooliz-zarar Qaedeen hain woh barabar nahin hain Mo'mineen-e-Oolulzarar ke) ki roo-se Munafiqi ka Hukm bayan farmaya hai is Aayat ka hasi ma'ni yeh hai ke "Mujahideen"Ooliz-zarar par aik martaba ki Fazilat rahte hain. Pas in logaun ko darjaat ke bajaye Khasaraat honge aor Maghfirat ke bajaye A'zaab hoga aor Qaedeen-e-Gair Ooliz-zarar ka jo Hukm hai zahir hai."

Is riwayat mein jis Aayat par istedlaal kiya gaya ke muta'liq Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne aeteraaz kiya hai ke is se Mahdi AHS aor un ke Sahabi Syed Khundmir RZ ki Qur'aan fahmi maloom hoti hai kuin ke is-Aayat mein Jihad se mutalliq zikr hai. (Mulhiz ba Hadiya-e-Mahdavia)

Qur'aan fahmi to-bahut badi baat hai khud Muallif-e-Hadiya is Riwayat ki ibarat fahmi se qasir nazar aarahe hain kuinke is mein Aayat-e-Shareefa ke ba'at yeh alfaz hain.

حاصل معنی آنست که مجاہداں بر اولی الضرر بیک مرتب فاضل انداـ الخ

Yani is Aayat ka matlab yeh hai ke Mujahideen-e-oolalzarar par aik martaba se fazil hain…alkh (Riwayat 111)

Is se zahir hai ke yeh Aayat-e-Shareefa Mujahideen se mutalliq hona khud Riwayat mein tauzihan mazkoor hai. Albatta is riwayat mein jo nukta bina-e-istedlaal hai is ko "Muallif-e-Hadiya" ka zahn akhaz na karsake mu'terezana jazbaat ke talatum mein gharq raha hai.

Ulama-e-Islam par yeh amr makhfi nahin ke Jihad bis-saif ko Jihad-e-Asghar aor Jihad-e-Binnafs wash Shaitaan ko Jihad-e-Akbar tasleem kiya gaya hai. aor is ka saboot khud isi Aayat-e-Mazkoorassadr ke mazmoon mein maujood hai. chunach Sahib-e-Tafseer-e-Baizawi ne is aayat ke tahet likha hai ke:-

وقیل المجاھدون الاولون من جاھد الکفاروالآضرون من جاھدنفسہ و علیہ قولہ صلعم رجعنا من الجھادالاصغرالیٰ جھاد الاکبرـ

Translation:- Aor kaha gaya hai ke (Aayat-e-Mazkoorah mein) pahle Mujahideen Kuffar se Jihad karne wale hain aor dosre Mujahideen woh hain jo apne nafs se Jihad karte hain aor us-Rasoolullah SAWS ka farman daleel hai ke (Aap SAWS ne farmaya) hum ne Jihad-e-Akbar ki taraf rujoo' kiya hai.

Jihad-e-Akbar mein Hijrat bhi dakhil hai jab ke aghraaz wa asbaab-e-Deeniya ke tahet tark-e-watan zaroori ho to us-ko chode dena, Jihad -e-Akbar ke lawazim se kharij hargiz nahin hosakta. Kuinke watan ki muhabbat "Ilah" ban kar hayal hoti mahsoos ho to ishq wa muhabbat-e-Ilahiya aor aqraar-e-لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ka lazima hai is "Ilah" ko tark cardiya jaye.

Isi liye is riwayat-e-Mazkoora se istedlaal kiya gaya hai.

جنگِ مؤمن چیست؟ ہجرت سوئے دوست ☆☆ ترکِ عالم اختیار کوئے دوست (اقبالؒ)

Jihad -e-Akbar mein Hijrat ka jo pahloo shamil hai aor Hijrat mein (Tark-e-Masiwallah) mein zahiri wa batini khusoosiyaat jo maujood hosakti hain, Hazrat Mahdi AHS ki ta'leemaat mein woh sab omoor dakhil hain chunche Aayaatat sharifah:- لایستوی القاعدون۔۔الخ **ke poore mazmoon mein Jihad-e-Akbar ki khusoosiyat bhi maujood hai, us ko Mufassireen ne bhi Tasleem kiya hai. Isi nukte ki bina' par Riwayat-e-Mazkoorus-sadar mein is Aayat se istedlaal kiya gaya hao jo bilkul sahih hai. Is nazuk tafheem ko Qur'aan fahmi ky khilaf kahna khud mo'teriz ke muqaam-e-Ilm ka mazhar hai.**

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر ☆☆ مردِ ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر (بھرتری ہری)

Aayat-e-zair-e-bahes ke ba'ad yeh Aayat bayan hoti hai:-

اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰىهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَالُوۡا فِیۡمَ كُنۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا كُنَّا مُسۡتَضۡعَفِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ قَالُوۡۤا اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِیۡهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا ﴿97﴾ (سورۃ النسآء)

Translation:- Mala-ik ne jin logaun ko (is halat mein) janein qabz kein ke woh (Kafiraun mein pade rah-kar) apni zataun par zulm kar rahe hain unhein (Mala-ik ne) kaha tum kis halat mein the woh kaheinge hum be-bas (majboor wo kamzore) the. (Mala-ika) kaheinge kiya Allahu Ta'aala ki zameen wasee nahin thi ke tum is mein kisi taraf Hijrat kar jate. Yeh who log hain jin ka thikana Dozakh hai aor woh bahut buri jaga hai. Yeh Aayat Munafiqeen ke bare me hai jis mein tark-e-Hijrat ki saza Dozakh qarar di gaee hai. Is-liye Hijrat Ikhtiyaar karna az roo-e-osool, Farz huwa. Isi liye Hazrat Mahdi AHS ne Hijrat ko bahukm-e-Khuda Farz farmaya hai. Jis mein zahiri wa batine dono khususiyaat shamil hain. Agar Tark-e-Maqaam ke asbaab lahaq ho-to Tark-e-Maqaam kiya jaye warna "Tark-e-Duniya" jo Tark-e-Shir-e-Khafi wa Tark-e-Khudi hai yeh bhi safar-e-batini ka hukm rakhti hai jo aik haisiyat se batini Hijrat mein dakhil hai. Isi tarha Murshid ki Sohbat se mustafeez hone ke liye ghar chod-kar

Murshid ki khidmat mein jakar rah jana bhi Hijrat mein dakhil hai. **Hazrat Bandagi Miyan Syedinji Khatimul Murshideen RZ ne jo rarmaya:-**"ہرجا کہ امن وآرام بیابید دائرہ بستہ بمانید"

(Ya'ni jahan ke ittiba'-e-Deen mein amn wa aaraam pao wahan Daira Bandi karke sukunat ikhtiyaar karo) Hazrat ka yeh hukm Rukhsat mein dakhil hai.

Imamuna AHS ki ta'leemaat mein Hijrat-e-Zahiri ke ahkaam ke siwaye Hijrat-e-Batini ki ta'leem bhi paee jati hai. aor yeh Jihad-e-Akbat ka aala tareen maqaam hai. Riwayat (268) mulaheza ho ke:- Is mein safar-e-batini ka jo zikr hai us-se Batini Hijrat murad hai jo Tark-e-Khudi aor Tark-e-Masiw-Allah se mutaleq hai. Is-ke baghair Itlaqiyat Hasil nahin hosakti jo Deedar-e-Ilahi ki zaroori shart hai. Qur'aan-e-Majeed mein "لَنْ تَرٰنِیْ" ka jo waqia' hai woh bhi is baat ka shahid hai ke Hazrat Musa AHS ko Allahu Ta'aala ki taraf se "لَنْ تَرٰنِیْ"(Tu mujhe dekh na sakega) jawab jo mila is ki yahi wajhe hai ke Aap AHS ka suwal doee wa gairiyat ki khusoosiyaat ka hamil tha ke "رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ"(Aey Mere Rabb!) tu mujhe nazar aa ta ke mein tujh ko dekh sakuin.) Is suwal mein osool-e-Tanzih Bari Ta'aala se mughaer wahi omoore majood hain jin ki bina par muatezlah waghaira ne Deedaar-e-Ilahi ke jawaz se inkar kiya aor isi liye Allahu Ta'aala ne is suwal ko rad farmadiya kuinke Deedar-e-Ilahi ko in-sharayat-e-Ruyat se koi nisbat hi nahin jo daddee ajsaam se-ta'lluq rakhte hon, Talab-e-Deer-e-Khuda ki tauzih mein hum ne is masale par bahes ki hai mulaheza ho. Hamara aeteqaad yeh hai ke khud Hazrat Musa AHS se bhi is suwal mein zati taur par ghalati saezad nahin huwi balke is suwal se makhlooq ko Allahu Ta'aala ke wujood wa Tauheed aor us-ki Tanzeehi Shaan se waqif karna maqsood tha. Aor batlana tha ke Allahu Ta'aala ko dekhne ke liye who Itlaaqit aor who nazar ata hone ki zaroorat hai jis se is-ka Deedaar mumkin hai is ke baghair sirf in-mahdood nazraun se mahdood haisiyat mein is-ko dekhna muhal hai. isi-tarha Hazrat Ibrahim AHS ne bhi sitare, chand wa suraj ke zawal pazeer hone par tamseeli istedlaal ke taur par

Khuda-e-Ta'aala ki khusoosiyat samjhaee thein warna fil-haqeeqat chand wa suraj ko Khuda tasawur karlena Shan-e-Nabuwat wa Khilafat ke sarasar munafi hai.

Aor jaisa ke hum ne Aayat-e-Sharifa "اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ" ke tahet batladiya hai ke baghair Vilayat ke Nabuwat hasi nahin ho sakti is se maloom huwa ke har Nabi wa Rasool ko faiz -e-Vilayat hasil rahta hai. Is ke yeh mani hain ke muarif-e-wajood wa Tauheed ke Maqaam mein is ka martaba ba-haisiyat-e-Ma'soom-Anil-Khata bahut baland hota hai jis ka martaba-e-Muarifat is qadar arfa'a wa aalaa ho who Gairullah ko Ilah kisi lamhe bhi qaraar nahin de-sakta. Hazrat Musa AHS ka suwal aor us-ka jawab aor us-ke ba'ad ke waqiyaat yeh sab Allahu Ta'aala ki تنزیہ شان ki taraf rahbari karte hain ke suwal mein Aap AHS ki zati galati ya is suwal wa jawab se naf-e-Deedar-e-Ilahi ki nafi par istedlaal karna osool-e-Islam, Ambiya' AHS ke bilkul mugher hai. Garz Safar-e-Batini ya Hijrat-e-Batini ka muntaha Fana wa Deedar se Musharraf hona hai.

English Translation

Migration

The explications about Migration (Hijrat), which we find in the Quranic Verses and the Traditions of Prophet SAWS, show that it is not confined to going from the country of the infidels (kuffaar) to the abode of peace (from Dar-al-Harb to Dar-al-Islam) for protecting the religion alone. But migrating from a place, where there are restrictions on the deeds in accordance with the Commandments of the Religion, on protecting the religion and on demonstrating and exhibiting the religion, too is included in Hijrat.

(1) Prophet Muhammad SAWS is quoted as saying, "The person who escapes from one place to another for protecting his religion, even if the distance is just one Baalisht (aprox. 9 inches), he would be entitled to Paradise and would become a companion of his father Prophet Ibrahim AHS and Prophet Muhammad SAWS (because both had performed Hijrat (Migration)."

(2) Iqbal says: "The result is destruction if the prison is confined to a place; Live in an ocean free of homeland like a fish; Giving up the homeland is the tradition of the beloved (Mahboob) of Allah; You too give the evidence of the Truth of apostleship. Homeland is one thing in political parlance; it is something else in the realm of Apostleship." In addition to this, there are Verses in Qur'aan that give the meaning of generality, such as:

"So those who fled and were driven forth from their homes and suffered damage for My cause, and fought and were slain, verily I shall remit their evil deeds from them and bring them into Gardens underneath which rivers flow."

(3) Allah further says, "And (it is) for the poor fugitives who have been driven out from their homes and their belongings, who seek bounty from Allah and help Allah and His messenger."

(4) These Quranic Verses show that the believers will suffer such situations till the Day of Resurrection and the Commandment of Migration will continue to come into and remain in force (whenever necessary) and it is also becoming obvious that Migration (Hijrat) means giving up home on one's own will and giving up home under compulsion is called Expulsion (Ikhraaj).

one goes from Dar-al-Harb (abode of war) to Dar-al-Islam (abode of Peace). He has also criticized the importance Hazrat Mahdi AHS has given to Migration. The criticism has been refuted and the matter has been discussed in detail in books like Subl-us-Sawa and Kohl-al-Jawahir

(Volume I). Both the books have been published. The reality is that when tolerance is dissociated from religion, the thinking and outlook become clouded by human passions, which impede the path to reach to realities. Everyone, who knows the History of Islam, will concede that some of the Companions first went to Habashah (Abyssenia) in obedience to the orders of Prophet Muhammad SAWS, at a time when that country was not Dar-al-Islam (abode of Peace). And when Prophet Muhammad SAWS himself migrated to Madina, that city was not Dar-al-Islam. Similarly, other people have migrated from their homes to protect their religion from the beginning of Islam to this day. Will the term Hijrat not be applicable to the migrations of such people? All the books of Traditions, History and Biography call these movements as Hijrat. Saying that the Hadis quotes Prophet Muhammad SAWS as saying that "There is no migration after the conquest of Makkah," and that, on the basis of this, the Commandment of migration stands abrogated, is not correct, because the saying of the Prophet SAWS is specifically confined to the Migration to Madina (from Makkah). The reality too is that the causes of Migration to Madina had ceased to exist after the conquest of Makkah. Tafsir Labab-at-Taweel says: "Hasan has said that Migration is not discontinued and the reply to "no Migration after the conquest of Makkah" is that this interdiction is specified to the Migration from Makkah to Madina. But for every believer, who lives in a town where infidels are in a majority and exposition of religion is dangerous, it is wajib (essential) to Migrate to a town where the exposition of religion does not invite danger." That the command about there being no migration after the conquest of Makkah is specific to the migration to Madina and that the command for migration of the common believers for religious causes continues without any hindrance, are proved by so many writings in the books of tafsir, commentaries, Traditions, sayings of eminent scholars and others that reproducing them here would make this book large and bulky. Iqbal says, "Story-tellers have concealed the truth. They have misunderstood the meaning of migration. Migration

is the law of the life of the Muslims. It is among the causes of the endurance of the Muslims."

The biographical sketches of the saints of Allah also show that leaving one's home and hearth and going to other places for purification of nafs (self, lust, life), acquiring the bounty of the companionship of perfect people or for propagating the religion also is hijrat (migration). The importance and the generality of the migration are present in the teachings of Islam. Then how can anybody object to or criticize the importance Hazrat Mahdi AHS has given to Migration? The truth, however, is that if there had been no teachings of or importance to Migration (in the teachings of Hazrat Mahd AHS), the truth of his claim to being Mahdi would have been adversely affected. Under the Quranic Verse, "Fallazeena haajaroo.., the author of Tafseer-e-Mudarik, says, "Allah has said in this Verse that people have performed these lofty and excellent deeds, which are Migration or going to places, where there is peace to protect their religion. In the last era too there will be Migration as it was during the beginning of Islam." Here, the last era means the period of Hazrat Mahdi AHS. When he himself had been performing Migration (Hijrat), the people, who have affirmed and confirmed him as the Mahdi al-Mau'ood, went with him to be in his company and receive his bounty, will essentially achieve a rank higher than the Musaddiqeen who remained squatting in their houses without a religious excuse. Please note Parable 111. It says, "Hazrat Mahdi AHS has said, "The person who has come into the Daira in the morning after migrating, is the Murshid (spiritual guide) of the person who comes in the evening, because the former is the Imam (leader) of the latter."

Please also note Parable 95, which is attributed to Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ that he had narrated in his book, Aqeeda Sharifa, and Hazrat Bandagi Miyan Abdur Rashid RZ too has narrated it. It says: Further, Miyan Syed Khundmir RZ has quoted Hazrat Imamuna Mahdi AHS as saying, "The person who has reposed faith in Hazrat Mahdi AHS

and refrains from the obligation of Migration with and in company of Hazrat Mahdi AHS is a hypocrite, by virtue of the Quranic Verse, "Those of the believers, who sit at home, barring the disabled, and those who fight in the cause of Allah with their properties and their persons cannot be esteemed alike. The meaning of this Verse is that the Mujahideen had superiority over the disabled by one rank and over the non-disabled by many ranks. For these people, it will be losses instead of ranks and chastisements instead of salvation. And the sanction against such hypocrisy on the non-disabled is obvious."

Please also note Parable 95, which is attributed to Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ that he had narrated in his book, Aqeeda-e- Shareefa, and Hazrat Bandagi Miyan Abdur Rashid RZ too has narrated it. It says: Further, Miyan Syed Khundmir RZ has quoted Hazrat Mahdi AHS as saying, "The person who has reposed faith in Hazrat Mahdi AHS and refrains from the obligation of Migration with and in company of Hazrat Mahdi AHS is a hypocrite, by virtue of the Quranic Verse, "Those of the believers, who sit at home, barring the disabled, and those who fight in the cause of Allah with their properties and their persons cannot be esteemed alike." The meaning of this Verse is that the Mujahideen had superiority over the disabled by one rank and over the non-disabled by many ranks. For these people, it will be losses instead of ranks and chastisements instead of salvation. And the sanction against such hypocrisy on the non-disabled is obvious." The author of Hadiya-e-Mahdavia has criticized the use of the Quranic Verse in the argument and said sarcastically that it showed the comprehension of the Qur'aan by Hazrat Mahdi AHS and his disciple Miyan Syed Khundmir RZ, because the Verse dealt with jihad! Comprehending Qur'aan is difficult. But (unfortunately) the author of Hadiya is incapable of understanding the parable itself. The parable clearly says that Mujahideen are superior to the ooliz-zarar by one rank. This shows that the Verse is about the Mujahideen and this is obvious from the text of the parable. But the mind of the critic could not

comprehend the basis of the argument. He was agitated and in his zeal to criticize was swept in the storm of his own passions. It is not unknown to the scholars of Islam that a Jihad with a sword is accepted as Jihad-e-Asghar (smaller or minor Holy War) while the struggle against one's own lust and Satan is accepted as the Jihade-Akbar (greater or major Holy War). And the proof of this is embodied in the text of the Quranic Verse. The author of Tafseer-e-Baizawi writes in his exegesis of this Verse, "And it is said that (in the said Verse) first Mujahideen are those who wage war against the Infidels and, secondly, Mujahideen are those who wage a Holy War against their own self (or lust--nafs). And the proof is the saying of Prophet Muhammad SAWS that, "We have turned from the Jihad-e-Asghar towards Jihad-e-Akbar."

Jihad-e-Akbar also includes Migration. When giving up the homeland is necessary for reasons and purposes of the religion, giving it up can never be excluded from the concomitants of Jihad, because when the love for the homeland becomes an Idol (Ilah) and impedes the way of Divine Love, it becomes a necessity of the dictum, "There is no god but God,' that this Idol (Ilah) be discarded. It is for this reason that the point has been argued on the basis of the said Quranic Verse. Iqbal says, "What is the war of the mo'min (Believer)? Migration towards the Friend (Allah)! Rejecting the world (Ma-sivallah), other than Allah is gaining the control of the lane of the Friend (Allah)." It is only in the teachings of Hazrat Mahdi AHS that you find all the aspects of Hijrat and its esoteric and exoteric specialties in the Jihad-e-Akbar. The text of the Quranic Verse, "La yastawil-qaa-iduuna.." also embodies the specialty of the Jihad-e-Akbar. And the commentators of the Qur'aan too have accepted this view. It is on this basis that the Quranic Verse has been used to argue the point in the above-mentioned parable. This is perfectly correct. To say that this delicate understanding is against comprehending the Quraan shows the paucity of the critic's own knowledge. Poet Bartari Hari says, "A flower petal can cut the core of a diamond? But a civilized and refined speech does not affect

an ignorant person." Immediately after the above Quranic Verse, comes the following one: "Lo! As for those whom the angels take in death while they wrong themselves, the angels will ask, "In what were you engaged?' They will say, "We were oppressed in the land. The angels will say, "Was not Allah's earth spacious (big enough) that you could have Migrated therein? As for such, their habitation will be hell, an evil journey's end.." This Verse relates to the hypocrites and it is determined that the retribution for giving up Hijrat is hell. Hence, Hijrat becomes obligatory (Farz) on principle. It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS has said under Allah's command that Hijrat is obligatory. Both the esoteric and exoteric specialties are included in it. If the situation demands that one should give up his abode, one should go to a safer place. Otherwise, rejecting world (tark-e-duniya), which is giving up the concealed polytheism (shirk-e-khafi) and self (Khudi), becomes the esoteric journey, which, in a way, is equal to esoteric Migration. Similarly, leaving the home, going to the place of the murshid and staying in his company to receive his bounty too is Hijrat. Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Syedanji Khatam-ulMurshideen RZ has said, "Establish your Daira and stay wherever you find peace and comfort to follow the religion (Deen)." This commandment of Hazrat Syedanji RZ is included in rukhsat (permitted).

Besides the commandments relating to the exoteric Migration, we find those relating to the esoteric Migration in the teachings of Hazrat Mahdi AHS. And this is the loftiest status of the Jihad-e-Akbar (the great or major Holy War). Please see Parable 268. The mention of the subliminal journey purports to mean esoteric journey, which relates to giving up self (Khudi) and things other than Allah. Without this, one cannot achieve application (Itlaqiyat), which is a necessary condition for the Vision of Allah. The incident relating to "Lan-Taraanii (You shall not see Me) in Qur'aan too witnesses the same thing that Prophet Musa AHS got the reply from Allah that "You shall not see Me." The reason for it was that the question by Prophet Musa AHS had the import of dualism and

strangeness (Duee and Ghairiyat). He had said, "O my Lord! Show me Thy countenance that I may behold it." This question embodies the same matters, which are against the Holiness and Purity of the Lord. They were the basis of the Mu'tazila criticism and disavowal of the justification of the Vision of Allah. And it is for this reason that Allah rejected the question. This was because the conditions of the Vision of Allah have no relationship with those of the material bodies. We have discussed this matter in some detail in our explications pertaining to the desire for the Vision of Allah.

Our belief is that even Hazrat Musa AHS was not personally at fault in asking (for seeing Allah). The purpose of his asking was to inform the mankind of God's Existence and Unity and the Glory of His DE anthropomorphism (Tanzeehi-Shan). It was also to show that it needed the application and the bestowal of the Vision (Nazar) that is needed to see Allah, which makes the seeing possible. Without this, it is impossible to see Him with the limited power of seeing in a limited manner. In the same manner, Prophet Ibrahim AHS had shown as an exemplary argument of the setting of the stars, the moon and the sun to explain the peculiarities of Allah Most High. Otherwise, imagining the moon and the sun to be the God is against the Glory of the Prophet-Hood and Divine Vice-regency. We have shown in the discussion on the Quranic Verse, "A-famankaana-alaa Bayyin-na-tim-mir-Rabbi-hii" that the Prophet-Hood cannot be achieved without Vilayat (Saint-Hood). This shows that every apostle and messenger of God receives the bounty (Faiz) of the Saint-hood. It means that at the stage of the knowledge (Ma'rifat) of the Existence and Unity of God, his rank would be very lofty in his capacity as ma'soom-anil-khata (infallible). At this level of knowledge his rank would be so high that he cannot consider anything other than Allah as his Ilah (worshipped deity).

The question by Hazrat Musa AHS, its reply and all the events following them guide towards the Glory of DE anthropomorphism of Allah Most High. Contrary to this, arguing about the personal deficiency (Nuqs) of Hazrat Musa AHS or his (Alleged) incapacity to see Allah violates the

principles of Islam and (the glory of) the Apostles AHS. Same is the case with finding fault of Hazrat Musa AHS or using this question and answer as an argument against the issue of the Vision of Allah Most High.

In short, the final purpose of the esoteric journey or migration (Safar or Hijrat) is achieving the glory of perishing in and seeing Allah Most High.

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیان علم خواندں

سعدیؔ بشوئے لوحِ دل از نقش غیراد ☆☆ علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت است (حضرت سعدیؒ)

ایسی روایات جن میں یہ مذکور ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے علم پڑھنے سے منع فرما دیا ہے اُن کا مطلب واضح ہو جانا ضروری ہے تاکہ اِن روایات کی نوعیت معین ہو جائے اور معلوم ہو کہ فی الحقیقت حضرتؑ نے مطلقاً تحصیلِ علم سے منع فرمایا ہے یا نہیں۔ منعِ علم سے متعلق جو روایات زیرِ نظر کتاب میں موجود ہیں اُن کے نشاتِ شاریہ ہیں۔ (581)،(159)،(166)، (167)،(168)،(169)،(172)۔اِس کے علاوہ نقلیات کی دوسری کتابوں میں اِسی مضمون کے مماثل روایات پائی جاتی ہیں وہ تمام روایات جن میں منعِ علم کا مضمون پایا جارہا ہو اِن کی تحقیق اِسی اُصول پر کی جانی چاہیے جو خود حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ " اگر آں نقل موافقِ کلامِ حق تعالیٰ است آں نقل درست و از من است۔۔الخ " یا ممکن ہو تو آپؑ ہی کے دوسرے فرامین کی مدد سے تطبیق کی جائے قرآنِ مجید میں علماء کی شان میں یہ آیات ہیں:-

(1) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ لا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿11﴾

(سورة المجادلة)

ترجمہ:- تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں (اور ایمان والوں میں) جو لوگ علم دیئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے درجہ بلند

کر دے گا اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُن سب کی خبر جاننے والا ہے۔

(2) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ (سورۃ المنکبوت۔49)

ترجمہ:- بلکہ وہ آیات (قرآن) روشن ہیں اُن لوگوں کے سینوں میں جو صاحبِ علم ہیں۔

(3) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ (سورۃ الزمر۔9)

ترجمہ:- کیا وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو جائیں گے ؟

(4) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (سورۃ فاطر۔27)

ترجمہ:- بے شک اللہ کے بندوں میں اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو (اللہ کو) جاننے والے ہیں۔اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "علم" اور "عالم" کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔اور دین سے علماء کو متعلق کر کے دکھایا گیا ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "علم" اور "عالم" کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔اور دین سے علماء کو متعلق کر کے دکھایا گیا ہے۔اِسی طرح اِس باب میں احادیث بھی موجود ہیں۔مثلاً:-

(1) العلم فريضه على كل مسلم و مسلمة ۔ترجمہ:- علم ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(2) انا مدينة العلم و على بابها: ترجمہ:- میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس شہر کے دروازہ ہیں۔

(3) فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على ساير الكواكب (ابو داؤد، ترمذی۔ ابن ماجه) ترجمہ:- عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی کہ تمام ستاروں پر چودھویں رات کے چاند کی۔

(4) فضل العالم على العابد كفضلى على ادنى رجل من اصحابى۔

ترجمہ:- (ترمذی نے ابو یمامہ سے روایت کی اور جس نے صحیح کہا ہے) عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی کہ مجھ کو میرے ادنیٰ درجہ کے کسی صحابیؓ پر ہے۔

(5) العلماء ورثة الانبياء ؛ ترجمہ:- علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

مذکورہ آیات واحادیث کے مضمون سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ "منعِ علم" کی روایات جو حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف

منسوب ہیں آیات واحادیث کے موافق نہیں ہیں۔ حالانکہ ضرورتِ علم سے متعلق روایات بھی موجود ہیں مثلاً روایات (21)، (161)،(163)،(164)،(169)،(236)،(278)، ہم یہاں اِس مسئلہ پر بغرضِ تطبیق نظر ڈالتے ہیں۔

"علم" کے معنی ہیں صرف "جاننا" لکھنا پڑھنا حصولِ علم کے ذرایع ہیں لیکن نفسِ علم نہیں ہیں۔ جس طرح انسان سونگھ کر بو کے ذریعہ اشیاء کا علم حاصل کرلیتا ہے اِسی طرح چکھ کر ذایقہ کے ذریعہ اور سنکر آوازوں پر سے بھی معلوم کرلیتا ہے کہ فلاں فلاں ہے۔ سب سے زیادہ تفصیلی علم بصارت سے تعلق رکھتا ہے اور حواسِ ظاہریہ و باطنیہ حصولِ علم کے جیسے معاون و مددگار ہیں ویسے ہی لکھنا پڑھنا بھی ضروری ذرایع ہیں۔ صناع، صنعت گری میں حسبِ موقع و محل بلحاظِ ضرورت جس طرح مختلف النوع و مختلف الوضع آلات کا استعمال کرتا ہے۔ اِسی طرح ایک انسان دوسرے انسان کے مافی الضمیر کے سمجھنے کے لیے بھی آلات کے طور پر حواسِ ظاہریہ و باطنیہ کے ذریعہ سمجھتا اور سمجھاتا ہے۔ اِس کے علاوہ خاص خاص آوازیں اور خاص خاص لکیریں بھی اُس نے وضع کرلی ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ اپنے دل کے احساسات و تجربات و مشاہدات کو بآسانی ظاہر کرسکتا ہے۔

اِن آوازوں اور لکیروں کو الفاظ و زبان کہتے ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں کے بسنے والے باشندوں نے اپنے اپنے طور پر جیسے جیسے الفاظ و لکیر وضع کرلیے ہیں اُن آوازوں اور لکیروں کو الفاظ و زبان کہتے ہیں۔ اور اِن میں وہی مستعمل اور اظہارِ مافی لضمیر کا ذریعہ قرار پاگئے۔ اِسی کا نتیجہ ہے جو آج دنیا میں کئی قسم کی زبانیں پائی جارہی ہیں۔

جب تک کوئی انسان کسی زبان کے استعمال کے طریقوں سے واقف نہ ہو اس زبان میں اپنا مطلب نہیں ادا کرسکتا اور نہ دوسرے کا مطلب خود جان سکتا ہے۔ ایک مجبورِ محض بن کر رہ جاتا ہے۔ اِس لیے دنیا کے ہر حصہ میں بلالحاظِ خصوصیتِ زبان

"الفاظ" کے علم و استعمال کو "جزولانیفک" کی حیثیت دے دی گئی۔ گفتگو تقریر و تحریر ضروریاتِ زندگی کے اہم لوازم قرار پا چکے۔

اِس کے باوجود ایسی نظیریں بھی موجود ہیں کہ ایک شخص تحریر سے بالکل واقف نہ ہو۔ لیکن کتابی معلومات میں بہت کچھ مہارت رکھتا ہے۔ یہ مہارت اِس کو کیسے حاصل ہو گئی۔ جب کہ وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتا! ماننا پڑے گا کہ اِس نے ایسے آدمیوں کی صحبت اختیار کی ہو گی جو کتابی علوم سے واقف تھے۔ اِن کے معلومات سنتے سنتے یہ بھی ایک عالم کی طرح اظہارِ معلومات میں اِسی حد تک حصہ لینے کے قابل ہو گیا جس حد تک کہ وہ جان چکا

ہم نے جو کہا کہ "لکھنا پڑھنا" نفسِ علم نہیں ہیں اِس کا یہی مطلب ہے۔ کیوں کہ اِس کے بغیر بھی انسان معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ کئی علماء ایسے گزرے ہیں اور بعض سرحدی و افغانی علماء کو خود ہم نے بھی دیکھا ہے جو منطق، فقہ، وغیرہ علوم کے ایک فنی جید عالم ہونے کے باوجود لکھ نہ سکتے تھے۔ کیوں کہ اُنھوں نے لکھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ اِسی طرح دائرے کے اُمی مہدوی، بمصداقِ فرمانِ حضرت مہدی علیہ السلام غیر مہدوی عالم پر غالب جو آجاتے تھے اِس کی بھی یہی وجہ تھی کیوں کہ دائرہ بندی کے فیوض و برکات اُنھیں حاصل تھے۔ گویا اُن کی یہ شیرازہ بندی تھی۔ روزانہ بیانِ قرآن سے رموز و حقایق عموماً سنا کرتے تھے۔ جس کی وجہ اُن کے قلوب، نورِ ایمان سے متجلی ہوتے اور اُن کے دماغوں میں بیانِ قرآن کے نقوش ثبت ہوا کرتے تھے۔ تواریخِ اغیار میں بھی اِس کا ثبوت موجود ہے چنانچہ ملا عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے:-

جمعے را ازیں سلسلہ ملازمت کردہ ام و اخلاق رضیہ و اوصافِ مرضیہ ایشاں را در فقرو فنا بمرتبۂ عالی دیدہ و بیانِ قرآن و اشارات و دقایق و معارف لطائف بے کسب علومِ رسمی چناں شنیدہ ام کہ اگر خواہند مجملے ازآنہا درقید کتابت آرند تذکرۃ اولیائے دیگر باید نوشت۔ (نجات الرشید قلمی تصوف فارسی نمبر 1564 کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن)

ترجمہ:- اِس سلسلہ (یعنی مہدویہ) کے بہت سے لوگوں کی خدمت میں رہا ہوں اُن کے پسندیدہ اخلاق اور پسندیدہ اوصاف کو فقر و فناء میں مرتبۂ عالی پر پایا۔ اگرچہ اُنھوں نے علمِ رسمی حاصل نہیں کیا تھا لیکن قرآن کا بیان اور اشارات و حقائق کی باریک باتیں

اور معرفت کے لطیف نکات میں نے اِس قدر سنے ہیں کہ اگر اُن میں سے کچھ مجمل طور پر قیدِ تحریر میں لانا چاہیں تو ایک اور " تذکرۃ الاولیاء" لکھنا ہو گا۔

حاصلِ کلام یہ کہ "علم" کے معنی ہیں صرف "جاننا" خواہ لکھنے پڑھنے کے ذریعہ جانے یا جاننے والوں کی صحبت میں رہ کر بغیر لکھے پڑھے جانے لیکن لکھنا پڑھنا علم کے اہم اور ضروری ذرایع ہیں۔

نفسِ علم کی اِس مختصر توضیح کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں کس علم کے جاننے والوں کی خصوصیت و فضیلت بیان ہوئی ہے۔ قرآنِ مجید علوم و آئین کا سمندر ہے جس میں قیامت تک ہونے والی انسانی دنیا کے لئے ہر دور میں پیش آنے والی ضروریات کو پورا کرنے والے مسائل بیان کر دیے گئے ہیں جس کی گواہی:- "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط" (سورۃ المآئدۃ۔3)

ترجمہ:- (میں نے تم پر نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا ہے۔) کے الفاظ بتا دے رہے ہیں اُن سارے علوم و آئین قرآنیہ کو کلی حیثیت سے بہ یک لفظ "علمِ دین" کہا جا سکتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے اِسی علم کی اہمیت ہے اِسی علم کے جاننے والوں کو فضیلت ہے۔ صوفیہ و محققین نے "علمِ دین" کی تقسیم اِس طرح کی ہے:-

علمِ دین:- فرضِ عین۔ فرضِ کفایہ؛ فرضِ عین:- علوم مکاشفہ – علومِ معاملہ فرضِ کفایہ:- علومِ شرعیہ۔ علومِ غیر شرعیہ

1۔ علومِ مکاشفہ سے مراد قرآنِ مجید کا وہ علم ہے جس کے ذریعہ طالبِ حق مطلوب کو پہنچ سکتا ہے اور وہ یقین ہے جو اِس نور کی جسے اللہ تعالیٰ بندہ کے دل میں ڈال دیتا ہے جس کی وجہ وجودِ باری تعالیٰ کا عرفان و ایقان "علم الیقین"، "عین الیقین" سے بڑھ کر "حق الیقین" کی منزل کو پہنچ جائے۔ غرض فناء و بقا کے لاہوتی منازل تک پہنچنے کے لیے جس علم کی ضرورت ہوتی ہے اِس کو "علمِ مکاشفہ" کہتے ہیں۔

2۔علومِ معاملہ سے مراد قرآنِ مجید کا وہ علم ہے جس کے ذریعہ مومن اپنے قلب پر نظر رکھتا ہے کہ ترک، ترکِ ماسوی اللہ کی کس حد تک پابندی ہو رہی ہے۔ جھوٹ، غیبت، ناجائز اُمور کی رغبت کسی طرح دل میں جگہ نہ پا سکے گی۔ اوامر و نواہی کی پابندی سے متعلق اپنے افعال پر نظر رکھنا تو اور بات ہے یہاں مومن اپنے قلبی ارادوں پر بھی کامل ضبط و قابو پانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اُمور کی تحصیل کو "علومِ معاملہ" کہتے ہیں اور یہ علومِ مکاشفہ کے اہم معاون ہیں۔

3۔علومِ شرعیہ سے مراد قرآنِ مجید کے وہ علوم ہیں جو عقاید و عبادات و معاملات سے تعلق رکھتے ہیں۔ تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، فقہ، اصولِ فقہ وغیرہ، نیز صرف و نحو، معانی و بیان وغیرہ ادبی علوم کو بھی علومِ شرعیہ میں شمار کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ خادمِ علومِ شرعیہ ہیں۔ اِن علوم سے واقفیت کے بغیر عامتہ الناس کا قرآنِ مجید کے عربی اعلیٰ اندازِ کلام کو سمجھنا مشکل ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی شروط و لوازم اور پیش آنے والے مختلف مسائل اور بیع و شرا، نکاح و طلاق و کالت وغیرہ معاملات جو تدبیرِ منزل اور عام اجتماعی معاشرتی اقتصادی اُمور اور سیاستِ مدن سے متعلقہ تمام مسائل کا علم اُنھیں مذکورہ "علومِ شرعیہ" کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

4۔علومِ غیر شرعیہ ایسے علوم ہیں جن کا راست استنباط قرآنِ مجید سے تو نہیں ہوتا لیکن وہ علوم تدبیرِ شخص، تدبیرِ منزل اور اجتماعی معاشرتی و اقتصادی اُمور کے اور سیاستِ مدینہ کے اہم ممد و معاون ہوتے ہیں۔ جیسے سائنس، فلسفہ، ریاضی، صنعت و حرفت وغیرہ جن کا جاننا معاشرتی نقطۂ نظر سے ضروری ہو۔ ایسے علوم کو بھی "علمِ دین" سے متعلق رکھا گیا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے فرمایا:-

العلم علمان علم الابدان علم الادیان ۔ترجمہ:- علم دو ہیں۔ ابدان کا علم۔ ادیان کا علم

اِس کے علاوہ "علومِ غیر شرعیہ میں بعض ایسے ہیں جو محض مضرت سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کہ جادو کا علم یا اور اِسی قبیل کے مضرت رساں علوم کو "علمِ دین" سے قطعاً تعلق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وجود اور اِس کی وحدانیت پر ایمان و اعتقاد کے بعد اُس کی طلب پیدا ہونا فطری لازمہ ہے جس کی توضیح طلبِ دیدارِ

خدا کی بحث میں کی گئی ہے۔اِس بحث میں جن اُمور کو واضح کیا گیا ہے اُس سے مترشح ہو کہ وجود و توحیدِ باری تعالیٰ کا علم و ایقان "اصل" ہے اور اس "اصل" کی نسبت کے لحاظ سے اِس کی نازل کی ہوئی شریعت "فرع"۔کیوں کہ جب تک خدا پر ایمان نہ لایا جائے اُس کے بھیجے ہوئے خلیفہ اور اُس کی نازل کی ہوئی شریعت پر ایمان کیسے لایا جاسکے گا۔چنانچہ تعلیمِ اسلام میں اقرارِ توحید کو مقدم رکھا گیا ہے جو پہلا کلمہ طیبہ کے نام سے مشہور ہے اور فی الحقیقت، نبوت و شریعت کی ضرورت، اقرار و معرفتِ توحید ہی کے لیے ہے۔

پس علمِ توحید کا ایقان جس درجہ ترقی پائے گا اتنا ہی تعلیمِ شریعت سے استفادہ میں کمال حاصل ہو گا۔جو نوعیت چراغ اور اِس کی روشنی کی ہے وہی نوعیت علومِ مکاشفہ و علومِ شرعیہ کی ہے۔توحید پر ایمان و اعتقاد ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے۔اِس کے طفیل علومِ شرعیہ سے خود مستفید ہونا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہر ایک کی قوتِ ایمان اور صلاحیتِ افادہ پر منحصر ہے۔یہاں شریعت و طریقت میں تفریق ہونے کے گمان کا کوئی موقع نہیں ہے۔ہم نے فرایضِ ولایت کے بیان کے تحت اِس امر کی توضیح کر دی ہے۔ملاحظہ ہو صفحہ ()

اِس کے علاوہ "علومِ مکاشفہ" و "علومِ شرعیہ" پر صوفیہ و محققین نے ایک نوعیت سے بھی بحث کی ہے مثلاً علومِ شرعیہ و غیر شرعیہ کا علم، عقل سے تعلق رکھتا ہے اور اُمورِ مکاشفہ کا علم، "عشق" سے تعلق رکھتا ہے۔اِس لحاظ سے جس طرح عشق اور علم میں فرق ہے اِسی طرح علومِ مکاشفہ و علومِ شرعیہ میں بھی فرق ہے۔

عشق کا پہلا لازمہ "ایقانِ تام" ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بغیر کسی ریب و تذبذب کے مقلدانہ شان جلوہ گر ہو جاتی ہے۔گویا عشق کا لازمہ تقلید ہے یا عشق کے لئے تقلید لازم! اِسی لیے محققین کرام نے تقلید کو عشق کا دوسرا نام دیا ہے۔حضرت بایزید بسطامیؒ کو دیکھو کہ اُنھوں نے آنحضرت ﷺ کی تقلید میں کس قدر بلیغ احتیاط برتی ہے۔آپ نے خربوزہ اِس بنا پر کھانے سے احتراز کیا تھا کہ اُنھیں معلوم نہ تھا کہ حضرت نبی ﷺ نے یہ پھل کس طرح تناول فرمایا ہے۔

کیفیتہا خیزد از صہبائے عشق ☆☆ ہست ہم تقلید از اسمائے عشق!

کاملِ بسطامؒ در تقلید فرد ☆☆اجتناب از خوردن خربوزہ کرد

اند کے اندر حراے دلنشیں ☆☆ترکِ خود کن سوئے حق ہجرت گزیں

(اقبالؔ)

چونکہ تقلیدِ احکامِ شرعیہ کے لیے عشق بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور عشق کا ارتقاء علومِ مکاشفہ و معاملہ ہی سے ہو سکتا ہے اِس لیے صوفیہ و محققینؒ نے اِن علوم کو فرضِ عین قرار دیا ہے۔

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولیں ہے عشق ☆☆☆ عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات (اقبلؔ)

جو حضرات، خلیفۃ اللہ کی صحبت میں تھے اُن کو بڑی سہولت یہ حاصل تھی کہ خلیفۃ اللہ کی ذات سے اپنی اپنی استعداد و صلاحیت کے موافق استفادہ کر سکتے تھے۔ اُس کے عمل کو دیکھ کر اپنا عمل درست کر لیتے اور جن مسائل میں شبہات ہوتے رفع کر لیتے تھے۔ اِس طرح بلحاظِ تقلید و علم و عمل، دین کے بلند مراتب پر فائز ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ اُن کی نماز معراج المومنین کی حیثیت رکھتی تھی۔

روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام جب خراسان میں تھے ایک عالم، خدمتِ فیضِ درجت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھی نماز کے احکام نہیں جانتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا مجھے علم نہیں یہ لوگ داڑھیاں لمبی کر چکے اور اتنا نہیں جانتے۔ اُن سے کہو کہ ایک دوسرے سے سیکھیں۔ پھر چند دن بعد ایک دفعہ اِسی عالم نے عرض کیا کہ آپ کے ساتھی نماز پڑھنا نہیں جانتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایسی نماز جیسی کہ یہ ادا کرتے ہیں تم ادا تو کر لو! (روایت 163) انصاف نامہ باب دہم میں یہ روایت میاں ملک جیو بن برخوردارؓ سے مروی ہے۔

اِس روایت سے دو باتیں معلوم ہو رہی ہیں۔ ایک یہ کہ حضرتؑ نے شرعی علوم سیکھنے کی ضرورت ظاہر فرمائی اور حکم دیا کہ جو نہ جانتے ہوں اُن سے کہو کہ سیکھیں۔ دوسری یہ کہ آپؑ کی فیض مآب تعلیم و تربیت کے طفیل آپؑ کے متبعین کی عبادات

صرف پابندِ رسمیات ہی نہ تھیں بلکہ معناً اعلیٰ مراتب کے حامل تھیں اس لئے اُس خراسانی عالم کو حکم دیا کہ تم بھی ایسی ہی نماز ادا کریں جیسی کہ یہ میری صحبت میں رہنے کی وجہ سے ادا کر رہے ہیں۔ استاد ناخان علامہ نے یہاں اِس واقعہ کے ذکر کی ضرورت ظاہر فرمائی کہ 1241ھ ہجری میں جب کہ کانفرنس مہدویانِ ہند بمقام چن پٹن بصدارت مولوی محمد بہادر خاں صاحب (بہادر یار جنگ المشہور بہ قائدِ ملت مرحوم) منعقد ہوئی تھی ایک اجلاس میں یہ فقیر تقریر کر رہا تھا، اثنائے تقریر، صدرِ موصوف نے خواہش ظاہر کی کہ "حضرت امامنا علیہ السلام کی نسبت "ممانعتِ تحصیلِ علم" کے احکام جو مشہور ہیں اور جن پر بعض مخالفین نے اعتراض بھی کئے ہیں اُس کی حقیقت واضح کی جائے"۔! احقر نے اُس وقت اِن خیالات کا اظہار کیا۔

مہدیٔ موعودؑ خلیفتہ اللہ آفتابِ ولایتِ محمدیہ کے فیضان سے جو لوگ مستفید ہو رہے تھے گویا وہ دین کے اصل مقاصد عرفان کے منازل طئے کر رہے تھے۔ عشق کی لَو اُن میں پیدا ہو جاتی تھی جو "علوم مکاشفہ و معاملہ" کی اصل ہے اور ذکرِ خفی کی تلقین سے نورِ یقین اُن میں جلوہ گر ہو جاتا تھا۔ طریقِ عبادات، اہتمامی مسائل اور عام معاملات کے ضروری احکام وقتاً فوقتاً حسبِ موقع و ضرورت معلوم ہوتے جاتے تھے۔ اِس کی تحصیل کے لیے خاص طور پر منہمک ہو جانے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ خواہ احکامِ ظواہر کی تحقیق ہو یا مسائلِ باطن کی تصحیح، حضرت مہدیٔ موعودؑ کی ذاتِ قدسی صفات سے استفادہ لازم تھا کیوں کہ یہ ایک اہم اور قطعی ذریعہ موجود تھا۔

جس طرح دن میں جب کہ آفتابِ عالم ضیابار ہو، گھی اور تیل کے چراغ یا برقی قمقمے روشن کرنا ابلہی کا موجب ہو جاتا ہے اِسی طرح آفتابِ ولایتِ محمدیہؐ کے ہوتے ہوئے مفسرین و محدثین و فقہاء کی تصانیف و تالیفات کی طرف رجوع ہونا غیر ضروری بے محل، لاحاصل تھا۔ اِسی لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے بتلائے ہوئے مشاغل کو چھوڑ کر من مانے مضامین و کتب کا مطالعہ کرنے سے باز رکھا ہے۔ جن روایات میں کتاب کے مطالعہ اور تحصیلِ علم کی ممانعت پائی جاتی ہے اُس کی علتِ غائی یہی ہے کیونکہ ام الکتاب (قرآن) کا حاصل جو عشقِ الٰہی ہے اِسی سے اپنے متبعین کو بہرہ مند اور احوال و مقامات کے اعلیٰ مدارج سے مستفیض کرنا مقصود تھا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "قرآن عشق نامہ است" (نقلیاتِ میاں

سید عالمؒ) اسی لیے عشق کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں، جب کہ تعلیمِ عشق ام الکتاب ہے اور عشق علومِ مکاشفہ کے لیے لازم ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے متبعین کو عشق ہی کی تعلیم دی اور اِسی کے ارتقاء میں منہمک و مشغول رکھا۔ تو اِس کا یہ مطلب ہوا کہ حضرتؑ نے علمِ دین جو شقِ محققینِ اکابر اہلِ سنت کے پاس فرضِ عین مسلم ہے اِسی کی تعلیم و تربیت بحکمِ خدائے تعالیٰ نہایت اہتمام سے فرمائی۔ جس کے ذریعہ " فنا فی اللہ بقا باللہ " کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے۔ امامنا علیہ السلام نے اِسی دولت کے خزانے لٹائے اور اپنے صحابہ کرامؓ کو اِسی میں منہمک رکھا اور یہی آپؑ کے شایانِ شان تھا۔ اِس اہم مقصد کے حصول میں جو کام بھی حائل آسکتا ہو اس مصروفیت سے منع فرمادیا کرتے تھے۔ اِس حقیت کی موجودگی میں یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ آپؑ نے " تحصیلِ علم " سے مطلقاً منع فرمادیا ہے۔!! پس ماننا پڑے گا کہ علمِ دین کے اہم حصے کی تکمیل سے جو فرضِ عین تسلیم کیا جاتا ہے مستفیض فرمایا۔ جس کے لیے اِس سے بہتر قطعی و واجب الایقان و معصوم عن الخطا والنسیان ہستی سے استفادہ کا موقع حاصل ہونا محال تھا۔

علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن
عشق نے مجھ سے کہا علم ہے تخمین و ظن
بندۂ تخمین و ظن کرم کتابی نہ بن

عشق سراپا حضور، علم سراپا حجاب
عشق کی گرمی سے ہے، معرکۂ کائنات
علم مقامِ صفات، عشق تماشائے ذات
عشق سکون و صفات، عشق حیات و ممات

علم ہے پیدا سوال، عشق ہے پنہاں جواب

عشق کے ہیں معجزات، سلطنت و فقر و دیں
عشق کے ادنیٰ غلام، صاحبِ تاج و نگیں
عشق مکان و مکیں! عشق زمان و زمیں
عشق سراپا یقیں، اور یقین فتحِ باب

شرعِ محبت میں ہے، عشرتِ منزل حرام
شورشِ طوفاں حلال، لنتِ ساحل حرام
عشق پہ بجلی حلال، عشق پہ حاصل حرام
علم ہے ابن الکتاب، عشق ہے اُم الکتاب (اقبالؔ)

اِس کے علاوہ مستند روایات سے ثابت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے علومِ شرعیہ کی تحصیل سے بھی منع نہیں فرمایا ہے چنانچہ روایت ہے کہ:- علماء نے سوال کیا کہ آپؑ علم پڑھنے سے منع کرتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ محمد رسول اللہ ﷺ کا تابع ہے جو کچھ حضرت رسول اللہ ﷺ نے منع نہ فرمایا ہو بندہ کیسے منع کرے گا۔ بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم سے ذکرِ دوام کو فرض کہتا ہے جو کچھ مانعِ ذکر ہو وہ ممنوع ہے۔ (روایت 22)

دینِ اسلام کا فلسفۂ اخلاق تصوف اتنا ارفع و اعلیٰ اور مکمل ہے کہ جس کی ہر بات میں خوبی ہی خوبی ہے۔ علومِ شرعیہ کی تحصیل کے بھی آداب ہیں۔ عزو جاہ، کبر و غرور، مجادلہ و مکابرہ، فتنہ و فساد سے بچنے کی ضرورت رہتی ہے نفسِ امارہ کے غلبہ و تسلط سے بچ کر صرف دین ہی مقصود رہنا لازم ہے۔ ورنہ یہی دین جو علومِ شرعیہ سے متعلق ہے "حجابِ اکبر" بن جاتا ہے۔ اِسی لیے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:-

" کسے که بسیار خواند ۔ بسیار خوار شده غلبۂ طلبِ دنیا گردد و گرنه در عجب افتداء انچه بنده گوید براں عمل دارید تا بینا گردید۔(روایت 173)اور(حاشیہ شریف)

یعنی جو شخص بہت پڑھ لیتا ہے طلبِ دنیا کے غلبہ کی وجہ (دینی حیثیت میں) بہت خوار ہو جاتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو عجب (غرور) پیدا ہو جاتا ہے اِس لیے بندہ جو کچھ کہتا ہے اِس پر عمل کرو تا کہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو سکو۔"

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سادہ لوح اُمی، قبولیتِ دین میں ان پڑھے لکھے آدمیوں پر سبقت لے جاتے ہیں جو کج فطرت اور ضدی و ہٹ دھرم واقع ہوں۔ کیوں کہ جن لوگوں کا میلانِ طبعی نفس پرستی کی طرف نہ ہو ان کو علم بھی آجائے اور علم سے اصلاح کے بجائے اپنے خواہشاتِ نفسانی کا اتباع کرنے میں علم سے مدد لینے لگیں تو لازماً "من ہم چیزے ہستم" کا تخیل اُن کے قوائے نفسانہ پر طاری رہے گا۔ جس کی وجہ اپنے مسلمات اور اپنے غور کردہ خیالات کے خلاف کوئی بات سننے اور اپنی اصلاح کی طرف مائل ہونے کی اُن سے بہت کم توقع کی جاسکتی ہے۔ اِسی لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان نقل کیا گیا ہے کہ:-

میں اللہ کے حکم سے مردہ کو زندہ کر دینے میں عاجز نہیں ہوں لیکن عالمِ احمق کی تفہیم سے عاجز ہوں(روایت 163)

علم اگر کج فطرت وبد گوہر است ** پیشِ چشمِ ما حجابِ اکبر است (اقبالؔ)

حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے صحابی بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا کہ:-

" اگر شما پیش ازیں علم خوانده بودے مرا قبول نه کردید"۔

یہ روایت انصاف نامہ میں بھی درج ہے۔ مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے اس روایت سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ امامنا علیہ السلام پر بے علم جاہل لوگ ہی ایمان لایا کرتے تھے۔ حالانکہ حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ اور دیگر حضرات کی تالیفات جو عربی و فارسی زبان میں ثبوتِ مہدیت پر لکھی گئی ہیں مولفِ مذکور کے زیرِ نظر تھیں۔ اور قاضی منتخب الدین جونیریؒ وغیرہ جلیل القدر علماء کی ایک طویل فہرست سے ناواقف نہ تھے۔ کیوں کہ اُن سب کا ذکر اُن کتابوں میں موجود تھا۔ جن پر سے اُنھوں نے اعتراضات وضع کیے ہیں۔ اِس کے علاوہ تواریخِ اغیار میں بھی اِس کے تذکرے موجود تھے۔ یہ سب تفصیلات، مولفِ ہدیہ کے

پیشِ نظر تھیں۔ کیا اِن حقائق کی موجودگی میں ان کا مذکور الصدر بیان ان ہی کے میلانِ طبعی کا آئینہ دار نہیں ہے؟

اِس کے قطع نظر منعِ علم کے بارے میں جن کتابوں کی روایات پر سے اُنھوں نے اعتراض کیے ہیں اُن میں یہ روایت بھی موجود ہیں۔ مثلاً روایت ہے کہ:-

"اگر کوئی حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کرتا کہ اجازت ہو تو علمِ ظاہری کی تحصیل چھوڑ دوں۔ اگر واعظ ہوتا تو عرض کرتا کہ وعظ چھوڑ دوں اگر کاسب ہوتا تو عرض کرتا کہ کسب چھوڑ دوں تاکہ ذکر قائم ہو ہر ایک کو جواب فرماتے کہ کیوں چھوڑتے ہو ذکر کی کوشش کرو۔" (روایت 167)

نیز روایت ہے کہ:-

"حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص علم نہ پڑھا ہو، بیانِ قرآن کرے تو وہ بے دیانت ہے مگر سماع کے طریقہ پر جو کچھ سنا ہو نقل کی طرح بیان کر دے (تو مضائقہ نہیں) روایت 136

نیز ایک روایت آگے مذکور ہو چکی کہ منعِ علم سے متعلق علماء کے جواب میں آپؑ نے فرمایا:-

"حضرت رسول اللہ ﷺ نے جو منع نہ فرمایا ہو بندہ کیسے منع کرے گا۔ (روایت 22)

مقامِ غور ہے کہ یہ روایات اُنھیں کتابوں میں موجود ہیں جو مولفِ ہدیۂ مہدویہ کے زیرِ نظر تھیں۔ اِن روایات کو چھپا رکھ کر محض اپنے منشاء و نیت کی تکمیل کی غرض سے صرف محتاجِ تشریح و تطبیق روایات کو پیش کر کے مخالف مفہوم عاید کر دینے کی ایسی کوشش کو بے دیانتی اور عصبیتِ جاہلیہ کے سوائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اِس کے علاوہ اُنھیں کتابوں میں ایسی روایات بھی موجود ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے جن صحابہؓ کو پہلے مطالعہ سے منع فرمایا تھا بعد میں خود اجازت مرحمت فرمائی ہے چنانچہ حضرت میاں عبدالفتح سے روایت ہے کہ:-

"شہر نہر والہ میں بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہٗ کے ہاتھ میں، کتابِ میزان دیکھ کر حضرت نے پوچھا کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کیا کتاب ہے حضرتؑ نے اُن کے ہاتھ سے کتاب لے لی اور چلے گئے۔ چند دن بعد ناگور میں بھی میاں مذکور کے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر منع فرمایا۔ اِس کے بعد اُنھوں نے علم پڑھنے کی ہوس پوری طرح منقطع کر دی۔ ایک عرصہ بعد خراسان میں حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نظامؓ سے فرمایا کہ کچھ علمِ حدیث پڑھو جب کوئی قابل ہو جائے تو اُس کے لئے پڑھنا باعثِ نقصان نہیں۔ (انصاف نامہ باب 10)

نیز روایت ہے کہ:- "میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہٗ قیلولہ کے وقت ہاتھ میں حدیث کی کتاب رکھے ہوئے تھے۔ اتفاقاً حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ میاں نظامؓ کیا مطالعہ کر رہے ہو؟ عرض کیا کہ حدیث (کی کتاب) ہے۔ آپؑ نے فرمایا حدیث کی کتاب رکھ دو ذکر میں مشغول رہو۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام، میاں نظامؓ کے حجرہ میں تشریف لائے اور فرمایا وہ حدیث (کی کتاب) کہاں ہے جس کا تم مطالعہ کر رہے تھے؟ میاں نظامؓ نے عرض کیا کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں۔ فرمایا ڈھونڈ لاؤ۔ آپ نے وہ کتاب تلاش کر کے پیش کر دی۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ حدیث کی اِس کتاب کا مطالعہ کرو اِس میں بھی مقصود خدا ہے۔ (روایت 161) نیز روایت ہے کہ:-

ایک روز حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ اپنے ہاتھ میں کتاب رکھے ہوئے تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے پوچھا کونسی کتاب ہے؟ آپؓ نے عرض کیا "تمہید" ہے۔ فرمایا ذکر کی کوشش کرو تا کہ کیفیت پیدا ہو اور اِس کو سمجھنے کی قوت حاصل ہو۔ (روایت 166) اِن روایات سے ظاہر ہے کہ امامنا علیہ السلام نے کتاب کے مطالعہ سے یا علم حاصل کرنے سے بعض وقت منع جو فرمایا اِس کا ایک مقصد نورِ ایمان کی قوت بڑھانا بھی تھا۔ کیونکہ قرآن سمجھنے کے لیے نورِ ایمان حاصل رہنا ایک بنیادی امر ہے اِسی لیے آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ "قرآن سمجھنے کے لیے نورِ ایمان کافی ہے۔" (روایت 165) کیوں کہ اِس کے بغیر اعتقاد و جازم اور یقینِ واثق اور مطالب کا انکشاف حاصل ہونا دشوار ہے۔

اِک دانشِ نورانی اِک دانشِ برہانی ☆☆☆ ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی (اقبالؔ)

اب یہ بات بخوبی ظاہر ہو چکی کہ جو لوگ حضرت کی صحبت میں تھے اُن کا مقصد "علمِ لدنی" کی تحصیل تھا۔ اِس لیے حضرتؑ کے بتلائے ہوئے مشاغل میں اُن کا انہماک ضروری تھا۔ ہر ایک کی صلاحیت کے لحاظ سے جو اُمور اِس کے انہماک و محویت میں خلل انداز ہونے والے ہوں اُن اُمور سے آپؑ کا منع فرمانا حصولِ مقصد کے ا، قتضا کے عین مطابق تھا۔ خواہ وہ تلاوتِ قرآن و حدیث و تفسیر ہی کیوں نہ ہو۔ آج بھی جو مومن اِس جانب مائل ہوں اُن پر اپنے مرشدِ طریقت کی ہدایات کی پابندی عاشقانہ اور والہانہ جذبات کے ساتھ لازم ہوتی ہے۔ اِسی لیے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:-

"اگر کوئی شخص ایک ہزار سال عبادت کرے اور وہ عبادت مقبول شدہ بھی ہو تو وہ بندہ کی ایک نظر کے اثر کے برابر نہیں ہے۔ (روایت 109) کیونکہ آپؑ کی نظر کیمیاء اثر سے مقصودِ عبادت یعنی معبودِ حقیقی کا عرفان حاصل ہو جاتا تھا!!!

عِلم کی حد سے پرے بندۂ مومن کے لیے ☆☆☆ لنتِ شوق بھی ہے نعمتِ دیدار بھی ہے (اقبالؔ)

☆☆☆☆☆

Roman Translation

Tauzih-e-Riwayaat dar Bayan-e-Ilm Khawnadan

In Aayaat se zahir hai ke Allahu Ta'aala ne "Ilm" aor "Aalim" ki fazilat bayan farmaee hai aor Deen se Ulama' ko muta'liq kar ke dikhaya gaya hai. Isi tarah is baab mein Ahaadees bhi maujood hain. Maslan:-

(1) العلم فريضه على كل مسلم و مسلمة

Translation:- Ilm har Musalman mard aor aurat par farz hai.

(2) انا مدينة العلم و علي بابها **Translation:- Mein Ilm ka Shaher huin aor Ali us-ka darwazah hain.**

(3) فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سایر الکواکب (ابو داؤد، ترمذی ابن ماجه)

Translation:- Abid par Aalim ki fazilat aisi hai jaisi ke tamaam sitataun par Chaudhwein raat ke chand ki.

(4) فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنی رجل من اصحابی۔ **Translation:- (Tirmizi ne Abu Yamamah se Riwayat ki aor jis ne sahih kaha hai) Abid par Aalim ki fazilat aisi hai jaisi ke mujh ko mere adna darje ke kisi Sahabi RZ par hai.**

(5) العلماء ورثة الانبیاء **Translation:- Ulama' Ambiya' ke waris hain.**

Mazkoora Aayaat wa Ahadees ke mazmoon se ba-zahir yahi maloom hota hai ke "Mana-e-Ilm" ki Riwayaat jo Hazrat Mahdi AHS ki taraf mnsoob hain Aayaat wa Ahadees ke muafiq nahin hain. Halanke zaroorat-e-Ilm se mutaliq Riwayaat bhi maujood hain, maslan Riwayaat 21,

161,163,164,169,236,278, hum yahan is masale par bagharz-e-tatbeeq nazar dalte hain. "Ilm" ke ma'ni hain sirf "Jan-na" likhna padhna husool-e-Ilm ke zaraye hain laikin nafs-e-Ilm nahin hain. Jis tarha insan soongh kar boo ke zarye ashya' ka ilm hasil karleta hai isi tarha chak kar zayeqe ke zarye aor sun-kar aawaazaun par se bhi maloom karleta hai ke fulan fulan hai. Sab se ziyadah Tafseeli Ilm basarat se-ta'aluq rakhta hai aor hawaas-e-zahirya wa batiniya husool-e-Ilm ke jaise ma'oon wa madadgaar hain waise hi likhna padhna bhi zaroori zaraye hain. Sana', Sanat-Giri mein hasb-e-mauqa' wa mahel ba-lehaaz-e-zaroorat jis tarha mukhtalifun-nau wa mukhtaliful waza' aalaat ka istemaal karta hai. Isi tarha aik insan dosre insan ke ma-fiz-zameer ke samjhne ke liye bhi aalaat ke taur par hawas-e-zahirya wa batiniya ke zaraye samjhta aor samjhate hai. Is ke ilawa khas-khas aawaazein aor khas-khas lakeerein bhi us-ne waza' karli hain jin ke zariye woh apne dil ke ehsaasaat wa tajrabaat wa musha-hidaat ko ba-aasaani zahir kar sakta hai.

In aawaazaun aor lakeeraun ko alfaaz wa zaban kahte hain. Duniya ke mukhtalif hissaun mein basne wale bashindaun ne apne-apne taur par jaise-jaise alfaaz wa lakeerein waza' kar liye hain un aawaazaun aor

lakeeraun ko alfaaz wa zaban kahte hain. Aor is mein wahi musta'mil aor izhaar-e-ma-fiz-zameer ka zarya qarar pagaye. Isi ka natijah hai jo aaj duniya mein kaee qism ki zabanein paee jarahi hain. Jab tak koi insan kisi zaban ke istema'l ke tareeqaun se waqif na ho is-zaban mein apne matlab nahin ada kar sakta aor na dosre ka matlab khud jan sakta hai aik majboor-e-mahez ban kar rah jata hai. Is liye duniya ke har hisse mein bila lehaaz-e-khusoosiyat-e-zaban "Alfaz" ke ilm wa istema'l ko " Juzwe-lanifak" ki haisiyat de di gaee. Guftugu taqreer wa tahreer zaroorat-e-zindagi ke ahem lawazim qaraar pachuke. Is ke bawajood aisi nazeerein bhi maujood hain ke aik shakhs tahreer se bilkul waqif na ho laikin kitabi ma'loomaat mein bahut kuch maharat rakhta hai yeh maharat is ko kaise hasil hogaee jab ke wo likhna padhna nahin jan-ta ! man-na padega ke is ne aise aadmiyaun ki sohbat akhtiyaar ki hogi jo kitabi uloom se waqif the. In ke ma'loomaaat sunte-sunte yeh bhi aik Aalim ki tarah izhaar-e-maloomaat mein usi had-tak hissa lene ke qabil hogay jis had tak ke wo jan-chuka. Hum ne jo kaha ke "likhna padhna" nafs-e-ilm nahin hain is ka yahi matlab hai kuin ke is ke baghair bhi insan maloomat hasil karsakta hai. Kaee Ulama aise guzre hai aor baaz sarhadi wa afghani Ulama ko khud hum ne bhi dekha hai jo Mantiq, Fiqh waghaira uloom ke aik fanni jaiyad aalim hone ke bawajood likh na sakte the kuin ke unhuine likhne ki koshish hi na ki. Isi tarha Daire ke Ummi Mahdavi, ba-misdaaq-e-farman-e-Hazrat Mahdi AHS ghair Mahdavi Aalim par ghalib jo aate the is-ki bhi yahi wajhe thi kuin ke Daira Bandi ke fayooz wa barakaat unhein hasil the. Goya un ki yeh shirazah bandi thi. Rozana Bayan-e-Qur'aan se rumooz wa Haqaeq umooman suna karte the. Jis ki wajhe un ke quloob, Noor-e-Iman se mutajalli hote aor un ke damaghaun mein Bayan-e-Qur'aan ke nuqoosh sabt howa karte the. Tawaree-e-Aghiyaar mein bhi is ka saboot maujood hai, chuna che Mullah Abdul Qadir Badaeyooni ne likha hai:-

Translation:- Is-silsile (yani Mahdavia) ke bahut se logaun ki khidmat mein raha huin un-ke pasandeedah akhlaq aor pasandeedah ausaaf ko

faqr wa fana' mein martaba-e-aalee par paya. Aghar-che unhuin ne Ilm-e-Rasmi hasil nahin kiya tha laikin Qur'aan ka Bayan aor Isharaat wa Haqaeq ki bareek batein aor mua'rifat ke lateef nukaat mein ne is qadar sune hain ke agar un-mein se kuch mujmil taur par qaid-e-tahreer mein lana chahein to aik aor "Tazkiratul Awliya" likhna hoga. Hasi-e-kalam yeh ke "Ilm" ke ma'ni hain sirf "jan-na" khaw likhne padhne ke zarye jane ya nan-ne walaun ki sohbat mein rah kar baghair likhe padhe jane laik likhna padhna Ilm ke ahem aor zaroori zaraye hain.

Nafs-e-Ilm ki is mukhtesar tauzih ke ba'ad dekhna yeh hai ke Qur'aan wa Hadees mein kis Ilm ke janne walaun ki khusoosiyat wa fazilat bayan huwi hai. Qur'aan-e-Majeed uloom wa aaeen ka samandar hai jis mein Qiyamat tak hone wali insani duniya ke liye har daur mein paish aane wali zarooriyaat ko pura karne wale masael bayan kardiye gaye hain jis ki gawahi:- "اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط" (سورۃ المآئدۃ۔3)

Translation:- (mein ne tum par ne'mat puri kardi hai aor tumhare liye Deen-e-Islam ko pasand kiya hai.) ke alfaaz bata de rahe hain un sare uloom wa aaeen-e-Qur'aniya ko kulli haisiyat se ba-yak lafz "Ilm-e-Deen" kaha jasakta hai. Islami nuqta-e-nazar se isi Ilm ki ahmiyat hai isi Ilm ke janne walaun ko fazilat hai. Sufiya wa Muhaqiqeen ne "Ilm-e-Deen" ki taqseem is tarha ki hai:-

علمِ دین: فرضِ عین۔ فرضِ کفایہ: فرضِ عین:علوم مکاشفہ علومِ معاملہ فرضِ کفایہ: علومِ شرعیہ۔ علومِ غیر شرعیہ

1) **Uloom-e-Mukaka Shifah:- Se murad Qur'aan-e-Majeed ka woh Ilm hai jis ke zarye Talib-e-Haq Matloob ko pahunch sakta hai aor woh yaqeen hai jo is noor ki wajhe qaem hota hai jise Allahu Ta'aala Bande ke dil mein daldeta hai jis ki wajhe wajood -e-Bari Ta'aala ka Irfan wa Eqaan "Ilmul Yaqeen", "Ainul Yaqeen" se badh kar "Haqqul Yaqeen" ki manzil ko pahunch jaye. Garz Fana' wa Baqa ke Lahooti Manazil tak pahunchne ke liye jis Ilm ki zaroorat hoti hai is ko "Ilm-e-Mukashifah" kahte hain.**

2) **Uloom-e-Mua'milah:- Se murad Qur'aan-e-Majeed ka woh Ilm hai jis ke zarye Mo'min apne qalb par nazar rakhta hai ke Tark, Tark-e-Masiwallah ki kis had tak pabandi horahi hai. Jhoot, Geebat, Na-Jaez umoor ki raghbat kisi tarha dil mein jage na pasake gi. Ooamr wanawahi ki pabandi se mutalliq apne afa'l par nazar rakhna to aor baat hai yahan Mo'min apne qalbi iradaun par bhi kamil zabt wa qaboo pane ki koshish karta hai. Aise hi omoor ki tahseel ko "Uloom-e-Mua'mila" kahte hain aor yeh Uloom-e-Mukashifah ke ahem ma'awoon hain.**

3) **Uloom-e-Shariya:- Se murad Qur'aan-e-Majeed ke woh Uloom hain jo Aqa'ed wa Ibadaad wa Maloomaat se-ta'lluq rakhte hain. Tafseer, Osool-e-Tafseer, Hadees, Osool-e-Hadees, Fiqh, Osool-e-Figh waghairah. Neez Sarf-e-Nahu, Muani wa Bayan waghairah adabi Uloom ko bhi Uloom-e-Shariya mein shumaar kiya gaya hai. Kuinke yeh Khadim-e-Uloom-e-Shariya hain. In Uloom se waqifyat ke bagair Aamtunnaas ka Qur'aan-e-Majeed ke Arabi aalaa andaaz-e-Kalaam ko samajhna mushkil hai. Namaz, Roza, Hajj, Zakawt ki shuroot wa lawazim aor paish aane wale Mukhtalif masael aor bai' wa shara, Nikah wa Talaq wikalat waghaira mua'milaat jo tadbeer-e-Manzil aor aam ijtema'ee mua'ashirat iqtesadi omoor aor Siasat-e-Madan se mutalliqa tamaam masael ka Ilm in-hein mazkoora "Uloom-e-Shariya" ke zarye ho sakta hai.**

4) **Uloom-e-Ghair Shariya:- Aise Uloom hain jin ka rast istembaat Qur'aan Majeed se to nahin hota laikin woh Uloom tadbeer-e-shakhs, tadbeer-e-manzil aor ijtema'ee muashiraati wa iqtesadi omoor ke aor siasat-e-mdina ke ahem mamdo wa maoon hote hain. Jaise Science, Falsafa, Riyazi, Sana't wa Hirfat waghaira jin ka janna meashiraati nuqta-e-nazar se zaroori ho. Aise Uloom ko bhi "Ilm-e-Deen se muta'liq rakha gaya hai. Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya:-** العلم علمان علم الابدان علم الاديان ۔ **Ilm do hain. Abdaan ka Ilm -Adyaan ka Ilm.**

Is ke ilawa "Uloom-e-Gair Shariyah mein ba'az aise hain jo mahez mazrat se-ta'lluq rakhte hain jaise ke jado ka Ilm ya aor isi qabeel ke mazrat rasah Uloom ko "Ilm-e-Deen" se qata'n ta'lluq nahin hai.

Allahu Ta'aala ke wajod aor is ki wahdaniyat par Iman wa Aeteqad ke ba'ad us ki talab paida hona fitri lazima hai. Jis ki tauzih Deedar-e-Khuda ki bahes mein ki gaee hai. Is bahes mein jin omoor ko wazeh kiya gaya hai us se mutashareh ho ke wajode wa Tawheed-e-Bari Ta'aala ka Ilm wa Eqaan "Asl" hai aor is "Asl" ki nisbat ke lehaaz se is ki nazil ki huwee shariyat "faro". Kuin ke jab tak Khuda par Iman na laya jaye us-ke bhaije huwe Khalifah aor us-ki nazil ki huwee Shariyat par Iman kaise laya jasakega. Chunache Taleem-e-Islam mein iqraar-e-Tawheed ko muqaddam rakha gaya hai jo pahla Kalimah-e-Taiyabah ke naam se mashhoor hai aor fil-haqeeqat, Nubuwat wa Shariyat ki zaroorat, Iqraar wa Muarifat-e-Tawheed hi ke liye hai.

Pas Ilm-e-Tawheed ka Eqaan jis darje taraqqi payega utna hi Ta'leem-e-Shariyat se istefade mein kamal hasil hoga. Jo tauwiyat chiraagh aor is ki roshini ki hai wahi nau-wiyat Uloom-e-Mukashifah wa Uloom-e-Shariya ki hai. Tawheed par Iman wa A;eteqaad har fard ka zati muamilah hai. Is-ke Tufail Uloom-e-Shariyah se khud mustafeez hona aor dosraun ko fayedah pahunchana har aik ki quwwat-e-Iman aor salahiyat-e-Ifadah par munhasir hai. Yahan Shariyat wa Tareeqat mein tafreeq hone ke guman ka koi mauqa nahin hai. Hum ne Faraez-e-Vilayat ke bayan ke tahet is amr ki tauzih kardi hai. Mulahez ho. Is ke ilawa "Uloom-e-Mukashifah" wa "Uloom-e-Shariyah" par Sufiyah wa Muhaqiqeen ne aik nau-wiyat se bhi bahes ki hai, maslan Uloom-e-Shariyah waghairah ka Ilm, Aql se-ta'lluq rakhta hai aor omoor-e-Mukashifah ka Ilm, "Ishq" se-ta'lluq rakhta hai. Is lehaz se jis tarha Ishq aor Ilm mein farq hai usi tarha Uloom-e-Mukashifah wa Uloom-e-Shariyah mein bhi farq hai. Ishq ka pahla lazimah "Eqaan-e-Taam" hai jis ka natijah yeh hota hai ke baghair kisi raib wa tazabzub ke Muqallidanah Shan Jalwahgar ho jati hai. Goya Ishq ka lazmah taqleed hai ya Ishq ke liye Taqleed lazim! Isi liye Muhaqiqeen-e-kiram ne taqleed ko Ishq ka dosra naam diya hai. Hazrat Ba-Yazeed Bustami RA ko dekho ke unhun ne Aan-Hazrat SAWS ki taqleed mein kis qadar baleeq ahtiyaat barti hai. Aap ne Kharboozah is

bina par khane se ahteraaz kiya tha ke unhein maloom na tha ke Hazrat Nabi SAWS ne yeh phal kis tarha tanawal farmaya hai.

کیفیتہا خیزد از صہبائے عشق ☆☆ ہست ہم تقلید از اسمائے عشق!

Chun ke Taaqleed-e-Ahkaam-e-Shariya ke liye Ishq bunyaadi haisiyat rakhta hai aor Ishq ka irteqa' Uloom-e-Mukashifa wa Muamila hi se hosakta hai is-liye Sufiya wa Muhaqiqeen ne in Uloom ko Farz-e-Ain qarar diya hai.

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولیں ہے عشق ☆☆☆ عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات (اقبالؔ)

Jo Hazraat, Khalifatullah ki Sohbat mein the un ko badi suhulat yeh hasil thi ke Khalifatullah ki zaat se apni apni iste'dad wa salahiyat ke muafiq istefadah kar sakte the. Us-ke amal ko dekh kar apna amal durust karlete aor jin masael mein shubhaat hote rafa' karlete the. Is tarha ba-lehaz-e-Taqleed wa Ilm wa Amal, Deen ke baland maratib par faez ho-jate the. Hattake un ki Namaz Me'raaj-e-Mo'mineen ki haisiyat rakhti thi.

Riwayat hai ke Hazrat Mahdi AHS jab Khurasan mein the aik Aalim, Khidmat-e-Faiz-e-Darajaat mein hazir huwa aor arz kiya ke Aap ke sathi Namaz ke Ahkaam nahin jante hain. Aap ne farmaya mujhe Ilm nahin yeh log dadhiyan lambi karchuke aor itna nahin jante. Un se kaho ke aik dosre se seekhein. Phir chand din ba'ad aik dafa isi Aalim ne arz kiya ke Aap ke sathi Namaz padhna nahin jante hain. Aap ne farmaya ke aisi Namaz jaisi ke yeh ada karte hain tum ada to kar lo. (Riwaya 163) Insaf Nama Bab dahum mein yeh Riwayat Miyan Malik Jio Bin Barkhurdar RZ se marwi hai.

Is Riwayat se do batein maloom ho rahi hain. Aik yeh ke Hazrat AHS ne Shara'ye-Uloom seekhna ki zaroorat zahir farmaee aor Hukm diya ke jo na jante hun-un se kaho ke seekhein. Dosri yeh ke Aap AHS ki Faiz-Ma-aab wa tarbiyat ke Tufail Aap ke mutabe'een ki ibadat sirf paband-e-rasmiyaat hi na thein balke mua'nan aalaa maratib ke hamil thein is liye

us-Khurasani Aalim ko Hukm diya ke tum bhi aisi hi Namaz ada karein jaisi ke yeh meri Sohbat mein rahne ki wajhe se ada kar rahe hain. Ustaduna Khan Allama ne yahan is waqiye ke zikr ki zaroorat zahir farmaee ke 1241H. mein jab ke Conference Mahdavian-e-Hind ba-maqaam Chan-Patan ba-sadarat Maulwi Muhammad Bahadur Khan Sahib (Bahadur-e-Yar-Jung al-mash-hoor Qaed-e-Milat Marhoom) muna'qid huwi thi aik ijlas mein yeh faqeer taqreer kar raha tha, asna-e-taqreer sada-e-mausoof ne khawhish zahir ki ke " Hazrat Imamuna AHS ki nisbat" Mumaniyat-e-Tahseel-e-Ilm" ke ahkaamaat jo mash-hoor hain aor jin par ba'az Mukhalifeen ne aeteraaz bhi kiye hain us-ki Haqeeqat wazeh ki jaye. "Ahqar ne us-waqt in Khiyalaat ka izhaar kiya.

Mahdi-e-Mau'ood Khalifatullha Aaftab-e-Vilayat-e-Muhammadia ke faizaan se jo log mustafeez horahe the goya woh Deen ke asal maqasid, Irfaan ke manazil taye kar rahe the. Ishq ki lau un-mein paida hojati thi jo "Uloom-e-Mukashif wa Muamilah" ki asal hai aor Zikr-e-Khafi ki talqeen se Noor-e-Yaqeen un mein jalwagar hojat the. Tareeq-e-Ibadat, ehtemami masael aor aam mua'milaat ke zaroori ahkaam waqtan fawaqtan hasbe mauqa wa zaroorat maloom hote jate the. Is ki tahseel ke liye khas taur par munhamik hojane ki zaroorat na hote thi khaw ahkaam-e-zawahir ki tahqeeq ho-ya Masael-e-Bati lo tashih, Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS ki zaat-e-Qudsi Sifaat se istefada lazim tha kuinke yeh aik ahem aor qataee zarya maujood tha.

Jis tarha din mein jab ke Aaftaab-e-Aalam Zia-baar ho, ghee aor tail ke Chiragh ya barqi qamqame roshan karna ablihi ka mujib ho jata hai isi tarha Aaftab-e-Vilayat-e-Muhammadia ke hote huwe Mufassireen wa Muhaddiseen wa Fuqaha ki tasaneef wa taleefaat ki taraf rujoo hona ghair zaroori, be-mahel, la-hasil tha. Isi liye Hazrat Mahdi AHS ne apne batlaye huwe mashaghil ko chod-kar man-mane mazameen wa kutub ka muta'liya karne se baaz rakha hai. Jin riwayaat mein kitab ke muta'liye aor tahseel-e-Ilm ki Mumaniyat paee jati hai us-ki illat-e-ghaee yahi hai kuinke

Ummul-Kitab (Qur'aan) ka hasil jo Ishq-e-Ilahi hai isi se apne mutabieen ko Bahra mand aor ahwaal wa maqamaam ke aala madarij se mustafeez karna maqsood tha. Hazrat Mahdi AHS ne farmaya hai ke:-

"قرآن عشق نامه است" (نقلیاتِ میاں سید عالمؒ) **Qur'aan Ishq Nama hai. Isi liye Ishq ko Ummul-Kitab bhi kahte hain, jab ke ta'aleem-e-Ishq, Ummul-Kitab hai aor Ishq Uloom-e-Mukashifah ke liye lazim hai aor Hazrat Mahdi AHS ne apne Mutabaeen ko Ishq hi ki ta'leem di aor asi ke irteqa' mein munhamik wa mashghool rakha to is-ka yeh matlab huwa ke Hazrat AHS ne Ilm-e-Deen jo Shaq-e-Muhaqqiqeen-e-Akabir-e-Sunnat ke pas Farz-e-Ain Musallam hai isi ki ta'aleem wa tarbiyat ba-Hukm-e-Khuda-e-Ta'aala nehayat ehtemaam se farmaee. Jis ke zarye** "فنا فی اللہ بقا باللہ" **Ka darja hasil hosakta hai.**

Imamuna AHS ne isi daulat ke khazane lutaye aor apne Sahaba Kiram RZ ko isi mein munhamik rakha aor yahi Aap AHS ke shayaan-e-shan tha. Is ahem maqsad ke husool mein jo kaam bhi hayal aasakta ho us masrufiyat se mana' farmadiya karte the. Is Haqeeqat ki maujoodagi mein yeh kaise kaha ja sakta hai ke Aap AHS ne "Tahseel-e-Ilm" se mutlaqan mana' farmadiya hai. Pas man-na padega ke Ilm-e-Deen ke ahem Hisse ki takmeel se jo Farz-e-Ain tasleem kiya jata hai mustafeez farmaya. Jis ke liye is se bahtar Qataee wa wajibul-Iqaan wa masoom anil-qata wa Nisyan Hasti se istefadah ka mauqa hasi hona muhal tha.

ISHQ NE MUJH SE KAHA, ISHQ HAI DIWANA PAN

ISHQ NE MUJH SE KAHA, ILM HAI TAKHMEEN WA ZAN

BANDA-E-TAKHMEEN WA ZAN KIRM-E-KITABI NA BAN

ISHQ SARAPA HUZOOR , ILM SARAPA HIJAB

ISHQ KI GARMI SE HAI , MA'RIKA -E- KAENAAT

ILM MAQAAM -E- SIFAAT , ISHQ TAMASHA -E- ZAAT

ISHQ SUKUN WA SIFAAT, ISHQ HAYAT WA MAMAAT

ILM HAI PAIDA SUWAL, ISHQ HAI PINHAN JAWAB
ISHQ KE HAIN MUAJIZAAT, SALTANAT WA FAQR WA DEEN
ISHQ KE ADNA GULAM SAHIB -E- TAAJ WA NAGEEN
ISHQ MAKAN WA MAKEEN!, ISHQ ZMAN WA ZAMEEN
ISHQ SARAPA YAQEEN, AOR YAQEEN FATH-E-BAAB
SHAR-E-MUHABBAT MEIN HAI , ISHRAT-E-MANZIL HARAM
SHORISH -E- TUFAN HALAL , LAZZAT -E- SAHIL HARAM
ISHQ PE BIJLI HALAL , ISHQ PE HASIL HARAM
ILM HAI IBNUL KITAB, ISHQ HAI UMMUL KITAB (IQBAL)

Is ke ilawa mustanad Riwayaat se sabit hai ke Hazrat Mahdi AHS ne Uloom-e-Shariya ki tahseel se bhi mana' nahin farmaya hai chunache Riwayat hai ke:-

Ulama ne suwal kiya ke Aap Ilm padhne se mana' karte hain? Hazrat AHS ne farmaya ke Banda Muhammad Rasool Allah SAWS ka tabe hai jo kuch Hazrat Rasool Allah SAWS ne mana' na farmaya ho Banda kaise mana' karega. Banda Allahu Ta'aala ke Hukm aor Allahu Ta'aala ki kitab ke Hukm se Zikr-e-Dawam ko Farz kahta hai jo kuch Mana'-e-Zikr ho woh Mamnoo' hai (Riwayat 22)

Deen-e-Islam ka Falsafa-e-Akhlaq Tasawwuf itna Arfa'a wa Aala aor mukammal hai ke jis ki har baat mein khubi hi khubi hai. Uloom-e-Shariya ki tahseel ke bhi aadaab hain. Izzo Jaah, Kibr wa Ghuroor, Mujadila wa Mukabira, Fitna wa Fisaad se bachne ki zaroorat rahti hai. Nafs-e-Ammarah ke Ghalabe wa Tasallut se bach kar sirf Deen hi maqsood rahna lazim hai warna yahi Deen jo Uloom-e-Shariya se mutaliq hai "Hijab-e-Akbar" ban jata hai. Isi liye Hazrat Mahdi AHS ne farmaya:-

" کسے که بسیار خواند ۔ بسیار خوار شده غلبۂ طلبِ دنیا گردد و گرنه در عجب افتداء انچه بنده گوید براں عمل دارید تا بینا گردید۔(روایت 173)اور(حاشیہ شریف)

Yani jo shakhs bahut padh leta hai Talab-e-Duniya ke galabe ki wajhe (Deeni Haisiyat mein) bahut khawr ho jata hai. Agar yeh nahin to ajab (Ghuroor) paida ho jata hai is liye Banda jo kuch kahta hai us-par Amal karo take Deedar-e-Ilahi se Musharraf ho sako."

Aksar aisa bhi hota hai ke sada lao ummi, qabooliyat-e-deen mein un-padhe likhe aadmiyaun par sabqat le jate hain jo kaj fitrat aor Ziddi wa hat dharm waqe hon kuinke jin logaun ka mailan-e-tabaee nafs parst ki tarf na ho un ko bhi Ilm bhi aajaye aor Ilm se islah ke bajaye apne khawhishaat-e-nafsani ka itteba' karne mein Ilm se madad leni lagein to laziman " Man hum cheeze hastam" ka takhaiyyul un-ke quwa-e-nafsania par taari rahe ga. Jis ki wajhe apne musallimaat apr apne ghaor kardah khiyaalaat ke khilaf baat sunne aor apni islah ki taraf mayal hone ki un se bahut kam tawaqqo ki ja sakti hai. Isi liye Hazrat Isa AHS ka farman naql kiya gaya hai ke:- "Mein Allah ke hukm se murde ko zinda kardene mein a'ajiz nahin hun laikin Aalim-e-Ahmaq ki tafheem se a'ajiz hun. (Riwayat 163) علم اگر کج فطرت و بد گوہر است ☆☆ پیشِ چشمِ ما حجابِ اکبر است (اقبالؔ)

Hazrat Mahdi AHS ne apne Sahabi Bandagi Sha Ne'mat RZ se farmaya ke " اگر شما پیش ازیں علم خواندہ بودے مرا قبول نه کردید"۔

Agar Shuma paish-e-azein Ilm Khawnanda boode mera qabool na kardaid."

Yeh Riwayat Insaf Name mein bhi darj hai. Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne is riwayat se yeh natijaa nikala hai ke Imamuna AHS par be-Ilm Jahil log hi Iman laya karte the. Halanke Hazrat Syed Khundmir RZ aor deegar Hazraat ki talifaat jo Arabi wa Farsi zabat mein Saboot-e-Mahdiyat par likhi gaee hain Muallif-e-Mazkoor ke zair-e-nazar thein aor Qazi Muntkhab Uddin Junairi RZ waghaira jaleelul qadr Ulama ki aik Taweel

fehrist se nawaqif na the. Kuinke un sab ka Zikr un kitabaun mein maujood tha. Jin par se unhun ne aeterazaat waza kiye hain. Is ke ilawa tawareekh-e-aghiyaar mein bhi is ke

Tazkere maujood the. Yeh sab tafseelaat, Mauallif-e-Hadiya ke paish-e-nazar thein. Kiya in haqaiq ki maujoodagi mein in ka Mazkoorus-sadr bayan in hi ke mailan-e-taba'ee ka aaeenadaar nahin hai.

Is ke qata-e-nazar mana-e-Ilm ke bare mein jin kitabaun ki Riwayaat par se unhuin ne aeteraaz kiye hain un mein yeh Riwayat bhi maujood hain. Maslan Riwayat hai ke:- "Agar koi Hazrat Mahdi AHS se arz karta ke ijazat ho to Ilm -e-Zahiri ki tahseel chod-dun. Agar Wa'iz hot to arz karta ke Wa'az chod dun, agar Kasib hota to arz karta ke Kasab chod dun ta ke Zikr qaem ho. Har aik ko jawab farmate ke kuin chodte ho Zikr ki koshish karo." (Riwayat 167)

Neez Riwayat hai ke: "Hazrat Mahdi AHS ne farmaya jo shakhs Ilm na padha ho, Bayan-e-Qur'aan kare to woh be-diyanat hai magar Sama' ke tariqe par jo kuch suna ho Naql ki tarha bayan kar de (to muzaeqah nahin) Riwayat 136

Neez aik Riwayat aage mazkoor ho chuki ke Mana'-e-Ilm se muta'liq Ulama ke jawab mein Aap AHS ne farmaya: "Hazrat Rasool Allah SAWS ne jo mana' na farmaya ho Banda kaise mana' karege. (Riwayat 22)

Maqaam-e-ghaor hai ke yeh Riwayaat unhuin ne kitabaun mein majood hain jo Muallif-e-Mahdavia ke zair-e-nazar thein. In Riwayaat ko chupa rakh kar mahez apne mansha' wa niyyat ki takmeel ki garaz se sirf muhtaaj-e-tashreeh wa tatbeeq Riwayaat ko paish karke Mukhalif mafhoom aayat kardene ki aisi koshish ko be-diyaanati aor asbiyat-e-jahiliyah ke siwaye aor kiya kaha jasakta hai.

Is ke ilawa unhin kitabaun mein aisi Riwayaat bhi majood hain ke Hazrat Mahdi AHS ne jin Sahaba RZ ko pahle mutalliye se mana' farmaya tha ba'ad mein khud ijazat marhamat farmaee hai chunach Abdul Fatah RZ

se Riwayat hai ke: “Shahr-e-Naharuwala mein Bandagi Miyan Nizam RZ ke haath mein, Kitab-e-Mizaan dekh kar Harzat AHS ne poocha kiya padh rahe ho? Arz kiaya kitab hai, Hazrat ne un ke haat se kitab lelee aor chle gaye. Chand din ba’ad Nagore mein bhi Miyan Mazkoor ke haat mein kitab dekh kr mana’a farmaya. Is ke ba’ad unhun ne Ilm padhne ki hawas poori tarha munqate’ kardi. Aik arsa ba’ad Khurasan mien Hazrat Mahdi AHS ne Miyan Nizam Razi Allahu Anhu se farmay ke kuch Ilm-e-Hadees padho, jab koi qabil ho jaye to us-ke liye padhan ba’as-e-nuqsaan nahin (Insaf Nama Baab 10)

Neez Riwayat hai ke:- “Miyan Shah Nizam RZ, Qailullah ke waqt haat mein Hadees ki kitab rakhe huwe the. Ittefaqan Hazrat Mahdi AHS tashreef laye aor farmaya ke Miyan Nizam RZ kiya mutalliya kar rahe ho? Arz kiya ke Hadees (ki kitab) hai. Aap AHS ne farmaya Hadees ki kitab rakh do Zikr mein Mashghool raho. Aik arsa guzarne ke ba’ad Hazrat Mahdi AHS, Miyan Nizam RZ ke hujre mein tashreef laye aor farmaya woh Hadees (ki kitab) kahan hai jis ka tum mutalliya kar rahe the? Miyan Nizam RZ ne arz kiya kahein rakh kar bhool gaya huin. Farmaya dhoond lao. Aap ne who kitab talash karke paish kardi. Hazrat AHS ne farmay ke Hadees ki is kitab ka mutalliya karo is mein bhi maqsood-e-Khuda hai. (Riwayat 161) Neez Riwayat hai:-

Aik roz Hazrat Miran Syed Mahmood RZ apne haat mein kitab rakhe huwe the. Hazrat Mahdi AHS ne pooch kaonsi kitab hai? Aap RZ ne arz kiya “Tamheed” hai. Farmaya Zikr ki koshish karo take kaifiyat paida ho is ko samjhne ki quwwat hasil ho.(Riwayat 166). In Riwayaat se zahir hai ke Imamuna AHS ne kitab ke Mutalliye se ya Ilm hasil karne se ba’az waqt mana’ jo farmay is ka aik maqsad Noor-Iman” ki quwwat badhana bhi tha kuinke Qur’aan samajhne ke liye Noor-e-Iman hasil rahne aik bunyaadi amr hai. Isi liye Aap AHS ne yeh bhi farmaya ke “Qur’aan samjhne ke liye Noor-e-Iman kafi hai.” (Riwayat 165) kuin ke is ke baghair Aeteqaad wa Jazim aor Yaqeen-e-Wasiq aor matalib ka inkeshaaf hasil hona dushwaar hai.

اِک دانشِ نورانی اِک دانشِ برہانی ☆☆☆ ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی (اقبالؔ)

Ab yeh baat bakhubi zahir ho chuki ke jo log Hazrat ki Sohbat mein the un ka Maqsad "Ilm-e-Laddunni" ki tahseel tha. Is liye Hazrat AHS ke batlaye huwe mashaghil mein un ka inhemaak zaroori tha. Har aik ki salahiyat ke lehaaz se jo umoor is ke inhemaak wa mahwiyat mein khalal andaaz hone wale hon un omoor se Aap AHS ka mana' farmana husool-e-maqsad ke iqteza ke ain mutabbiq tha. Khaw who tilawat-e-Qur'aan wa Hadees wa Tafseer hi kuin na ho. Aan bhi jo Mo'min is janib mael hon us par apne Murshid-e-Tareeqat ki Hidayaat ki pabandi Aashiqana aor Walehana jazbaat ke saat lazip hoti hai. Isi liye Hazrat Mahdi AHS ne farmaya:- "Agar koi shakhs aik hazaar saal Ibadat kare aor woh Ibadat Maqbool shudha bhi ho to who Bande ki aik Nazar ke asar ke barabr nahin hai. (Riwayat 109) kuin ke Aap AHS ki nazar kimiya' asar se maqsood-e-ibadat yani Ma'bood-e-Haqeeqi ka Irfan Hasi ho jata tha.!!

علم کی حد سے پرے بندۂ مومن کے لیے ☆☆☆ لذتِ شوق بھی ہے نعمتِ دیدار بھی ہے (اقبالؔ)

☆☆☆☆☆

Enlish: Explications of Parables on Learning

The meaning of the Parables in which it is narrated that Hazrat Mahdi AHS restrained learning should be clarified so that the nature of such Parables is determined. It should be known whether Hazrat Mahdi AHS had in fact absolutely interdicted the learning of knowledge or not. The Parables that narrate that Hazrat Mahdi AHS had prohibited the learning are numbered 158, 159, 166, 167, 168, 169 and 1721 in the book under discussion. In addition to this, similar parables are reported in other books

of Mahdavia parables. All the parables, in which learning is allegedly prohibited, should be judged on the principle, which Hazrat Mahdi AHS has formulated that if the parable is in conformity with the word of Allah, Qur'aan, "It is my Naql (parable). It is not my Naql if it does not conform to the word of Allah. Or (you may understand that) the person was not attentive, because of which the error has occurred." Or, if possible, it may be compared with other sayings of Hazrat Mahdi AHS . About Ulama (scholars), Allah says, (1) "Then rise you up Allah will grant high stations to those who believe among you and those who have been given knowledge (of good manners), and Allah is cognizant of what you do." (2) "But it is clear revelations in the hearts of those who have been given knowledge." (3) "Say: Are those equal, those who know and those who do not know?" (4) "The erudite among His bondsmen fear Allah alone." These Quranic Verses show that Allah Most High has explained the perfection and superiority (Fazilat) of both the knowledge and the knowledgeable (Ilm and Alim) and shown the scholars' ranks in relation with religion (Deen). Similarly, there are many Traditions of Prophet SAWS on this subject: (a) Knowledge (Ilm) is obligatory on every Muslim man and woman. (b) "I am the city of knowledge (Ilm) and Ali RZ is the gate of the city." (c) "The superiority of the scholar (Alim) over the worshipper (Abid) is like the superiority of full moon over the planets." (d) "The superiority of the Alim over the Abid is like my superiority over one of the most inferior of my companions." (Tirmizi RA) has reported this Tradition from Abu Yamama RZ and Hasan has vouched its veracity.) (e) "The Ulama' are the inheritors of the Apostles." These Quranic Verses and the Traditions of Prophet SAWS obviously indicate that the Parables of Hazrat Mahdi AHS prohibiting the learning are not in agreement with them, although there are Parables about the need of learning also. These Parables are numbered: 21,161,163,164,169, 278 and 236.

We would like to take a look at the matter to compare and conform the issues. "Ilm (knowledge) means to know. Reading and writing are the

means of acquiring knowledge. They are not the essence of Ilm. A person acquires the knowledge of things by smell. He also learns by taste and by hearing the sounds. He learns the most elaborate knowledge by seeing (Baseerat). The esoteric and exoteric senses help in acquiring knowledge. Same is the case with writing and reading. An artist uses various implements in his craft. Similarly, a human being tries to understand another man's thoughts and intentions by using his esoteric and exoteric senses as an artist uses his implements to achieve his purpose. Besides, he also invents various sounds and lines through which he expresses his thoughts, sentiments, experiences and observations. These sounds and lines that the peoples of various regions of the world use are called words and languages. And they are the means of their expressions. The result is that various kinds of languages have developed in the world.

As long as a person is not acquainted with the ways and means of using a language, he cannot express his thoughts in that language. Neither he can understand the thoughts of others nor can he make others understand his own thoughts. Hence, words have become an indispensable part of the knowledge and usage. Conversation, writing and speech have become one of the necessities of life. Despite all this, one finds instances where a person is thoroughly incapable of writing, but he has great knowledge of books. How did he acquire this knowledge, when he does not know how to read and write? One has to concede that he had been in the company of people who were well versed in the knowledge of the books. Listening regularly to the talk of these scholars, he too gradually became a scholar and acquired the ability to express his own thoughts in the style and manner of the scholars as far as his knowledge went. We have said that reading and writing is not the essence of knowledge. It purports to mean the same thing, because one can acquire the knowledge without reading and writing. Numerous scholars some of whom even we have seen who were good at Logic, Fiqh and other branches of knowledge. And they could not write, because they never tried to write. Similarly, the unlettered Mahdavis of

the Daira overcame great non-Mahdavi scholars, as Hazrat Mahdi AHS has said. The reason for this too was the same. The unlettered Mahdavis were endowed with the bounties (Fayuz) of living in the Dairas. They attended the daily discourses on the Qur'aan, which uncovered the secrets and realities (of the religion). Their hearts were illuminated with the luminosity of the Faith (Noor-e-Iman) and the Divine Truth was engraved on their minds. The proof of this is available in the history books written by Non-Mahdavis. Mullah Abdul Qadir Badayuni says; "I have lived in the service of many people of this (Mahdavi) order. I found them at higher ranks of indigence and perishing (Faqr-o-Fana] in pleasing and laudable character, attributes, manners and virtues, although they had not acquired formal education. But their explication of Qur'aan and the nuances of the hints and clues of Divine Realities and Gnosis "I have heard so much from them, that if I were to write about them, it would become a voluminous biographical memoirs Tazkiratul Awliya." In short, Ilm means knowing' alone, whether this knowledge is achieved through writing and reading or through remaining in the company of the learned without recourse to reading and writing. However, reading and writing are an essential and important means of acquiring Ilm.

After this short exposition of the essence of Ilm, it is necessary to see which Ilm has been praised in the Qur'aan and Sunnah. The Qur'aan is an ocean of knowledge and Law. All the issues that may arise at any point of time in the world till the Day of Resurrection to meet the human needs have been discussed in it. The Quranic Verse, "This day (I) have filled up the measure of My favour on you and have been pleased to assign for you Islam as your religion" is witness to this fact. All those Quranic sciences (Uloom) and the Law can be summed up in one expression, Ilm-e-Deen. From the point of view of Islam this Ilm alone is important. Only those well versed in this Ilm are superior. The Sufis and the Mohaqqiqeen (Researchers, investigators) have divided Ilm-e-Deen into two kinds: (1) Farz-e-Ain and (2) Farz-e-kifayah. Farz-e-Ain is in turn divided into (a)

Uloom-e-Mukashifah and (b) Uloom-e-Mu‘amalah. And then Farz-e-kifayah is divided into (i) Uloom-e-Shariyah and (ii) Uloom-e-ghair-shariyah. Ilm-e-Mukashifah is that branch of Quranic knowledge by which a seeker of the Truth reaches his desired object Matloob – God]. And it is that Certainty, which is caused by the luminosity (Noor) that Allah Most High places in the heart of His servant (Banda). Again this causes the perception, recognition and certainty to transcend the stages of The Knowledge of Certainty and The Sight of Certainty, (Ilm-ul-Yaqeen and Ain-ul-Yaqeen) and then reaches The Truth of Certainty (Haq-ul-Yaqeen). In short, the knowledge that is needed to pass through the stages to fana (perishing) and baqa [immortality], is called Ilm-e-Mukashifah. Uloom-e-Mu‘amalah is that branch of the knowledge of Qur’aan, which helps a Mo’min (Believer) to keep an eye on his heart to find out how one is observing the rejection (tark) of (things) other than Allah (Ma-Siva-Allah). How far one has given up the desire of telling falsehoods, gheebat (slandering others behind their back) and illegal affairs. To keep an eye on one‘s deeds in following the commands and interdictions (of Shariyat) is a different thing. But here, a Mo’min tries to gain complete control on his thoughts and intentions of the heart or mind. It is the achieving of these sciences Uloom) that are called Uloom-e-Mu‘amalah, and these are important auxiliaries of the Ilm-e-Mukashifah.

Uloom-e-Shariyah are those branches of the Quranic sciences, which deal with beliefs, worship and other affairs. Exegesis of Qur’aan, the principles of tafseer, Traditions (Hadees), principles of Traditions, Fiqh, the principles of Fiqh, and others, and grammar, meaning, and other literary sciences too have been counted among the Uloom-e-Shariyah, because they are the auxiliary sciences. Without the knowledge of these sciences, it would be difficult for ordinary people to understand and comprehend the lofty Arabic style of the Qur’aan. The knowledge of conditions, essentialities, and other issues about daily ritual prayers (Namaz), fasting, Hajj, Zakat and others that arise from time to time, sale, marriage,

divorce, agency (wikalat) and other matters that relate to general. social, economic and political affairs all come under the Uloom-e-Shariyah. Uloom-e-ghair-Shariyah are those sciences which are not deduced from the Qur'aan directly but they are related to collective, societal, economic and political affairs, like sciences, technology, philosophy, mathematics, industry and etcetera, a knowledge of which is essential. Such sciences too are treated as auxiliaries of the Ilm-e-Deen. Prophet Muhammad SAWS has said, "Knowledge is of two kinds: the knowledge of the bodies (Abdan) and that of the religions (Adyan). Besides these, there are other branches of knowledge that is not related to the Shariyah like sorcery and others, which are detrimental. But they are not related to the religious sciences.

It is natural that the desire for Allah is kindled after reposing faith (Iman) on the Existence and Unity of Allah Most High. The point has been discussed in the explications about the desire for the Vision of Allah. It is obvious from the issues discussed there that the knowledge of Existence and the Unity of God are the Asl (Root, Essence, Reality) and, on the basis of this assumption, the Shariyat Allah Most High has sent down is faro' (Derivatives), because as long as one does not repose Faith (Iman) in Allah Most High, how can one repose faith on His Vice-regent (Khalifatullah) and the Shariyat, He has sent down? Hence, in the teachings of Islam, the most important is the affirmation of the Divine Unity. This is known as the first good affirmation (Kalima-e-Taiybah), that "There is no god but God," and is in fact for the need and covenant (Iqraar) of the Prophet-Hood, Shariyat and the gnosis of Divine Unity alone. Hence, as the certainty of the knowledge of Divine Unity develops, one achieves the perfection in benefiting from the teachings of Shariyat. The essence of the Uloom-e-Mukashifah and Uloom-e-Shariyah are the same as the essence of a lamp and its luminosity. The belief and faith on the Divine Unity is every person's personal affair. Drawing benefit for oneself and lending a helping hand to others to draw such benefits through the Uloom-e-Shariyah depends on one's strength of Faith and his capacity to acquire its benefits.

And there is no chance of a conjecture of difference between the Shariyat and Tareeqat. We have already dealt with this subject under the discussion on the Obligations of Saint-Hood (Faraiz-e-Vilayat). Besides, the Sufis and the researches have discussed the Uloom-e-Mukashifah and Uloom-e-Shariyah from another point of view. They hold that the Uloom-e-Shariyah and Uloom-e-Ghair-e-Shariyah and others are related to the intellect and the Uloom-e-Mukashifah is related to Ishq. As such the difference between Uloom-e-Mukashifah and Uloom-e-Shariyah is the same as between Ilm and Ishq (Knowledge and Divine Love). The first necessity of Ishq is perfect Certainty. This results in manifesting the glory of unquestioning adoption of concepts (Muqallideen shaan). That is, unquestioning adoption is the basic need of Ishq. It is for this reason that the respected Muhaqqiqeen (Researchers) called Ishq as Taqleed (Imitation). See how perfect was the Imitation (Taqleed) of Ba-yazeed Bistami RA? He did not eat watermelon because he did not know how Prophet Muhammad SAWS had eaten it! Iqbal says: From the wine of Love spring many spiritual qualities/Amongst the attributes of Love is blind devotion/The saint of Bistam, who in devotion was unique/Abstained from eating a water-melon/Be a lover constant in devotion to thy beloved/That thou mayst cast thy nose and capture God.

An Alim (Learned person) in Khorasan came in the august presence of Hazrat Mahdi AHS and said, "Your companions do not know the commandments pertaining to prayers Namaz." Hazrat Mahdi AHS said, "What do I know! These people have grown such long beards and they do not know even this much. Ask them to learn by asking each other." Then again some days later, the same Alim told Hazrat Mahdi AHS, "Your people do not know how to say their Namaz." Hazrat Imam AHS said, "You also try to say your Namaz as these people say theirs." This parable explains two points. One, Hazrat Mahdi AHS showed that there was need to learn the knowledge of Shariyat and ordered them to ask the people who knew how to say their Namaz and learn it. Two, the prayers of his

followers were not confined to mere rituals, but had in meaning reached the superior ranks by his teachings and training by virtue of being in his bountiful companionship. It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS told the Khorasani scholar to perform his Namaz as these companions of mine perform as a result of being in my company." Hazrat Maulana Sa'adatullah Khan (Popularly known as Khan Allamah) found it necessary to recall and recite this incident. In 1341 AH, the Muslim Mahdavia Conference was held at Channapatna, in Mysore (now Karnataka) State. Maulvi Muhammad Bahadur Khan (popularly known as Qaid-e-Millat Bahadur Yar Jang) presided over it. The Allamah said, "I was addressing one of the sessions of the Conference, when the President suggested to me, "Some of the interdictions on learning by Hazrat Mahdi AHS are known and some people have objected to them. Please elaborate and tell us the facts.' I had explained it as under:

"Those people, who were benefiting from the bounty of the Vice- Regent of Allah, Hazrat Imam Mahdi al-Mauood AHS, who manifested as the Sun of the Saint-Hood of Prophet Muhammad SAWS, were actually traversing the intervening destinations of the real objectives of Islam, namely, Irfan (knowledge). The flame of Ishq had kindled in them. This is the root of the Uloom-e-Mukashifah and Uloom-e-Mua'milah. The teaching of the concealed remembrance of Allah (Zikr-e-Khafi) too would kindle the luminosity of Certainty (Noor-e-Yaqeen). The Commandments about the mode of worship, administrative issues, and general affairs were made known to them gradually from time to time. There was no need for them to be exclusively engaged in acquiring the necessary knowledge about them, whether they were the commandments relating to esoteric affairs or correcting the exoteric issues. It was necessary for them to derive benefit from Hazrat Mahdi AHS, because he was an important and decisive means. When the sun rises and radiates its rays during the day, it would be foolish to light the oil lamps or switch on the electric bulbs.

Similarly, when the Sun of the Saint-Hood of Prophet Muhammad SAWS

(that is, Hazrat Imam Mahdi AHS) is shining in its full glory, it would be unnecessary, out of place and useless to delve into the writings of the commentators, experts on Traditions of Prophet SAWS (Muhaddiseen) and Jurists (Fuqahah). It is for this reason that Imam Mahdi AHS prohibited the reading of books (of one's choice), instead of working according to the practices the Imam AHS had prescribed for them. This is the final reason why the Imam AHS prohibited reading books and acquiring knowledge, as reported in some of the parables. The object of the Mother of Book (Qur'aan) is the Ishq-e-Ilahi (Love for Allah). The Imam AHS wanted his followers to achieve this Ishq and thereby help them reach the higher echelons of spiritual excellence.

"Hazrat Imam Mahdi AHS has said, "Qur'aan is the Book of Love." That is why Ishq is also called the Mother of the Book. When the teaching of Love is the Mother of the Book, the Love is necessary for the Uloom-e-Mukashifah, Hazrat Mahdi AHS taught his followers only Love and kept them busy in developing it, then it means that Hazrat Mahdi AHS taught with special effort as commanded by Allah that part of the religious knowledge (Ilm-e-Deen) that is accepted as the real obligation (Farz-e-Ain], by the researchers of Ahl-e-Sunnat. It is through this medium that the rank of Fana Fillah-Baqa Billah (Perishing in Allah and Surviving with Allah) is achieved. Hazrat Mahdi AHS lavished the treasures of this wealth and kept his companions busy in this. This suited his glory also. Whatever came in the way of fulfilling this important objective, Hazrat Mahdi AHS prohibited it. In the presence of this reality, how can it be said that Hazrat Mahdi AHS had absolutely prohibited learning? Hence, it will have to be conceded that Hazrat Mahdi AHS imparted the teachings of the important part of the Knowledge of Religion, which is called the Farz-e-Ain. A better chance of achieving this knowledge from sources other than Hazrat Mahdi AHS who was Free of Error and Worthy of Certainty (Wajib-ul-Iqan and Ma'soom-Anil-Qata) was impossible.

Iqbal says:- "Ilm told me, Ishq is lunacy! "Ishq told me, Ilm is guessing and surmise! Do not become a slave of Guessing and Surmise, or a bookworm! "Ishq is top-to-toe presence; Ilm is tip-to-toe a veil. The struggle of the Universe sustains trough the warmth of Ishq; "Ilm is the station of the attributes, Ishq is the manifestation of the Essence! Ishq is tranquility and attributes, Ishq is life and death! Ilm raises questions, Ishq is the concealed answer! The miracles of Ishq are the realm, indigence and religion; The lords of gems and crowns are the inferior slaves of Ishq; Ishq is the habitat and the inhabitant; Ishq is time and earth. Ishq is top-to-toe Certainty; and Certainty is Victory! The delight of destination is prohibited in the Law of Love; The tumult of the storm is permitted, the enjoying of the coast is prohibited; Lightning and thunder are permitted on Ishq, acquisition is prohibited in Ishq! Ilm is the offspring of the Book, Ishq is the Mother of the Book."

Further, authentic parables also prove that Hazrat Mahdi AHS did not prohibit the learning of the Uloom-e-Shariya. A parable says: The Ulama said, "You forbid the learning of knowledge. Hazrat Mahdi AHS replied, "This servant is a perfect follower of Prophet Muhammad SAWS. How can he prohibit what the Prophet SAWS has not forbidden? This servant says that Zikr-e-Dawam (Perpetual Remembrance of Allah) is obligatory under the command of Allah and that of the Book (Qur'aan). Whatever prevents the remembrance of Allah is forbidden, whether it is learning knowledge or earning a livelihood, whether it is meeting people or eating or sleeping. (In every situation) negligence (Ghaflat) of God is haram (Prohibited). And whatever causes negligence too is prohibited."

The philosophy of Morals and the Philosophy of Mysticism (Tasawwuf) of the Islamic religion are so lofty and comprehensive that everything in and about it is good. There is etiquette of learning the knowledge of Shariyat. It is necessary to save oneself from glory and grandeur, magnificence and pride, contention, disputation, perfidy and mischief. One has also to protect oneself from ardent desires and inordinate appetites. One's

objective should be the religion alone. Otherwise, the same religion, which is related to the knowledge of Shariyat, becomes a Hijab-e-Akbar (the Great Veil). It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS has said, "The person who reads much becomes more wretched (because the desire for the world increases in him, or the person becomes proud). If you act according to whatever knowledge, this servant has given you; you will become a seer (beena). (In other words, one achieves the Vision of Allah.)" Often it happens that a simple unlettered person excels in matters of religion over the educated persons who are adamant and crooked, because the people who are naturally inclined towards selfishness and sensuality usually take advantage of their learning in fulfilling their desires, instead of reforming themselves with the help of knowledge. They would want to believe that "We too are something" and refuse to budge from their accepted beliefs and opinions. They can hardly be expected to be inclined towards reforming themselves. It is for this reason that Hazrat Esa AHS (Jesus Christ) is quoted as having said, "I am not incapable of reviving a dead person by the command of Allah but I am not capable of making a foolish learned person comprehend (things)." If the knowledge of a person is perverse by nature or is of bad origin, it becomes a grand veil between that self-centered person and God." The Sufi adage is that ilm (knowledge) becomes a Hijab-e-Akbar (Grand Veil). Hazrat Mahdi AHS is narrated to have told his companion, Hazrat Shah Ne'mat RZ, "You would not have accepted me if you were learned."

This parable is also reported in Insaf Nama. The author of Hadiya-e-Mahdavia has drawn the conclusion from this parable that only illiterate people had reposed faith in Hazrat Mahdi AHS, although he had before him the writings in Persian and Arabic in of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and other respected authors in proof of the Mahdiat of Hazrat Mahdi AHS. He was not ignorant of the long list of eminent scholar like Qazi Muntajib-uddin Junairi and others, because the names of these scholars were mentioned in all the books, which he (the author of Hadiya)

had used to make his allegations. Besides, the history books written by non-Mahdavi historians too were before him. These are full of the details about the eminent scholars who had accepted Hazrat Mahdi AHS as Mahdi-al-Mau'ood. Despite all these details being before him, he has made fantastic allegations. Do these allegations not manifest his mental inclination to malign the Mahdavis?

Besides, the books from which he has selected some parables to make his wild allegations, also contain other parables like the following: "It is narrated that if a person asked Hazrat Mahdi AHS that he would give up manifest knowledge, if permitted; if he were a preacher (Wa'iz), he would say he would give up his Sermons; if he were an earner (Kasib), he would say he would give up his earnings; or if he were a man of the world, he would say he would give up the world so that remembrance of Allah could be established in all such cases Hazrat Mahdi AHS would tell such people: "Why do you give up? Try to perform remembrance of Allah(Zikr)." If somebody were to give up his preoccupation on his own and came to Hazrat Mahdi AHS, the latter would say, "You have shown manliness (Mardanagi). You have done very well."

"It is narrated that Hazrat Mahdi AHS has said, "The person who has not acquired knowledge and gives a discourse (Bayan) on the Quran is dishonest. But he can recite whatever he has heard and recite it as a parable (Naql)."

"Hazrat Mahdi AHS said, "How can this servant of Allah (Banda) prohibit what Prophet SAWS has not forbidden?"

Here is a point to ponder over. The Parables mentioned above are found in the same books that were with the author of the Hadiya. He has ignored them and used the Parables that needed explications to draw wrong conclusions and level charges. What can anybody say other than that he was prejudiced and was motivated by ignorance-oriented intolerance?

Besides, these very books also have parables, which stand witness to the fact that Hazrat Mahdi AHS permitted to read the same companions whom he had earlier advised not to read. Miyan Abdul Fatah RZ reports that at Naheruwala, Hazrat Mahdi AHS, seeing a book in the hands of Miyan Shah Nizam RZ, asked, "Miyan Nizam! What are you reading?" Shah Nizam RZ said, "Miranjeo, I am reading Meezan." Hazrat Mahdi AHS took the book away from Shah Nizam RZ and said, "Do not read it." Some days later, when they had reached Nagaur, Shah Nizam RZ took the book in his hands again. Again, Hazrat Mahdi AHS disallowed the reading. When Hazrat Mahdi AHS embarked on his long journey to Khorasan, Shah Nizam RZ gave up all hope of reading. A long time afterwards, Hazrat Mahdi AHS asked Shah Nizam RZ to read some (books) on Hadees. That meant that the Shah Nizam RZ had become perfect (in achieving spiritual excellence) and reading at that stage would not harm him.

In another parable, Miyan Shah Nizam RZ is narrated to have slept with a book of Hadees in his hands, that he had been reading at the time of siesta. Incidentally, Hazrat Mahdi AHS came and said, "Miyan Nizam RZ! What are you reading? Sha Nizam RZ said, "It is a book of Hadees." Hazrat Mahdi AHS said, "Leave that book of Hadees and engage (yourself) in Zikr." After some time (Arsa), Hazrat Mahdi AHS came into the hujra of Shah Nizam RZ and asked, "Where is that book of Hadees, you were reading?" Shah Nizam RZ said, "I kept it somewhere and have forgotten it." Hazrat Mahdi AHS said, "Search it and bring it." Shah Nizam RZ searched it and brought it. Then Hazrat Mahdi AHS told Miyan Nizam RZ, "Read this book; there is Allah's objective in it also." In another Parable, it is stated, "One day, Hazrat Miran Syed Mahmood RZ was holding a book in his hand. Hazrat Mahdi AHS asked, "What is that book? Hazrat Miran Syed Mahmood Miran RZ said, "It is Tamheed." Hazrat Mahdi AHS said, "Try remembrance (zikr) so that a situation arises where you can understand it."

It is clear from these Parables that one of the aims of Hazrat Mahdi AHS in sometimes preventing his followers from reading books or learning was to strengthen (or brighten) and develop the Luminosity of Faith (Noor-e-Iman) among them, because the Luminosity of Faith was a basic factor in understanding the meaning of Qur'aan. It was for this reason that Hazrat Mahdi AHS has said that the Luminosity of Faith was enough to understand the Qur'aan. This is so because without it, it is difficult to achieve perfect faith, unflinching certainty and the unveiling of the (esoteric) meaning of Qur'aan. Iqbal says: "One is the knowledge of the Luminosity; the other is the knowledge of the proof! The Knowledge of proof is an abundance of wonderment!" It has now become clear that the aim of the people who were in the company of Hazrat Mahdi AHS was acquiring of the Bestowed Knowledge (Ilm-e-Ladunni). Hence, it was necessary that they should meticulously follow the practices Hazrat Mahdi AHS had prescribed for them. He had judged what was useful for each of them in accordance with his (the latter's) capacity and what would hinder his exercises. Hence, Hazrat Mahdi AHS would prescribe what should be avoided for the achievement of the aim, whether it was the reciting of the Qur'aan or the study of the Hadees or the exegesis. Even today it is necessary for the believers inclined towards this Love of God to follow the instructions of their preceptors (Murshideen) with devotion and spontaneity. It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS has said, "A person worships for a thousand years and that worship becomes accepted (Maqbool). Even then it will not become equal to one single glance of this servant of Allah (Banda)." This was so because with one glance of Hazrat Mahdi AHS the purpose of worship, that is the knowledge of the Real Ma'bood (worshipped Deity) was achieved. Iqbal says: "Beyond the limits of knowledge, is the relishing taste of eagerness and the bounty of the Vision of Allah for the believer."

توضیح روایات در بیانِ فضائلِ صحابہؓ

روایت(272)ملاحظہ ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "میرے بعد ایسے لوگ بھی رہیں گے جن سے اقامتِ دین ہو گی" نیز اپنے صحابہؓ کو "اصحابِ صفہؓ" کی صفات سے متصف ہونے کی بشارت عطا فرمائی ہے۔

(ملاحظہ ہو روایت 69) اِسی لیے سوانحِ صحابہؓ مہدیٔ موعودؑ میں رضا و تسلیم، صبر و توکل اور فنا و نیستی کی اعلیٰ مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اخلاق و آدابِ صحابہؓ کے بیان میں جو روایات اِس کتاب کی حد تک درج ہیں اُن کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ اپنے معاصرین و فقرائے دائرہ و معتقدین و اغیار کے ساتھ اُن کے اخلاق و آداب کیا تھے۔(روایت 248)ملاحظہ ہو کہ:- بعض مہاجرینؓ نے حضرت بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے کہہ دیا کہ میاں سید خوندمیرؓ اپنے کو تمام صحابہؓ پر فضیلت دیتے ہیں۔ "حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کو اِس کی خبر ملی تو آپؓ نے فرمایا:- " بندہ گاہے خود را بر یاراں فضل نداده است که حضرت میراں علیه السلام دائم نیستی و فنا فرموده اند۔ فضل دادن صفتِ ہستی است۔ " یعنی بندہ نے صحابہؓ پر کبھی اپنا فضل نہیں جتلایا ہے کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ہمیشہ نیستی اور فنا کی تعلیم فرمائی ہے۔ فضل جتلانا تو ہستی کی صفت ہے۔"(انصاف نامہ باب 17) میں بھی یہ روایت بیان ہوئی ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ جب صحابۂ مہدیٔ موعودؑ کے اعمال کی بنیاد نیستی و فنا پر تھی تو اُن کے اخلاص و اخلاق و آداب کے مراتب محتاجِ بیان نہیں ہیں۔

☆☆☆☆☆

Roman Translation

Tauzih-e-Riwayaat dar Bayan-e-Fazael-e-Sahaba RZ

Riwayat 272 mulaheza ho ke Hazrat Mahdi AHS ne farmay ke "Mere ba'ad aise log bhi raheinge jin se aqamat-e-Deen hogi. Neez apne Sahaba RZ ko " As-haab-e-Sufah" ki sifaat se muttasif hone ki basharat ata farmaee. (mulaheza ho Riwayat 69) Isi liye "Sawaneh-e-Sahabaa-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS" mein Raza wa Tasleem, Sabr wa Tawakkal aor Fana wa Naisti ki aala Misalein paee jati hain. Akhlaq wa Aadaab-e-Sahaba RZ ke bayan mein jo Riwayaat is kitab ki had tak darj hain un ke muta'liye se wazeh ho sakta hai ke apne Muas-sireen wa Fuqra'-e-Daira wa Muta'qideen wa Aghyaar ke saath un ke Akhlaaq wa aadaab kiya the. (Riwayat 248) Mulaheza ho ke:- Ba'az Muhajireen RZ ne Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood RZ se kah diya ke Miyan Syed Khundmir RZ apne ko tamaam Sahaba RZ par Fazilat dete hain. Hazrat Bandagi Miyan RZ ko is ki khabar mili to Aap RZ ne farmaya:-

"بندہ گاہے خود را بر یاراں فضل نداده است که حضرت میراں علیه السلام دائم نیستی و فنا فرموده اند۔ فضل دادن صفتِ ہستی است۔"

Ya'ni Bande ne Sahaba RZ par kabhi apna Fazl nahin jitlaya hai kuinke Hazrat Mahdi AHS ne hamesha Naisti aor Fana ki Ta'leem farmaee hai. Fazl jitlana to Hasti ki sifat hai. (Insaf Nama Baab 17) mein bhi yeh Riwayat bayan huwe hai. Is se zahir hai ke jab Sahaba-e-Mahdi-e-Mau'ood ke aamaal ki bunyaad Naisti wa Fana par thi to un-ke Akhlaaq wa Aadaab ke Maratib muhtaaj-e-Bayan Nahin hain.

☆☆☆☆☆

English Translation

Virtues of Companions

According to Parable 272, Hazrat Mahdi AHS is narrated to have said, "There will be people who would establish religion after me as was done after Prophet Muhammad SAWS." Further, Hazrat Mahdi AHS has given the glad tidings to his companions that they would have the attributes of the As-haab-as-Sufah. It is for this reason that the lofty attributes of Surrender and Submission to Allah, Patience and Trust (Sabr-o-Tawakkal) and perishing and non-existence (Fana-wa-Naisti) are found among the companions of Hazrat Mahdi AHS. A study of the details available in this book "Sawaneh-e-Sahaba-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS" about the etiquette and manners of Hazrat Mahdi AHS's companions shows how they behaved with their fellow-fuqara', the believers and other people. Please note Parable 248. It says, "Some of the Migrant-Companions told Miran Syed Mahmood RZ that Miyan Syed Khundmir RZ assumed superiority over all other Companions. When Miyan Syed Khundmir RZ came to know of this, he said, "This servant has never assumed any superiority over the Companions, because Hazrat Mahdi AHS had always taught us the lesson of Naisti (Non-Existence) and Fana (Perishing). Assuming superiority is Hasti (Existence]." It is clear from these details, that when the basis of the deeds of the Companions of Hazrat Mahdi AHS was non-existence and Perishing (Fana), it is not necessary to delve into their sincerity, character and etiquette.

توضیح روایت 249

اِس روایت کا خلاصہ یہاں درج کیا جارہا ہے کہ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کو دو جوانوں میاں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلومات ہو رہے تھے۔ لیکن حضرتؑ نے ابھی ظاہر نہیں فرمائے تھے۔ اِدھر حضرت سید خوندمیرؓ کو بھی اِس وقت جب کہ وہ اور حضرت سید محمودؓ نمازِ عصر کی جماعت میں بازو بازو تھے معلوم ہوا کہ:- " فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ -- الخ " (سورة البقرة-59)

ترجمہ:- اُن لوگوں کو جو بات کہی گئی تھی اِس کے بجائے اُنھوں نے جو بات بدل دی ظلم کیا۔ حضرت سید محمودؓ سے آہستہ اِس علم کا ذکر کیا تو اُنھوں نے " اٰمنا و صدقنا " کہا۔

اس روایت میں جو آیت آئی ہے یہ سورۃ البقرۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کے واقعات کے سلسلہ میں بیان ہوئی ہے۔ ان لوگوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ " حِطَّه " کہیں " قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿58﴾ (سورة البقره-58) یعنی " حِطَّه " کہو تا کہ تمہاری خطائیں ہم بخش دیں۔ اور تمہاری نیکیاں زیادہ کریں " مگر انھوں نے " حِطَّه " کے بجائے حنطًا حمتًا (سرخ گیہوں) کہا۔ " توبه " کے بجائے اُنھوں نے کھانے کی چیز طلب کی گویا بتلائی ہوئی بات کو انھوں نے بدل دیا۔

حضرت سید خوندمیرؓ کو اِس آیت کی طرف غیب سے توجہ دلانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ معلوم کرایا گیا کہ سیدینؓ کی فضیلتیں و خصوصیتیں حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر فرمادیں گے اُن کو جو فضائل و خصائص معلوم کرائے جائیں اُن میں کوئی تبدیلی نہیں کریں گے۔ اِسی لیے حضرت سید محمودؓ نے آمنا و صدقنا کہا۔

یعنی بے شک حضرت مہدی علیہ السلام بغیر کسی تبدیلی کے فرمائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اِس وقت تمام صحابہؓ کو بشارت سے سرفراز فرمایا۔ اور تمام صحابہؓ میں دو جوان میاں سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ کی

خصوصیت کو فرشتوں میں جبرئیل و میکائیل کی خصوصیت سے تشبیہ دی۔

نقل 249:- و نیز بعضے مہاجراں رضی اللہ عنہم گفتند کہ حضرت میراں علیہ السلام کدام وقت تخصیصِ دو جوانان کردہ اند۔ گفتند در وقتِ عصر میراں سید محمود و میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما یکجا برائے نماز ایستادہ بودند ہم در نماز میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ را حق تعالیٰ معلوم شد:- فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿59﴾ (سورۃ البقرہ) بعد از نماز درگوشِ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ، میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ گفتند کہ ایں چنیں معلوم می شود۔میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ بآوازِ بلند فرمودند " آمنا وصدقنا "میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بیت خواندند و در حجرہ رفتند :۔

بیت

خدا آں عابداں را برگزیند ☆☆☆ کہ در راہِ خدا خود را نہ بینند

باز در خلوت از حق تعالیٰ باعتاب (بحضرت میراں علیہ السلام) معلوم شد کہ حق پوشی چرا کردی جواب دادند خداوندا چیزے حجت باید۔باز معلوم شد کہ سنت ماچنیں جاریست مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰيلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿98﴾ (سورۃ البقرہ) حضرت میراں علیہ السلام ہمہ برادرانؓ را بشارۃ فرمودند و لیکن بشارۃ دو جواناں تخصیص است ہمچوں درمیانِ فرشتگاں جبرئیل و میکایل علیہما السلام۔

ترجمہ:- نیز (روایت ہے کہ) بعض مہاجرین رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ حضرت میراں علیہ السلام نے دو جوانوں کی تخصیص کس وقت بیان فرمائی ہے۔جواب دیا گیا کہ عصر کے وقت میراں سید محمود، میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما ایک جگہ نماز میں کھڑے تھے۔نماز کی حالت میں میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ۔۔۔ الخ (سورۃ البقرہ۔59) (پس بدل ڈالا ان ظالموں نے ایک اور کلمہ جو خلاف تھا اِس کلمہ

کے جس کی اُن سے فرمایش کی گئی تھی۔(پس ہم نے اُن ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیوں کی وہ نافرمانیاں کیے جارہے تھے۔)(سورۃ البقرہ۔59) نماز کے بعد میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ کے کان میں (آہستہ) کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ نے بلند آواز سے فرمایا "اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا" میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے یہ بیت پڑھی اور حجرہ میں چلے گئے۔

ترجمۂ بیت:- خدائے تعالیٰ اُنھیں عابدوں کو برگزیدہ فرماتا ہے جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں اپنے پر نظر نہیں رکھتے ہیں

پھر خلوت میں (حضرت مہدی علیہ السلام کو) عتاب کے ساتھ معلوم ہوا کہ حق بات چھپاتے کیوں ہو؟ جواب دیا کہ خداوندا! کچھ حجت (اعجاز) بھی چاہیئے۔ (بارگاہِ رب العزت سے) معلوم ہوا کہ ہمارا طریقہ اِسی طرح جاری رہا ہے:-

(ترجمہ آیت) جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے رسولوں اور جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے پس بے شک اللہ تعالیٰ (اُن) کافروں کا دشمن ہے۔ (سورۃ البقرہ۔ 98) حضرت مہدی علیہ السلام نے (اُسی وقت) تمام صحابہؓ کے حق میں بشارتیں بیان فرمائی ہیں۔ لیکن دو جوانوں کی بشارت اِسی طرح مخصوص ہے جیسے کہ فرشتوں میں جبرئیل و میکائیل علیہما السلام (کی خصوصیات) ہیں۔

☆☆☆☆☆

Tauzih-e-Riwayat 249

Roman Translation:- Is Riwayat ka khulasa yahan darj kiya ja raha hai ke Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS ko Jawanaun, Miyan Syed Mahmood RZ aor Miya Syed Khundmir RZ ke bare main Allahu Ta'aala ki taraf se maloomaat horahe the. Laikin Hazrat AHS ne abhi zahir nahin farmaye the. Idhar Hazrat Syed Khundmir RZ ko bhi is waqt jab ke who aor

Hazrat Syed Mahmood RZ Namaz-e-As ki jama'at mein bazoo bazoo the maloom huwa ke:

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ ۔ الخ (سورة البقرة۔59)

Translation:- Un logaun ko jo baat kahi gaee thi is ke bajaye un huin ne jo bat badal di zulm kiya. Hazrat Syed Mahmood RZ se aahista is Ilm ka Zikr kiya to un huin ne "Ammana -wa-Saddaqna" kaha. Is Riwayat mein jo aayat aaee hai yeh Sura Baqra mein Hazrat Musa AHS aor Aap ki qaom ke waqiyaat ke silsile mein Bayan huwi hai. In logaun ko Hidayat ki gaee the ke;" حِطَّه " kahein;

" قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿58﴾ (سورة البقره)

Yani "حطه" kaho ta ke tumhari khataein hum bakhsh dein, aor tumhari Naikiya ziyadah karein. Magar unhun ne " حطه " ke bajye حنطًا حمتًا (surkh gihuin) kaha. Tauba "توبه " ke bajaye un hun ne khane ki cheez talab ki goya batlaee huwe baat ko un hun ne badal diya.

Hazrat Syed Khundmir RZ ko is Aayat ki taraf Ghaib se tawajjhe dilane ka matlab yeh hai ke Allahu Ta'aala ki taraf se Aap ko yeh maloom karaya gaya ke Syed-dain RZ ki Fazilatein wa Khususiyatein Hazrat Mahdi AHS zahi farmadein ge us ko jo Fazael wa Khasael maloom karaye jaein un mein koi tabdeeli nahin kareinge. Isi liye Hazrat Syed Mahmood RZ ne آمنا و صدقنا kaha.Yani be shak Hazrat Mahdi AHS baghair kisi tabdeeli ke farmaeinge. Chunache aisa hi huwa. Hazrat Mahdi AHS ne is waqt tamaam Sahaba RZ ko basharat se sarfaraz farmaya aor tamaam Sahaba RZ mein do jawan Miyan Syed Mahmood RZ wa Miyan Syed Khundmir RZ ki khusushiyat ko Farishtaun mein Jirail wa Mikail ki Khususiyat se tashbih di.

Roman Translation 249:- Wa neez ba'aze Muhajireen RZ guftanad ke Hazrat Miran AHS kudam waqt takhsees -e-do jawanan kardah-and.

Guftanad dar waqt-e-Asr Miran Syed Mahmood wa Miyan Syed Khundmir Razi Allahu Anhuma yak ja bara-e-Namaz Aistadah boodand hum dar Namaz Miyan Syed Khundmir RZ ra Haq Ta'aala maloom shud:- فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ۔۔الخ (سورة البقرة۔59) **Ba'ad az Namaz dar goosh-e-Miran Syed Mahmood RZ, Miyan Syed Khundmir RZ guftanad ke ein chunein maloom me-shawad. Miran Mahmood RZ ba-aawaaz -e-baland farmudand** " آمنا وصدقنا " **Miyan Syed Khundmir Beet khawnadand wa dar hujrah raftanad.**

بیت

خدا آں عابداں را برگزیند که در راہِ خدا خود را نہ بیند

Baa dar khilwat az Haq Ta'aala ba-itaab (ba-Hazrat Miran AHS) maloom shud ke Haq poshi chura kardi jawab dadand Khuda Wanda cheeze Hujjat bayad. Ba'az maloom shud ke Sunnat-e-Ma chunein jariyast.

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿98﴾ (سورة البقرہ) **Hazrat Miran AHS hama Biradaran ra basharat farmudand wa laikin basharat-e-do jawanan takhsees ast hamchun darmiyan-e-Farishtagaan Jirael wa Mikael Alaihi Mas salaam.**

Roman Translation 249:- Neez (Riwayat hai ke) Ba'az Muhajireen RZ ne suwal kiya ke Hazrat Miran AHS ne do jawanaun ki Takhsees kis waqt bayan farmaee hai. Jawab diya gaya ke Asr ke waqt Miran Syed Mahmood, Miyan Syed Khundmir Razi Allahu Anhum aik jage Namaz mein khade the. Namaz ki halat mein Miyan Syed Khundmir RZ ko Allahu Ta'aala ki taraf se maloom huwa ke

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ۔۔الخ (سورة البقرہ۔59)

Pas badal dala un zalimaun ne aik aor Kalima jo khilaf tha is kalime ke jis ki un se farmaish ki gaee thi. (سورة البقرہ۔59) **Namaz ke ba'ad Miran Syed Khundmir RZ ne Miran Syed Mahmood RZ ke kaan mein (Aahista) kaha**

ke mujhe aisa maloom huwa hai. Miran Syed Mahmood RZ ne baland aawaaz se farmaya "اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا" Miyan Syed Khundmir RZ ne yeh Beet padhi aor hujre mein chale gaye. Translation of Beet;-

Khuda-e-Ta'aala unhin A'abidaun ko bargazeedah farmata hai jo khuda-e-Ta'aala ki rah mein apne par nazar nahin rakhte hain. Phir khilwat mein (Hazrat Mahdi AHS ko) itaab ke saat maloom huwa ke Haq baat chúpate kuin ho? Jawab diya ke Khuda Wanda! Kuch Hujjat (Ejaz) bhi chahiye. (Bar-Gah-e-Rabbul Izzat se) maloom huwa ke hamara tareeqa isi tarha jari raha hai.Translation of Aayat:- Jo koi Allahu Ta'aala aor us-ke Farishtaun aor us ke Rasoolaun aor Jirael wa Mikael ka dushman hai pas be-shak Allhu Ta'aala (un) Kafiraun ka dushman hai.(سورۃ البقرہ۔98) Hazrat Mahdi AHS ne (isi waqt tamaam Sahaba RZ ke haq mein Basharatein bayan farmaee hain. Laikin do jawanaun ki basharat usi tarha makhsoos hai jaise ke Farishtaun mein Jirael wa Mikael AHS (ki Khusoosiyat) hain.

☆☆☆☆☆

English Translation

Equality of Syed-dain RZ

The summary of the relevant parable 3 is that Hazrat Mahdi AHS was receiving information about the two Syeds RZ, Miran Syed Mahmood RZ and Miyan Syed Khundmir RZ, but Hazrat Imam AHS had not divulged the information to his companions. On the other hand, Miyan Syed Khundmir RZ too received, when he was standing for the Asr Prayers by the side of Miran Syed Mahmood RZ, the information from Allah, "But the transgressors changed the word from that which had been given to

them." He whispered this information to Hazrat Miran Syed Mahmood RZ, who loudly said, "Aamanna-wa-Saddaqna." The Quranic Verse reproduced in this parable is from Sura 2 (Baqara/Cow). It relates to the events of Prophet Musa AHS and his Community. These people had been commanded to say "Hittatun" so that Allah would forgive them and add to their good deeds. But they changed it to another word, which means red wheat. Instead of repenting, they demanded eatables. That is, they changed the word they had been given. The meaning of drawing the attention of Miyan Syed Khundmir RZ to this Quranic Verse by the unknown (Ghaib) is that Allah made known to him that Imam Mahdi AHS would soon disclose to him the superiority of the Syeds RZ. Hazrat Mahdi AHS would make no change in their superiorities and the specialties. It is for this reason that Miran Syed Mahmood RZ said, "Aamanna-wa-Saddaqna" (I believe and it is true." It means that Hazrat Mahdi AHS would not make any changes. And it happened that way. Hazrat Mahdi AHS gave glad Divine tidings to all his companions. And he likened the specialties of the two Syeds RZ, Miran Syed Mahmood RZ and Miyan Syed Khundmir RZ, to those of the archangels, Jibrail AHS and Mikail AHS (Gabriel and Michael).

English Translation 249:- It is narrated that some of the Migrant Companions raised the question as to when Hazrat Mahdi AHS had declared the particularization (Takhsees) of the two young men. The reply was given, "At the time of "Asr." Miran Syed Mahmood RZ and Miyan Syed Khundmir RZ were standing side by side for saying their prayers. While Miyan Syed Khundmir RZ was saying his prayers, Allah Most High informed him, "But the transgressors changed the word from that which had been given them…" After the prayers were over, Miyan Syed Khundmir RZ told Miran Syed Mahmood RZ, in whispers, that he was informed like that. In a loud voice, the Miran Syed Mahmood RZ said, "Aamanna-o-Saddaqna." Miyan Syed Khundmir RZ recited a couplet, which means: "Allah chooses only those who do not see themselves in the

path to Allah." And then he went into his room. Then again, Hazrat Mahdi AHS was angrily informed, "Why do you conceal the truth (Haq)?" Hazrat Mahdi AHS said, "O Allah! There should be some argument (Hujjat) (or a miracle E'jaaz)." Then, Hazrat Mahdi AHS came to know (from Allah), "Our practice has continued like this, "Who is an enemy to Allah, and His Angels, and His Messengers, and Gabriel and Michael! Then lo! Allah (Himself) is an enemy to the disbelievers." Immediately afterwards, Hazrat Mahdi AHS gave glad tidings in favour of all the companions. But the particularity of the two young men is the same as that of Gabriel AHS and Michael AHS.

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیان قاتلوو قتلوا

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر حاملِ بارِ امانت صدیقِ ولایت کی خبرِ شہادت اور اس کی نوعیت

ہم یہاں ایسا سلسلۂ روایات پیش کریں گے جس سے واضح ہو سکے گا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے قتال اور بدلۂ ذات ہونے کے بارے میں خبر دی ہے وہ کس قدر مہتم بالشان ہے اور کتنے جلیل القدر صحابہؓ کا بحیثیتِ راوی اِس خبرِ مبارک سے تعلق ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں پہلی دفعہ حاضر ہونے کے واقعہ کا ایک حصہ " سوانحِ مہدئ موعودؑ " مولفہ جناب سید ولی صاحب مرحوم سے نقل کیا جارہا ہے۔ اِس کتاب پر علامتہ العصر مولوی سید نصرت صاحب اور علامتہ العصر مولوی سید اشرف صاحب شمسیؔ نے تقریظ لکھی ہے اِس کی روایات کو نہایت صحیح اور قابلِ وثوق ولائقِ تمسک تسلیم کیا ہے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ (پہلی دفعہ حاضرِ خدمت ہونے کے بعد ہی) سید خوندمیرؓ سے نمازِ مغرب کے بعد جناب سیدنا مہدیؑ

موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ سید خوندمیر! بیان کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کس طرح فضل و احسان کیا ہے۔ عرض کیا کہ حضرت سے پوشیدہ نہیں۔ فرمایا تم بیان کرو تا کہ دوسرے لوگ سنیں۔ کہا پہلی مرتبہ جب کہ میری نظر حضرت پر پڑی (تجلیِ ذاتی چمکی) میری آنکھ پھوٹ جائیں اگر میں نے حضرتؑ کو درمیان میں دیکھا ہو۔ اِسی وقت میں نے اپنے خدا کو دیکھا۔ فرمایا درست ہے جو خدا ہو (یعنی قیدِ بشری اور ہستیِ خودی سے باہر ہو کر مطلق ہو) خدا کو دیکھے۔ اور جس وقت عصر کی نماز کی نیت باندھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تو نے میری درگاہ میں کیا نذر گزرانی ہے۔ عرض کیا کہ جو تیری نذر کے لائق ہو گزرانوں۔ حکم ہوا جو لایق بندہ ہوتا ہے وہ ہماری راہ میں سر دیتا ہے۔ عرض کیا یہ ایک سر کیا ہے اگر سو (100) سر ہوں تو تجھ پر فدا کرنے کو حاضر ہوں۔ پھر میں نے اپنے تن کو بے سر دیکھا اور بعد نماز سر کو پایا۔ اِس کے بعد بندہ نے عرض کیا کہ پروردگار! کیا بندہ کی نذر قبول نہیں ہوئی؟ حکم ہوا یہ ہماری امانت ہے وقت پر لیں گے۔۔ الخ (سوانح مہدیٔ موعودؑ صفحہ 157)۔

یہ روایت دوسری قدیم و معتبر کتبِ نقلیات میں بھی موجود ہے۔ اور پنج فضائل میں اِس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

حضرت میراںؑ پرسیدند میاں سید خوندمیر ایں چہ معاملہ بود۔ گفتند ہمہ پیشِ خوندکار عیاں است۔ پس فرمودند شما بزبانِ خود بگوئید کہ اجماع شاہد شواد۔ پس بندگی میاں ما جرائے مذکور بیان کرد۔ پس حضرت میراںؑ فرمودند آرے حق است ہمچنیں خواہد شد۔
(پنج فضائل)

ترجمہ:- حضرت مہدی علیہ السلام نے دریافت کیا کہ میاں سید خوندمیرؓ کیا معاملہ تھا؟ عرض کیا خوندکار پر سب روشن ہے فرمایا تم اپنی زبان سے کہو تا کہ اجماع شاہد رہے۔ بندگی میاں نے ماجرائے مذکور بیان کیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں سچ ہے ایسا ہی ہو گا۔

اِس سے ظاہر ہے کہ حضرت سید خوندمیرؓ کے سر کی قربانی، اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے سب حاضرین کو اِس بشاتِ خداوندی سے آگاہ ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ اور آپؑ نے بذاتِ خود تصدیق فرمائی اور جماعتِ صحابہؓ کو بحیثیتِ اجماع گواہ بنایا۔ اِس لیے یہ روایت خبرِ مشہور اور خلیفتہ اللہ کی "توثیق" کی وجہ قطعیت کا حکم رکھتی ہے۔ اگرچہ بدلۂ

ذاتِ مہدیٔ موعودؑ ہونے کی اِس میں تصریح نہیں ہے لیکن حضرت سید خوندمیرؒ کی خبر شہادت کی حد تک محکم اور واضح روایت ہے۔ حالانکہ بعد کی روایات سے بدلۂ ذات کی تخصیص و تصریح بھی ہو چکی چنانچہ ذیل کی روایات اِس امر کی شاہد ہیں۔ سفر خراسان میں حضرت میاں سید خوندمیرؒ کے پہنچنے کے قبل ہی سے حضرت امامنا مہدی علیہ السلام نے آیتِ شریفہ " فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا ۔۔الخ" کی اہمیت پر بیان شروع فرمادیا چنانچہ روایت ہے کہ:-

(1) نقل است از بندگی ملک الهدادؒ خلیفه گروه که حضرت میراں علیه السلام فرمودند فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا شد وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ شد۔ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ الله شد۔ وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا مانده است ماشاء الله خواهد شد۔ (تاریخِ سلیمانی جلد،ثانی)

ترجمہ:- بندگی ملک الہدادؒ خلیفہ گروہ سے روایت ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا" فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا " ہو چکا۔ وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ " ہو چکا۔ " وَاُوْذُوْ فِیْ سَبِیْلِیْ " ہو چکا۔ " وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا " باقی ہے۔ انشاء الله ہو جائے گا۔

(2) ناگور میں بھی ایک دفعہ اِس آیت پر بیان فرمایا ہے۔ نیز روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ناگور میں یہ آیت اِس طرح پڑھی۔ " فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَا رِهِمْ "ہو چکا- "وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ " ہو چکا۔ " قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا " باقی ہے اللہ جب چاہے گا ہو گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی زوجۂ محترمہ نے عرض کیا کہ میرا نجیؑ! وہ جماعت دائرہ میں نظر نہیں آرہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہاں وہ لوگ ابھی نہیں آئے ہیں۔ آجائیں گے (ملاحظہ ہو روایت 182)

(3) سندھ میں بھی ایک دفعہ آپؑ نے اِس آیت پر بیان فرمایا:-

نقلست که در مقامِ سندھ آیتِ فالذین هاجروا و اخرجوا من دیارهم و اوذوا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا بیان کرده فرمودند که یک صفتِ کارزار مانده است ماشاءالله خواهد شد و بعد ازیں بارها همیں فرمودند تا که بفرح رسیدند و بندگی میاں سید خوندمیر آمدند۔ (مطلع الوالایت)

ترجمہ:- نقل ہے کہ مقام سندھ میں آیتِ " فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قَاتَلُوْا

وَ قُتِلُوْا "(اٰل عمران۔195) پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صفتِ کارزار باقی رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا پوری ہو گی۔ اِس کے بعد آپؑ فراہ مبارک پہنچنے تک بارہا یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ بھی فراہ آ گئے۔

(4) حضرت میاں سید خوندمیرؓ فراہ مبارک پہنچ جانے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام اِس آیت پر نہایت واضح اور پر اثر بیان فرمانے لگے کہ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کے حامل کی فلاں فلاں خصوصیات ہوں گی۔

بعد ازرسیدنِ بندگی میاں چند بار در شرفِ صفت چارمی کہ قاتلوا و قتلوا است از زبان گوہربار امام الابرار جاری شد و بحدے کہ ذکر در شرفِ قاتلوا و قتلوا شرح بگذاشت کہ سامعاں را اشتیاقِ مشاہدہ شخص حامل بارِ صفت چارمی شد۔ تا میاںؓ (سید خوندمیرؓ) بمیاں نعمتؓ پرسیدند کہ ازخوندکار عرض نمائید کہ آنحضرت اسم کسے کہ براو " قاتلوا و قتلوا " صورت پذیر شود فرمائیند تا اوبش مثل ادب والا داشتہ شود۔ میاں نعمتؓ حسبِ الایمائے بندگی از امام علیہ السلام عرض کردند قبلۂ جن و انس فرمود ہر کسے کہ پرسد برو صورت پذیر شود۔ بداں اے عزیز دریں نقل نامِ حاملِ بارِ امانت ظاہر شد۔ (تاریخِ سلیمانی جلد ثانی)

ترجمہ:- بندگی میاں کے پہنچنے کے بعد چند بار قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کی صفت چارمی کے شرف پر امام الابرار کی زبانِ گوہربار سے بیان شروع ہوا۔ اِس حد تک کہ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کے شرف کے بیان میں (نام کی) شرح باقی رہ گئی۔

جس کی وجہ سامعین کو حاملِ بارِ صفتِ چارمی کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ حتیٰ کہ میاںؓ (سید خوندمیرؓ) نے میاں نعمتؓ کے ذریعہ عرض کرایا کہ جس شخص پر قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کی تکمیل ہو گی حضرت اِس کا نام فرمادیں تا کہ اُس کا ادب مثلِ ادب والا کیا جائے۔ میاں نعمتؓ نے حسبِ ایمائے بندگی میاں امام علیہ السلام سے عرض کیا۔ قبلۂ جن وانس نے فرمایا جو پوچھ رہا ہے اُسی پر صورت پذیر ہو گا۔ جان اے عزیز! اِس نقل میں حاملِ بارِ امانت کا نام ظاہر ہو چکا ہے۔

اِس روایت سے یہ استدلال کرنا کہ "حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہٗ نے یہ سمجھا کہ اس صفت کے حامل خود ہیں۔ کیوں کہ اُنھوں نے حضرتؑ سے سوال کیا تھا۔ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ روایت میں میاں نعمتؓ " حسب الایمائے بندگی

میاںؓ ازامام علیہ السلام عرض کردند" کے الفاظ صاف ہیں۔اِس لیے شاہ نعمتؓ، سید خوندمیرؓ کے فرستادہ تھے۔ فی الاصل محرکِ سوال حضرت سید خوندمیرؓ ہی تھے۔اِس لحاظ سے سائل کا اطلاق فی الحقیقت حضرت سید خوندمیرؓ پر ہی آسکے گا۔لہٰذا فرمانِ حضرت مہدی علیہ السلام "ہر کسے کہ می پرسد برو صورت پذیر شود۔" کامصداق حضرت سید خوندمیرؓ ہی ہیں۔اسی لیے صاحبِ تاریخِ سلیمانی نے آخر میں تحریر فرمایاہے کہ "بداں اے عزیزدریں نقل نام حاملِ بارِامانت ظاہر شد۔" یعنی جان اے!عزیز کہ اِس نقل میں حاملِ بارِامانت کا نام ظاہر ہو چکا۔"

(5) اور حضرت بندگی میاں شاہِ دلاور رضی اللہ عنہٗ نے بھی خود حضرت بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہٗ پر واضح کر دیا تھا کہ "خبرِ قتال کی نوعیت "میاں سید خوندمیرؓ سے مخصوص ہے اور چونکہ آپؓ بھی ذریعہ سوال بنے ہیں اس لیے آپؓ کو بھی شہادت کا موقع ملے گا۔حضرت مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک کا اثر ضرور ظاہر ہو گا۔لیکن یہ شہادت،شہاتِ عامہ کے حکم میں ہو گی۔

بحر العلوم علامہ شمسیؔ مرحوم نے بھی "جلاء العنین" میں اِس روایت کا ذکر کیاہے۔غرض اِس تصریح کے مطابق حضرت سید خوندمیرؓ کی شہادت کے عرصہ بعد حضرت شاہ نعمتؓ بھی مع اکیس فقرائے دائرہ بحالتِ ذکرِ الٰہی صف پر بیٹھے ہوئے بمقام لوگڑھ شریف شہید ہوئے۔اِس واقعہ کی تفصیل کا یہ محل نہیں۔

یہاں بحث یہ ہے کہ "حضرت شاہ نعمتؓ کو یہ خیال تھا کہ "خبرِ قتال" اپنے حق میں ہے اور آپؓ نے حضرت شاہ دلاورؓ کی تصریح بھی تسلیم نہیں کیا" اگر یہ واقعہ بجائے خود صحیح بھی ہو تو اِس سے "خبرِ قتال" بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں منصوص و مخصوص ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔کیونکہ یہ صرف حضرت شاہ نعمتؓ کی ذاتی رائے تھی جس کی تائید میں اپنے سائل ہونے کی حیثیت کے سوائے کوئی اور دلیل آپؓ نے بیان نہیں کی ہے۔اور سائل کس حیثیت کے تھے اوپر توضیح ہو چکی۔ اِس کے قطع نظر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی شہادت کے بعد آپؓ خود قائل ہو گئے ہیں۔اور اپنی عدم شرکت وعدم موافقت پر اظہارِ افسوس کیاہے۔چنانچہ روایت ہے کہ:-

و بعد از مدتے میاں نعمتؓ در جالور آمدند و از دکن باز گشت فرمودند کسانیکه مرا از موافقتِ سید خوندمیرؓ باز داشتند ایشاں را خدائے تعالیٰ خواہد پرسید۔ (روایت(181) انصاف نامه باب 16)۔

ترجمہ:- ایک عرصہ بعد میاں نعمتؓ دکن سے جالور واپس آئے۔ آہ! فرمایا کہ جن لوگوں نے مجھ کو سید خوندمیرؓ کی موافقت سے باز رکھا ہے اُن کو خدائے تعالیٰ پوچھے گا۔

لہٰذا حضرت کی سابقہ ذاتی رائے کو اختلاف کی حیثیت سے زیرِ بحث لانا اصولاً غیر مفید ہو جاتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت سید خوندمیرؓ کا حضرت شاہ نعمتؓ کے ذریعہ سوال کرنے اور حضرت مہدی علیہ السلام کے جواب دینے کی روایت پر ہی اِس استدلال کا انحصار نہیں ہے۔!!! کیونکہ ایک روایت سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ حضرت سید خوندمیرؓ نے تخصیصِ صریح کی خاطر دوبارہ حضرت میاں یوسفؓ کے ذریعہ دریافت کروایا ہے۔ اور اِس وقت آپؓ کا مطلب پورا ہو چکا چنانچہ روایت ہے کہ:-

(6) نقل است که چوں صدیقؓ را از شاه نعمتؓ، نعمت جوابے حسب المدعاء ظاہر نه شد تاوقتے میاں یوسفؓ را فرمود که از حضرتؑ عرض کنند که حاملِ بارِ امانت کیست که تعظیمش داشته آید میاں یوسفؓ حسب الارشادِ صدیقؓ از خاتم ولایت عرض کردند حضرتؑ بآواز بلند فرمودند که کست می پرسد؟ میاں یوسفؓ ترسید ده و لرزیده بعرض رسانیدند که خوندکار من نمی پرسم میاں خوندمیرؓ می پرسند۔ انگاه مخبر صادق صدیقؓ را طلبیده فرمود که برادرم سید خوندمیرؓ آں ذات شما است۔ (تاریخِ سلیمانی جلد ثانی)

ترجمہ:- روایت ہے کہ شاہ نعمتؓ سے جواب سننے کے بعد صدیقِ ولایتؓ کا مدعاء اُس وقت پورا ظاہر ہوا جب کہ آپ نے میاں یوسفؓ کے ذریعہ حضرتؑ سے عرض کرایا کہ حاملِ بارِ امانت کون ہے تاکہ اُس کی تعظیم کی جائے۔ میاں یوسفؓ نے حسبِ ارشادِ صدیقؓ، خاتم ولایتؑ سے عرض کیا۔ حضرتؑ نے بلند آواز سے فرمایا کون پوچھتا ہے؟ میاں یوسفؓ نے ڈرتے لرزتے کہا میں نہیں پوچھ رہا ہوں سید خوندمیرؓ پوچھتے ہیں۔ اُس وقت مخبرِ صادق نے صدیقؓ کو بلا کر فرمایا برادرم سید خوندمیرؓ! وہ تمہاری ذات ہے۔

چند جملوں کی کمی بیشی کے ساتھ مطلع الولایت میں بھی اِسی مضمون کی روایت مذکور ہے۔

اِس کے علاوہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ، بدلۂ ذاتِ مہدی علیہ السلام ہونے کی روایات بھی ملتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کو "بدلۂ ذات" ہونے کی بشارت اللہ تعالیٰ کے حکم سے دی ہے۔

(7) نقل است حضرت امامؑ بدرگاہِ ملک العلام عرض کردند اے بارِخدایا ! ایں صفتِ چار می کہ ماندہ است اگر شود راضی و تسلیم ایم فرمانِ ایزد تعالی رسید کہ اے سید محمد! درازل ماست کہ برخاتم الانبیاء و برخاتم الاولیاء ہیچکس قادر نباشد و شمشیرکارنہ کند پس ترا خاتم ولایت محمدیکردہ ایم و لہٰذا ایں کہ بدلِ تو سید خوند میرؓرا کردہ ایم۔ بنا برایں حضرت میراں علیہ السلام میاں سید خوندمیرؓرا فرمودند کہ ایں کارباشما شدنی است۔ (تاریخِ سلیمانی جلد ثانی و مطلع الولایت)

ترجمہ:- روایت ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے بارگاہِ ملک العلوم میں عرض کیا کہ یا اللہ! چوتھی صفت جو باقی رہ گئی ہے اگر مجھ پر پوری ہو جائے تو اِس کے لئے راضی ہوں۔ ایزدی تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد! ہمارے علمِ ازلی میں یہ ہے کہ خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور تلوار کارگر نہ ہوگی۔ پس ہم نے تجھ کو خاتمِ ولایتِ محمدی بنایا ہے۔ اِس لئے ہم نے تیرا بدل سید خوندمیرؓ کو قرار دیا ہے۔ اِسی بناء پر حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ سے فرمایا کہ یہ کام تم سے ہونے والا ہے۔

ملاحظہ ہو کہ اِس روایت سے اِس خبرِ مشہور و قطعی الصدور کی مزید توثیق ہو رہی ہے جو حضرت سید خوندمیرؓ کے سرِ مبارک کی نذر مع ایک صد سر کے رب العزت نے قبول فرمائی تھی اور اِس سے بدلۂ مہدئ موعودؑ کی تصریح بھی ہو رہی ہے اور ایک روایت ہے کہ:-

(8) نقل است وقت برنہادن فرمودند کہ ہشیار باشید ک ہ ایں بارِولایت است۔ سر جدا شود و پوست بکند و اگر استخوانِ فیل و پہلوئے فولاد باشد تادریں باربوسیدہ شود۔۔۔ باز فرمودند کہ

جہاں دشمن شود و دوست و غمخوار شما کسے نماند حتی کہ بند جامۂ شما آں ہم دشمن شما شود اما دردل و جان بیفکرولا و بال باشند کہ حق طرف شما است (تاریخِ سلیمانی)

ترجمہ:-روایت ہے کہ بار(صفتِ ولایت)رکھنے کے وقت(حضرت مہدی علیہ السلام نے)فرمایا ہشیار رہو کہ یہ بارِ ولایت ہے۔ سر جدا ہو گا۔ پوست کھینچا جائے گا اگر ہاتھی کی ہڈیاں اور فولاد کا پہلو بھی ہو تو اِس بار سے بوسیدہ ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ دنیا دشمن ہو جائے گی تمہارا دوست و غمخوار کوئی نہ رہے گا حتیٰ کہ تمہارے جامہ کا بند بھی دشمن ہو جائے گا۔ لیکن دل و جان کو بے فکر و لاوبال رکھیں کیوں کہ حق تمہاری طرف ہے۔

اور ایک روایت ہے کہ:-

(9) نقل است درفرہ از گوشۂ دیوار ام المومنین بی بی بونجیؓ پائے مبارک میاںؓ دیدند کہ از فضلِ حق بسیار استوار بود۔بحضور امام علیہ السلام بطریقِ رمز عرض کردند کہ میرانجیؑ! پائے ہائے میاں سید خوندمیرؓ چہ استوار اند۔ میراں علیہ السلام فرمود آرے بی بیؓ از برائے بارِ ولایتِ مصطفیؐ پایہائے میاں سید خوندمیرؓ استوار کردہ اند۔(تاریخِ سلیمانی جلدِ ثانی)

ترجمہ:- روایت ہے کہ فراہ میں دیوار کے کونے سے اُم المومنین بی بی بونجی رضی اللہ عنہا نے میاں سید خوندمیرؓ کے پیر دیکھے کہ اللہ کے فضل سے بہت ہی مضبوط قوی ہیں انھوں نے امام علیہ السلام کے حضور میں رمز کے طور پر عرض کیا کہ میرانجیؑ! میاں سید خوندمیرؓ کے پیر کس قدر مضبوط ہیں؟ میراں علیہ السلام نے فرمایا بی بیؓ! ولایتِ مصطفیؐ کا بار اٹھانے کے لئے میاں سید خوندمیرؓ کے پیر مضبوط بنائے گئے ہیں۔

چونکہ بارِ ولایت کی توضیح میں حضرتؑ نے پہلے ہی " بدلۂ ذات " فرمادیا تھا اِس لئے بی بیؓ کے جواب میں صرف "برائے بارِ ولایت" فرمانا کافی ہو گیا۔

(10) بعد از رحلت، امام علیہ السلام درچہارو پنج ایام دوسہ بار تاکید کردہ شد کہ تمام ساداتِ کبیر میاں سید خوندمیرؓ را معلوم کردہ شد کہ شما متوجہ بملکِ گجرات شدید تابکار یکہ

نسبت شما کردہ اہم آنجا ظہور خواہد شد۔ پس بندگی میاں ایں معاملہ پیشِ میراں سید محمودؓ اظہار کردند ثانیِ مہدیؓ بعرض میاںؓ جواب باصواب ادا کردند کہ ازروح پر فتوحِ آنحضرتؐ بدانچہ مامور و موکد ہستید بکنید (مطلع الولایت)

ترجمہ:- حضرت امام علیہ السلام کی رحلت کے چار پانچ دن بعد دو تین مرتبہ تاکید کے ساتھ سادتِ کبیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کو حضرت امام علیہ السلام کی روحِ پر فتوح سے معلوم کیا گیا کہ تم ملکِ گجرات کا ارادہ کرو۔ کیوں کہ جو کام تم سے منسوب کیا گیا ہے وہاں ظہور پائے گا۔ پس بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اِس معاملہ (خواب) کو سید السادات میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے عرض کیا۔ آنجنابؓ نے یہ جواب باصواب دیا کہ آنحضرتؐ کی روحِ پر فتوح سے جس چیز پر آپؓ مامور ہیں اور جس کی تاکید کی گئی ہے وہی عمل کریں۔

(11) اور حضرت سید محمودؓ جب فراہ مبارک سے واپس آئے تو حضرت سید خوندمیرؓ بھی آپؓ کے دائرہ میں آئے تھے۔ حضرت سید محمودؓ نے اُن کو واپس کرتے وقت جو کچھ بیان فرمایا اِس کا ایک جملہ یہ بھی ہے کہ:-

مانیک خواہ شما ایم گفتہ مابکنید کہ حضرت میراںؑ بر شما بار قاتلوا و قتلوا دادہ اند۔ اگرچہ نزد ماباشید آں را امکان محال است۔ (پنج فضائل)

ترجمہ:- میں آپ کا خیر خواہ ہوں میرے کہنے پر عمل کریں کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے آپ پر قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کا بار رکھا ہے۔ اگر میرے پاس رہو گے تو اِس کا اِمکان محال ہے۔ ہم نے جتنی روایات بیان کی ہیں اُن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت سید خوندمیرؓ، حاملِ بارِ امانت بدلۂ ذاتِ مہدیٔ موعودؑ ہیں۔ اور جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے اسمائے مبارک اِن روایات میں بحیثیتِ راوی مذکور ہیں جن کو اِس بات کا علم تھا۔ مثلاً حضرت سید محمود ثانیِ مہدیؓ، حضرت سید خوندمیرؓ صدیقِ ولایت، حضرت شاہ نعمتؓ، حضرت شاہِ دلاورؓ، حضرت میاں یوسفؓ، حضرت اُم المومنین بی بی بونجیؓ۔ اور خصوصاً آیت " فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا ۔۔ الخ" کے بیان میں حاملِ بارِ امانت کی مہتم بالشان خصوصیات بیان ہونے لگیں تو صحابہ کرامؓ میں اشتیاق پیدا ہو گیا تھا کہ حاملِ بارِ امانت کون ہیں معلوم کیا جائے اور جب کہ حضرت شاہ نعمتؓ اور حضرت میاں یوسفؓ اور حضرت اُم المومنین بی بی بونجیؓ کے سوال

کے جواب میں حضرت سید خوندمیرؓ کی تخصیص صریح ہوگئی تو کیا ان کثیر مشتاقانِ خصوصیت سے یہ پوشیدہ رہ سکتی تھی جب کہ سب کا ایک ہی جگہ رہنا سہنا تھا۔ اور سب راز و نیاز رکھتے تھے اور باہم شیر شکر تھے۔

اِس کے علاوہ حضرت سید خوندمیرؓ کو اپنے پاس سے روانہ کرتے وقت حضرت سید محمود ثانیِ مہدیؑ نے جو وجہ بیان فرمائی اور حضرت شاہ نعمتؓ سے حضرت شاہ دلاورؓ نے جو صریح و تخصیص بیان فرمائی کیا یہ اِس امر کا بین ثبوت نہیں ہے کہ خبرِ شہادت کا علم حضرت سید خوندمیرؓ کے سوائے دوسرے جلیل القدر صحابہ کرامؓ کو بھی تھا۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد جس وجہ سے حضرت سید خوندمیرؓ نے گجرات کا سفر اختیار کیا تھا لازماً اِس سے بھی وہاں کے صحابہ کرامؓ وغیرہ ضرور واقف ہو چکے تھے۔ اُصولِ حدیث میں ایک ضابطہ یہ ہے کہ جب کوئی روایت ضعیف ہو اور متعدد طریقوں سے اِس کی روایت پائی جائے تو وہ " حَسَنْ " کے درجہ میں شمار کی جاتی ہے۔ اور یہاں ضعیف کے شائبہ کا ذکر ہی کیا جب کہ خبرِ متواتر المعنی احادیث کے مماثل درجہ پایا جارہا ہے۔ پس خبرِ شہادت حضرت سید خوندمیرؓ " خبرِ مشہور و قطعی الصدور و قطعی الدلالتہ " کی شان رکھتی ہے۔

اگر اُصولِ حدیث در جال کے مذکور الصدر ثبوت سے نظر ہٹالی جائے اور صرف اِن روایات کو پیشِ نظر رکھا جائے جن میں حضرت سید خوندمیرؓ کے خلاف بعض صحابہؓ کی تحریر پائی جاتی ہے تو اُس لحاظ سے بھی خبرِ شہادت پر کوئی نقص وارد نہیں ہو سکتا۔ اِس کی توضیح آگے روایت (51-176-177) کے تحت بیان کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆

Roman Translation of Qaatalu wa Qutilu

Yeh Riwayat dosri qadeem wa mu'tebar Kutub-e-Naqliyat mein bhi maujood hai. Aor Panj Fazael mein is ke Aakhiri alfaaz yeh hain.

حضرت میرانؑ پرسیدند میاں سید خوندمیر ایں چه معامله بود۔ گفتند ہمه پیشِ خوندکار عیاں است۔ پس فرمودند شما بزبانِ خود بگوئید که اجماع شاہد شواد۔ پس بندگی میاں ما جرائے مذکور بیان کرد۔ پس حضرت میرانؑ فرمودند آرے حق است ہمچنیں خواہد شد۔(پنج فضائل)

Translation:- Hazrat Mahdi AHS ne daryaft kiya ke Miyan Syed Khundmir kiya Muamila tha? Arz kiya Khundkaar par sab roshan hai farmaya tum apni zaban se kaho ta ke Ijmaa' shahid rahe. Bandagi Miyan ne marjaa-e-mazkoor bayan kiya. Hazrat Mahdi AHS ne farmaya sach hai hoga.

Is se zahir hai ke Hazrat Syed Khundmir RZ ke sar ki Qurbani, Allahu Ta'aala ne qabool farma-li hai aor Hazrat Mahdi AHS ne sab hazireen ko is basharat-e-Khudawandi se aagah hone ka mauqa ata farmaya. Aor Aap AHS ne ba-zaat-e-khud Tasdeeq farmaee aor jama'at-e-Sahaba RZ ko bahaesiyat-e-Ijma'a gawah banaya. Is liye yeh riwayat Khabar-e-Mashhoor aor Khalifatullah ki Tauseeq ki wajhe Qata'iyyat ka hukm rakhti hai. Agar che Badla-e-Zaat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS hone ki is mein tasreeh nahin hai laikin Hazrat Syed Khundmir RZ ki Khabar-e-Shahadat ki had tak muh-kam aor wazeh riwayat hai. Halanke ba'ad ki riwayat se Badla-e-Zaat ki Takhsees wa Tasreeh bhi ho chuki chunache zail ki riwayaat is amr ki shahid hain. Safar-e-Khurasan mein Hazrat Miyan Syed Khundmir RZ ke pahunchne ke qabl hi se Hazrat Imamuna Mahdi AHS ne Aayat-e-Shareefa, "فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ۔۔الخ" ki ahmiyat par bayan shuroo farmadiya chunache riwayat hai ke:-

(1) نقل است ازبندگی ملک الہدادؓ خلیفه گروه که حضرت میراں علیه السلام فرمودند فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا شد وَأُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ شد۔ وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ اللّٰه شد۔ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا مانده است ماشاء

اللہ خواہد شد۔ (تاریخِ سلیمانی جلد،ثانی)

Translation:- Bandagi Malik Ilhadad RZ Khalifah-e-Groah se riwayat hai ke Hazrat Miran AHS ne farmaya, "فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا" ho chuka.

"وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ" ho chuka. "وَاُوْذُوْ فِيْ سَبِيْلِيْ" ho chuka. "وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا" baqi hai انشاء اللہ ho jayega.

(2) Nagore mein bhi aik dafa' is Aayat par bayan farmaya hai. Neez Riwayat hai ke Hazrat Mahdi AHS ne Nagore mein yeh Aayat is tarha padhi. "فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ" ho chuka. "وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ" ho chuka. "قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا" baqi hai Allah jab chahe ga ho ga. Hazrat Mahdi AHS ki Zaujaha-e-Muhteramah ne arz kiya ke Miranjio AHS! Woh Jama'at Daire mein nazar nahin aarahi hai. Aap AHS ne farmaya han woh log abhi nahin aaye hain. Aajaein ge. (Mulaheza ho Riwayat 182)

(3) Sindh mein aik dafa' Aap AHS ne is Aayat par bayan farmaya:-

نقلست که در مقامِ سندھ آیتِ فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا بیان کردہ فرمودند که یک صفتِ کارزار ماندہ است ماشاءاللہ خواھد شد و بعد ازیں بارھا ھمیں فرمودند تاکہ بفرح رسیدند و بندگی میاں سید خوندمیر آمدند۔ (مطلع الوالایت)

Translation:- Naql hai ke Maqaam-e-Sindh mein Aayat-e-

"فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا" (اٰل عمران-195) par bayan karte huwe farmay ke aik Sifat-e-Kar-zaar baqi rah gaee hai. Allahu Ta'aala jab chahe ga poori hogi. Is ke ba'ad Aap AHS Farah Mubarak pahunchne tak bar-bar yahi farmate rahe hatta ke Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ bhi Farah aagaye.

(4) Hazrat Miya Syed Khundmir RZ Farah Mubarak pahunch jane ke ba'ad Hazrat Mahdi AHS is Aayat par nehayat wazeh aor pur asar bayan

farmane lage ke قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ke hamil ki fulan-fulan Khususiyaat hon gi.

بعد از رسیدنِ بندگی میاں چند بار در شرفِ صفت چارمی کہ قاتلوا و قتلوا است از زبان گوہربار امام الابرار جاری شد و بحدے کہ ذکر در شرفِ قاتلوا و قتلوا شرح بگذاشت کہ سامعاں را اشتیاقِ مشاہدہ شخص حامل بارِ صفت چارمی شد۔ تا میاںؓ (سید خوندمیرؓ) بمیاں نعمتؓ پرسیدند کہ از خوندکار عرض نمائید کہ آنحضرت اسم کسے کہ براو " قاتلوا و قتلوا " صورت پذیر شود فرمائیند تا اوبش مثل ادب والا داشتہ شود۔ میاں نعمتؓ حسبِ الایمائے بندگی از امام علیہ السلام عرض کردند قبلۂ جن و انس فرمود ہر کسے کہ پرسد برو صورت پذیر شود۔ بداں اے عزیز دریں نقل نامِ حاملِ بارِ امانت ظاہر شد۔ (تاریخِ سلیمانی جلد ثانی)

Translation:- Bandagi Miyan ke pahunchne ke ba'ad chand bar قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ki Sifat char-mi ke sharm par Imamul Abrar ki zaban-e-Gohar baar se bayan shuroo huwa. Is had ta ke قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ke sharf ke bayan mein (Naam ki) sharah baqi rah gaee. Jis ki wajhe Samaeen ko Hamil-e-Bar-e-Sifat-e-char-mi ko dekhne ka ishtiyaaq paida huwa. Hatta ke Miyan RZ (Syed Khundmir RZ) ne Miyan Ne'mat RZ ke zarye arz karwaya ke jis shakhs par قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ki takmeel hogi Hazrat AHS is ka naam farmadein ta ke us ka adab misl-e-adab wala kiya jaye. Miyan Ne'mat RZ ne hasb-e-ima-e-Bandagi Miyan Imam AHS se arz kiya. Qibla-e-Jin wa inse ne farmaya jo pooch raha hai usi par surat pazeer hoga. Jan Aey Aziz! Is naql mein Hamil-e-Bar-e-Amanat ka naam zahir ho chuka hai.

Is Riwayat se yeh istedlaal karna ke "Hazrat Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ ne yeh samjha ke is Sifat ke hamil khud hain kuin ke un huin ne Hazrat AHS se suwal kiya tha sahih nahin hai kuin ke Riwayat mein Miyan Ne'mat RZ حسب الایمائے بندگی میاںؓ از امام علیہ السلام عرضکردند

ke alfaaz saf hain. Is liye Shah Ne'mat RZ, Syed Khundmir RZ ke farstadah the. Fil-asl Moharrik-e-Suwal Hazrat Syed Khundmir RZ hi the. Is lehaaz se saael ka itlaaq Fil-Haqeeqat Hazrat Syed Khundmir RZ par hi aasake ga. Lehaza farman-e-Hazrat Mahdi AHS:-

"ہر کسے کہ می پرسد برو صورت پذیر شود۔" **ka misdaaq Hazrat Syed Khundmir RZ hi hain. Isi liye Sahib-e-Tareekh-e-Sulaimani ne aakhir mein tahreer farmaya hai ke,** "بداں اے عزیز دریں نقل نام حاملِ بارِامانت ظاہر شد۔" **ya'ni Jan Aey Aziz ke is Naql mein Hamil-e-Bar-e-Amanat ka naam ho chuka.**

(5) Aor Hazrat Bandagi Miya Shah Dilawar RZ ne bhi khud Hazrat Bandagi Miyan Ne'mat RZ par wazeh kar diya tha ke "Khabar-e-Qitaal ki nau-wiyat" Miyan Syed Khundmir RZ se makhsoos hai aor chun ke Aap RZ bhi zarya-e-suwal bane hain is liye is liye Aap RZ ko bhi Shahadat ka mauqa mile ga. Hazrat Mahdi AHS ki zaban-e-Mubarak ka asar zaroor zahir hoga. Laikin yeh Shahadat, Shahadat-e-Aamma ke Hukm mein hogi. Bah-rul-uloom Allama Shamsi Marhoom ne bhi

جلاء العنین **mein is Riwayat ka zikr kiya hai. Gharz is tasreeh ke mutabiq Hazrat Syed Khundmir RZ ki Shahadat ke arsa ba'ad Hazrat Shah Ne'mat RZ bhi mae 21 Fuqra'-e-Daira bahalat-e-Zikr-e-Ilahi saf par baithe huwe ba-Maqaam Lo ghadh Shareef Shaheed huew. Is waqiye ki tafseel ka yeh mahel nahin.**

Yahan bahes yeh hai ke "Hazrat Shah Ne'mat RZ ko yeh khayal that ke "Khabar-e-Qitaal" apne haq mein hai aor Aap ne Hazrat Shah Dilawar RZ ki tasreeh bhi tasleem nahin kiaya, "agar yeh waqiya bajaye-khud sahih bhi ho to is se "Khabar-e-Qitaal" Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ke Haq mein Mansoos wa Makhsoos hone par koi asar nahin pad sakta kuin ke yeh sirf Hazrat Shah Ne'mat RZ ki Zaati Raye thi jis ki taeed mein apne saael hone ki haisiyat ke siwaye koi aor daleel aap RZ ne bayan nahin ki hai. Aor saael kis haisiyat ke the oper tauzih ho chuki. Is ke qatae nazar Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ki Shahadat ky ba'ad Aap RZ khud qael ho gaye. Aor apni Adam shirk-at wa Adam muafiqat par izhaar-e-afsos kiya hai. chuna che Riwayat hai ke:-

و بعد از مدتے میاں نعمتؓ در جالور آمدند و از دکن باز گشت فرمودند کسانیکه مرا از موافقت سید خوندمیرؓ باز داشتند ایشاں را خدائے تعالیٰ خواہد پرسید۔ (روایت (181) انصاف نامہ باب 16)

Translation:- Aik arsa ba'ad Miyan Ne'mat RZ Deccan se Jalore wapas aaye. Aah! Farmaya ke jin logaun ne mujh ko Syed Khundmir RZ ki muafiqat se baaz rakha hai un ko Khuda-e-Ta'aala pooche ga. Lehaaza Hazrat RZ ki Zaati sabiqa Raye ko ikhtelaf ki haisiyat se zair-e-Bahes lana osool-an ghair mufeed ho jata hai aor haqeeqat to yeh hai ke Hazrat Syed Khundmir RZ ka Hazrat Shah Ne'mat RZ ke zariye Suwal karne aor Hazrat Mahdi AHS ke jawab dene ki Riwayat par hi is Istedlaal ka inhesar nahin hai. kuin ke aik Riwayat se yeh baat saf ho jati hai ke Hazrat Syed Khundmir RZ ne "Takhsees-e-Sareeh" ki khatir do-barah Hazrat Miyan Yusuf RZ ke zariye daryaft karwaya hai. Aor is waqt Aap RZ ka matlab poora ho chuka chuna che Riwayat hai ke:-

(6) نقل است که چوں صدیقؓ را از شاہ نعمتؓ، نعمت جوابے حسب المدعاء ظاہر نہ شد تاوقتے میاں یوسفؓ را فرمود که از حضرتؐ عرض کنند که حاملِ بارِ امانت کیست که تعظیمش داشتہ آید میاں یوسفؓ حسب الارشادِ صدیقؓ از خاتم ولایت عرض کردند حضرتؐ بآواز بلند فرمودند که کست می پرسد؟ میاں یوسفؓ ترسید دہ و لرزیدہ بعرض رسانیدند که خوندکار من نمی پرسم میاں خوندمیرؓ می پرسند۔ انگاہ مخبر صادق صدیقؓ را طلبیدہ فرمود که برادرم سید خوندمیرؓ آں ذات شما است۔ (تاریخِ سلیمانی جلد ثانی)

Translation:- Riwayat hai ke Shah Ne'mat RZ se jawab sunne ke ba'ad Siddiq-e-Vilayat RZ ka Muddaa' us waqt poora zahir huwa jab ke Aap ne Miyan Yusuf RZ ke zariye Hazrat AHS se arz karaya ke Hamil-e-Bar-e-Amanat kawn hai ta ke us ki Ta'azeem ki jaye. Miyan Syed Yusuf RZ ne hasb-e-irshad-e-Siddeeq RZ, Khatim-e-Vilayat se arz kiya. Hazrat AHS ne baland aawaaz se farmaya kawn poochta hai? Miyan Yusuf ne darte larazte kaha mein nahin pooch raha huin Syed Khundmir RZ pooch rahe hain. Us waqt Mukhbir-e-Saadiq AHS ne Siddeeq RZ ko bula kar farmaya Biradaram Syed Khudmir! Who tumhari zaath hai.

Chad jumlaun ki kami beshi ke saat Matla'-e- Vilayat mein bhi isi mazmoon ki Riwayat mazkoor hai.

(7) نقل است حضرت امامؑ بدرگاہِ ملک العلام عرض کردند اے بارِخدایا! ایں صفتِ چار می که مانده است اگر شود راضی و تسلیم ایم فرمانِ ایزدی تعالی رسید که اے سید محمد! درازل ماست که برخاتم الانبیاء و

برخاتم الاولیاء ہیچکس قادر نباشد و شمشیرکارنہ کند پس ترا خاتم ولایت محمدیکردہ ایم و لہٰذا ایں کہ بدلِ تو سید خوند میرؓرا کردہ ایم۔ بنا برایں حضرت میراں علیہ السلام میاں سید خوندمیرؓرا فرمودند کہ ایں کارباشما شدنی است۔

(تاریخِ سلیمانی جلد ثانی و مطلع الولایت)

Translation:- Riwayat hai ke Hazrat Mahdi AHS ne Baargah-e-Malikul-Uloom mein arz kiya ke Ya Allah! Chauthi Sifat jo baqi rah gaee hai agar mujh par poori ho jaye to is ke liye razi huin. Aezadi Ta'aala ka farman pahuncha ke Aey Syed Muhammad! Hamare Ilm-e-Azali mein yeh hai ke Khatimul-Anmbiya aor Khatimul-Auliya par koi shakhs qadir na hoga aor talwar kar gar na hogi. Pas Hum ne tujh ko Khatim-e-Vilayat-e-Muhammadi SAWS banaya hai. Is liye Hum ne tera badal Syed Khundmir ko qaraar diya hai. Isi bina par Hazrat Mahdi AHS ne Miyan Syed Khundmir RZ se farmaya ke yeh kaam tum se hone wala hai.

Mulaheza ho ke is Riwayat se is Khabar-e-Mashhoor wa Qata'ee us-Sudoor ki mazeed Tauseeq ho rahi hai jo Hazrat Syed Khundmir RZ ke sar-e-Mubarak ki Nazr mae' aik sau sar ke Rabbul-Izzat ne qabool farmaee thi aor is se Badla-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS ki tasreeh bhi ho rahi hai aor aik Riwayat hai ke.

(8) نقل است وقت بر نہادن فرمودند کہ ہشیار باشید ک ہ ایں بارِولایت است۔ سر جدا شود و پوست بکند و اگر استخوانِ فیل و پہلوئے فولاد باشد تادریں باربوسیدہ شود۔۔۔ باز فرمودند کہ جہاں دشمن شود و دوست و غمخوار شما کسے نماند حتی کہ بند جامۂ شما آں ہم دشمن شما شود اما در دل و جان بیفکرولا و بال باشند کہ حق طرف شما است (تاریخِ سلیمانی)

Translation:-Riwayat hai ke bar (Sifat-e-Vilayat) rakhne ke waqt (Hazrat Mahdi AHS ne) farmaya hushiyaar ho ke yeh Bar-e-Vilayat hai. Sar juda hoga. Post kheencha jaye ga agar Haati ki haddiyan aor faulad ka pahlu bhi ho to is bar se bosidah ho jaye ga. Phir farmaya ke duniya dushman ho jaye gi tumhara dost wa gham-khawr koi na rahe ga. Hatta ke tumhare

Jame ka band bhi dushman ho jaye ga laikin dil wa jan ko Be-fikr wa Laa-wabaal rakhein kuin ke Haq tumhari taraf hai.

Aor aik Riwayat hai ke:-

(9) نقل است درفرہ از گوشۂ دیوار ام المومنین بی بی بونجیؓ پائے مبارک میاںؓ دیدند کہ از فضلِ حق بسیار استوار بود۔بحضور امام علیہ السلام بطریقِ رمز عرض کردند کہ میرانجیؑ! پائے ہائے میاں سید خوندمیرؓ چہ استوار اند۔ میراں علیہ السلام فرمود آرے بی بیؓ از برائے بارِولایتِ مصطفیؐ پایہائے میاں سید خوندمیرؓ استوار کردہ اند۔(تاریخِ سلیمانی جلدِ ثانی)

Translation:- Riwayat hai ke Farah mein Dewar ke Kone se Ummul Mo'mineen Buwanji RZ ne Miyan Syed Khundmir RZ ke paer dekhe ke Allah ke Fazl se bahut hi mazboot qawi hain un huin ne Imam AHS ke Huzoor mein ramz ke taur par arz kiya ke Miranji! Miyan Syed Khundmir RZ ke pair kis qadar mazboot hain? Miran AHS ne farmaya Bibi! Vilayat-e-Mustafa SAWS ka Bar uthane ke liye Miyan Syed Khundmir ke paer mazboot banaye gaye hain.

Chun ke Bar-e-Vilayat ki tauzih mein Hazrat AHS ne pahle hi "Badla-e-Zaath farmadiya tha is liye Bibi RZ ke jawab mein sirf "Bara-e-Bar-e-Vilayat" farmana kafi hogaya.

(10) بعد از رحلت، امام علیہ السلام در چہارو پنج ایام دوسہ بار تاکید کردہ شد کہ تمام ساداتِ کبیر میاں سید خوندمیرؓ را معلوم کردہ شد کہ شما متوجہ بملکِ گجرات شدید تابکار یکہ نسبت شما کردہ ایم آنجا ظہور خواہد شد۔ پس بندگی میاں ایں معاملہ پیشِ میراں سید محمودؓ اظہار کردند ثانیِ مہدیؓ بعرض میاںؓ جواب باصواب ادا کردند کہ از روح پر فتوحِ آنحضرتؐ بدانچہ مامور و موکد ہستید بکنید (مطلع الولایت)

Translation:- Hazrat Imam AHS ki Rehlat ke char panch din ba'ad do teen martaba takeed ke sath Saada-at-e-Kabeer Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ko Hazrat Imam AHS ki Rooh-e-pur-futuh se ma'loom kiya gaya ke tum Mulk-e-Gujrat ka iradah karo kuin ke jo kaam tum se mansoob kiya gaya hai wahan zahoor paye ga. Pas Bandagi Miya Syed Khundmir RZ ne is Mua'mila (Khawb) ko Syed-us-Saada-at Syed

Mahmood RZ se arz kiya. Aan Janab ne yeh jawab Bis-Sawab diya ke Aan-Hazrat AHS ki Rooh-e-Futuh se jis cheez par Aap mamoor hain aor jis ki takeed ki gaee hai wahi amal karein.

(11) Aor Hazrat Syed Mahmood RZ jab Farah Mubarak se wapas aaye to Hazrat Syed Khundmir RZ bhi Aap RZ ke Daire mein aaye the. Hazrat Syed Mahmood RZ ne un ko wapas karte waqt jo kuch bayan farmaya is ka aik jumlah yeh bhi hai ke:-

مانیک خواہ شما ایم گفتہ مابکنید کہ حضرت میرانؑ بر شما بار قاتلوا و قتلوا دادہ اند۔ اگرچہ نزد ماباشید آں را امکان محال است۔ (پنچ فضائل)

Translation:- Mein Aap ka Khair khaw huin mere kahne par amal karein kuin ke Hazrat Mahdi AHS ne Aap par قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ka bar rakha

hai, agar mere pas raho ge to is ka imkaan muhaal hai.

Hum ne jitni Riwayat bayan ki hain un se zahir ho raha hai ke Hazrat Syed Khundmir RZ, Hamil-e-Bar-e-Amanat Badla-e-Zaath-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS hain. Aor Jaleelul-Qadr Sahaba-e-Kiram RZ ke Asma-e-Mubarak in Riwayaat mein ba-haisiyat-e-Rawi mazkoor hain jin ko is baat ka ilm tha. Maslan Hazrat Syed Mahmood Sani-e-Mahdi RZ, Hazrat Syed Khundmir RZ, Siddiq-e-Vilayat, Hazrat Shah-e-Ne'mat, Hazrat Shah-e-Dilawar RZ, Hazrat Miyan Yusuf RZ, Hazrat Ummul Mo'mineen Bibi Buwanji RZ aor khusoosan Aayat "فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ۔۔ الخ" ke bayan mein Hamil-e-Bar-e-Amanat ki Muh-timbishaan khususiyaat Bayan hone lagein to Sahaba-e-Kiram RZ mein ishtiyaaq paida ho gaya tha ke Hamil-e-Bar-e-Amanat kawn hain maloom kiya jaye aor jab Hazrat Sha-e-Ne'mat RZ aor Hazrat Miya Yusuf RZ aor Hazrat Ummul Mo'mineen Bibi Buwanji RZ ke suwal ke jawab mein Hazrat Khundmir RZ ki Takhsees-e-Sareeh ho gayee to kiya in kaseer Mushtaaq-aan-e- Khususiyat se yeh poshidah rah sakti thi jab ke sab ka aik hi jage rahna Sahn-e tha aor sab raz wo Niyaz rakhte the aor bahum Sheer wa Shakar the.

Is ke ilawah Hazrat Syed Khundmir RZ ko apne pas se rawana karte waqt Hazrat Syed Mahmood Sani-e-Mahdi RZ ne jo wajhe bayan farmaee aor Hazrat Shah-e-Ne'mat RZ se Hazrat Shah-e-Dilawar RZ ne jo Sareeh wa Takhsees bayan farmaee kiya yeh is amr ka baiyyan saboot nahin hai ke khabar-e-Shahadat ka ilm Hazrat Syed Khundmir RZ ke siwaye dosre Jaleelul Qadr Sahaba Kiram RZ ko bhi tha. Aor Hazrat Mahdi AHS ke wisaal ke ba'ad jis wajhe se Hazrat Syed Khundmir RZ ne Gujrat ka safar ikhtiyar kiya tha laziman is se bhi wahan ke Sahaba-e-Kiram RZ waghaira zaroor waqif ho chuke the. Osool-e-Hadees mein aik Zabetah yeh hai ke jab koi Riwayat Zaeef ho aor muta'did tareeqaun se is ki Riwayat paee jaye to woh "Hasan" ke darje mein shumar ki jati hai.

☆☆☆☆☆

Fought and Fallen

Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and Martyrdom

This parable is narrated in other, older and authoritative books also. And in the book Panj Fazael, the last words of this parable are as follows:- "Hazrat Mahdi AHS asked, "O Miyan Syed Khundmir! What was the reverie (Muamilah)?' Bandagi Miyan RZ said, "Your eminence knows everything. "Hazrat Mahdi AHS said, "Tell us, so that the congregation present is witness to it. "Bandagi Miyan RZ told all the details and then Hazrat Mahdi AHS said, Yes. It is true. It would happen that way."

This shows that Allah Most High has accepted the sacrifice of the head of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and Hazrat Mahdi AHS provided the occasion to all the Companions RZ to know of these glad tidings. He himself affirmed it and made all the Companions RZ of the congregation witnesses to the incident Hence, this parable has become widely known and has achieved the rank of finality because of its affirmation by Hazrat Mahdi AHS. Although there is no elaboration in this parable about Bandagi Miyan RZ becoming the substitute for the zaath of Hazrat Mahdi AHS, it is a clear parable and confirmed evidence so far as the news of the martyrdom of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ is concerned. However, it has been confirmed by later parables that Bandagi Miyan RZ is the substitute for the zaath of Hazrat Mahdi AHS. The following parables bear witness to this issue. During his journey to Khorasan, Hazrat Mahdi AHS had already started, even before the arrival of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ, his explication about the importance of the Quranic Verse, "So, I will assuredly remit their evil deeds from them those who had to flee their country or were driven out of their homes and have suffered in My cause, and have fought and fallen"

(1) Bandagi Malik Ilahdad RZ narrates that Mahdi-e-Mau'ood AHS said, "Fallaziina haajaruu" has happened; "Ukhrijuu min-diyarihim" too has happened; "Uzuu fii Sabiilii" has also been accomplished; and "Wa qaataluu wa qutiluu" is yet to happen and it would, Allah willing, happen.

(2) Hazrat Mahdi AHS gave a discourse on the same Quranic Verse. It is narrated that Hazrat Mahdi AHS recited this Verse at Nagore and reiterated the same explanation. The wife of Hazrat Mahdi AHS told him, "Miranjeo! That group of people does not appear to be in the Daira." Hazrat Mahdi AHS said, "Yes!" Those people have not come yet. They will come.

(3) Hazrat Mahdi AHS is narrated to have reiterated the same Quranic Verse and said, "One attribute (Sifat) of battle is yet to happen. It will happen when Allah wills it." After this, Hazrat Mahdi AHS used to repeat

often the same sentiments till the arrival of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ.

(4) After the arrival of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ at Farah, Hazrat Mahdi AHS started his discourses on the eminence of the fourth attribute of Fought and fallen'. The situation developed to a stage where all its virtues had been explained except the name of the person who was to be blessed with that attribute (Sifat). The listeners became eager to see that fortunate person. So much so, that Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ sent word to Hazrat Mahdi AHS through Shah Ne'mat RZ requesting him (Hazrat Mahdi AHS) to disclose the name of the person who would perform the attribute of Fought and fallen, so that "we could give respect to him suitably." Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ conveyed the message to Hazrat Mahdi AHS, who replied that it was the same person who is asking the question. O friend, know this that this parable has disclosed the name of the person who was to bear the burden of Martyrdom. It is not correct to argue from this parable that Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ understood that he was the bearer of the burden of Martyrdom since he had asked Hazrat Mahdi AHS the question. This is so because the parable says that Shah Ne'mat RZ had asked the question on behalf of Syed Khundmir RZ. This clearly shows that Syed Khundmir RZ had sent Shah Ne'mat RZ to Hazrat Mahdi AHS. In fact, the real questioner was Syed Khundmir RZ himself. This is the reason why the author of Tareekh-e-Sulaimani has written in the end, "O friend! Know that this parable has disclosed the name of the person who was to bear the burden of Martyrdom."

(5) Bandagi Miyan Shah Dilawar RZ had himself made it clear to Shah Ne'mat RZ that the attribute of Martyrdom was related to Syed Khundmir RZ. "But since you too were the medium through which the question was asked, you too would get a chance to Martyrdom.

The word of Hazrat Mahdi AHS will certainly have its effect. But this would be the Common Martyrdom he said."

Bahr-ul-Ulum Allamah Shamsi RA too has narrated this parable in his book, Jila-ul-Ai'nain.

In short, in accordance with this explanation, Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ too attained Martyrdom along with his twenty-one fuqara in a state of performing the Zikr of Allah Most High on the prayer mat at Loh-garh (near Pune in Maharashtra, India). But this is not the occasion to go into the details of this incident.

The controversy here is that Hazrat Shah Ne'mat RZ was under the impression that he was the bearer of the burden of Martyrdom and that he had not accepted the explanation of Shah Dilawar RZ. Even if this incident is true, it does not affect the veracity of the information that the burden of Martyrdom lay on Syed Khundmir RZ, because it was only the personal opinion of Hazrat Shah Ne'mat RZ and he did not advance any other argument to support his contention other than that he was the questioner. And what kind of a questioner he was has been explained above. Apart from this, Hazrat Shah Ne'mat RZ became convinced (about it) after the Martyrdom of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ. He had expressed his regrets at his not participating (in the war in which Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ was martyred) and at not supporting him. A parable says: "After a long time, Miyan Shah Ne'mat RZ returned from Deccan (South Indian peninsula) to Jalore. There he said, "Allah Most High will call to account all those people who prevented me from being in Conformity with Miyan Syed Khundmir RZ." It is, therefore, useless, as a matter of principle, to bring as a controversy the personal opinion of Shah Ne'mat RZ. The truth, however, is that the argument does not entirely depend on Syed Khundmir RZ sending a query through Shah Ne'mat RZ alone, because there is another parable, which clarifies the matter. Hazrat Syed Khundmir RZ had sent Hazrat Miyan Yusuf RZ to enquire about the bearer of the burden of martyrdom. And he had the matter fully clarified.

(6) According to a parable, after listening to the reply through Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ, the objective of Bandagi Miyan Syed Khundmir

RZ was achieved when Bandagi Miyan RZ asked Hazrat Mahdi AHS through Miyan Yusuf RZ, "Who is the bearer of the burden of Trust/Hamil-e-Bar-e-Amanat so that we could suitably respect him?"

In accordance with the instructions of Syed Khundmir RZ, Miyan Yusuf RZ asked Hazrat Mahdi AHS. Hazrat Mahdi AHS asked in a loud voice, "Who is asking?" Shivering in fear, Miyan Yusuf RZ said, "I am not asking. Syed Khundmir RZ is asking." Hazrat Mahdi-al-Mau'ood AHS called Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ, and said, "My brother! It is your zath."

There is a similar parable with a variation of some sentences in the book Matla'-ul-Vilayat also.

Besides, one finds many parables about Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ being the substitute for the zath of Hazrat Mahdi AHS, which show that the latter gave the glad tidings of Bandagi Miyan RZ being the Substitute for his zath, the burden of Trust/Hamil-e-Bar-e-Amanat " by the command of Allah.

(7) It is narrated that Hazrat Mahdi-al-Mau'ood AHS supplicated to Allah, "O Allah! I am also willing to own the fourth attribute (Martyrdom), which is yet to be performed, if I am made to undergo it." Allah's Command came: "According to Our eternal knowledge, nobody can overpower the Seal of Prophets and the Seal of Saints and no sword would be affective against them. We have made you the Seal of Saints and, for this reason, We have determined that Syed Khundmir will be the substitute for your zath." It is on the basis of this Divine Command that Hazrat Mahdi AHS told Syed Khundmir RZ, "This is to be accomplished by you." It may be noted that this parable tenders further evidence and proof that Allah Most High had accepted the sacrifice of the head of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ along with hundred other heads. Further, it explains that Bandagi Miyan RZ has been assigned the status of

the substitute for the zath of Hazrat Mahdi AHS. Tareekh-e-Sulaimani, Volume 2, Manu-script; Matla-al-Vilayat

(8) Another parable says, "At the time of placing the burden of the attribute of the Vilayat, Hazrat Mahdi AHS warned Bandagi Miyan RZ, "Be careful. This is the burden of Vilayat/Sainthood. The head will be separated from the body. The skin will be flayed. This burden will weaken you even if you have the bones of an elephant or the sides of steel." Hazrat Mahdi AHS further said, "The world will be hostile to you. None will be your friend or sympathizer. So much so that pieces of your garments too would be your enemies. But you will have to keep your heart and soul free of anxiety because Haq/Truth will be on your side." Tareekh-e-Sulaimani, manuscript.

(9) Another parable says: Umm-al-Mo'mineen Bibi Buwanji RZ saw the feet of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ from the corner of a wall at Farah (in Afghanistan) that they were very strong. She hinted to Hazrat Mahdi AHS, "Miranji! How strong are the feet of Miyan Syed Khundmir RZ!" Hazrat Mahdi AHS said, "Yes, Bibi! The feet of Miyan Syed Khundmir RZ have been made strong to bear the burden of the Sainthood /Vilayat of Prophet Muhammad Mustafa SAWS." Since Hazrat Mahdi AHS had already explained the Burden of Sainthood as the Substitute for the Nature/ Badla-e-Zaath), it was sufficient for the Hazrat Mahdi AHS to say Bar-e-Vilayat in reply to the Bibi RZ.

(10) Another parable says: Some four or five days after the demise of Hazrat Mahdi-al-Mau'ood AHS, his soul insistently and emphatically urged Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ to go to Gujarat because this job has been assigned to you. And it will happen there." Bandagi Miyan RZ told Bandagi Miran Syed Mahmood RZ the details of the dream (Mua'mila, khwab). Bandagi Miran RZ said in reply, "Do what the soul of Hazrat Mahdi AHS has assigned you to do." In this parable, the words "This job has been assigned to you. And it will happen there" prove this same Burden of Sainthood, which has been mentioned earlier.

(11) When Hazrat Syed Mahmood RZ returned from Farah and settled at Bhilote in Gujarat, Hazrat Syed Khundmir RZ came to his Daira. A sentence in what Bandagi Miran RZ said to persuade him to go back to his Daira is, "I am your well-wisher. Do as I advise you to do, because Mahdi-al-Mau'ood AHS has assigned the Burden of Sainthood, "Fought and Fallen" to you. This will become impossible if you remain with me."

All the parables we have quoted here show that Hazrat Syed Khundmir RZ was the bearer of the Burden of Sainthood and the Substitute for the

zaath of Mahdi-al-Mau'ood AHS and the names of the Prominent Companions have been quoted as the narrators of the parables. They had the first-hand knowledge of the matter. Their names are: Hazrat Bandagi Miran Syed Mahmood RZ, Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ, Hazrat Shah-e-Ne'mat RZ, Hazrat Shah-e-Dilawar RZ, Hazrat Miyan Yusuf RZ, Hazrat Ummul-Mo'mineen Bibi Buwanji RZ. When the explication of the Quranic Verse, "Fallaziina Haajaruu"…

specifically progressed and the glory of the significance of the "Hamil-e-Bar-e-Amanat"/the Bearer of the Burden of the Trust, began to be unveiled, the Companions developed an eagerness to know the fortunate person who was assigned the position. Then Hazrat Mahdi AHS clarified that it was Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ in his replies to Hazrat Shah-e-Ne'mat RZ, Hazrat Miyan Yusuf RZ and Hazrat Ummul-Mo'mineen Bibi Buwanji RZ. Could this remain unknown to the large majority of the Companions who were eager to know the specialty of the person, particularly when all of them were living at the same place? All knew the confidences and were the close friends of each other. Besides, is not what Bandagi Miran Syed Mahmood RZ told Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ by way of persuasion at the time of sending him back to his Daira and what Bandagi Miyan Shah-e-Panj Fazael, Miyan Syed Rooh-ullah RA, Hyderabad, 1990 AD, Fazael-e-Oola, page 17.

Hazrat Shah-e-Dilawar RZ explained to Bandagi Miyan Shah-e- Ne'mat RZ, perfect proof that the information of the impending Martyrdom of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ was known to all the eminent Companions, besides Bandagi Miyan RZ himself? And the spiritual advice of Imam Mahdi AHS after his demise to Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ to return to Gujarat too was essentially known to all the Companions. One of the rules of the principles of Hadis is that when a hadis is weak, but it is found that it has been reported by various methods, it is counted among the Hasan/excellent and exquisite Traditions.

But here there is not even an iota of doubt? More so, because the parable is endowed with the constancy of the meaning as in a Tradition of that nature. Hence, the khabar/story of Martyrdom has the glory of the finality in argument and proof. Even if the principles of Hadees and Rijal/Eminent persons who report, are ignored, and only those parables, wherein the Companions have criticized Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ are taken into consideration, the story of the Martyrdom would not be adversely affected. Further elucidation of this issue will follow under the explications of Parables 51, 176 and 177.

"خبرِ قتال" حجتِ مہدیت ہونے کی بحث

حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ کے والدِ ماجد حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ نے "مطلع الولایت" میں حضرت مہدی علیہ السلام کا فرمان نقل کیا ہے کہ:-

پس حق سبحانه و تعالیٰ که سمیع و بصیر و علیمِ حقیقی است شما را لائق و قابل گردانیده این بارِ (ولایت) نهاده است۔ لیکن ہشیار باشید که این بارِ ولایتِ محمدی است ۔ سر برود ، کمر به شکند و پوست بکند۔ دراں وقت ذاتِ شما تنہا یکطرف بود و ہمه عالم یک طرف شود انشاء الله تعالیٰ پیشِ یک ذاتِ شما این ہمه منہزم شوند این آیتِ مہدیتِ من است۔ چنانچه جنگِ بدر حجتِ نبوتِ پیغمبر صلی الله علیه و سلم بود۔ (مطلع الولایت)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ جو سمیع و بصیر و علیمِ حقیقی ہے تم کو لائق اور قابل بنا کر یہ بارِ ولایت تم پر رکھا ہے لیکن ہشیار رہو کیوں کہ یہ ولایتِ محمدیہؐ کا بار ہے۔ سر جائے گا۔ کمر ٹوٹے گی۔ پوست کھینچا جائے گا۔ اُس وقت صرف اپنے خدا ہی سے مدد چاہنا۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ اگر اُس (جنگ کے) روز تم اپنی ذات سے تنہا ایک طرف ہوں اور تمام دنیا (تمہارے مقابلہ میں) دوسری طرف ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری ایک ذات کے آگے یہ سب ہزیمت اٹھائیں گے۔ یہ میری مہدیت کا معجزہ ہے جیسا کہ جنگِ بدر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

"سوانح مہدئ موعودؑ " میں بھی اِسی مضمون کی روایت ہے۔ عنوان یہ دیا گیا ہے کہ "پہلے دن کی فتح کی بشارت جس پر صحت و علامتِ مہدیت موقوف رکھی گئی" اور " ایں آیتِ مہدیت من است " کا ترجمہ "یہ بات بندہ کی مہدیت کی نشانی ہے کیا گیا ہے۔(سوانحِ مہدیءِ موعودؑ 159)

اخبارِ مغیبہ کا یقینی علم حاصل ہونا، طاقتِ بشری سے خارج ہے۔ اِس لیے خبرِ مغیب کو معجزات میں شمار کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ بالکل لطف و عطائے الٰہی پر منحصر ہے۔ ہم نے " علمِ غیب " کی بحث میں اِس مسئلہ کو واضح کیا ہے۔ لیکن مذکورۃ الصدر روایت کی

حیثیت عام خبرِ غیب سے بہت بڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ پہلے دن کی فتح کو صداقتِ مہدیت کی حجت قرار دیا گیا ہے۔

اعجاز کی اِس نوعیت کو علماء کی اصطلاح میں " نجدی " کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اِس کا وقوع ضروری ہوتا ہے اِسی طرح خبرِ شہادت کا وقوع حضرت سید خوندمیرؓ کی ذات پر ہونا مخصوص وضروری تھا۔ اگر اِس قتال میں دوسرے کوئی صحابیؓ شریک ہو جاتے تو یہ خبرِ مغیب جس کے صدور کو امامنا علیہ السلام نے حجتِ مہدیت قرار دیا تھا، بادی النظر میں مشتبہ رہ جاتی اور رائے عامۂ شرکاء و معاصرین (صحابہؓ) منقسم ہو جاتی !!!

یہی نکتہ حضرت بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدی رضی اللہ عنہٗ کے اِس فرمان میں موجود ہے جو آپؑ نے بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ کو اپنے پاس سے رخصت کرتے وقت فرمایا۔ " اگرچه نزش ما باشید آنرا امکان محال است "یعنی اگر میرے پاس رہو گے تو (خبرِ قتال کے وقوع) کا اِمکان محال ہے۔" یہ روایت آگے گذر چکی۔ اِسی لیے وقوعِ قتال کے زمانہ میں منجانب اللہ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ حضرت سید خوندمیرؓ کے معاصرینؓ (صحابۂ مہدیٔ موعودؑ) اور امراء و رؤسا سے کوئی شریک نہ ہو سکے۔

بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدیقِ ولایتؓ نے بھی جنگ کی تیاری کے وقت اِس امر کو باحتیاطِ تمام ملحوظ رکھا ہے کہ صرف آپؓ کے فقراء ہی اِس میں حصہ لے سکیں۔ صاحبِ تاریخِ سلیمانی نے لکھا ہے کہ :-

بداں اے عزیز! که ذکر نام ملک راجے در شهیدانِ کهانبیل و در شهدائے سدراسن و در زخمیاں یافته نشد ایں عجب است هر کرا صحت ایں نقول باشد دریں درج کند۔ بداں اے عزیز! که ذکر نام ملک راجے نبیم جاگیردار موضع بجانه اند که بخدمتِ صدیقِ ولایتؓ بندگی بیشتر داشته اند اگر دریں وقت حاضر شده ناشند و صدیقؓ، رضائی رفتن داده باشند واللہ اعلم جهت ایں که دراں روز در مقاتله محض فقراء باشند و کسے از امرا نباشند۔ (تاریخِ سلیمانی جلد دوم)

ترجمہ :- اے عزیز! تو واقف رہ کہ ملک راجے کا نام شہدائے کھانبیل میں درج نہیں ہے اور نہ شہدائے سدراسن میں اور نہ زخمیوں میں ہے۔ یہ عجب بات ہے جس کو بصحت معلوم ہو یہاں درج کر دیں۔ اے عزیز! واضح ہو کہ ملک راجے نبیم جاگردارِ

موضعِ بجانہ ہیں۔ صدیقِ ولایتؓ کی خدمت و بندگی میں بہت زیادہ رہے ہیں۔ اگر اِس (جنگ کے) وقت وہ حاضر بھی ہوئے ہونگے تو صدیقِ ولایتؓ نے اُن کو چلے جانے کی اجازت دے دی ہوگی۔ واللہ اعلم۔ اِس لئے کہ اِس مقاتلہ میں صرف فقراء رہیں امراء سے کوئی نہ رہنے پائیں۔

اور ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ:-

اگر کوئی کہ باوجود چنداں مہدویاں کہ بردو مظفر فائق و غالب باشند و بخدمت بندگی میاں جز صد 100 کس بدرجہ غزوہ شہادت شامل نہ شدند چہ سبب بود؟ بداں اے عزیز! اگرچہ ہزاراں مصدقاں بودند اما مقبول در قاتلوا و قتلوا وقت قبول شدن سرِ مطہرِ صدیقؓ اسم صد 100 بود۔ پس دیگراں بایں نعمت سراپا کرامت چوں ممتاز و سرفراز شوند۔ (تاریخِ سلیمانی)

ترجمہ:- اگر تم کہو کہ مہدوی تو اتنے تھے کہ دو (2) مظفر پر فائق و غالب آسکتے تھے اور میاںؓ کی خدمت میں بجز سو (100) آدمی کے کوئی غزوۂ شہادت میں شامل نہیں ہوئے اِس کا کیا سبب ہے؟ اے عزیز! تو واقف ہو جا کہ اگرچہ ہزارہا مصدقین تھے لیکن "فَقُتِلُوْا وَ قَتَلُوْا" (کی مخصوص بشارت) میں جس وقت صدیقِ ولایتؓ کا سرِ مبارک قبول ہوا ہے صرف ایک سو (100) سر شریکِ قبولیت تھے۔ پس دوسروں کو اِس نعمتِ سراپا کرامت سے ممتاز و سرفراز ہونے کا موقع کیسے مل سکتا تھا!!!

اِسی طرح حضرت ملک شرف الدینؒ کا واقعہ بھی ہے:-

حضرت سید خوندمیرؓ مقابل کی فوج کو مار بھگا دینے کے بعد واپس ہو رہے تھے کہ ملک شرف الدین مسلح باقاعدہ اِسی (80) سواروں کے ساتھ مدد کو پہنچ گئے۔ ایک طاقتور شاہی فوج کے مقابلہ میں چند فقراء کو فتح مند دیکھ کر حیران ہو گئے اور افسوس کرنے لگے کہ خود اِس سعادت سے محروم رہ گئے۔ حضرت صدیقِ ولایتؓ نے فرمایا ملک شرف الدین! رنج و افسوس نہ کرو۔ تمہارے دیر سے پہنچنے میں خدا کی مصلحت یہ تھی کہ پہلی جنگ صرف بندہ اپنے چند فقراء کے ساتھ فتح کر لے تاکہ خلیفۃ اللہ کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اگر تم شریک ہو جاتے تو ہماری اِس فتح کو تمہاری امداد کی طرف منسوب کیا جاتا!!! لیکن اب دنیا دیکھ لے گی کہ اِس کے بعد کی جنگ میں تمہاری امداد کے باوجود ہماری شہادت ہو جائے گی۔

پہلی جنگ اِس خصوصیت کی مقتضی تھی کہ امراء و رؤسا شریک نہ ہونے پائیں کیوں کہ اِس جنگ میں از روئے خبرِ مغیب ، حضرت صدیقِ ولایتؓ کو صرف غیبی قوت کے تحت فتح حاصل کرنا ضروری تھا۔ اگر کسی دوسری طاقت سے مدد پہنچ جاتی تو آپؓ کی فتح کا حقیقی اثر معلوم کرنا عوام کے لئے دشوار ہو جاتا۔۔۔اِسی طرح بعد کی جنگ اِس خصوصیت کی مقتضی تھی کہ صحابۂ مہدیٔ موعودؑ سے کوئی شریک نہ ہوں تا کہ قتال میں بدلۂ ذات کی جو اہمیت ہے حضرت صدیقِ ولایتؓ ہی کی ذات سے مختص رہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعد کی جنگ میں جو امراء و رؤسا پہنچ سکے اُن کو شریک ہونے کی اجازت دی گئی۔ لیکن اِس کے باوجود آپؓ کی شہادت پر جنگ ختم ہوئی۔

غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے اسباب مہیا کئے گئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی پیشگوئی، قدرت کی کھلی نشانیوں کے ساتھ ظہور پائی اور صداقتِ مہدیت کا ایسا قطعی ثبوت پیش ہوا کہ کسی کو انکار یا تاویل کی سرِ مو گنجائش نہ رہی جس کی وجہ بلا اختلاف، اُس وقت سے آج تک سب اِس امر میں متفق ہیں کہ خبرِ قتال کے مظہر اور بدلۂ ذات سے متصف حضرت سید خوندمیر سید الشہداء ہی ہیں۔

حضرت مہری رضی اللہ عنہٗ کے دیوان کا ایک مصرعہ یہ ہے:-

"حجتِ مہدیؑ برو شد تمام"

نیز صاحبِ مطلع الوالایت نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

بواسطۂ احتمالِ حجت حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ از آیات و بیناتِ آں ذات گشتند۔ (مطلع الولایت)

ترجمہ:- حضرت مہدیٔ موعودؑ کی حجت (معجزہ) کے حامل ہونے کی وجہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ بھی حضرت مہدی علیہ السلام کی آیات و بینات (معجزات) سے ہو گئے ہیں۔

نیز فرمایا کہ:-

صفتِ چارمی کہ " قاتلوا و قتلوا" ہست۔ بواسطہ سید خوندمیرؓد وجود آید و ازو قائم شود و بدو قوت گیرد و خامہ او باشد و برو حجتِ مہدی ختم گردد۔ پس او از جملہ خواتم گشت۔ (مطلع الولایت)

ترجمہ:- مہدی علیہ السلام کی چوتھی صفت جو " قاتلوا و قتلوا" ہے وہ حضرت سید خوندمیرؓ ہی کے ذریعہ ظاہر ہو گی۔ اِس کے ظہور سے حجت قائم ہو گی۔ دین کو قوت حاصل ہو گی۔ اور یہ صفت خاص سید خوندمیرؓ سے ظاہر ہو گی۔ اور آپؓ ہی پر وہ حجتِ مہدیؑ پوری ہو گی۔ (پیشگوئی پوری ہو چکی) پس اِسی لیے آپؓ کی ذات منجملہ خواتم، خاتمِ حجتِ مہدیؑ ہے۔

اور حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

چنانچہ صادق الوعد خبر دادہ بود ۔ ہمچناں من و عن وقوع یافت و حجتِ مہدی علیہ السلام براں معجزہ تمام شدد درین یک معجزہ چندیں معجزہ بر ثبوتِ مہدیتِ حضرت مہدی علیہ السلام صادر شدہ است۔ (افضل المعجزات)

ترجمہ:- اِس مخبرِ صادق نے جس طرح خبر دی تھی من و عن وقوع پذیر ہوئی۔ مہدی علیہ السلام کی حجت اِس معجزہ پر پوری ہوئی اور اِس ایک معجزہ میں کئی معجزے حضرت مہدی علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت میں صادر ہوئے ہیں۔

اِس سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے خبرِ شہادت میں پہلے دن کی فتح کو بطور " تحدی" اپنی صداقتِ مہدیت کی حجت فرمایا ہے۔ اور متقدمین و متاخرین نے بلا اختلاف "حجت" تسلیم کیا ہے۔ اگر یہاں " شرط و مشروط" کا مقدمہ قائم کیا جائے تو یہ منشاء فرمانِ امامنا علیہ السلام کے صریح مغائر اور روئے تعریف و محلِ استدلال، آسمان و زمین کا فرق ہے۔ اور اِس سے نفسِ فرمان کی تردید لازم آئے گی نہ کہ کسی اور کی!!! جو قطعی ناممکن و محال ہے۔ اِس لیے کہ صدہا دلائل و براہین اور ہزارہا آیات و بنیات سے مہدی علیہ السلام کے دعوئے مہدیت کی صداقت ثابت ہو چکی تھی پیش آنے والی ایک دو حجتوں تک جن کا وقوع، حیاتِ پاک کے بعد ہونے کی خبر دی گئی تھی آپؑ کی صداقت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا تھا۔ اور نہ اُس وقت کے مومنین کے قلوب ڈگمگا سکتے تھے۔ بلکہ اِن کثیر علامات و دلائل و معجزات اور صحبتِ کیمیاء اثر اور احکام و تعلیمات کی وجہ آپؑ کی صداقت اور آپؑ کے اخبارِ مغیبہ پر مومنین، صادقین کے قلوب میں یقینِ واثق ہو چکا تھا کہ بے شک ایسا ضرور ہو گا کیونکہ

"هُدَىٰ لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ۔۔الخ(سورۃ البقرہ۔2) مؤمنین ہی کی شان ہے۔

ہاں جب اِس حجت کا وقوع ہو جاتا ہے تو منکرین کے معارضہ کے لیے مومنین کے قلوب پر مزید اطمینان ہوتا اور مزید تائید کا باعث ہوتا ہے۔ جیسا کہ آج بھی مومنین کے لیے وقوع قیامت اور دوبارہ زندہ ہونا وغیرہ اخبار مغیبہ پر ایمان رکھنا لازم بلکہ از روئے آیات واحادیث یہ بھی داخلِ شرطِ ایمان ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک واقعہ اِس کے متعلق قرآنِ مجید میں مذکور ہے کہ:- وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿260﴾ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ:- جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب مجھے دِکھا کہ تو مردے کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ فرمایا کیا تو ایمان نہیں لایا۔ ابراہیمؑ نے کہا کیوں نہیں (بے شک ایمان لایا ہوں) لیکن اِس لیے کہ میرا قلب مطمئن ہو جائے۔ فرمایا چار پرندے لو اور اُن کو (پال کر) سدا لو (تاکہ تمہاری آواز کو پہچاننے اور تمہارے بلانے پر آنے کی عادت ہو جائے) اور اُن (کو ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے باہم ملا کر اُس میں) کا ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو اِس کے بعد اُن (پرندوں) کو پکارو تمہاری طرف دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور اچھی طرح جان لو (یقین کر لو) کہ بے شک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

مفسرین کا بیان ہے کہ اِس حکم کی بناء پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندوں کا انتخاب کیا کوّا۔ کبوتر۔ مرغ۔ مور۔ اِن چاروں کو سدانے کے بعد ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، باہم ملا کر چاروں طرف چار پہاڑوں پر اِن ٹکڑوں کا ایک ایک حصہ رکھ دیا۔ اِس کے بعد اُنھوں نے جس پرندہ کو پکارا اُس کے اجزا ایک جگہ جمع ہو گئے اور وہ زندہ ہو کر آپؑ کی طرف اُڑتا ہوا آیا۔

اِس اہم واقعہ کے قطع نظر آئیہ شریفہ میں جو اُمور صراحتاً موجود ہیں۔ عقل سلیم رکھنے والوں کے لئے بہت کافی ہیں۔" وابعث بعد الموت حق "(مرنے کے بعد زندہ ہونا حق ہے) جو ایمانِ مفصل کا ایک جز ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سوال اِسی

سے متعلق ہے۔ یہ بات داخلِ ایمانیات ہونے کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی سوال فرمایا کہ " اولم تومن " (کیا تو ایمان نہیں لایا؟) حضرت ابراہیمؑ نے فوراً جواب دیا بلٰی (کیوں نہیں۔ یعنی بے شک اِس پر ایمان لایا ہوں) اِس کے بعد سوال کا سبب بیان کرتے ہیں کہ " لیطمئن قلبی " (تاکہ میرا قلب مطمئن ہو جائے) اللہ تعالیٰ نے اطمینانِ قلب حاصل ہونے کی وہ صورت اُن کو بتلائی جس کا ذکر آئیہ شریفہ میں ہے۔ اور جس کا واقعہ مفسرین نے بیان کیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ " وَاعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ " (یقین کرلو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے) یہاں اپنی شانِ قدرت کو ظاہر کرنے کے لئے جو لفظ لائے گئے ہیں انتہا درجہ قوتِ بیان کے حامل ہیں اور خصوصاً اِس موقع پر عزیز و حکیم کے لفظ انتہائی بلاغت و اسرار کے مظہر ہیں۔ اِس مختصر توضیح سے ظاہر ہے کہ وقوعِ واقعہ سے قبل ایمان لانا اور وقوع کے بعد اُس ایمان پر اطمینان کا اضافہ ہونا یہ دو اُمور ایسے ہیں کہ جن کو ایک الوالعزم پیغمبرؑ نے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے اِس کی تکمیل فرمائی ہے۔

اِسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے وصال کے بعد لحدِ مبارک میں اپنا جسدِ اطہر نہ پائے جانے اور حضرت سید خوندمیرؓ پر بحیثیت بدلۂ ذات، " قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا " کا ظہور ہونے اور اُس مقاتلہ میں پہلے روز اگرچہ کہ تمام دنیا کے لوگ مقابل ہو جائیں حضرت سید خوندمیرؓ کی فتح ہونے اور بعد میں شہید ہو جانے، جسدِ اطہر کے تین حصے کئے جانے کی جو خبر دی اور اِس کے وقوع کو آیت یا حجتِ مہدیت جو فرمایا اُس پر سب مومنین نے کامل ایمان لایا اور یقین کرلیا کہ بے شک ایسا ہو گا۔ جب کہ امام علیہ السلام کے وصال کے بعد لحدِ مبارک میں جسدِ اطہر و انور نہ پایا گیا۔ اور وقوعِ قتال حضرت سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کے وقت پہلی جنگ میں باقاعدہ مسلح طاقتور شاہی جرار فوج کو چند بے سر و سامان صاحبِ فقر و فاقہ نفوسِ قدسیہ کے مقابلہ میں ہزیمت ہوئی اور دوسری جنگ میں بعض امراء و مسلح سواروں کی امداد کے باوجود حضرت صدیقِ ولایتؓ کی مع رفقا شہادت ہو گئی اور جسمِ مبارک کے تین حصے کئے جا کر چاپانیر، پٹن، سدراسن تین جگہ سپردِ خاک کیے گئے تو اُس وقت اُن سب مومنین پر جو قبلِ وقوع ایمان لا چکے تھے مزید اطمینان سے مشرف ہونے کا موقع حاصل ہوا۔ اور منکرین کے مقابلہ میں آخری مہتم بالشان حجت قائم ہوئی۔

آیت کی عمومیت و خصوصیت

مخفی مباد کہ آیت " فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِي ۔ الخ "(سورۃ اٰل عمران۔195)

ترجمہ:۔ سو جن لوگوں نے ترکِ وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ایذاء دیے گئے میری راہ میں۔۔ الخ) قیامت تک ہر مومن اِن صفات کا مصداق ہو سکتا ہے یہاں خصوصیت کی بحث جو کی گئی وہ اِس لحاظ سے ہے کہ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام، انسانِ کامل اور تابعِ تام ہیں اِس لیے آپؑ میں بھی اُن صفات کا بدرجۂ اتم پایا جانا ضروری ہے۔ تین صفات تو پوری ہو چکی تھیں چوتھی صفت اِس وجہ سے کہ مہدیٔ موعودؑ پر کوئی قوت غالب نہیں آسکتی، باقی رہ گئی۔ جس کی تکمیل کے لیے حضرت سید خوندمیرؓ کو منجانب اللہ منتخب کیا گیا اور اِسی لیے آپؓ کے مراتب بلند کیے گئے۔ حضرت سید خوندمیرؓ کی شہادت دو حیثیتوں کی حامل ہے ایک بدلِ صفتِ مہدیٔ موعود علیہ السلام، دوسری یہ کہ بحیثیتِ مومن خود اُن کی صفت بھی اِس میں شامل ہے چنانچہ روایت ہے کہ:۔

"مہدی علیہ السلام نے "فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِي۔الخ "(سورۃ اٰل عمران۔195) کے بارے میں بیان فرمایا کہ یہ آیت بطورِ اصالت اصحاب و تابعینِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے شرف کے بارے میں ہے اور مہدی کی جماعت میں جو لوگ اِن اوصاف سے متصف ہوں گے اُن کو بھی اِس آیت کا شرف حاصل ہے۔ اِس آیتِ شریفہ پر بیان ہو چکنے کے بعد میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ آئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا، اِس بے چارے سید پر تو چھا چھا ہو گا؟ کیا کیا نہ ہو گا!!!(روایت 198)

ملاحظہ ہو اِس روایت سے عمومیت و خصوصیت دونوں پہلو واضح ہو رہے ہیں۔ حاصل یہ کہ زیرِ بحث مضمون میں زیادہ تر خصوصیت و اہمیت بدلۂ ذاتِ حضرت مہدی علیہ السلام کے لحاظ سے ہے۔ اور پہلی جنگ کی فتح تو صداقتِ مہدیت کا معجزہ ہے جس طرح کہ جنگِ بدر کی فتح حضرت خاتم النبیین علیہ السلام کا معجزہ تھی۔ اور اِس حجتِ مہدیت کا ظہور صرف حضرت سید خوندمیرؓ کی ذات سے مخصوص و مقدر تھا اِس لیے قدرۃً ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ آپؓ کے چند مخصوص فقراء، خلفاء کے

سوائے صحابۂ مہدئ موعودؑ سے کوئی بھی اِس جنگ میں شریک نہ ہو سکے۔ درکتبات اختلاف جن کا بیان آگے آئے گا وہ بھی اِنھیں اسباب میں سے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Roman: "Khabar-e-Qitaal" Hujjat-e-Mahdiyat hone ki bahes

Hazrat Shah-e-Qasim Mujtahed-e-Groah RA ke Walid-e-Majid Hazrat Bandagi Miyan Syed Yusuf RA ne "Matla-ul-Vilayat" mein Hazrat Mahdi AHS ka farman naql kiya hai ke:-

پس حق سبحانه وتعالیٰ که سمیع و بصیر و علیمِ حقیقی است شما را لائق و قابل گردانیده ایں بارِ (ولایت) نهاده است۔ لیکن ہشیار باشید که ایں بارِ ولایتِ محمدی است ۔ سر برود ، کمر به شکند و پوست بکند۔ دراں وقت ذاتِ شما تنہا یکطرف بود و ہمه عالم یک طرف شود انشاء اللہ تعالیٰ پیشِ یک ذاتِ شما ایں ہمه منہزم شوند ایں آیتِ مہدیتِ من است۔ چنانچه جنگِ بدر حجتِ نبوتِ پیغمبر صلی اللہ علیه و سلم بود۔ (مطلع الولایت)

Translation:- Allahu Ta'aala jo Samee' wa Baseer wa Aleem-e-Haqi-qee hai tum ko laeq aor qabil bana kar yeh Bar-e-Vilayat tum par rakha hai laikin hushiyaar raho kuin ke yeh Vilayat-e-Muhammadi SAWS ka Bar hai. Sar jaye ga, Kamar tote gi, Post kheencha jaye ga. Us waqt sirf apne Khuda hi se madad chah-na. Phir Aap AHS ne farmaya ke agar is (Jung ke) roz tum apni zaath se tanha aik taraf hon aor tamaam duniya (Tumhare muqabile mein) dosri taraf ho to In-Shaa-Allahu Ta'aala tumhari aik zaath ke aage yeh sab Hazeemat utta-einge. Yeh meri Mahdiyat ka Maujizah hai jaisa ke Jang-e-Badr Paighambar SAWS ka Maujizah tha. "Sawaneh-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS mein bhi isi mazmoon ki Riwayat hai. Unwan yeh diya gaya hai ke "Pahle din ki Fatah jis par sahet wa Alamat-e-Mahdiyat mawqoof rakhi gayee" aor

" ایں آیتِ مہدیت من است " **ka Tarjumah" yeh baat Bande ki Mahdiyat ki nishani hai kiya gaya hai.**(سوانحِ مہدئ موعودؑ 159)

Khabar-e-Mughibah ka yaqeeni Ilm hasil hona, Taqat-e-Bashari se kharij hai. Is liye Khabar-e-Mugheeb ko Mu'jizaat mein shumar kiya gaya hai kuin ke yeh bilkul Lutf wa Aata-e-Ilahi par munhasir hai. Hum ne

"علمِ غیب" **ki bahes is masale ko wazeh kiya hai laikin Mazkooratus-sadr Riwayat Aam Khabar-e-Ghaib se bahut badi huwi hai kuin ke pahle din ki fatah ko Sadaqat-e-Mahdiyat ki hujjat qaraar diya gaya hai.**

Aejaaz ki is nau'yat ko Ulama ki istelah mein "Najdi" kaha jata hai. Aisi surat mein is ka wuqoo zaroori hota hai isi tarha Khabar-e-Shahadat ka Waqoo Hazrat Syed Khundmir RZ ki zaath par hona makhsoos wa zaroori tha. Agar is Qitaal mein dosre koi Sahabi RZ shareek ho jate to yeh Khabar-e-Mughib jis ke sudoor ko Imamuna AHS ne Hujjat-e-Mahdiyat qaraar diya tha, badi-un-nazar mein mushabeh rah jati aor raaye-a'mma shuraka wa Muasireen (Sahaba RZ) Mun-Qasim ho jati!!!

Yahi Nukta Hazrat Miyan Syed Mahmood Sani-e-Mahdi Razi Allahu Anhu ke is farman mein maujood hai jo Aap RZ ne Bandagi Miyan Razi Allahu Anhu ko apne pas se rukhsat karte waqt farmaya:-

" اگرچہ نزش ما باشید آنرا امکان محال است " **Ya'ni agar mere pas raho ge to (Khabar-e-Qitaal ke wuqoo) ka imkaan muhaal hai." Yeh Riwayat aage guzar chuki . isi liye wuqoo-e-Qitaal ke zamane mein minjanib Allah aise asbaab paida ho gaye ke Hazrat Syed Khundmir RZ ke mua'si-reen RZ (Sahaba-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS) aor umra' wa ruo 'sa se koi shareek na ho sake.**

Ba'az Riwayaat se zahir hota hai ke Siddeeq-e-Vilayat RZ ne bhi Jang ki taiyyaari ke waqt is amr ko ba-Ehtiyaat-e-Tamaam malhooz rakha hai ke sirf Aap RZ ke fuqra' hi is mein hissa lein sakein ge. Sahib-e-Tareekh-e-Sulaimani ne likha hai ke:-

بداں اے عزیز! کہ ذکر نام ملک راجے در شہیدانِ کھانبیل و در شہدائے سدراسن و درزخمیاں یافتہ نشد ایں عجب است ہر کرا صحت ایں نقول باشد دریں درج کند۔ بداں اے عزیز! کہ ذکر نام ملک راجے نبیم جاگیردار موضع بجانہ اند کہ بخدمتِ صدیقِ ولایتؓ بندگی بیشتر داشتہ اند اگر دریں وقت حاضر شدہ ناشند و صدیقؓ، رضائی رفتن دادہ باشند واللہ اعلم جہت ایں کہ دراں روز در مقاتلہ محض فقراء باشند و کسے از امرا نباشند۔ (تاریخِ سلیمانی جلد دوم)

Translation:- Aey Aziz! Tu waqif rah ke Malik Raje ka naam Shudha-e-Khambel mein darj nahin hai aor na Shuda-e-Sudrasan mein aor na zakhm-i-yaun mein hai. Yeh ajeeb baat hai jis ko ba-sahet maloom ho yahan darj kar dein. Aey Aziz! Wazeh ho ke woh hazir bhi huwe honge tu Siddeeq-e-Vilayat RZ ne un ko chale jane ki ijazat de di hogi. Wallahu Aalam. Is liye ke is Muqabileh mein sirf Fuqra' rahein Omra' se koi na rahne paein.

Aor aik maqaam par likhte hain ke:-

اگر کوئی کہ باوجود چنداں مہدویاں کہ بر دو مظفر فائق و غالب باشند و بخدمت بندگی میاں جز صد 100 کس بدرجہ غزوہ شہادت شامل نہ شدند چہ سبب بود؟ بداں اے عزیز! اگرچہ ہزاراں مصدقاں بودند اما مقبول در قاتلوا و قتلوا وقت قبول شدن سرِ مطہرِ صدیقؓ اسم صد 100 بود۔ پس دیگراں بایں نعمت سراپا کرامت چوں ممتاز و سرفراز شوند۔ (تاریخِ سلیمانی)

Translation:- Agar tum kaho ke Mahdavi tu itne the ke do (2) Muzaffar par faeq wa ghalib aa sakte the aor Miyan RZ ki khidmat mein ba-juz sau (100) aadmi ke koi Ghazwa-e-Shahadat mein shamil nahin huew is ka kiya sabab hai? Aey Aziz! Tu waqif ho ja ke agar hazaar-ha Musaddiqeen the laikin "قَاتَلُوا وَ قُتِلُوا" (ki Makhsoos Basharat) mein jis waqt Siddeeq-e-Vilayat RZ ka Sar-e-Mubarak qabool huwa hai sirf aik sau (100) sar Shareek-e-Qabooliyat the. Pas dosraun ko is Ne'mat-e-Sarapa-Karamat se Mumtaaz wa Sarfaraz hone ka mauqa kaise mil sakta tha.

Isi tarha Hazrat Malik Sharfuddin RA ka waqe-ya bhi hai.

Hazrat Syed Khundmir RZ muqabil fauj ko mar bhaga dene ke ba'ad wapas ho rahe the ke Malik Sharfuddin RA Musaleh Baqaeda (80) sawar-aun ke saath madad ko pahunch gaye. Aik taqat-war Shahi Fauj ke Muqabileh mein chand Fuqara' ko fath-mand dekh kar hair-an hogaye aor afsos karne lage ke khud is sa'adat se mahroom rah gaye. Hazrat Siddiq-e-Vilayat RZ ne farmay Malik Sharfuddin! Ranj wa afsos na karo. Tumhare dair se pahunchne mein Khud ki Maslehat yeh the ke Pahli Jann Banda apne chand Fuqara' ke saath fath kar le take Khalifatullah ki Paisheen-goee poori ho jaye. Agar tum shareek ho jate to hamari is fath ko tumhare Imdaad ki taraf mansoob kiya jata!! Laikin ab duniya dekh le gi ko is ke ba'ad ki jang mein tumhari Imdaad ke ba wajood hamari Shahadat ho jaye gee.

Pahli Jung is khusoosiyat ki Muqta-zi thi ke umra' wa raosa' shareek na hone paein kuin ke is Jung mein az-rooey Khar-e-Mugheeb, Hazrat Siddiq-Vilayat RZ ko sirf Ghaibi Quwat ke tahet fath hasil karna zaroori tha. Agar kisi dosree taqat se madad pahunch jati to Aap RZ ki fath ka Haqeeqi asar ma'loom karna awaam ke liye dushwaar ho jata... Isi tarha ba'ad ki jang is khusoosiyat ki Muqta-zi thi ke Sahaba-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS se koi shareek na hon ta ke Qitaal mein Badla-e-Zaath ki jo ahmiyat hai Hazrat Siddiq-e-Vilayat RZ ki zaath se mukhtas rahe aor yahi wajhe hai ke ba'ad ki Jung mein jo Umra' wa Raosa' pahunch sake un ko shareek hone ki ijazat di gaee. Laikin is ke ba wajood Aap RZ ki Shahadat par jung khatm huwi.

Garz Allahu Ta'aala ki taraf se aise asbaab bante gaye ke Hazrat Mahdi AHS ki Paisheen-goee, Qudrat ki khuli Nishaniyaun ke saath zahoor paee aor Sadaqat-e-Mahdiyat ka aisa qataee saboot paish huwa ke kisi ko inkaar ya taweel ki sar-e-moo gunjaesh na rahi jis ki wajhe bila-ikhtelaf, os waqt se aaj tak sab is amr mein muttafiq hain ke khabar-e-Qitaal ke mazhar aor Badla-e-Zaath se muttasif Hazrat Syed Khundmir Syedush-Shohada hi hain… Hazrat Mohr-i RZ ke diwan ka aik misra yeh hai. "Hujjat-e-Mahdi ba-row shud Tamaam" "حجتِ مہدیؑ برو شد تمام"

Neez Sahib-e-Mata'-ul-Vilayat ne tahreer farmaya hai ke:-

بواسطۂ احتمالِ حجت حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میاں رضی اللہ عنہ از آیات و بیناتِ آں ذات گشتند۔ (مطلع الولایت)

Translation:- Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS ki Hujjat (Mu'jizah) ke hamil hone ki wajhe Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ bhi Hazrat Mahdi AHS ki Aayaat wa Baiyinaat (Mu'jizaat) se ho gaye hain. Neez farmaya ke:-

صفتِ چارمی کہ " قاتلوا و قتلوا" ہست۔ بواسطہ سید خوندمیرؓ د وجود آید و ازو قائم شود و بدو قوت گیرد و خامہ او باشد و برو حجتِ مہدی ختم گردد۔ پس او از جملہ خواتم گشت۔ (مطلع الولایت)

Translation:- Mahdi AHS ki chauthi Sifat jo "Qaatalu wa Qutilu" hai who Hazrat Syed Khundmir RZ hi ke zarye zahir hogi. Is ke Zahoor se Hujjat qaem hogi. Deen ko quwwat hasil hogi aor yeh sifat khaas Syed Khundmir RZ se zahir hogi. Aor Aap RZ hi par woh Hujjat-e-Mahdi AHS poori hogi. (Paisheen-goee poori ho chuki) pas isi liye Aap RZ ki Zaath minjumlah khaw-aa-tim, Khatim Hujjat-e-Mahdi AHS hai.

Aor Hazrat Shah-e-Qasim Mujtahid-e-Groah RA ne tahreer farmaya hai:-

چنانچہ صادق الوعد خبر دادہ بود ۔ ہمچناں من و عن وقوع یافت و حجتِ مہدی علیہ السلام براں معجزہ تمام شدد درین یک معجزہ چندیں معجزہ بر ثبوتِ مہدیتِ حضرت مہدی علیہ السلام صادر شدہ است۔ (افضل المعجزات)

Translation:- Os Mukhbir-e-Sadiq ne jis tarha khabar de thi mino-an Waqoo pazeer huwi. Mahdi AHS ki hujjat is Mu'jizeh par poori huwi aor is aik Mu'jizeh mein kaee Mu'jizeh Hazrat Mahdi AHS ki Mahdiyat ke saboot mein sadir huwe hain.

Is se zahir hai ke Hazrat Mahdi AHS ne Khabar-e-Shahadat mein pahle din ki Fath ko bataun "Tahdi" apni Sadaqat-e-Mahdiyat ki Hujjat farmaya hai. Aor Muqaddameen wa Muta'-Akhireen ne bila ikhtelaaf "Hujjat" tasleem kiya hai. Agar yahan "Shart wa Mashroot" ka Muqaddama qaem kiya jaye to yeh Mansha'-e-Farman-e-Imam AHS ke

sareeh mughaer aor roo-e-ta'reef wa Mahel-e-Istedlaal, Aasmaan wa Zameen ka farq hai. Aor is se Nafs-e-Farman ki tardeed lazim aaye gi na ke kisi aor ki!!! Jo Qata'ee na mumkin wa muhaal hai. Is liye ke sad ha dalayal wa baraheen aor hazar ha aayaat wa baiyinaat se Mahdi AHS ki Sadaqat sabit ki ja chuki thi paish Aane wali aik do Hujjataun tak jin ka Waqoo, Hayat-e-Pak ke ba'ad hone ki khabar di gaee thi Aap AHS par koi asar nahin pad sakta tha aor na is waqt ke Mo'mineen ke Quloob dagmaga sakte the. Balke in kaseer alamaat wa dalayal wa Mu'jizaat aor Sohbat-e-Kimiyaa' asar aor Ahkaam wa Ta'leemaat ki wajhe Aap AHS ki Sadaqat aor Aap AHS ke Akhbaar-e-Mughibah par Mo'mineen, Sadiqeen ke quloob mein yaqeen-e-Wasiq ho chuka tha ke beshak aisa zaroor ho ga kuin ke هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ۔الخ(سورۃ البقرہ۔2)

Mo'mineen hi ki shaan hai.

Han jab is Hujjat ka Waqoo ho jata hai to Munkireen ke mua'riz ke liye Mo'mineen ke quloob par mazeed itme'naan hot aor mazeed taeed ka ba'as hot hai. Jaisa ke aaj bhi Mo'mineen ke liye Waqoo-e-Qiyamat aor do barah zindah hona waghairah Akhbaar-e-Mughibah par Iman rakhna lazim balke az rooey Aayaat wa Ahadees yeh bhi dakhil-e-shart-e-Iman hai. Hazrat Ibrahim AHS ka aik waqiyah is ke mutalliq Qur'aan -e-Majeed mein mazkoor hai ke:-

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۠ ﴿260﴾ (سورۃ البقرہ)

Translation:- Jab Ibrahim AHS ne kaha Aey mere Rabb mujhe dikha ke murde ko kis tarha zindah karta hai. Farmaya kiya tu Iman nahin laya. Ibrahim AHS ne kaha kuin nahin (Beshak Iman laya huin) laikin is liye ke qalb mutma'in ho jaye. Farmaya char (4) parinde lo aor un ko (paal kar) sada lo (ta ke tumhari aawaaz pahchane aor tumhare bulane par aane ki a'dat ho jaye) aor un (zabah kar ke tukde-tukde kar ke baham Mila kar is

mein) ka aik aik hissa aik aik pahad par rakh do is ke ba'ad un (parindaun) ko Pukaro, tumhari taraf daudte chale aaein ge. Aor ach-chi tarha jan lo (Yaqeen kar lo) ke be shak Allah Ghalib hai, Hikmat wala hai. Mufassireen ka bayan hai ke is Hukm ki bina par Hazrat Ibrahim AHS ne char (4) parindaun ka intekhab kiya, Kawwa, Kabouter, Murgh, Mor. In charaun ko sada ne ke ba'ad Zabah kar ke tukde tukde kardiye baham mila kar charaun taraf char pahadaun par in tuk-dalun ka aik aik hissa rakh diya. Is ke ba'ad unhuin ne jis parinde ko pukaar-a us ke ajza aik jageh jama' ho gaye aor woh zindah ho kar Aap AHS ki taraf udta huwa aaya. Is ahem waqiye ke qata-e-nazar Aaya-e-Sharifa mein jo omoor sarahatan maujood hain aql-e-saleem rakhne walaun ke liye bahut kafi hain. "وابعث بعد الموت حق" (marne ke ba'ad zindah hona Haq hai) jo Iman-e-Mufassil ka aik juz hai. Hazrat Ibrahim AHS ka suwal isi se muta'liq hai. yeh baat dakhil-e-Eimaaniyaat hone ka badehi saboot yeh hai ke Allahu Ta'aala ne saath hi suwal farmaya ke "اولم تومن" (kiya tu Iman nahin laya?) Hazrat Ibrahim AHS ne fauran jawab diya بلٰی kuin nahin, ya'ni beshak is par Iman laya huin) is ke ba'ad suwal ka sabab bayan karte hain ke "

"ليطمئن قلبى (ta ke mera qalb mutma'in ho jaye.) Allahu Ta'aala ne itme'naan qalb hone ki woh surat unhein batlaee jis Jis ka zikr Aaya-e-Shareefah mein hai. aor jis ka waqia' Mufassireen ne bayan kiya hai aor saath hi yeh bhi farma diya ke:"وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"

(yaqeen kar lo Allah Ghalib aor Hikmat wala hai) yahan apni Shan-e-Qudrat ko zahir karne ke liye jo lafz laye gaye hain inteha darje Quwwat-e-Bayan ke hamil hain aor Khusoosan is mauqe par Aziz wa Hakeem ke lafz intehaee bala-ghat wa Asraar ke mazhar hain. Is mukhtesar tauzih se zahir hai ke Waqoo-e-waqiyah se qabl Iman lana aor Waqoo ke ba'ad us Iman par itme'naan ka izafaa hona yeh do omoor aise hain ke jin ko aik Olul-azm Paighambar AHS ne paish kiya aor Allahu Ta'aala ne is ki takmeel farmaee hai.

Isi tarha Hazrat Mahdi AHS ne apne Wisaal ke ba'ad Lahad-e-Mubarak mein apna Jasad-e-Athar na paye jane aor Hazrat Syed Khundmir RZ par bahaesiyat Badal-e-Zaath, "قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا" ka zahoor hone aor us ka Muqatila mein pahle roz agar che ke tamaam duniya ke log muqabil ho jaein Hazrat Syed Khundmir RZ ki fath hone aor ba'ad mein Shaheed ho jane, Jasad-e-Athar ke teen hisse kiye jane ki jo khabar di aor is ke Waqoo ko Aayat ya Hujjat-e-Mahdiyat jo farmaya us par sab Mo'mineen ne kamil Iman laya aor Yaqeen kar liya ke beshak aisa hoga. Jab ke Imamuna AHS ke Wisaal ke ba'ad Lahad-e-Mubarak mein Jasad-e-Athar wa Anwar na paya gaya. Aor Waqoo-e-Qitaal-e-Hazrat Syed Khundmir Siddeeq-e-Vilayat RZ ke waqt pahli jung mein ba-Qaeda Musaleh taqatwar shahi jar-raar fauj ko chand be sar wa samaan Sahib-e-Faqr-wo-Faqa nufoos-e-qudsiya ke muqabile mein Hazeemat huwee aor dosri jung mein ba'az umara' wa Musaleh Sarwaruan ki Imdaad ke bawajood Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ ki mae rufaqa Shahadat hogaee aor jism-e-Mubarak ke teen hisse kiye ja kar Chapanir, Patan, Sudrasan teen jage supurd-e-khak kiye gaye to us waqt us sab Mo'mineen par jo qabl-e-Waqoo Iman la chuke the mazeed itme'naan se Musharraf hone ka mauqa hasil huwa aor Munkir-een ke muqabile mein Aakhir Muhtim-bish-shaan Hujjat qaem huwee.

Makhfi ma-baad ke aayat

"فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِی ۔ الخ "(سورۃ ال عمران-195)

Translation:- so, jin logaun ne Tark-e-Watan kiya aor apne gharaun se nikale gaye aor eiza diye gaye Meri rah mein…

Qiyamat tak har Mo'min in sifaat ka misdaaq ho sakta hai. Yah khusoosiyat ki bahes jo ki gayee wo is lehaaz se hai ke Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS, Insan-e-Kamil aor Taba-e-Taam hain is liye Aap AHS mein bhi un sifaat ka ba-darja-e-atam paya jana zaroori hai. Teen sifaat to poori ho chuki thein chauthi sifat is wajhe se ke Mahdi-e-Mau'ood AHS pa koi Ghalib nahin aasakti, baqi rah gaee. Jis ki takmeel ke liye Hazrat Syed Khundmir RZ ko minjanib Allah Muntakhib kiya gaya aor isi liye aap RZ

ke maratib balan kiye gaye. Hazrat Syed Khundmir RZ ki Shahadat do haisiyat-aun ki hamil hai aik badal-e-sifat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS, dosri yeh ki ba-haisiyat-e-Mo'min khud un ki sifat bhi is mein shamil hai chunache Riwayat hai ke:-

Mahdi AHS ne "فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ۔الخ" (سورۃ ال عمران-195)

Ke bare mein bayan farmaya ki yeh Aayat bataur-e-asalatan Ashaab wa Taba'yeen-e-Muhammad Mustafa SAWS ke Sharf ke barre mein hai aor Mahi ki jama'at mein jo log in ausaaf se muttasif hon ge un ko bhi is Aayat ka Sharf hasil hai. Is Aayat-e-Shareefa par bayan ho chukne ke ba'ad Miyan Syed Khundmir RZ aaye to Hazrat Mahdi AHS ne farmaya, is be-chare Syed par to chaha chaha hoga? Kiya kiya na hoga. (Riwayat 198)

Mulahezah ho is Riwayat se omoomiyat wa khusoosiyat dono pahlu wazeh ho rahe hain. Hasil yeh ke zair-e-bahes mazmoon mein ziyada tar khusoosiyat wa ahmiyat Badla-e-Zaath-e-Hazrat Mahdi AHS ke lehaz se hai. Aor pahli Jung ki Fath to Sadaqat-e-Mahdiyat ka Maujizah hai jis tarha ke Jung-e-Badar ki Fath Hazrat Khatamun-Nabiyeen AHS ka Maujizah thi. Aor is Hujjat-e-Mahdiyat ka Zahoor sirf Hazrat Syed Khundmir RZ ki zaath se Makhsoos wa muqaddar tha, is liye Qudrat-an aise asbaab paida huwe ke Aap AHS ke chand Makhsoos Fuqara Khulafa ke siwaye Sahaba-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS se koi bhi is Jung mein shareek na ho sake, dar Katbaat-e-Ikhtelaf jin ka bayan aage aayega woh bhi inhein Asbaab mein se hain.

☆☆☆☆☆

Martyrdom as proof of Mahdiyat

Hazrat Bandagi Miyan Syed Yusuf RA, father of Hazrat Shah-e-Qasim Mujtahid-e-Groah RA, states in his book, Matla'-ul-Vilayat, "Allah, who is the Real All-Hearing, All-seeing and All-Knowing, has made you able

and capable and placed the Burden of Sainthood on you. But be warned! This is the Burden of the Vilayat/Sainthood of Prophet Muhammad SAWS. Your head will be cut. Your back will be broken. Your skin will be flayed. At that time you should seek the help of Allah alone." Further, Hazrat Mahdi AHS said, "If you are alone on one side and the whole world is against you on the other side, Allah Willing, all of them will be defeated.

This is the Miracle of my Mahdiyat, as the battle of "Badr" was the Miracle of Prophet Muhammad SAWS." A similar parable is reported in the book, Sawaneh Mahdi-al-Mauood AHS, also. The heading is, "Glad Tidings of First day's Victory is sign of the Truthfulness of Mahdiyat." The wording of the saying is, "This is a sign of the Mahdiyat of this Banda." Since gaining the definite knowledge of the Akhbaar-e-Mughib/News of Hidden Mysteries is beyond the power of human beings, it is counted among the miracles because it fully depends on divine bestowal. We have already dealt with this subject in detail under the Ilm-e-Ghaib/Knowledge of Hidden Mysteries. But the status of the above-mentioned parable is great because the victory on the first day has been designated as the proof of the veracity of the Mahdiyat of Hazrat Mahdi AHS.

It is called Najdi in the parlance of the Ulama. Under these circumstances, it is bound to happen. Similarly, the Martyrdom too was bound to happen specifically and essentially to the zaath of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ. If some other companion had joined Bandagi Miyan RZ in the process of Martyrdom, the Akhbar-e-Mughiba, which Hazrat Mahdi AHS designated as proof of the veracity of his claim to Mahdiyat, would have prima facie become suspect and the public opinion among the Companions RZ would have become divided.

This point was manifest in what Bandagi Miran Syed Mahmood RZ said in trying to persuade Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ to go back and live in his Daira. The Miran RZ had told the Miyan RZ, "If you remain with me, the happening of the Martyrdom would become impossible." This parable has been quoted earlier. It is for this reason that at the time of Martyrdom, the contemporaries of the Miyan RZ the Companions of Prophet Muhammad SAWS fought the Battle of Badr after his Migration to Madina from Makkah. Badr is the battlefield on the outskirts of Madina. (Matla'-ul-Vilayat, Miyan Syed Yusuf RA, Hyderabad, 1374 AH, page 104. Sawaneh Mahdi al-Mauood AHS, Maulana Syed Vali RA of Secunderabad, Hyderabad. Year of publication not available, of Imam Mahdi AHS) and some wealthy people and nobles could not join the battle. Some of the parables also show that Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ was extremely careful during the preparations of the war to see that only his fuqara alone took part in the battle. The author of Tareekh-e-Sulaimani writes: "O friend! Be aware that the name of Malik Raje is not included in the list of the Martyrs of Khanbel. Nor it is among the Martyrs of Sudrasan. This is a strange matter that should be mentioned here, as it is known. O friend! Know it clearly that Malik Raje was a jagirdar of Bajana Village. He has mostly remained in the company of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ. He might have come to Bandagi Miyan RZ at the time of the war. But the Miyan RZ might have permitted him to go back. Allah knows better! The intention appears to be that only the fuqara should participate in the battle. None other from among the wealthy should join it." At another place, he writes, "You may say that there were so many Mahdavis that they could have defeated even two Muzaffars. But none other than a hundred persons took part in the war that resulted in the Martyrdom. What is the reason for that? O friend! Know that even though there were thousands of people who had paid fealty Musaddiqeen to Imam Mahdi AHS, they could not participate in the war because when Allah accepted the sacrifice of the head of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ under the Glad Tidings of "Fought and fallen", He had accepted only a

hundred heads along with him (Syed Khundmir RZ). How could others get the blessings of Martyrdom?"

Similar is the case of Malik Sharfuddin RA. After Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ had defeated the army and was returning, Malik Sharfuddin RA arrived with a contingent of eighty mounted soldiers. Tareekh-e-Sulaimani, Volume 2, manuscript.

Muzaffar, the king of Gujarat, had sent a large army to fight Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and his fuqara'. The implication here is that the large number of Mahdavis could have defeated twice as large an army as that of Muzaffar.

He was astonished at seeing that a small group of fuqara' had defeated the huge army of the king. He regretted that he himself was deprived of the blessings of participating in the war. Hazrat Syed Khundmir RZ said, "Malik Sharfuddin! Do not grieve or be sorry! Allah's prudence in the delay of your reaching here was that this servant alone with a handful of his fuqara' should win the first day's war, so that the Prediction of the Khalifatullah/Vice-regent of Allah could come true. Had you joined the war at that stage, our victory would have been credited to your help. But the world will now see that, despite your help in the war, we will achieve Martyrdom."

The peculiarity of the first day's war was that no rich people or nobles should join the war because according to the divine Prediction, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ had to win the war with the divine help. If some other help had reached the Miyan RZ, it would have been difficult for the people to realize the real effect of the victory in the first day's war. Similarly, the imperative of the next day's war was that none of the Companions of the Imam Mahdi AHS should participate in it, so that the importance of the substitution of the zaath should continue to remain with the zaath of Hazrat Syed Khundmir RZ as his specialty.

This is the reason why the rich people and nobles, who arrived later, were permitted to participate in the war. But despite their participation, the war came to an end with the Martyrdom of Bandagi Miyan RZ. In short, Allah continued to create such situations that the prediction of Imam Mahdi AHS came to happen with profound signs of nature and the veracity of the Mahdiyat of Imam Mahdi AHS was proved so conclusively that there remained no chance for its disavowal or of advancing any other interpretation of the prediction. Hence, there is consensus on Syed-uh-Shuhada Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ alone manifesting the story of war and the substitution for the zaath of the Imam Mahdi AHS. Hazrat Mehri RZ says in his Anthology/Diwan: "The proof of Mahdiat was completed."

Further, the author of Matla-ul-Vilayat writes: "Being the bearer of the hujjat or Mou'jiza? proof or Miracle of Imam Mahdi AHS, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ has become the sign and clear proof of Hazrat Mahdi al-Mau'ood AHS." He also says: "The fourth attribute, fought and fallen, of Imam Mahdi AHS will manifest through Hazrat Syed Khundmir RZ. This manifestation will be proof. Religion will be strengthened. This attribute will specifically manifest through Syed Khundmir RZ and on him alone the proof of Imam Mahdi AHS the prediction will be completed.

It is for this reason that the zaath of Miyan Syed Khundmir RZ will be the final proof of the Seals of Prophet-hood and Sainthood."

And Hazrat Shah Qasim Mujtahid-e-Giroh RA writes: "The prediction of Imam Mahdi AHS came true to the very letter. The proof of Imam Mahdi AHS came out to be true through this Miracle. And in this one Miracle are many Miracles to prove the Mahdiat of Imam Mahdi AHS."

This shows that Imam Mahdi AHS had challengingly said in the prediction of the Martyrdom that the Victory on the First Day (of war) would prove the veracity of his Mahdiyat. And both the predecessors and their latter-day followers (Mutaqaddimeen and muta'khireen have accepted it as the

proof without any dissent or argument. If one were to make a case of the stipulation and the stipulated, it would clearly go against the intent of the saying of Hazrat Imam Mahdi AHS. Further, it would have become a new matter created by us. This is so because there is a great difference between the definitions of the idioms stipulation-and-the-stipulated" and the proof-and-the-sign" from the point of view of the context and may result in the contradiction of the nature of the saying of Hazrat Imam Mahdi AHS. (Matla'-ul-Vilayat, Hazrat Bandagi Miyan Syed Yusuf RA, Hyderabad, 1373 AH, page 140. 2 Ibid, page 102. 3 Afzalul-Mu'jizaat al-Mahdi al-Mauood AHS, Hazrat Bandagi Miyan Syed Qasim Mujtahid-e-Giroh RA, Hyderabad, 1370 AH, page 75.)

And this is impossible. This is also so because the truth of the claim of Mahdiship by Hazrat Imam Mahdi AHS has been proved by thousands of arguments. Hazrat Imam Mahdi AHS had predicted an incident that had to happen long after his own demise. Non-fulfillment of this prediction would not have adversely affected the truthfulness of Hazrat Mahdi AHS. The hearts of the faithful too would not have wavered if the prediction had not been fulfilled. The prediction of Hazrat Imam Mahdi AHS had already been proved true by virtue of his arguments, proofs and teachings. His company had convinced his faithful and truthful companions, "It is a guidance to those who care to live aright and to those who believe in the Unseen" is the glory and grandeur of the faithful Mo'mineen. When the incident proves a thing, the hearts of the believers become further satisfied to controvert the reservations of the opponents and critics. Even today, the believers have faith in the akhbar-e-Mugheeba (news of the hidden unseen mysteries) of the establishment of the Day of Resurrection and the resurrection of the dead and etcetera. They are bound to have faith in them in accordance with the Quranic Verses and the Traditions of Prophet Muhammad SAWS. An incident of Prophet Ibrahim AHS is related in Qur'aan: "Behold! Abraham said: "My Lord! Show me how You give life to the dead. "He (the Lord) said, "Don't you then not believe? "He said,

"Yes; but to satisfy my own heart/ understanding. "He (The Lord) said, "Take four birds; tame them to turn to thee; After zabah put a portion of them on every hill, and call them: they will come to thee (flying) with speed. Then know that Allah is Exalted in Power, Wise." The commentators of Qur'aan say that on the basis of this Commandment, Hazrat Ibrahim AHS selected four birds: a crow, a dove, a cock and a peacock. After training, he slaughtered them. Then he cut them into pieces and mixed the pieces. He divided them in four parts and placed each part on each hill. When he called the name of each bird, its parts came together from the four hills, its life was revived and it came running (or flying) to him.

1 Qur'aan, S. 2: 2-3 SAL. 2 Qur'aan, S. 2: 260 AYA.

Apart from this important incident, the matters elucidated in this Quranic Verse are more than enough for the people with commonsense. "Rebirth after death is true" is an essential part of the Iman-e-Mufassil (detailed version of the affirmation of Faith). The condition (haal) is related to this affirmation. The axiomatic proof of this being a part of the faith is Allah's asking "Don't you not then believe?" Prophet Ibrahim AHS immediately replied, "Yea." And then, he clarifies, "But to satisfy my own understanding." After that Allah showed him the way to get satisfaction of the heart, which has clearly been stated in the Quranic Verse. The Commentators of Qur'aan have elucidated the incident. Then Allah says, "Allah is Exalted in Power, Wise." The words used are extraordinarily powerful. Besides, they manifest great literary merit and Divine Secrets. This short explanation shows that reposing faith before the fact and adding satisfaction after the fact are two separate issues. An enterprising Prophet AHS has addressed these two issues and Allah has perfected them. Similarly, Imam Mahdi AHS laid down the signs that would manifest after his death: one, his body would not be there in the grave after its being placed there; two, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ would emerge as the

substitute for the zaath of Imam Mahdi AHS for the "Fought and Fallen" battle; three, the first day's victory for Syed Khundmir RZ in the battle even if all the people of the world were on the other side; four, Bandagi Miyan RZ would be Martyred on the second day of the battle; and five, the body of Bandagi Miyan RZ would be torn into three pieces. Imam Mahdi AHS said that they were the signs of the veracity of his claim to Mahdiyat. All the believers reposed faith in this and were certain that things would happen as Imam Mahdi AHS had predicted. And they did. After the demise of Imam Mahdi AHS, his body was laid into the grave and then it disappeared from within the shroud.

Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ won the first day's battle with the help of an ill-equipped group of a few starving Fuqara against a fully equipped powerful royal army. In the second day's battle Bandagi Miyan RZ and his companions were defeated despite the presence and help of some nobles and mounted soldiers. The body of Bandagi Miyan RZ was cut into three pieces, which were buried at three places: Chapanir, Patan and Sudrasan. Then, all the believers, who had reposed faith before the fact, achieved further satisfaction following the events that occurred after the fact. And this was the establishment of the final and glorious proof against the disavowers.

General and Special aspects of the Verse

Let it be no secret that every believer will be subject to the attributes enumerated in the Quranic Verse, "Fallaziina haajaruu wa…" Here we have discussed the specifics of the situation in view of the fact that Hazrat Imam Mahdi AHS was a perfect human being and a perfect follower of Prophet Muhammad SAWS. Hence, it is necessary that these attributes should be there in Hazrat Mahdi AHS in full measure. Three of these attributes had been accomplished earlier. The fourth attribute, manifested by Fought and Fallen remained unaccomplished because no one could overpower Hazrat Imam Mahdi AHS. For the accomplishment of this

attribute, Allah had chosen Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ as a substitute for Hazrat Imam Mahdi AHS. It was for this reason, that he was given superior ranks. The Martyrdom of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ has a double capacity: one, as a substitute for the zaath of Hazrat Imam Mahdi AHS, and two, as a believer in his own capacity. Hazrat Imam Mahdi AHS said, "This Verse is primarily in favour of the Companions of Prophet Muhammad SAWS and their successors. It is also in favour of the group of Companions of Hazrat Imam Mahdi AHS, who possess their attributes." Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ came after the sermon of Hazrat Imam Mahdi AHS was over. Seeing him, Hazrat Imam Mahdi AHS said, "There would be chaha chaha on this poor Syed." It may be noted that this parable explains both the general and special aspects. In fact, the specialty and the importance is manifested in view of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ being the substitute of the zaath of Hazrat Imam Mahdi AHS and the victory in the first day's battle is the Miracle of the veracity of the claim of Mahdiyat, as the Battle of Badr was the Miracle of Prophet Muhammad SAWS. The Manifestation of the proof of Mahdiyat was specifically related to the zaath of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and it was his destiny.

Hence, Nature/Qudrat created the needed circumstances that none of the Companions of Hazrat Imam Mahdi AHS, other than some specific fuqara' or Khulafa, could participate in the Battle. And the details of some of the controversial writings, which will be discussed later, were among these causes.

اسبابِ جنگ و مختصر وا قعات

اسبابِ جنگ کے بارے میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے جو توضیحات بیان فرمائی ہیں روایات (176 تا 187) میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں جن سے واضح ہو گا کہ مہدویوں پر وہ وہ مظالم ڈھائے گئے کہ اللہ کی پناہ، اُن با خدا بزرگوں کی جھونپڑیاں جلادی گئیں۔ بعض کو زندہ دیوار میں چنوادیا گیا۔ بعض کو لوہے کی سلاخوں سے پیشانیوں پر داغا گیا۔ جتنی سختیاں و بے رحمیاں ممکن تھیں کی گئیں۔ اور یہ جو کچھ ہوا کلمہ گو علماء و حکام نے محض طاقت و رعونت کی نشہ میں کیا ہے۔ اِس کے علاوہ علماء نے فتویٰ بھی جاری کر دیا تھا کہ ایک مہدوی کا قتل کئی رہزنوں کے قتل کے ثواب کے برابر ہو گا۔ اور اِس پر عمل بھی شروع ہو گیا۔ اُس وقت حضرت سید خوندمیرؒ نے ایک استفتاء جاری کیا کہ:-

"اللہ و رسول پر ایمان لانے والے اور اُن کے احکام پر عمل کرنے والے مسلمانوں کے قتل کا فتویٰ کوئی صادر کرے تو اُس مفتی پر کیا حکم ہے۔؟

اِس کے جواب میں علماء نے فتویٰ دیا کہ "مفتی لائقِ قتل ہے۔" نیز قرآنِ مجید میں بھی صاف و صریح آیت ہے کہ:-

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ط (سورۃ بنی اسرآئیل-33)

ترجمہ:- جو شخص مظلوم قتل کیا جائے ہم نے اُس کے ولی کو حاکم بنایا ہے پس قتل میں اسراف نہ کیا جائے۔

اِس روایت کی رُو سے شہدائے مظلومین کا انتقام اور دینِ متین کی حفاظت ضروری تھی۔ اِس لیے حضرت صدیقِ ولایتؓ نے اُن مفتیوں کے قتل کا حکم صادر فرمایا جنھوں نے مہدویوں کے قتل کے فتویٰ پر دستخط کیے تھے۔ جب اِس پر عمل شروع ہوا تو علماء و قاضیوں میں ہیبت و پریشانی پیدا ہو گئی۔ ناتجربہ کار نوجوان، سلطان مظفر حاکمِ وقت کو غلط واقعات باور کرائے گئے۔ سلطنت و حکومت کے لیے خطرہ محسوس کرایا گیا۔ ہزاروں حیلے ایسے بنا رکیے کہ فوج کے نام صدیقِ ولایتؓ اور آپؓ کے دائرہ کے فقراءؒ کے قتل و تاراج کا حکم نامہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور 12 / شوال 930ھ ہجری میں چہار شنبہ کے دن عین الملک

کی سرکردگی میں ہزاروں کی تعداد رکھنے والی باقاعدہ مسلح فوج نے حملہ کیا۔اِس قدر اہتمام اِس لیے کیا گیا کہ تین لاکھ مریدوں کے پیر سے مقابلہ تھا۔امراء و رؤسا و عساکر، اکثر مہدوی ہو چکے تھے۔اُن کی شجاعت و استقامت اور ایمانی قوت شہرۂ آفاق تھی۔لیکن یہاں علماء و قاضیوں اور عہدہ دارنِ فوج کے اندازے کے بالکل برخلاف بے سروسامان اور فقر و فاقہ میں رہنے والے ساٹھ فقراء کی جماعت اِس جرار فوج کے مقابلہ میں پائی گئی۔فوج کے توپ خانے، ہاتھی گھوڑے، پیدل کی جو ترتیب تھی اُس کو اِس چھوٹی سی جماعت کے مقابلہ میں غیر ضروری سمجھ کر فوجی عہد دار نے ترتیب بدل دیے، اور پیدل فوج کو سامنے رکھنے کا حکم دیا۔اِس جنگ میں غیبی قوتوں کے عجیب عجیب کرشموں کا ظہور ہوا ہے۔صدیقِ ولاتؓ نے اپنی تلوار نیام سے چار انگل کھینچی تھی کہ الہامِ خداوندی ہوا، کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان پر ہزاروں فرشتے اِسی طرح شمشیر بکف ہیں۔آپؓ نے منشاءِ خداوندی کو سمجھ لیا اور تلوار کو نیام میں رکھ لی۔نیزہ ہاتھ میں لے لیا نیزہ ٹوٹ گیا تو کوڑا لیا۔گو کوڑا کیا تھا غضب و قہر کا مظہر تھا۔

زد پر کوئی آ گیا پھر چھوڑا ہے؟ ☆☆☆ پٹکار دیا ہے خوب سر توڑا ہے
گھوڑے کو مع سوار دو کر کے رہا ☆☆☆ کہنے کو یہ کوڑا ہے مگر تھوڑا ہے؟

(استاذی المعیؔ مرحوم)

بندگی میاںؓ پر منکشف تھا کہ یہ وقت غیبی قوت کے ظہور کا ہے تاکہ حجتِ مہدیٔ موعودؑ پوری ہو۔اِس لیے آپؓ نے تلوار رہتے ہوئے منشاءِ ایزدی کے تحت صرف نیزے اور کوڑے پر اِکتفا کیا اور بفضلِ خدا کافی ہو گیا۔اور میدانِ جنگ میں اِس قدر انقلاب برپا ہوا کہ فوج کی توپوں کی زد اور جنگی ہاتھیوں کی روندل خود اُسی فوج کی تباہی کا باعث ہوئی۔مختصر یہ کہ تائیدِ غیبی نے جنگ کا نقشہ فقراء کی حیرتناک فتح سے بدل دیا۔یہاں تک کہ فقراء کی جماعت نے دو میل تک تعاقب کیا۔!!! بھاگی ہوئی فوج کا کچھ حصہ دائرے کی طرف سے گزرا تو اِس نے دائرے کے محافظ بے سروسامان بے ہتیار چالیس فقراء کو شہید کر دیا۔حضرت سید خوندمیرؓ اپنی جماعت کے ساتھ فاتح و منصور واپس آئے تھے کہ ملک شرف الدین، مسلح و باقاعدہ اسی (80) سواروں

کے ساتھ مدد کو پہنچ گئے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ جنگ ختم ہو چکی لیکن اتنی بڑی جرار فوج کے مقابلہ میں چند فقراء کی فتح مندی کے ساتھ۔!!!ملک بہت رنج کرنے لگے کہ وہ اِس سعادت سے محروم رہ گئے۔

اِس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اِس جنگ کو صرف فقراء سے مخصوص رکھنے میں تائیدِ غیبی یہ بھی ہوئی کہ اُس دن جو جنگ ہوئی اِس کا علم مہدویوں کو عام طور پر نہ ہونے پایا۔ ورنہ لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوتے اور ایک غضبناک جنگ ہو جاتی کیوں کہ خود حضرت سید خوندمیرؒ کے تخمیناً تین لاکھ مرید تھے۔

فاقہ ولا! سنا ہے شہِ خوندمیرؒ کا ☆☆☆ فاقہ بھی تین لاکھ مریدوں کے پیر کا

(استاذی المعیؔ مرحوم)

غرض حضرت شاہِ خوندمیرؒ نے فرمایا، ملک شرف الدین کیوں رنج کرتے ہو اس کے بعد کی جنگ میں تمہارا حصہ ہے۔ تمہارے دیر سے پہنچنے میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت یہ تھی کہ آج کی جنگ صرف بے سروسامان فقراء فتح کر لیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کی پیشنگوئی پوری ہو۔ اگر ہماری اس جنگ میں تم شریک ہو جاتے تو ہماری اس فتح کو تمہاری امداد کی طرف منسوب کیا جاتا!!اب دنیا دیکھ لے گی کہ اِس کے بعد کی جنگ، تمہاری امداد کے باوجود ہماری شہادت پر ختم ہو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بھاگی ہوئی فوج پھر مجتمع ہوئی۔ نئی تیاریوں کے ساتھ بمقام سدراسن 14 / شوال 930ھ ہجری جمعہ کے دن دوبارہ حملہ آور ہوئی اِس جنگ میں حضرت شاہ خوندمیرؒ کے سر کی قربانی رب العزت نے جو قبول فرمائی تھی وہ امانت ادا ہو چکی۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل عظیم

☆☆☆☆☆

Roman: "Khabar-e-Qitaal" Hujjat-e-Mahdiyat hone ki bahes

Aor Hazrat Shah-e-Qasim Mujtahid-e-Groah RA ne tahreer farmaya hai:-

چنانچه صادق الوعد خبر داده بود ۔ ہمچناں من و عن وقوع یافت و حجتِ مہدی علیه السلام براں معجزه تمام شدد درین یک معجزه چندیں معجزه بر ثبوتِ مہدیتِ حضرت مہدی علیه السلام صادر شده است۔ (افضل المعجزات)

Translation:- Os Mukhbir-e-Sadiq ne jis tarha khabar de thi mino-an Waqoo pazeer huwi. Mahdi AHS ki hujjat is Mu'jizeh par poori huwi aor is aik Mu'jizeh mein kaee Mu'jizeh Hazrat Mahdi AHS ki Mahdiyat ke saboot mein sadir huwe hain.

Is se zahir hai ke Hazrat Mahdi AHS ne Khabar-e-Shahadat mein pahle din ki Fath ko bataun "Tahdi" apni Sadaqat-e-Mahdiyat ki Hujjat farmaya hai. Aor Muqaddameen wa Muta'-Akhireen ne bila ikhtelaaf "Hujjat" tasleem kiya hai. Agar yahan "Shart wa Mashroot" ka Muqaddama qaem kiya jaye to yeh Mansha'-e-Farman-e-Imam AHS ke sareeh mughaer aor roo-e-ta'reef wa Mahel-e-Istedlaal, Aasmaan wa Zameen ka farq hai. Aor is se Nafs-e-Farman ki tardeed lazim aaye gi na ke kisi aor ki!!! Jo Qata'ee na mumkin wa muhaal hai. Is liye ke sad ha dalayal wa baraheen aor hazar ha aayaat wa baiyinaat se Mahdi AHS ki Sadaqat sabit ki ja chuki thi paish Aane wali aik do Hujjataun tak jin ka Waqoo, Hayat-e-Pak ke ba'ad hone ki khabar di gaee thi Aap AHS par koi asar nahin pad sakta tha aor na is waqt ke Mo'mineen ke Quloob dagmaga sakte the. Balke in kaseer alamaat wa dalayal wa Mu'jizaat aor Sohbat-e-Kimiyaa' asar aor Ahkaam wa Ta'leemaat ki wajhe Aap AHS ki Sadaqat aor Aap AHS ke Akhbaar-e-Mughibah par Mo'mineen, Sadiqeen ke quloob mein yaqeen-e-Wasiq ho chuka tha ke beshak aisa zaroor ho ga kuin ke هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ۔الخ(سورة البقره۔2)

Mo'mineen hi ki shaan hai.

Han jab is Hujjat ka Waqoo ho jata hai to Munkireen ke mua'riz ke liye Mo'mineen ke quloob par mazeed itme'naan hot aor mazeed taeed ka ba'as hot hai. Jaisa ke aaj bhi Mo'mineen ke liye Waqoo-e-Qiyamat aor do barah zindah hona waghairah Akhbaar-e-Mughibah par Iman rakhna lazim balke az rooey Aayaat wa Ahadees yeh bhi dakhil-e-shart-e-Iman hai. Hazrat Ibrahim AHS ka aik waqiyah is ke mutalliq Qur'aan -e-Majeed mein mazkoor hai ke:-

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۲۶۰ (سورۃ البقرہ)

Translation:- Jab Ibrahim AHS ne kaha Aey mere Rabb mujhe dikha ke murde ko kis tarha zindah karta hai. Farmaya kiya tu Iman nahin laya. Ibrahim AHS ne kaha kuin nahin (Beshak Iman laya huin) laikin is liye ke qalb mutma'in ho jaye. Farmaya char (4) parinde lo aor un ko (paal kar) sada lo (ta ke tumhari aawaaz pahchane aor tumhare bulane par aane ki a'dat ho jaye) aor un (zabah kar ke tukde-tukde kar ke baham Mila kar is mein) ka aik-aik hissa aik-aik pahad par rakh do is ke ba'ad un (parindaun) ko Pukaro, tumhari taraf daudte chale aaein ge. Aor ach-chi tarha jan lo (Yaqeen kar lo) ke be shak Allah Ghalib hai, Hikmat wala hai.

Mufassireen ka bayan hai ke is Hukm ki bina par Hazrat Ibrahim AHS ne char (4) parindaun ka intekhab kiya, Kawwa, Kabouter, Murgh, Mor. In charaun ko sada ne ke ba'ad Zabah kar ke tukde-tukde kardiye baham mila kar charaun taraf char pahadaun par in tuk-dalun ka aik-aik hissa rakh diya. Is ke ba'ad unhuin ne jis parinde ko pukaar-a us ke ajza aik jageh jama' ho gaye aor woh zindah ho kar Aap AHS ki taraf udta huwa aaya. Is ahem waqiye ke qata-e-nazar Aaya-e-Sharifa mein jo omoor sarahatan maujood hain aql-e-saleem rakhne walaun ke liye bahut kafi

hain. "وابعث بعد الموت حق" (marne ke ba'ad zindah hona Haq hai) jo Iman-e-Mufassil ka aik juz hai. Hazrat Ibrahim AHS ka suwal isi se muta'liq hai. yeh baat dakhil-e-Eimaaniyaat hone ka badehi saboot yeh hai ke Allahu Ta'aala ne saath hi suwal farmaya ke "اولم تومن" (kiya tu Iman nahin laya?) Hazrat Ibrahim AHS ne fauran jawab diya بلٰی kuin nahin, ya'ni beshak is par Iman laya huin) is ke ba'ad suwal ka sabab bayan karte hain ke "ليطمئن قلبی" (ta ke mera qalb mutma'in ho jaye.) Allahu Ta'aala ne itme'naan qalb hone ki woh surat unhein batlaee jis-Jis ka zikr Aaya-e-Shareefah mein hai. aor jis ka waqia' Mufassireen ne bayan kiya hai aor saath hi yeh bhi farma diya ke: "وَاعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"

(yaqeen kar lo Allah Ghalib aor Hikmat wala hai) yahan apni Shan-e-Qudrat ko zahir karne ke liye jo lafz laye gaye hain inteha darje Quwwat-e-Bayan ke hamil hain aor Khusoosan is mauqe par Aziz wa Hakeem ke lafz intehaee bala-ghat wa Asraar ke mazhar hain. Is mukhtesar tauzih se zahir hai ke Waqoo-e-waqiyah se qabl Iman lana aor Waqoo ke ba'ad us Iman par itme'naan ka izafaa hona yeh do omoor aise hain ke jin ko aik Olul-azm Paighambar AHS ne paish kiya aor Allahu Ta'aala ne is ki takmeel farmaee hai.

Isi tarha Hazrat Mahdi AHS ne apne Wisaal ke ba'ad Lahad-e-Mubarak mein apna Jasad-e-Athar na paye jane aor Hazrat Syed Khundmir RZ par bahaesiyat Badal-e-Zaath, "قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا" ka zahoor hone aor us ka Muqatila mein pahle roz agar che ke tamaam duniya ke log muqabil ho jaein Hazrat Syed Khundmir RZ ki fath hone aor ba'ad mein Shaheed ho jane, Jasad-e-Athar ke teen hisse kiye jane ki jo khabar di aor is ke Waqoo ko Aayat ya Hujjat-e-Mahdiyat jo farmaya us par sab Mo'mineen ne kamil Iman laya aor Yaqeen kar liya ke beshak aisa hoga. Jab ke Imamuna AHS ke Wisaal ke ba'ad Lahad-e-Mubarak mein Jasad-e-Athar wa Anwar na paya gaya. Aor Waqoo-e-Qitaal-e-Hazrat Syed Khundmir Siddeeq-e-Vilayat RZ ke waqt pahli jung mein ba-Qaeda Musaleh taqatwar shahi jar-raar fauj ko

chand be sar wa samaan Sahib-e-Faqr-wo-Faqa nufoos-e-qudsiya ke muqabile mein Hazeemat huwee aor dosri jung mein ba'az umara' wa Musaleh Sarwaruan ki Imdaad ke bawajood Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ ki mae rufaqa Shahadat hogaee aor jism-e-Mubarak ke teen hisse kiye ja kar Chapanir, Patan, Sudrasan teen jage supurd-e-khak kiye gaye to us waqt us sab Mo'mineen par jo qabl-e-Waqoo Iman la chuke the mazeed itme'naan se Musharraf hone ka mauqa hasil huwa aor Munkir-een ke muqabile mein Aakhir Muhtim-bish-shaan Hujjat qaem huwee. Makhfi ma-baad ke aayat

" فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِی ۔ الخ "(سورۃ اٰل عمران۔195)

Translation:- so, jin logaun ne Tark-e-Watan kiya aor apne gharaun se nikale gaye aor eiza diye gaye Meri rah mein…

Qiyamat tak har Mo'min in sifaat ka misdaaq ho sakta hai. Yah khusoosiyat ki bahes jo ki gayee wo is lehaaz se hai ke Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS, Insan-e-Kamil aor Taba-e-Taam hain is liye Aap AHS mein bhi un sifaat ka ba-darja-e-atam paya jana zaroori hai. Teen sifaat to poori ho chuki thein chauthi sifat is wajhe se ke Mahdi-e-Mau'ood AHS pa koi Ghalib nahin aasakti, baqi rah gaee. Jis ki takmeel ke liye Hazrat Syed Khundmir RZ ko minjanib Allah Muntakhib kiya gaya aor isi liye aap RZ ke maratib balan kiye gaye. Hazrat Syed Khundmir RZ ki Shahadat do haisiyat-aun ki hamil hai aik badal-e-sifat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS, dosri yeh ki ba-haisiyat-e-Mo'min khud un ki sifat bhi is mein shamil hai chunache Riwayat hai ke:-

Mahdi AHS ne " فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِی۔الخ "(سورۃ اٰل عمران۔195)

Ke bare mein bayan farmaya ki yeh Aayat bataur-e-asalatan Ashaab wa Taba'yeen-e-Muhammad Mustafa SAWS ke Sharf ke barre mein hai aor Mahi ki jama'at mein jo log in ausaaf se muttasif hon ge un ko bhi is Aayat ka Sharf hasil hai. Is Aayat-e-Shareefa par bayan ho chukne ke ba'ad Miyan Syed Khundmir RZ aaye to Hazrat Mahdi AHS ne farmaya,

is be-chare Syed par to chaha-chaha hoga? Kiya-kiya na hoga. (Riwayat 198)

Mulahezah ho is Riwayat se omoomiyat wa khusoosiyat dono pahlu wazeh ho rahe hain. Hasil yeh ke zair-e-bahes mazmoon mein ziyada tar khusoosiyat wa ahmiyat Badla-e-Zaath-e-Hazrat Mahdi AHS ke lehaz se hai. Aor pahli Jung ki Fath to Sadaqat-e-Mahdiyat ka Maujizah hai jis tarha ke Jung-e-Badar ki Fath Hazrat Khatamun-Nabiyeen AHS ka Maujizah thi. Aor is Hujjat-e-Mahdiyat ka Zahoor sirf Hazrat Syed Khundmir RZ ki zaath se Makhsoos wa muqaddar tha, is liye Qudrat-an aise asbaab paida huwe ke Aap AHS ke chand Makhsoos Fuqara Khulafa ke siwaye Sahaba-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS se koi bhi is Jung mein shareek na ho sake, dar Katbaat-e-Ikhtelaf jin ka bayan aage aayega woh bhi inhein Asbaab mein se hain.

Causes of the War

The explications given by Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ about the causes of the war are found in Parables 176 and 187.2 They will show that the Mahdavis were subjected to unprecedented and cruel persecution. The huts of these elderly respected servants of Allah were burned. Some people were buried alive in a wall while constructing it. Some were branded with red-hot iron claws on the foreheads. All kinds of cruelties were perpetrated on them. The Muslim Ulama and officials did all this in their pride and arrogance of Government power. They had issued a fatwa that the reward of killing a Mahdavi was equal to that of killing a number of highway robbers. The fatwa was implemented too.

At this juncture, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ prepared an Istefta (a document seeking religious advice on legal matters) and sent it to the Ulama. It was as under: "What is the verdict on the Mufti (authority that issues a fatwa – a religious edict) who orders the killing of the Muslims who have reposed faith on Prophet Muhammad SAWS and who work in obedience to his commandments?" The Ulama replied:

"The Mufti himself is liable to be slain." Further, the Qur'aan says, "And if anyone is slain wrongfully, We have given his heir authority (to demand Qisas or to forgive); but let him not exceed bounds in the matter of taking life.) In accordance with this parable, avenging the oppressed Martyrs and protection of the strong religion (Deen-e-Mateen) was necessary. Hence, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ordered the slaying of the Muftis, who had affixed their signatures on the edict of slaying the Mahdavis. When the slaying of the Muftis started, the Qazis and Ulama were scared and in great confusion. Sultan Muzaffar was the young and inexperienced king of Gujarat. They made him believe fictitious incidents and that his dominion was in danger. They resorted to subterfuge resulting in a command of the king to the army for the slaying of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and destroying his Daira. On Wednesday, the 12th of Shawwal, 930 AH, a well trained and equipped army of thousands, under the command of Ainul-Mulk, attacked the Daira. Arrangements were made to fight the preceptor (Murshid) of three hundred thousand disciples. Most of the nobles of the court and commanders of the army had converted to the Mahdavi Faith and their bravery, steadfastness and devotion to their faith and religion were well known all over the world. But here the situation was entirely different from what was envisaged by the ulama, the Qazis and the army officers. Here were the indigent and starving fuqara' without any arms and ammunition. Their number was a scanty sixty. The battery, elephants, horses and the military formations all were thought to be unnecessary in fighting this small group of people. The army commander changed the formation and ordered that the foot soldiers should go in the front. The

Unknown Power worked strange wonders in this war. Bandagi Miyan RZ drew his sword four inches from its sheath. He was divinely inspired. What he sees is that thousands of angels had come out on the skies with their swords drawn four inches from their sheaths. Bandagi Miyan RZ comprehends the Divine Will and returns his sword to its sheath. Then he took a spear. When it broke down, he took a whip in his hand, and that manifested the anger and fury. Hazrat Alma 'ee has said, "When somebody came as the target, he was reviled. The mounted soldier with his steed were separated. Ostensibly it was a whip, but was it so ineffective?" Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ knew by divine inspiration that this was the time of the manifestation of the Divine Power so that the Mahdiat of Hazrat Imam Mahdi AHS was proved. Hence, despite having a sword, he did not use it. Instead, in deference to the will of Allah Most High, he used the spear and the whip. This was enough by the Grace of Allah. The situation drastically changed. The cannons and the guns backfired to the disadvantage of the official army. The elephants turned and trampled and destroyed it. The Divine help had changed the picture. The group of the ill-equipped fuqara' had won and pursued the official army for over two miles. A part of the runaway army passed by the way of the Daira and it Martyred the forty unarmed fuqara', who were on guard duty at the Daira. When Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ returned victorious with his followers, Malik Sharfuddin RA arrived with his trained contingent of eighty armed soldiers to help him. What he sees is that the war was over with the few fuqara' winning against the colossal government hordes. The Malik RA regretted that he could not get the bounty of joining the war in support of Bandagi Miyan RZ. This also shows that the war on that day was specifically for the fuqara'. The divine help was also that the common Mahdavis were not aware of the war on that day. Otherwise, hundreds of thousands of Mahdavis would have converged at the battlefield and a fierce battle would have been fought there as there were over three hundred thousand Mureed (Disciples) of Bandagi Miyan RZ and they

would have come and joined his group. In short, Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ said, "Grieve not, O Sharfuddin.

There is a share for you in the ensuing war. And Allah's Wisdom in your late reaching here was that the ill-equipped fuqara' should win today's war without outside help so that the prediction of the Vice-regent of Allah came true. Had you joined the war today along with us, our victory would have been considered to be the result of your help. The world will now see that despite your help, the war would end with our Martyrdom." It actually happened that way. The defeated army of the state was rearranged and it advanced with new arms, ammunition and preparations and attacked the fuqara' at Sudrasan on Friday, the 14th of Shawwal, 930 AH. In that day's war Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ was Martyred along with many of his Companions. His body was buried at three places. In this way, Bandagi Miyan RZ kept his promise to sacrifice a hundred heads, which he had given on the day of his first meeting with Hazrat Imam Mahdi AHS and which Allah Most High had graciously accepted. Allah says: "He bestowed on whomsoever He wills."

☆☆☆☆☆

واقعاتِ جنگ اور ہمعصر مورخین

گجرات کی کتبِ تواریخ میں اِس مہتم بالشان وقعہ کا ذکر جو نہیں پایا جاتا ہے اُس کی حقیت "مروت سکندری" کے اِس بیان سے واضح ہو سکتی ہے۔

مخفی نہ ماند کہ مظفر شاہی دروقتِ سلطنت و بادشاہی مظفر شاہ تالیف یافتہ و احمد شاہی درزمانِ حیات احمد شاہ محمود شاہی در آوان بقائے سلطان محمودو مظفر شاہی و بہادر شاہی

دروقت وجود سلطان مظفر و سلطان بہادر ظاہر است که مولفین ہر کدام چشم صله پاس خاطر آنحضرت داشته اند ازیں جہت تواریخ مذکور اشتمال بر تمام حقایقِ احوال ندارند ۔ غیر از قصه که مشتمل بر مدح باشد دراں تواریخ تحریر نیافته ۔ (مروت سکندری)

ترجمہ:- مخفی نہ رہے کہ شاہی مظفر، مظفر شاہی کی سلطنت کے زمانہ میں تالیف ہوئی اور احمد شاہی، احمد شاہ کی زندگی میں اور محمود شاہی سلطان محمود کے زمانہ میں اور مظفر شاہی و بہادر شاہی، سلطان مظفر و سلطان بہادر کے زمانہ میں۔ اِس سے ظاہر ہے کہ ہر کوئی مولف بنظرِ صلہ، حاکمِ وقت کا پاسِ خاطر رکھا ہے اِس لیے تواریخِ مذکورہ، تمام حالات و واقعات پر مشتمل نہیں ہیں۔ بجز مدح کے قصوں کے اور کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

ایسی صورت میں خوشامد پرست مورخین یہ کیسے لکھ سکتے تھے کہ سلطان مظفر کی کثیر فوج نے بندگی میاں سید خوندمیرؒ کی قلیل و بے سر و سامان جماعت سے ہزیمت اٹھائی ہے۔ بلکہ ممکن تو یہ تھا کہ اِس کے برخلاف لکھتے۔!! معاصر مورخین کا سکوت، اِس امر کا ثبوت ہے کہ وہ اظہارِ حقیقت لکھنے کی بھی اُنھوں نے جرأت نہ کی۔

☆☆☆☆☆

Roman: Waqe ‘aat-e-Jung wa Hum-Asar Moarrikeen

Gujrat ki Kutub-e-Tawareekh mein is Muhtim-bish-shaan waqe’ ka zikr jo nahin paya jata hai us ki haqeeqat “Murawwat Sikandari” ke is bayan se wazeh ho sakti hai.

مخفی نه ماند که مظفر شاہی دروقتِ سلطنت و بادشاہی مظفر شاه تالیف یافته و احمد شاہی درزمانِ حیات احمد شاه محمود شاہی در آوان بقائے سلطان محمودو مظفر شاہی و بہادر شاہی دروقت وجود سلطان مظفر و سلطان بہادر ظاہر است که مولفین ہر کدام چشم صله پاس خاطر آنحضرت داشته اند

ازیں جہت تواریخ مذکور اشتمال بر تمام حقایقِ احوال ندارند ۔ غیر از قصہ کہ مشتمل بر مدح باشد دراں تواریخ تحریر نیافتہ ۔ (مروت سکندری)

Translation:- Makhfi na rahe ke Shahi Muzaffar, Muzaffar Shahi ki saltanat ke zamane mein Taleef huwe aor Ahmad Shahi, Ahmad Shah ki zindagi mein aor Mahmood Shahi, Sultan Mahmood ke zamane mein aor Muzaffar Shahi wa Bahaddur Shahi, Sultan Muzaffar wa Sultan Bahaddur ke zamane mein. Is se zahir hai ke har koi Muallif ba-Nazar-e-Sila, Hakim-e-Waqt ka Pas-e-Khatir rakha hai, is liye Tawareekh-e-Mazkoorah, tamaam halaat wa Waqe 'aat par musta'mil nahin hain ba juz Maddah ke Qissaun ke aor koi baat nahin paee jati. Aisi surat mein khushamad parast Moarrikheen yeh kaise likh sakte the ke Sultan Muzaffar ki Kaseer Fauj ne Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ki Qaleel wa Be-sar-wo-saman jama'at se Hazeemat uthaee hai. Balke mumkin to yeh tha ke is ke bar khilaf likhte!!! Mua'sir Moarrikheen ka sukoot, is amr ka saboot hai ke woh izhar-e-haqeeqat likhne ki bhi unhuin ne Jurat na ki.

War and contemporary historians

There is no mention of this Grand Event in the history books of Gujarat. Why? The book, Murawwat-e-Sikandari compiled during the reign of Muzaffar Shah in Gujarat, while Mahmood Shahi, another book was compiled during the reign of Mahmood Shah; Sultan Shahi yet another book during the reign of Sultan Mahmood; Muzaffar Shahi book and Bahaddur Shahi book during the reigns of Sultan Muzaffar and Sultan Bahaddur. This shows that every historian looked to the ruler for monetary gain. Hence, the history books written in that period of the five rulers do not contain the names, details of conditions and events of the country. There is nothing in these books other than the flattering praises of the respective Monarchs in Power."

Under such circumstances, how could the sycophant-historians write that the large army of King Muzaffar of Gujarat was defeated by a handful of starving Fuqra' of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ? What was possible was that they could write falsehoods. The silence of the contemporary historians is proof enough that they were incapable of telling the truth. They had no temerity to write falsehoods either.

☆☆☆☆☆

اسبابِ جنگ کے بارے میں بعض صحابہؓ کا اختلاف یا مشورہ

روایت(51)،(176)،(177)میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے جن صحابہؓ کی مخالفت اور کتبہ کا ذکر ہے یہ مخالفت ایسی نہیں جیسی کہ حضرت علی و حضرت معاویہ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے درمیان پائی گئی تھی۔اور جس طرح اِن حضرات میں سے کسی ایک کے متعلق،عقیدت کی ذرا سی کمی بھی خسارۂ ایمان و آخرت کا باعث ہو سکتی ہے۔اِسی طرح ہم کو یہاں بھی ڈرنا ہے کیوں کہ اِن میں سے ہر ایک کے لیے جلیل القدر مناقب وبشارات،حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں اِس لیے دل میں شبہ اور دامنِ خیال پر دھبہ نہ آنا ہی شانِ ایمان ہے۔

سب صحابہؓ باہم بے حد اخلاص و محبت رکھتے تھے۔اور اُن کو بجز مسائلِ دینیہ کے کسی اور اُمور سے سروکار نہ تھا۔کتبہ مخالفت جن صحابہؓ سے تعلق تھا اُن سب حضرات نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا شرفِ بیانِ قرآن تسلیم کیا ہے اور بیعت بھی کی ہے۔روایت(235)،(255)میں اِس کا بیان موجود ہے ملاحظہ کیا جائے۔اور " پنج فضائل "میں بھی اِسی مضمون کی روایت بیان ہوئی ہے۔جس میں مخالف علماء سے مناظرہ کی صورت میں مہدی علیہ السلام کا ثبوت کس طرح پیش کیا جائے۔ اِس بارے میں گفتگو درج ہے اِس گفتگو میں حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ و حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ و حضرت بندگی میاں شاہِ دلاورؓ و حضرت بندگی میاں ملک جیؓ وغیرہ شریک تھے۔اِس روایت کی آخری عبارت یہ ہے:-

پس بندگی میاںؓ فرمودند که بصدقۂ خوندکار ما از جمله قرآن ازہریک حرف از الف تا سین ذاتِ حضرت میراں علیه السلام را ثابت بصحت رسانم پس ہمه اصحاب بیعت کردند۔و گفتند که کسے را ایں حجت است ازمیاں ما بزرگ است۔ (پنج فضائل)

ترجمہ:-پس بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہمارے خوندکار (حضرت مہدی علیہ السلام) کے صدقہ سے قرآنِ مجید کے ایک ایک حرف (الم) کے الف سے (والناس) کے سین تک مہدیتِ ذاتِ میراں علیہ السلام کا ثبوت دوں گا۔پس تمام صحابہؓ نے بیعت کرلی اور فرمایا کہ جس کے پاس ایسی محبت ہو وہ ہم میں بزرگ ہیں۔

آپؓ کے بیانِ قرآن کی خصوصیت، روایت(235) سے ظاہر ہو سکتی ہے جس میں یہ جملہ بیان ہوا ہے کہ:-

بعد ازمراقبه دراز بندگی میاں سید خوندمیرؓ چشم کشاده فرمودند که دانسته بودم که چه بیان کنم لیکن ہمیں زماں حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم آمده مصحف بدستِ بنده داده فرمودند که بیان کن۔ (روایت 235)

ترجمہ:-طویل مراقبہ کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے آنکھ کھول کر فرمایا میں سمجھا تھا کہ کیا بیان کروں لیکن اِسی وقت حضرت رسول اللہ ﷺ نے تشریف فرماہو کر قرآنِ شریف اِس بندے کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ بیان (قرآن) کرو۔

اور ایک روایت حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے بیان کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا بیانِ قرآن وہی ہوتا تھا جو حضرت مہدی علیہ السلام سے آپؓ نے سنا اور سمجھا ہو:-

نقل است بندگی میاں رضی الله عنه' دربیانِ کلام الله آیتے را بیان نه کردند زیرا که معنی آں آیت اززبانِ حضرت میراں علیه السلام یاد نه بود بعد ازمدتے حضرت میراں علیه السلام در مکاشفه حضرت بندگی میاںؓ را فرمودند که سید خوند میرؓ ماحصل ایں آیت بنده چنیں گفته است - پس بندگی میاںؓ بطریقِ حکایت گفتند ۔۔ الخ (دلیل العدل و الفضل)

ترجمہ:-روایت ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بیانِ کلام اللہ کے وقت ایک آیت کا بیان نہ کیا۔کیوں کہ یاد نہ رہا۔ایک

عرصہ بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے بحالتِ مکاشفہ، بندگی میاںؓ سے فرمایا کہ سید خوندمیرؓ! بندہ نے اِس آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے۔ پس بندگی میاںؓ نے بطورِ روایت بیان کیا۔

اِس سے ظاہر ہے کہ آپؓ کا بیانِ قرآن وہی ہوتا تھا جو آپؓ نے حضرت امامنا علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سنا اور سمجھا ہو اِس لیے جو تفسیر آپؓ کی ثابت ہو، اُس پر مہدی علیہ السلام کی تفسیر ہونے کا اعتقاد لازم ہو جاتا ہے۔ اِسی خصوصیت اور اِسی شرف کی وجہ آپؓ کے معاصرینؓ نے آپؓ کی فضیلت کا اعتراف کیا اور بیعت بھی کی ہے۔ اِس حقیقت کی بناء پر کتبہ سے متعلقہ روایات کو غلط ٹھیرانا بھی اُصول منقول کے خلاف ہے کیوں کہ وہ روایات نقلیاتِ حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ و انصاف نامہ وغیرہ معتبر کتابوں میں موجود ہیں۔

ہم یہاں ایسی تفصیلات پیش کریں گے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ اِس اختلاف کا تعلق کس حد تک، کب تک اور کیوں تھا۔

"روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت میاں سید خوندمیرؓ نے معاملہ (خواب) دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہو گیا ہے اور بعض صحابہؓ اِن سے مخالفت کر رہے ہیں۔ اِس کے بعد آپؓ نے اِس واقعہ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا، ویسا ہی ہو گا۔ تم پر بے دینی ثابت کریں گے تم استقامت سے رہو۔ حق تمہاری طرف ہے یہ لوگ رجوع کریں گے۔ (روایت 26)"

اِسی مضمون کی روایت "انصاف نامہ باب (17) میں اور "مطلع الولایت" میں بھی درج ہے اور ایک دفعہ حضرت سید خوندمیرؓ نے فرمایا:- "لیکن خدائے تعالیٰ ان کو رجوع کا موقع عطا فرمائے گا اور اِس مخالفت پر افسوس کریں گے کیونکہ اُن لوگوں کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام نے بشارتیں فرمائی ہیں۔ یہ لوگ مبشرِ مہدی علیہ السلام ہیں۔ خدائے تعالیٰ اُن کو خطا پر مصر نہ رکھے گا۔" (روایت 176)

اِن روایات سے ظاہر ہے کہ بعض صحابہؓ کی مخالفت، اچانک نہیں پیش آئی بلکہ پہلے ہی منجانب اللہ اِس کی خبر ہو چکی تھی۔ اور یہ ہونا مقدر تھا، ہو کر رہا۔ جو ہوا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اور اِسی کی مصلحت کے مطابق ہوا لیکن مخالفت کی اِن روایات

کی وجہ سے حضرت مہدی علیہ السلام کی اُس پیشگوئی پر جسے آپؑ نے بطورِ تحدی و حجتِ مہدیت، بندگی میاںؓ کے ولادت، شہادت کے متعلق بیان فرمائی بحیثیتِ اُصول و مراتب روایت کوئی نقص نہیں وارد کیا جاسکتا کیونکہ کتبۂ زیر بحث کا نظر غائر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اِس میں کہیں ایسا کوئی لفظ موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ حضرت سید خوندمیرؓ کے "حاملِ بارِ امانت" اور "بدلۂ ذات" ہونے کے بارے میں کسی نے کوئی اختلاف کیا ہو۔!!! اِس کا پورا مضمون محولہ نمبر کی روایت میں دیکھا جاسکتا ہے۔

کتبۂ مذکور الصدر کچھ الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ انصاف نامہ کے قلمی نسخوں میں بھی پایا جاتا ہے اور حال کے مطبوعہ نسخہ میں بھی درج ہے۔ ملاحظہ ہو باب (16) اور میاں سید نور محمدؒ بن میاں سید محمودؒ جدِ خاندانِ اہلِ اکیلی کے ہاتھ کا نقل کیا ہوا انصاف نامہ کا جو نسخہ ہے اِس میں زیادہ واضح عبارتیں ہیں اور اصحابِ کتبہ کی شرح دستخط بھی درج ہیں۔

غرض اِس تحریر سے ظاہر ہے کہ اختلاف کا تعلق خبرِ قتال، حضرت صدیقِ ولایت کے حق میں ہونے یا نہ ہونے سے نہیں ہے بلکہ موقع و محل اور اسبابِ جنگ پر اختلاف ہے۔ اور اِس کی بناء تین اُمور بیان ہوئے ہیں۔

(1) منکرِ مہدیؑ کو کافر نہ کہنا چاہیے۔ حالانکہ آیت و حدیث کے تحت حکمِ کفر کو خود اُن حضرتؓ نے کتبہ میں درج فرمایا ہے۔ لیکن صرف اعتقاد کافی قرار دیا ہے۔

(2) حکمِ اخراج کی تعمیل کرنی چاہیے حضرت مہدی علیہ السلام کا عمل یہی تھا۔

(3) کلمہ گو سے قتال درست نہیں۔

اصحابِ کتبہ کا یہ مشورہ یا اختلاف فرامینِ حضرت مہدی علیہ السلام کے غیر مطابق تھا۔ اِس لیے حضرت سید خوندمیرؓ نے اِس کتبہ کے ملاحظہ کے بعد فرمایا:- " ایشاں از اقرارِ مہدیت بر گشتہ اند، رجوع باید کرد " یعنی یہ لوگ اقرارِ مہدیت سے برگشتہ ہو گئے ہیں اِنھیں رجوع کرنا چاہیے۔ نیز فرمایا کہ:- بندہ را معذور دارید کہ ہروقت کہ کسے سخن

مہدی علیہ السلام را تاویل و تحویل کند حلمِ بندہ نمی ماند یعنی بندہ کو معذور رکھو جس وقت کہ کوئی شخص مہدی علیہ السلام کے فرمان میں تاویل و تحویل کرتا ہے تو بندہ کا حلم باقی نہیں رہتا ہے۔

(1) انکارِ مہدی کفر ہونے کے باب میں جو فرامین و روایات مذکور ہیں اور توضیحات کے حصہ میں اُن روایات پر آیات و احادیث اور اصولِ استخراج احکام کے لحاظ سے جو استدلال کیا گیا ہے اِس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اِس مسئلہ میں حضرت سید خوندمیرؓ کا موقف کیا تھا۔ اِس کے علاوہ بعد میں انکار کفر ہونے پر بحیثیتِ اجماع سب صحابہؓ میں اتفاق ہو چکا اور محضرے بھی ہوئے ہیں چنانچہ محضرۂ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نہایت واضح و بادلیل ہے جو حال میں طبع ہو کر شایع ہو چکا ہے۔ جس میں استادنا محمد سعادۃ اللہ خانصاحب کی عالمانہ تصریحات بھی ہیں۔

(2) اعتراض کا دوسرا نقطہ، حکمِ اخراج کی تعمیل نہ کرنا ہے۔ اِس بارے میں بھی بندگی میاںؓ کا موقف واضح ہے۔ کیونکہ مستند روایات سے ثابت ہے کہ آپ کو کئی مقامات پر اخراج کا حکم دیا گیا اور آپ اُس کی تعمیل کرتے رہے۔

بست و سہ سال میں کیا قہر ہے چوبیس اخراج ☆☆ سبقتیں لے گئے مظلوم وہ سیاروں پر (المعیؔ مرحوم)

اِس کے علاوہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ایسے عمل کی نظیر بھی موجود ہے کہ آپؑ نے حکمِ اخراج پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تھا روایت ہے کہ:-

بادشاہ سندھ خواست کہ از ملک خود اخراج نماید قاضی را فرستادہ گویانید کہ فرمانِ بادشاہ است کہ ازیں جا بیشتر شوید۔ حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ فرمانِ بادشاہ تو ترا است قاضی گفت کہ اطاعتِ الوالامر لازم است۔ آنحضرتؑ فرمودند حالانکہ تو قاضی ہستی بگو کہ شرطہائے الوالامر در بادشاہ تو ہستند؟ اگر باحکام شرعییہ او را الوالامر ثابت کنی تابندہ بر گفتہ او فی الحال برود۔۔۔" (قاضی) گفت اگر کسے در ملکِ خویش جاندہد پس چہ باید کرد فرمودند بگوئی کہ ملک سندھ ازاں باشاہِ سندھ است و قطعۂ گجرات ازاں آمر اوست و بوم خراسان ازاں حاکم او ہمچنیں ہر ملکے و ہر شہرے و ہر دیہے را بزعم خود ہر کسے حکم

وارثت دارد پس ان کے زمین خدائے را بنمائید که خالص مرخدائے را باشد تا آنجا بندگانِ خدا محض خدائے را عبادت کنند۔۔۔ فرمودند که بادشاہِ خود را بگو که بجز فرمانِ خدائے تعالیٰ ہرگز از جائے نه روم۔ پس اگر تو با جمیع لشکرو شوکتِ خود بیائی انشاء اللہ تعالیٰ بنده بایک خدائے خویش برتو غالب آید۔ (مطلع الولایت)

ترجمہ:- بادشاہِ سندھ نے اپنے ملک سے آپؑ کے اخراج کا ارادہ کیا اور قاضی کے ذریعہ کہلوایا کہ بادشاہ کا فرمان ہے کہ یہاں سے آگے چلے جائیں حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا تمہارے بادشاہ کا فرمان تمہارے لیے ہے۔ ہمارے بادشاہ کا حکم جس وقت ہو گا ہم آگے چلے جائیں گے۔ قاضی نے کہا کہ الوالامر کی اطاعت لازم ہے۔

آنحضرتؑ نے فرمایا حالانکہ تم قاضی ہو کہو کہ تمہارے بادشاہ میں الوالامر کی کونسی شرائط موجود ہیں۔ اگر احکامِ شرعیہ کی رو سے تم الوالامر ثابت کر دو گے تو بندہ اِسی وقت چلا جائے گا۔۔ (قاضی نے) کہا اگر کوئی اپنے ملک میں جگہ نہیں دیتا ہے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپؑ نے فرمایا کہ ملکِ سندھ، سندھ کے بادشاہ کا ہے خطۂ گجرات، حاکمِ گجرات کا خراسان کی سرزمین وہاں کے حاکم کی ہے اِس طرح ہر ملک ہر شہر اور ہر قریہ پر ہر ایک اپنے اپنے زعم میں وراثت کا حکم جتلاتا ہے۔

پس تھوڑی سی زمین ایسی بتلادو جو خاص خدائے تعالیٰ کی ہو تا کہ خدا کے بندے وہاں صرف خدا کی عبادت کر سکیں۔۔۔۔

فرمایا جاؤ اپنے باشاہ سے کہو کہ ہم بجز خدائے تعالیٰ کے فرمان کے یہاں سے ہر گز نہ جائیں گے۔ پس اگر تم اپنی پوری فوج و شوکت کے ساتھ بھی آؤ گے تو انشاء اللہ تعالیٰ بندہ اپنے ایک خدا سے تم پر غالب آجائے گا۔۔۔ الخ

یہ روایت طویل ہے ہم نے یہاں ضرورۃً خاص خاص حصے نقل کیے ہیں جس سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بعض موقعوں پر حکمِ اخراج پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیوں کہ آپؑ جو کچھ کرتے خدائے تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہ کرتے تھے اور حضرت سید خوندمیرؒ کو بھی اُس وقت ایسی ہی صورت پیش آگئی تھی چنانچہ روایت ہے کہ:-

معلومباد که چونکه لشکرِ منکرانِ حق باستعدادِ تمام آمده گویند ازیں ولایت بردید که علماء فتویٰ داده اند اگر نه روند قتل کنید۔ بعده میاں سید خوندمیرؒ فرمودند که کرت و مرت مارا

کشیدند مارفتم و دریں کرت مرا از حق تعالیٰ و از رسول علیہ السلام و از مہدی علیہ السلام اذن شدہ است۔

بدیں عبارت الا ان القضیٰ فقد مضیٰ ان صبرت فانک ماجوروان حذرت فانک مہجور۔۔۔۔۔الخ

(روایت 175)

ترجمہ:- واضح ہو کہ مخالفین کی فوج جب پوری تیاریوں کے ساتھ آئی تو (افسروں نے) کہلایا کہ اِس مملکت سے چلے جاؤ کیونکہ علماء نے فتویٰ دے دیا ہے کہ اگر نہ جائیں تو قتل کر دیے جائیں۔ اِس کے بعد میاں سید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ ہم کو بار ہا کھینچ کر (باہر کیا جاتا رہا) اور ہم اخراج قبول کرتے رہے۔ اِس دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ذاتِ رسول علیہ السلام و حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف سے بار بار حکم ہو رہا ہے کہ خبردار!! جو ہونا ہے ہو کر رہے گا اگر تم صبر کروگے تو اجر پاؤگے اگر ڈر جاؤگے تو (اللہ سے) دور ہو جاؤگے۔

ہم نے یہاں بقدرِ ضرورت اِس روایت کا ایک حصہ درج کیا ہے۔ کتبِ نقلیات میں یہ روایت پوری دیکھ لی جائے تو مزید معلومات ہوں گے اور اندازہ ہو سکے گا کہ اُس وقت بندگی میاںؒ کا موقف کیا تھا۔ اور آپؒ نے حکمِ اخراج کی تعمیل جو نہیں فرمائی کس قدر اقتضائے دین کے عین مطابق تھا۔

(3) اِسی طرح کلمہ گویوں سے قتال پر اعتراض کے بارے میں بھی آپؒ نے توضیح فرمادی ہے چنانچہ کتبۂ معترضہ کے ملاحظہ کے بعد آپؒ نے جواب میں یہ روایت بھی سنائی کہ:-

"ایک روز ایک عالم حضرت مہدی علیہ السلام سے بحث کر رہا تھا اور کسی طریقہ سے بھی تفہیم نہ پا رہا تھا اِس وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ دلیل و علم سے تفہیم قبول نہیں کریں گے اپنے دستِ مبارک سے تلوار بلند کر کے فرمایا کہ: اِن کے لیے اب یہ رہ گئی ہے اگر خدائے تعالیٰ حکم دیتا تو میں اِن لوگوں سے جزیہ وصول کرتا۔ یہ جزیہ دہندہ کے حکم میں ہیں۔"

پس ہمیں چاہیے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے اُس پر اعتقاد رکھیں اِس میں تاویل نہ کریں (روایت 176)

اور اِسی لیے حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ نے توضیحاً تحریر فرمایا ہے کہ:-

"واضح ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اِس آیت کے حکم سے وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا ۔۔۔ الخ (سورۃ النسآء۔93) (یعنے جو شخص مؤمن کو عمداً قتل کرے گا اُس کی جزا جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔)

مؤمن کے قاتل کو دائمی جہنمی فرمایا ہے۔ اگر مفسرین نے کوئی اور تفسیر بیان کی ہے تو وہ کیا ہے۔ معلوم کرو۔ محض تصدیق کی وجہ فقراء کے قتل کا فتویٰ دینے والے اور اُس فتویٰ پر عمل کرنے والے، بے ایمان اور دائمی دوزخی ہیں (اِس لحاظ سے) میاں سید خوندمیرؓ نے کلمہ گویوں پر جو فتویٰ دیا زوالِ ایمان کے بعد دیا اِس لیے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ (روایت 186)

اِس کے علاوہ مہدویوں کے قتل کا فتویٰ جاری کرنے والے مفتیوں کے بارے میں اِسی مخالف جماعت کے علماء سے آپؓ نے فتویٰ بھی حاصل کر لیا تھا۔۔۔ نیز بلحاظِ اسباب، حضرت سید خوندمیرؓ مخالفین کی دعوتِ جنگ کو قبول کرنے پر جس قدر مجبور کر دیے گئے تھے، اسباب و واقعاتِ جنگ کے تحت مختصراً بیان کیا جا چکا ہے۔

فی الحقیقت کتبۂ زیر بحث میں بنائے اعتراض، کلمہ گو کو کافر کہنے سے متعلق ہے۔ حکمِ اخراج کی تعمیل نہ کرنا اور کلمہ گویوں سے قتال جائز ہونا اِسی کے ذیلی مسائل ہیں۔ اور جب کہ انکارِ مہدیؑ کفر ہونا ازروئے آیات و احادیث و فرامینِ مہدی علیہ السلام ثابت ہے تو پھر اِس بارے میں بندگی میاںؓ پر ابتداءً جو کچھ اعتراض ہوا ہو خود بخود مرتفع ہو جاتا ہے۔ اور یہ اختلاف یا مشورہ چوں کہ بالکل عارضی و موقتی اور محض منشائے خدائے قدیر کے تحت تھا۔ اِس لیے جب حجتِ مہدیؑ پوری ہو چکی اور شہادت تکمیل پا چکی تو قدرت کی جانب سے جو حجاب عارض کیے گئے تھے تکمیلِ مصلحت کے بعد اٹھا دیے گئے۔ جس کے بعد اصحابِ کتبہ نے خود اعتراف کیا اور اپنے اختلاف یا مشورہ کے مقابلہ میں بندگی میاںؓ کے عمل ہی کو حق بجانب قرار دیا۔ چنانچہ روایاتِ ذیل اس امر کے شاہد ہیں۔

بعد از مدتے میاں دلاورؓ از حق تعالیٰ معلوم کردند آنچہ سید خوندمیرؓ کردہ اند ہمہ حق است و بر

آیتِ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا عمل کردند۔ (روایت 178)

ترجمہ:- ایک مدت کے بعد میاں دلاورؓ نے اللہ تعالیٰ سے معلوم کیا کہ سید خوندمیرؓ نے جو کچھ کیا سب برحق ہے اور اُنھوں نے آیتِ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا پر عمل کیا ہے۔

اور حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ نے مولفِ انصاف نامہ حضرت میاں ولی جیؒ کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے کہ:-

ایں بندہ کہ جمع کنندہ منقولات است مسمیٰ بہ ولی می گوید خدائے تعالیٰ شاہد است کہ میاں دلاورؓ بحضورِ ایں بندہ فرمودند کہ ما با سید خوندمیرؓ رشک کردیم و ہر وقت کہ میاں سید خوندمیرؓ مایان ایشاں ید می آئیند سینۂ بندہ سوزو افسوس بسیار کردہ می شود۔ (روایت 178)

ترجمہ:- یہ بندہ جمع کنندہ منقولات مسمیٰ بہ ولی کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ گواہ ہے کہ میاں دلاورؓ نے اِس بندے کی موجودگی میں فرمایا ہے کہ ہم نے سید خوندمیرؓ کے ساتھ رشک کیا۔ جس وقت میاں سید خوندمیرؓ ہم میں یاد آتے ہیں بندہ کا سینہ جلنے لگتا ہے اور بہت افسوس ہوا کرتا ہے۔

بعد از مدتے میاں ملک جیوؓ درجالور آمدند و فرمودند اگر کسے دامن بندہ بگیرد بندہ بر عمل و قول کہ میاں سید خوندمیرؓ کردہ اند و گفتہ اند حجت بدہم آنچہ در کتبہائے دین نبشتہ اند میاں سید خوندمیرؓ کردہ اند ہیچ خلاف نہ کردند۔ (روایت 150)

ترجمہ:- ایک مدت کے بعد میاں ملک جیوؓ جالور میں آئے اور فرمایا کہ اگر کوئی بندہ کا دامن پکڑے تو بندہ اِس قول و فعل کو جو میاں سید خوندمیرؓ نے کیا ہے ثابت کرے گا کہ دین کی کتابوں میں جو باتیں لکھی گئی ہیں میاں سید خوندمیرؓ نے وہی کیا اور کوئی خلاف ورزی نہیں کی۔

یہ روایت انصاف نامہ میں بھی مذکور ہے۔ عبارت یہ ہے:-

و نیز نقل است کہ بندگی میاں ملک جیوؓ در ناگور چہل شیاں روز با وضو ماندند کہ احوالِ مقدمۃ قتال معلوم کنند بعدہٗ یک شب معلوم شد کہ سید خوندمیرؓ آنچہ کردند حق بود۔ " قَاتَلُوْا

وَقُتِلُوْا " چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودہ بودند ہمچناں شد۔ بعدہٗ ملک جیوؓ فرمودند اگر کسے دامنِ بندہ بگیرد ہر جا کہ بندگی سید خوندمیرؓ قدم نہاد آں را حجت بدہم آنچہ در کتبہا توشتہ بودند سید خوندمیرؓ کردند ہیچ خلاف نہ کردند۔ (باب 16)

ترجمہ:- نیز روایت ہے کہ بندگی ملک جیوؓ ناگور میں چالیس دن رات باوضو رہے تاکہ مقدمۂ قتال کے حالات منکشف ہوں۔ اِس کے بعد ایک دن معلوم ہوا کہ سید خوندمیرؓ نے جو کچھ کیا حق تھا۔ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا (کے بارے میں) جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تھا اُسی طرح ہوا۔ ملک جیوؓ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی بندے کا دامن پکڑے تو بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے جس جگہ کہ قدم رکھا ہے اُس پر حجت پیش کرے گا جو کچھ کہ کتابوں میں لکھا گیا ہے سید خوندمیرؓ نے اُس کے خلاف کچھ نہیں کیا ہے۔

"و بعد از مدتے میاں نعمتؓ در جالور آمدند و از دکن باز گشتند و فرمودند کسانیکہ مرا از موافقتِ سید خوندمیرؓ باز داشتند ایشاں را خدائے تعالیٰ خواہم پرسید۔ (روایت 181)

ترجمہ:- ایک عرصہ کے بعد میاں نعمتؓ دکن سے جالور میں واپس آئے اور فرمایا کہ جن لوگوں نے مجھ کو سید خوندمیرؓ کی موافقت سے باز رکھا ہے اُن کو خدائے تعالیٰ پوچھے گا۔

یہی روایت انصاف نامہ میں بھی ہے۔ لیکن پہلا جملہ یہ ہے کہ:- " و نیز نقل است کہ میاں نعمتؓ در موضع بھاوی پور پیش ملک میاں باری وال بحضور چند طالباں فرمودند کہ کسانیکہ۔۔الخ (انصاف نامہ باب 16)

اب ہر شخص یہ بات واضح طور پر سمجھ سکتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے فرمان " اختلاف امتی رحمۃ " کے مصداق "صحابۂ مہدیٔ موعود علیہ السلام کا یہ عارضی اختلاف، حجتِ مہدیت یعنی خبرِ قتل کی تکمیل کی وجہ مومنین کے لیے رحمت ثابت ہوا اور اِس کے بعد رحمت کا دوسرا ظہور یہ ہوا کہ خود اصحابِ کتبہ نے اِس اختلاف کو باقی نہ رکھا گروہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کو اِس خطرہ میں مبتلا ہونے سے بچالیا!!! جس کی پیشگوئی حضرت سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ نے بھی کی تھی

کہ اُن حضرات کو اِس پر اللہ تعالیٰ مصر نہ رکھے گا کیونکہ اُن کی شان میں حضرت مہدی علیہ السلام نے بشارتیں فرمائی۔"

اِس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت و حکمت یہ بھی شاملِ حال رہی کہ اِن کتبات کا تعلق صرف حکمِ کفر کی تطبیق تعبیر اور جنگ کے اسباب و موقع و محل کی حد تک محدود رہا جس کی وجہ حضرت سید خوندمیرؓ سے متعلقہ خبرِ قتال کی نوعیت کو متاثر کرنے ہر کوشش خود بخود باطل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کتبات میں حضرت سید خوندمیرؓ کا حاملِ بارِ امانت و بدلۂ ذات ہونا، بنائے بحث و اختلاف نہیں ہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ وہ " خبرِ مشہور و قطعی الصدور و قطعی الدلالۃ " جو حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمائی اور جو پوری پوری صادق آئی، خبرِ متواتر کا حکم رکھتی ہے جس کی قطعیت کا انکار نقلاً و عقلاً جائز نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

Roman: Asbaab-e-Jung ke bare mein Ba’az Sahaba RZ ka Ikhtelaf ya Mashwerah.

Riwayat (51),(176),(177) mein Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ se jin Sahaba RZ ki mukhalifat aor Katba ka zikr hai yeh mukhalifat aisi nahin jaisi ke Hazrat Ali wa Hazrat Mua ‘Viya wa Hazrat Ayesha Razi Allahu Anhum ke darmiyan paee gaee the. Aor jis tarha in Hazraat mein se kisi aik ke mutaleq, aqeedat ki zara si kami bhi khasara-e-Iman wa Aakhirat ka ba’as ho sakti hai. Isi tarha hum ko yahan bhi darna hai kuin ke in mein se har aik ke liye Jaleelul qadr manaqib wa basharat, Hazra Mahdi AHS ne bayan farmaye hain. Is liye dil mein shubha aor daman-e-khiyal par dhabah na aana hi shan-e-Iman hai.

Sab Sahaba RZ baham be-hud Ikhlas wa Muhabbat rakhte the. Aor un ki ba-juz Masael-e-Deeniya ke kisi aor omoor se sarokar na tha. Katba-e-Mukhalifat jin Sahaba RZ se ta’luq tha un sab Hazraat ne Hazrat Bandagi

Miyan Syed Khundmir RZ ka Sharf-e-Bayan-e-Qur'aan tasleem kiya hai aor ba'at bhi hai. Riwayat (235), (255) mein is ka bayan maujood hai mulaheza kiya jaye. Aor Panj Fazael mein bhi isi mazmoon ki riwayat bayan huwi hai. jis mein mukhalif Ulama se munazire ki surat mein Mahdi AHS ka Saboot kis tarha paish kiya jaye. Is bare mein guftago darj hai is guftago mein Hazrat Bandagi Miyan Shah Nizam RZ wa Hazrat Shah Ne'mat RZ wa Hazrat Bandagi Miyan Shah Dilawar RZ wa Hazrat Bandagi Miyan Malik Ji RZ waghaira shareek the. Is Riwayat ki aakhiri ibarat yeh hai.

پس بندگی میاںؓ فرمودند که بصدقۂ خوندکار ما از جمله قرآن از ہریک حرف از الف تا سین ذاتِ حضرت میراں علیه السلام را ثابت بصحت رسانم پس ہمه اصحاب بیعت کردندو گفتند که کسے را ایں حجت است از میاں ما بزرگ است۔ (پنچ فضائل)

Translation:- Pas Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ne farmaya ke hamare Khundkaar (Hazrat Mahdi AHS) ke sadqe se Qur'aan-e-Majeed le aik aik harf (الم , Alif, Laam, Meen) ke Alif se (والناس/Wannas) ke seen tak Mahdiyat-e-Zaath-e-Miran AHS ka saboot duinga. Pas tamaam Sahaba RZ ne ba'at karli aor farmaya ke jis ke pas aisi muhabbat ho who hum mein buzurg hain. Aap RZ ke Bayan-e-Qur'aan ki khusoosiyat, Riwayat (235) se zahir ho sakti hai jis mein yeh jumla bayan huwa hai ke:-

بعد از مراقبه دراز بندگی میاں سید خوندمیرؓ چشم کشاده فرمودند که دانسته بودم که چه بیان کنم لیکن ہمیں زماں حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم آمده مصحف بدستِ بنده داده فرمودند که بیان کن۔ (روایت 235)

Translation:- Taweel Muraqibah ke ba'ad Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ne Aankh khole kar farmaya mein samjhta tha ke kiya Bayan karuin laikin isi waqt Hazrat Rasoolullah SAWS ne tashreef farma ho kar Qur'aan-e-Shareef is bande ke haath mein de kar farmaya ke Banyan (Qur'aan) karo. Aor aik Riwayat Hazrat Shah Qasim Mujtahid-e-Groah RA ne bayan ki hai jis se ma'loom hota hai ke Aap ka Bayan-e-

Qur'aan wahi hota tha jo Hazrat Mahdi AHS se Aap ne suna aor samjha ho.

نقل است بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ دربیانِ کلام اللہ آیتے را بیان نہ کردند زیرا کہ معنی آں آیت اززبانِ حضرت میراں علیہ السلام یاد نہ بود بعد ازمدتے حضرت میراں علیہ السلام در مکاشفہ حضرت بندگی میاںؓ را فرمودند کہ سید خوند میرؓ ماحصل ایں آیت بندہ چنیں گفتہ است - پس بندگی میاںؓ بطریقِ حکایت گفتند ۔۔ الخ (دلیل العدل و الفضل)

Translation:- Riwayat hai ke Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ne Bayan-e-Kalamullah ke waqt aik aayat ka Bayan na kiya, kuin ke yad na rah, aik arsa ba'ad Hazrat Mahdi AHS ne ba-halat-e-Mukashifa Bandagi Miya RZ se farmaya ke Syed Khundmir! Bande ne is Aayat ka yeh matlab bayan kiya hai. Pas Bandagi Miyan RZ ne bataur-e-Riwayat Bayan kiya.

Is se zahir hai ke Aap RZ ka Bayan-e-Qur'aan wahi hot tha jo Aap RZ Hazrat Imamuna AHS ki zaban-e-Mubarak se suna aor samjha ho , is Liye jo Tafseer Aap RZ ki sabit ho, is par Mahdi AHS ki tafseer hone ka aeteqaad lazim ho jata hai. Isi Khusoosiyat aor ise Sharf ki wajhe Aap RZ ke Muasireen RZ ne Aap RZ ki Fazilat ka aeteraaz kiya aor ba'at bhi ki hai. Is Haqeeqat ki bina par Katba se muta'liq riwayaat ko ghalat thahra-na bhi osool-e-Manqool ke khilaf hai kuin ke wo Riwayaat Naqliyat-e-Hazrat Bandagi Miyan Abdur Rasheed RZ wa Insaf Nama waghairah Motebar kitabaun mein maujood hain. Hum yahan aisi tafseelaat paish karein ge jis se maloom ho jaye ga ke is Ikhtelaf ka ta'luq kis had tah, kab tak aor kuin tha. "Riwayat hai ke aik dafa' Hazrat Miyan Syed Khundmir RZ ne muamila/Khawb dekha ke Hazrat Mahdi AHS ka Wisaal ho gaya hai aor ba'az Sahaba RZ is se mukhalifat kar rahe hain. Is ke ba'ad Aap RZ ne is waqiye ko Hazrat Mahdi AHS ki khidmat mein arz kiya. Hazrat AHS ne farmaya jo kuch tum ne dekha, waisa hi hoga. Tum par Be-Deeni sabit kareinge tum isteqamat se raho. Haq tumhari taraf hai yeh log Rujoo karein ge. (Riwayat 26)

Isi mazmoon ki Riwayat "Insaf Nama baab 17 mein aor "Matla-al-Vilayat

mein bhi darj hai aor aik dafa' Hazrat Syed Khundmir RZ ne farmaya:- Laikin Khuda-e-Ta'aala un ko Rujoo ka mauqa ata farmaye ga aor is Mukhalifat par afsos karein ge kuin ke un logaun ke Haq mein Hazrat Mahdi AHS ne Basharatein farmaee hain. Yeh log Mubashshir-e-Mahdi AHS hain. Khuda-e-Ta'aala un ko khata par musir na rakhe ga. (Riwayat 176)

In Riwayaat se zahir hai ke ba'az Sahaba RZ ki mukhalifat, achanak nahin paish aaee bulke pahle hi minjanib Allah is ki khabar ho chuki thi aor yeh hona Muqaddar tha, ho kar raha, jo huwa Allau Ta'aala hi ki taraf se aor usi ki Maslehat ke mutabiq huwa laikin mukhalifat ki in Riwayaat ki wajhe se Hazrat Mahdi AHS ki us Paisheen-Goee par jise Aap AHS ne bataur-e-Tahdi wa hujjat-e-Mahdiyat, Bandagi Miyan RZ ke waqiya-e-Shahadat ke mutalliq bayan farmaee bahaesiyat-e-osool wa Maratib riwayat koi nuqs nahin warid kiya ja sakta kuin ke Katba-e-zair-e-bahes ka nazar-e-ghair muta'aliya kiya jaye to maloom hoga ke is mein kahein aisa koi lafz maujood nahin hai jis se yeh sabit ho Sake ke Hazrat Syed Khundmir RZ ke "Hamil-e-Bar-e-Amanat" aor "Badla-e-Zaath" hone ke bare mein kis ne koi ikhtelaf kiya ho! Is ka poora mazmoon mah wala number ki riwayat mein dekha ja sakta hai.

Katba-e-Mazkoorus-sadr kuch alfaaz ki kami beshi ke saath Insaf Nama ke qalmi nuskhaun mein bhi paya jata hai aor haal ke matbooa Nuskhe mein bhi darj hai. Mulaheza ho Baab16 aor Miyan Syed Noor Muhammd RA jade Khandaan-e-Ahle-Akeli ke haath ka naql kiya huwa Insaf Nama ka jo nuskha hai is mein ziyadah wazeh ibarat-ein hain aor Ashaab-e-Katba ki shara dastakhat darj hain.

Gharz is tahreer se zahir hai ke ikhtelaf ka ta'luq Khabar-e-Qitaal-e-Hazrat Siddeeq-e-Vilayat ke Haq mein hone ya na hone se nahin hai balke mauqa wa mahel aor asbaab-e-jung par ikhtelaf hai. Aor is ki teen omoor bayan huwe hain.

(1) Munkir-e-Mahdi AHS ko Kafir na kahna chahiye. Halan ke Aayat wa Hadees ke tahet Hukm-e-Kufr ko khud un Hazraat RZ ne Katba mein darj farmaya hai. Laikin sirf Aeteqaad kafi qaraar diya hai.
(2) Hukm-e-Ikhraaj ki Ta'meel karni chahiye Hazrat Mahdi AHS ka amal yahi tha.
(3) Kalima Go se qitaal durust nahin.
Ashaab-e-Katba ka yeh Mashwerah ya Ikhtelaaf Farameen-e-Hazrat Mahdi AHS ke ghair mutabbiq tha. Is liye Hazrat Syed Khundmir RZ ne is Katba ke mulaheze ke ba'ad farmaya:

" ایشاں از اقرارِ مہدیت بر گشتہ اند، رجوع باید کرد " **ya'ni yeh log Iqraar-e-Mahdiyat se Bargashtah ho gaye hain inhein Rujoo karna chahiye. Neez farmaya ke:**
بندہ را معذور دارید کہ ہروقت کہ کسے سخن مہدی علیہ السلام را تاویل و تحویل کند حلمِ بندہ نمی ماند
ya'ni Bande ko ma'zoor rakho jis waqt ke koi shakhs Mahdi AHS ke farman mein Taaweel wa Tahweel karta hai to Bande ka Hilm baaqi nahin rahta hai.

(1) Inkar-e-Mahdi Kufr hone ke Baab mein jo Farameen wa Riwayaat Mazkoor hain aor Tauzihaat ke Hisse mein un Riwayaat par Aayaat wa Ahaadees aor Osool-e-Istekhraaj-e-Ahkaam ke lehaaz se jo Istedlaal kiya gaya hai is se maloom ho sakta hai ke is Mas'ale mein Hazrat Syed Khundmir RZ ka mauqaf kiya tha. Is ke ilawa ba'ad mein Inkaar-e-Kufr hone par ba-haisiyat-e-ijma' sab Sahaba RZ mein ittefaaq ho Chuka aor Mahzareh bhi huwe hain chuna che Mahzarah-e-Hazrat Bandagi Miyan Shah Dilawar RZ nehayat Wazeh wa Ba-Daleel hai jo haal mein taba' ho kar shae' ho chuka hai. Jis mein Ustaduna Muhammad Sa'adatullah Khan Sahib ki aalim-aana Tasreeh-aat bhi hain.

(2) Aeteraaz ka dosra nuqta, Hukm-e-Ikhraaj ki Ta'ameel na karna hai. Is bare mein bhi Bandagi Miyan RZ ka mauqaf wazeh hai kuin ke Mustanad Riwayaat se sabit hai ke Aap ko kaee maqamaat par Ikhraaj ka Hukm diya gaya aor Aap RZ us ki Ta'meel karte rahe.

بست وسہ سال میں کیا قہر ہے چوبیس اخراج ☆☆ سبقتیں لے گئے مظلوم وہ سیاروں پر (المعیؔ مرحوم)

Is ke ilawa Hazrat Mahdi AHS ke aise amal ki nazeer bhi maujood hai ke Aap AHS ne Hukm-e-Ikhraaj par amal karne se inkaar kardiya tha Riwayat hai ke:-

بادشاہ سندھ خواست کہ از ملک خود اخراج نماید قاضی را فرستادہ گویانید کہ فرمانِ بادشاہ است کہ ازیں جا بیشتر شوید۔ حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ فرمانِ بادشاہ تو ترا است قاضی گفت کہ اطاعتِ الوالامر لازم است۔ آنحضرتؑ فرمودند حالانکہ تو قاضی ہستی بگو کہ شرطہائے الوالامر در بادشاہ تو ہستند ؟ اگر باحکام شرعییہ او را الوالامر ثابت کنی تابندہ بر گفتہ او فی الحال برود۔۔۔" (قاضی) گفت اگر کسے در ملکِ خویش جاندہد پس چہ باید کرد فرمودند بگوئی کہ ملک سندھ ازاں باشاہِ سندھ است و قطعۂ گجرات ازاں آمر اوست و بوم خراسان ازاں حاکم او ہمچنیں ہر ملکے و ہر شہرے و ہر دیہے را بزعم خود ہر کسے حکم وارثت دارد پس ان کے زمین خدائے را بنمائید کہ خالص مرخدائے را باشد تا آنجا بندگانِ خدا محض خدائے را عبادت کنند۔۔۔ فرمودند کہ بادشاہِ خود را بگو کہ بجز فرمانِ خدائے تعالیٰ ہرگز از جائے نہ روم۔ پس اگر تو با جمیع لشکر و شوکتِ خود بیائی انشاء اللہ تعالیٰ بندہ بایک خدائے خویش بر تو غالب آید۔ (مطلع الولایت)

Tanslation:- Badshah-e-Sindhi ne apne Mulk se Aap AHS ke Ikhraaj ka iradah kiya aor Qazi ke zarye kahlwaya ke Badsha ka farman hai ke yahan se aage chale jaein. Hazrat Imam AHS ne farmaya tumhare Badshah ka farman tumhare liye hai hamare Badshah ka Hukm jis waqt hoga hum aage chale jaeinge. Qazi ne kaha ke Olul-amr ki Ita'at lazim hai. Aan-Hazrat ne farmaya halanke tum Qazi ho kaho tumhare Badshah mein Olul-amr ki kawn-si sharayat majood hain. Agar Ahkaam-e-Shariya ki roo se tum Olul-amr sabit kar do ge to Banda isi waqt chala jaye ga… (Qazi ne) kaha agar koi apne Mulk mein jage nahin deta hai to kiya karna chahiye? Aap AHS ne farmaya ke Mulk-e-Sindh, Sindh ke Badshah ka hai Khita-e-Gujrat Hakim-e-Gujrat ka, Khurasan ki sar zameen wahan ke Hakim ki hai is tarha har Mulk har Shaher aor har Qariya par har aik apne apne za'm mein wirasat ka Hukm jitlata hai.

Yeh Riwayat taweel hai hum ne yahan zaroorat-an khas khas hisse naql kiye hain jis se ma'loom ho raha hai ke Hazrat Mahdi AHS ne ba'az mauqaun par Hukm-e-Ikhraan par amal karne se inkaar kar diya hai.

Kuin ke Aap AHS jo kuch karte Khuda-e-Ta'aala ke Hukm ke baghair na karte the aor Hazrat Syed Khundmir RZ ko bhi us waqt aise hi surat paish aagaee thi chunache Riwayat hai ke:-

معلومباد که چونکه لشکرِ منکرانِ حق باستعدادِ تمام آمده گویند ازیں ولایت بردید که علماء فتویٰ داده اند اگر نه روند قتل کنید۔ بعده میاں سید خوندمیرؓ فرمودند که کرت و مرت مارا کشیدند مارفتم و دریں کرت مرا از حق تعالیٰ و از رسول علیه السلام و از مهدی علیه السلام اذن شده است۔

بدیں عبارت الا ان القضیٰ فقد مضیٰ ان صبرت فانک ماجوروان حذرت فانک مهجور۔۔۔الخ (روایت 175)

Wazeh ho ke Mukhalifeen ki Fauj jab poori tiyyaariuan ke sath aaee to (Afsaraun ne) kahlaya ke is Mamlikat se chale jao kuin ke Ulama ne Fatwa de diya hai ke agar na jaein to Qatl kar diye jaein. Is ke ba'ad Miyan Syed Khundmir RZ ne farmaya ke hum ko barha kheench kar

(baher kiya ja ta rah) aor hum Ikhraaj qabool karte rahe.

Is dafa' Allahu Ta'aala ki taraf se aor zaath-e-Rasool AHS wa Hazrat Mahdi AHS ki taraf se bar-bar Hukm ho raha hai ke Khabardaar!! Jo hona hai ho kar rahe ga agar tum Sabr karo ge to Ajar pao ge agar dar jao ge to (Allah se) door ho jao ge.

Hum ne yahan ba-qadr-e-zaroorat is Riwayat ka aik Hissa darj kiya hai. Kitab-e-Naqliyat mein Riwayat poori dekh li-jaye to mazeed ma'loomaat huinge aor Andazah ho sake ga ke us waqt Bandagi Miyan RZ ka mauqaf kiya tha aor Aap RZ ne Hukm-e-Ikhraaj ki ta'meel jo nahin farmaee kis qadr Iqteza-e-Deen ke ain mutabiq tha.

(3) Isi tarha Klima Go-yaun se Qitaal par aeteraaz ke bare mein bhi Aap RZ ne tauzih farmadi hai chunach Katba-e-Mu'teriza ke mulaheze ke ba'ad Aap RZ ne jo jawab mein yeh Riwayat bhi sunaee ke:- "Aik roz aik Aalim, Hazrat Mahdi AHS se bahes kar raha tha kis tariqe se bhi tafheem na pa raha tha. Us waqt Hazrat Mahdi AHS ne farmaya ke yeh log Daleel wa Ilm se tafheem qabool nahin karein ge apne dast-e-Mubarak se talwaar baland kar ke farmaya ke:-

In ke liye ab yeh rah gaee hai agar Khuda-e-Ta'aala Hukm deta to mein in logaun se juziya wasool karta. Yeh Juziya Dehindah ke Humk mein hain.

Pas hamein chahiye ke Hazrat Mahdi AHS ne jo kuch farmaya hai us par aeteqaad rakhein is mein Taweel na karein (Riwayat 176) aor isi liye Hazrat Bandagi Miyan Abdur-Rasheed ne Tauzihan tahreer farmaya hai ke:- "Wazeh ho ke Hazrat Mahdi AHS ne is Aayat ke Hukm se:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا ۔۔۔ الخ (سورۃ النسآء۔93)

Ya'ni jo shakhs Mo'min ko amadan Qatl kare ga us ki Jaza' Jahannam ki Aag hai jis mein woh hamesha-hamesha rahe ga.)

Mo'min ke Qatil ko Daemi Jahannam-i farmaya hai. Agar Mufassireen ne koi aor Tafseer bayan ki hai to woh kiya hai maloom karo. Mahez Tasdeeq ki wajhe Fuqra' ke Qatl ka Fatwa dene wale aor is Fatwa par amal karne wale, Be-Iman aor Daemi Dozakh-i hain. (Is lehaz se) Miyan Syed Khundmir RZ ne Kalima Go-yaun par jo Fatwa diya, Zawal-e-Iman ke ba'ad diya is liye koi aeteraz nahin ho sakta. (Riwayat 186) is ke ilawa Mahdaviyaun ke qatl ka Fatwa jari karne wale Mufti-yaun ke bare mein isi mukhalif jama'at ke Ulama se Aap RZ ne Fatwa bhi hasil karliya tha… Neez ba-lehaz-e-asbaab, Hazrat Syed Khundmir RZ Mukhalifeen ki dawat-e-jung ko qabool karne par jis qadar majboor kar diye gaye the, asbaab wa waqiyaat-e-junk ke tahet Mukhtesaran bayan ho chuka hai.

Fil-haqeeqat Katba-e-Bahes mein bina-e-aeteraz, Kalima-Go ko Kafir kahne se mutaliq hai. Hukm-e-Ikhraaj ki ta'meel na karna aor Kalima-Go-yaun se Qitaal Jaez hona is ke zail-i masael hain. Aor jab ke Inkaar Mahdi AHS Kufr hona az rooey Aayaat wa Ahadees wa Farameen-e-Mahdi AHS se sabit hai to phir is bare mein Bandagi Miyan RZ par ibteda'-an jo kuch aeteraaz huwa ho khud ba-khud murtafa' ho jata hai. Aor yeh ikhtelaf ya mashwerah chun ke bilkul aarezi wa mauqa-ti aor mahez Manshaa-e-Khuda-e-Qadeer ke tahet tha is liye jab Hujjat-e-Mahdi AHS poori ho chuki aor Shahadat takmeel Pa Chuki to Qudrat ki janib se

jo Hijab-e-Aariz ke liye the Takmeel-e-Maslehat ke ba'ad Utha diye gaye jis ke ba'ad Ashaab-e-Kat-bah ne khud aeteraaz kiya aor apne ikhtelaaf ya mashwera ke muqabile mein Bandagi Miyan RZ ke amal hi ko Haq ba-janib qaraar diya. Chunache Riwayaat-e-Zail is amr ke shahid hai.

بعد از مدتے میاں دلاورؓ از حق تعالیٰ معلوم کردند آنچہ سید خوندمیرؓ کردہ اند ہمہ حق است و بر آیتِ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا عمل کردند۔ (روایت 178)

Translation:- Aik Muddat ke ba'ad Miyan Dilawar RZ ne Allahu Ta'aala se maloom kiya ke Syed Khundmir RZ ne jo kuch kiya sab bar-Haq hai aor unhuin ne Aayat-e- قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا **par amal kiya hai.**

Aor Hazrat Bandagi Miyan Abdur-Rasheed RZ ne Muallif-e-Insaf Nana Hazrat Wali Ji RA ka yeh bayan bhi naql kiya hai ke:-

ایں بندہ کہ جمع کنندہ منقولات است مسمیٰ بہ ولی می گوید خدائے تعالیٰ شاہد است کہ میاں دلاورؓ بحضورِ ایں بندہ فرمودند کہ ما با سید خوندمیرؓ رشک کردیم و ہر وقت کہ میاں سید خوندمیرؓ مایان ایشاں ید می آئیند سینۂ بندہ سوز و افسوس بسیار کردہ می شود۔ (روایت 178)

Translation:- Yeh Banda jama' kunindah Manqoolaat Musamma ba Wali kahta hai ke Khuda-e-Ta'aala gawah hai ke Miyan Dilawar RZ ne is Bande ki maujoodagi mein farmay hai ke hum ne Syed Khundmir RZ ke saath Rashk kiya. Jis waqt Miyan Syed Khundmir RZ hum mein yaad aate hain Bande ka seena jal-ne lagta hai aor bahut afsos huwa karta hai.

بعد از مدتے میاں ملک جیوؓ در جالور آمدند و فرمودند اگر کسے دامن بندہ بگیرد بندہ بر عمل و قول کہ میاں سید خوندمیرؓ کردہ اند و گفتہ اند حجت بدہم آنچہ در کتبہائے دین نبشتہ اند میاں سید خوندمیرؓ کردہ اند ہیچ خلاف نہ کردند۔ (روایت 150)

Translation:- Aik muddat ke ba'ad Miyan Malik Jeo RZ Jaloor mein aaye aor farmaya ke agar koi Bande ka daman pakde to Banda is qaol wa fail ko jo Miyan Syed Khundmir RZ ne kiya hai sabit kare ga ke Deen ki

Kitabaun mein jo batein likhi gaee hain Miya Syed Khundmir RZ ne wahi kiya aor koi khilaf-warzi nahin ki.

Yeh Riwayat Insaf Nama mein bhi mazkoor hai. Ibarat yeh hai:-

و نیز نقل است که بندگی میاں ملک جیوؓ در ناگور چہل شیاں روز با وضو ماندند که احوالِ مقدمۃ قتال معلوم کنند بعدہٗ یک شب معلوم شد که سید خوندمیرؓ آنچه کردند حق بود۔ " قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا " چنانچه حضرت میراں علیه السلام فرموده بودند ہمچناں شد۔ بعدہٗ ملک جیوؓ فرمودند اگر کسے دامنِ بنده بگیرد ہر جا که بندگی سید خوندمیرؓ قدم نہاد آں را حجت بدہم آنچه در کتبہا توشته بودند سید خوندمیرؓ کردند ہیچ خلاف نه کردند۔ (باب 16)

Translation:- Neez Riwayat hai ke Bandagi Malik Jeo RZ Nagaur mein chalees din raat din ba-Wuzu rahe ta ke Muqaddam-e-Qitaal ke halaat Munkasif hon. Is ke ba'ad aik din maloom huwa ke Syed Khundmir RZ ne jo kuch kiya Haq tha. قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا **(ke bare mein) jaisa ke Hazrat Mahdi AHS ne farmaya tha usi tarha huwa. Malik Jeo RZ ne yeh bhi farmaya ke agar koi Bande ka daman pakde to Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ne jis jage ke qadam rakha hai us par Hujjat paish kare ga jo kuch ke Kitabaun mein likha gaya hai Syed Khundmir RZ ne is ke khilaf kuch nahin kiya hai.**

"و بعد از مدتے میاں نعمتؓ در جالور آمدند و از دکن باز گشتند و فرمودند کسانیکه مرا از موافقتِ سید خوندمیرؓ باز داشتند ایشاں را خدائے تعالٰ خواہم پرسید۔ (روایت 181)

Translation:- Aik arse ke ba'ad Miya Ne'mat RZ Deccan se Jalore mein wapas Aaye aor farmaya ke jin logaun ne mujh ko Syed Khudmir RZ ki muafiqat se baaz rakha hai un ko Khud-e-Ta'aala pooche ga.

Yahi Riwayat Insaf Nama mein bhi hai. Laikin pahla jumla yeh hai ke:-

" و نیز نقل است که میاں نعمتؓ در موضع بھاوی پور پیش ملک میاں باری وال بحضور چند طالباں فرمودند که کسانیکه۔۔الخ (انصاف نامه باب 16)

Ab har shakhs yeh baat wazeh taur par samajh sakta hai ke Hazrat Rasoolullah SAWS ke farman; "اختلاف امتی رحمة" ke misdaaq "Sahaba-e-Mahdi-e-Mau'ood ka yeh aarezi ikhtelaf, Hujjat-e-Mahdiyat yani Khabar-e-Qatl ki takmeel ki wajhe Mo'mineen ke liye Rahmat sabit huwa aor is ke ba'ad Rahmat ka dosra Zahoor yeh huwa ke khud Ashaab-e-Katba ne is Ikhtelaf ko baqi na rakha Groah-e-Mahdi-e-Mau'ood ko is khatre mein mubtela hone se bacha kiya!! Jis ki Paisheen Goee Hazrat Syed Khundmir Siddeeq RZ ne bhi ki thi ke un Hazraat ko is par Allahu Ta'aala musir na rakhe ga kuin ke un ki shaan mein Hazrat Mahdi AHS ne Basharatein farmaee."

Is ke ilawa Allahu Ta'aala ki Maslehat Hikmat yeh bhi shamil-e-haal rahi ke in Katbaat ka ta'aluq sir Hukm-e-Kufr ki tatbeeq Ta'beer aor jung ke asbaab wa mauqa' wa mahel ki had tak mahdood raha jis ki wajhe Hazrat Syed Khundmir RZ se mutaliqah Khabar-e-Qitaal ki nau-wiyat ko mutasir karne har koshish khud ba-khud batil ho jati hai. kuin ke un Katbaat mein Hazrat Syed Khundmir RZ ka Hamil-e-Bar-e-Amanat wa Badla-e-Zaath hona, bina-e-bahes wa ikhtelaf nahin hai.

Hasi-e-Kalam yeh ke woh "خبرِ مشہور و قطعی الصدور و قطعی الدلالة" jo Hazrat Mahdi AHS ne bayan farmaee aor jo poori poori sadiq aaee, Khaba-e-Mutawatir ka Hukm rakhti hai jis ki Qata'iyyat ka Inkaar Naql-an wa Aqlan jaez nahin hai.

☆☆☆☆☆

Dissent over the causes of war

Parables 51,176 and 177 deal with a difference of opinion between Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and other Companions. This controversy is not

of the same caliber as was between Hazrat Ali RZ, Hazrat Mua 'Viya RZ and Hazrat Ayesha RZ But as any deficiency in the beliefs regarding them would be tantamount to diminution of Faith/Iman, even a shade of deficiency in the beliefs regarding Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and his contemporaries would be tantamount to a loss in Faith/Iman and consequent perdition in the Hereafter.

We have to fear in the same manner here too, because Hazrat Imam Mahdi AHS has given great glad tidings and lofty spiritual ranks and positions for each of them. Hence, the glory of Faith/Iman is in not bringing even a derogatory thought in the mind about them. All the companions had great sincerity and love towards each other and they had to do with nothing other than the religious issues. All of them have not only accepted the superiority of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ in the explanatory discourse of Qur'aan but also paid fealty/ Bai'at to him.

Further, in Panj Fazael also a parable with similar detail is reported, wherein it is discussed how the proof of the Mahdiat of Hazrat Imam Mahdi AHS should be proved in a debate with the opponent Ulama. Hazrat Bandagi Miyan Shah Nizam RZ, Bandagi Miyan Shah Nemat RZ, Bandagi Miyan Shah Dilawar RZ and Bandagi Miyan Malikji RZ, besides others were present. The last words of this parable are as follows:

"Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ said, "I will give the proof of the Mahdiyat of Hazrat Mahdi al-Mauood AHS from every letter (Harf) of the Qur'aan from the Alif of the Alif. Laam. Meem to the Sein of Wan-Naas (that is, from the first letter of the Qur'aan to its last letter), as the Sadaqa/Charity of Hazrat Imam Mahdi AHS." On this all the Companions paid fealty/ Bai'at to Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ and said, "The person who has such Love for Hazrat Imam Mahdi AHS is the most honoured among us." The quality of the sermon on Qur'aan by Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ can be assessed from the Parable 235, which, says: After a long Contemplation/ Muraqaba, Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ opened his eyes and said, "I thought over what I

should explain. At that moment Prophet Muhammad SAWS arrived and gave the Qur'aan in the hands of this servant of Allah and ordered me to Elaborate/Explain." Hazrat Shah Qasim Mujtahid-e-Groah RA has narrated to say another Parable, in which shows that the Bayan-e-Qur'aan of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ used to be the same as that he had heard from Hazrat Mahdi AHS and as he had understood it. After this, Bandagi Miyan RZ explained the Qur'aan. Be it known that after the Zuhr prayers too, the Migrant-Companions had explained a section/Ruku each of the Qur'aan. When they sat to listen to the Bayan of Qur'aan, they were attentive and kept all the ten fingers of their hands respectfully before them. It is narrated that Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ did not explain the meaning of a Verse while delivering his Sermon on Qur'aan because he did not remember the meaning of the Verse that Hazrat Imam Mahdi AHS had explained. After a long time, Hazrat Imam Mahdi AHS told him in a Mukashifa/Revelation, "O! Syed Khundmir, I had explained the meaning of the Quranic Verse like this." Then Bandagi Miyan RZ repeated the meaning of the Verse like a parable.

This shows that the explanation of Qur'aan by Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ used to be the same as he had heard from the mouth of Hazrat Imam Mahdi AHS. Hence, the exegesis, that is proved to be his, becomes necessary to be believed as that of Hazrat Imam Mahdi AHS. It is because of this specialty and excellence that his contemporaries accepted his superiority over them and paid Fealty/Bai'at] to Bandagi Miyan RZ. On the basis of this reality, it would be against the principle to treat the parables about the Katba/Public Document as wrong, because those parables are reported in Naqliat-e-Hazrat Bandagi Miyan Abdur Rashid RZ, Insaf Nama and other reliable books. We will produce here details, which will show the extent of the differences, their causes and effects. One day during the life of Hazrat Imam Mahdi AHS, Miyan Syed Khundmir RZ saw in a reverie/dream that Hazrat Imam Mahdi AHS had died and some people were opposing him (Bandagi Miyan RZ). Later Bandagi

Miyan RZ told Hazrat Imam Mahdi AHS the details of the reverie. Hazrat Imam Mahdi AHS said, "What you have seen will come to happen. Irreligiousness/Be-deeni will be proved against you. Remain steadfast. The truth is on your side. They will Return/Rujoo to you."

Hazrat Syed Khundmir RZ once said, "But Allah will grant them an opportunity to Repent/Rujoo and they will regret at having opposed (me), because Hazrat Imam Mahdi AHS has given glad tidings to them. They are the Mubash-shireen of Hazrat Imam Mahdi AHS. Allah will not perpetuate their mistake."

These parables show that the opposition of the Companions RZ did not occur all of a sudden. They had been informed of it from the side of Allah. And the occurrence of this was destined. And it happened. Whatever happened, it was from Allah and was in accordance with His Divine Prudence. But because of the parables, which report dissent among some of the Companions RZ, the prediction of Hazrat Imam Mahdi AHS does not incur any defect on the Principles and the Ranks. Hazrat Imam Mahdi AHS had predicted with insistence and emphasis the Martyrdom of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ as proof of the veracity of his Mahdiyat. This is so because, when you study the Katba/Public Document carefully, you will find that none had disputed the fact of Hazrat Bandagi Miyan RZ being the Bearer of the Burden of Trust or the Substitute for the zaath of Hazrat Imam Mahdi AHS.

The complete test of the Katba can be seen in Parable 176.

The text of the Katba is also reported in some of the manuscripts of Insaf Nama with some differences in the wording. It is also found in its recently published Urdu version and in its English version. And there is a manuscript of Insaf Nama, copied by Miyan Syed Noor Muhammad RA, son of Miyan Syed Mahmood RA, patriarch of the Akelvi clan. This has a clear-cut version of the Katba with the signatures of its compilers. In short, this document shows that the dispute was not about the matter of

Martyrdom or its being or not being in favour of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ. The dissent is about the context and causes of the war. Three issues have been defined as its basis:

One, a disavower of Hazrat Imam Mahdi AHS is not a Kafir; Two, The order of expulsion/Ikhraaj should be obeyed, as that was the practice of Hazrat Imam Mahdi AHS; and Three, a war with one who recites the Islamic testification: La ilaha illa Llah, is not proper.

The advice or dissent of the compilers of the Katba was not in conformity with the sayings of Hazrat Imam Mahdi AHS. It was for this reason that Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ said after its perusal: "These people have reneged from the Affirmation of Mahdiat. They should Return/Rujoo."

(1) All the parables that are mentioned in the chapter about Disavowing of Hazrat Imam Mahdi AHS have been dealt with in the part relating to Tauzihat/Explications.

Some arguments have been advanced on the basis of the Quranic Verses, Traditions of Prophet Muhammad SAWS and the principles of extracting and formulating the issues. All these show the stand of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ in the matter. In addition to this, a consensus was later arrived among the Companions of Hazrat Imam Mahdi AHS on the question of the disavowal of Hazrat Imam Mahdi AHS as being Kufr. Some Mahzarahs/Public affirmations too have been formulated. The Mahzarah of Bandagi Miyan Shah Dilawar RZ is very clear and well argued. This has recently been published. This also contains the learned elucidations of Maulana Sa'adatullah Khan Sahib.

(2) The second point of the dissenting document is the noncompliance of the orders of expulsion. On this point too, the stand of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ is clear, as the Parables show that he was expelled from many places and he had obeyed such orders.

Hazrat Alma'yi has said (in one of his lyrics),

"What a calamity: he was expelled 24 times in 23 years!

He took precedence over the Satellites!" Besides this, there are precedents of the practice of Hazrat Imam Mahdi AHS where he has refused to comply with the orders of expulsion. The parable says: "The king of Sindh (now in Pakistan) thought of expelling Hazrat Imam Mahdi AHS from his country and sent word through the Qazi to Hazrat Imam AHS. The Qazi told Hazrat Imam AHS, "The king orders that you should leave this country and go away from here." Hazrat Imam Mahdi AHS told him, "The order of your king is for you and when the order of our King (that is, Allah) comes, we will go away." The Qazi said, "Obedience to the Olul-amr (the ruler or king) is necessary." Hazrat Imam Mahdi AHS said, "You are a Qazi. Tell me what are the qualities of an Olul-amr that are present in your king. If you prove that your king is an Olul-amr in accordance with the rules of Shariat, this Banda/servant of Allah will instantly leave" The Qazi said, "If somebody does not give you a place to stay, what should one do?" Hazrat Imam Mahdi AHS said, "The country of Sindh belongs to the king of Sindh. The country of Gujarat belongs to the ruler of Gujarat. The land of Khorasan belongs to its ruler. Similarly, everyone arrogantly asserts his right to every country, every city and every village. Hence, show us a small piece of land, which belongs to Allah Most High, so that the servants of Allah could stay and worship Him there…."

Hazrat Imam Mahdi AHS said, "Go and tell your king that we will never leave this place and go from here unless Allah Commands us to leave from here. Hence, even if you were to come with all your strength and army, this servant will overpower you, Allah willing, with His help."

The parable is long, Only relevant portions thereof have been copied here that show that the Imam AHS has on occasions refused to comply with the orders of expulsion from the rulers, because the Imam AHS did nothing without a command of Allah Most High. And Bandagi Miyan Syed

Khundmir RZ too was faced with a similar situation this time. A parable says: Be it known that the army of the opponents came in full battle gear and its officers sent word, "Go away from this country because the ulama have issued a fatwa that you should be killed if you do not go away." After this, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ said, "We have been banished day in and day out and we have complied with banishment orders. But this time, we are receiving repeated Commands from Allah Most High, Prophet Muhammad SAWS and Imam Mahdi AHS, "Be warned! Whatever is to happen will happen. You will be rewarded if you are patient. You will be away from Allah if you are scared" We have copied the relevant portion of the parable. The whole parable can be seen in the book of Naqliyat. More information will be available if the text is seen. After reading the parable, one can determine the stand of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ. Besides, one can gauge how his refusal to comply with the expulsion orders was compatible with the imperatives of the religion.

(3) Similarly, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ has explained the situation on the criticism about waging a war against people who recited the Islamic confession of Faith, La ilaha illa Llah. After a perusal of the Katba, Bandagi Miyan RZ recited the parable in reply: One day an Aalim was in debate with Imam Mahdi AHS and was not prepared to understand what the Imam AHS was telling him. It was then that the Imam AHS said,

"These people will not understand by argument and knowledge." Then he raised his hand with the sword and said, "Now this is the only way that remains. I would have collected juziya from them, if Allah Most High had ordered me to do so. They have come into the category of people liable to be taxed. They are liable to pay juziya. Hence, we should have faith in what Hazrat Imam Mahdi AHS has said. We should not resort to Taweel by distorting the meaning of what the Imam AHS has said."

It is for this reason that Bandagi Miyan Abdur Rashid RZ has written the following explicatory note: Imam Mahdi AHS has decreed the killer of a Believer/Mo'min a daemi Dozakh-i/Perpetually Infernal on the basis of the

Quranic Verse: "But whoever shall kill a Believer intentionally, his recompense shall be Hell to abide…" "if the commentators of Qur'aan have explained the Verse in a different manner, please tell me about their explanation." Hence, those issuing the fatwa of killing a person simply on the basis of his confirming the Imam AHS as Mahdi-al-Mau'ood AHS and those who have implemented the fatwa are Unbelievers and perpetually Infernal/ Dozakh-i people. (On the basis of this), Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ issued the fatwa against those who recite the Islamic testification, La ilaha illa Llah (There is no god but Allah), after the decline of their Faith/Iman. Hence, there could be no objection to it.

Besides this, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ had obtained a fatwa against the Muftis who had issued a fatwa earlier to kill Mahdavis from the ulama of the group of people who were hostile to the Mahdavis. We have already dealt with the extent to which Bandagi Miyan RZ had been compelled to accept the challenge of the opponents to wage war under the heading: Causes of the War. In fact, the basis of the objection in the document under discussion relates to the issue of calling a disavower of the Imam AHS as Kafir. The issues of disobeying the orders of expulsion and justifying the killing of the Kalima-go people are subject to it. While the disavowal of Imam Mahdi AHS as Kufr is already proved under the Quranic Verses, the Traditions of Prophet Muhammad SAWS and the sayings of Imam Mahdi AHS, any charge brought initially against Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ stands annulled. Since this controversy or suggestion was temporary, confined to a given period of time and under the will of Allah the Powerful, it naturally stood withdrawn after the Martyrdom of Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ had proved the Mahdiyat of Imam Mahdi AHS. After this, the people who had formulated the document of dissent confessed to their mistake and affirmed that the action of Bandagi Miyan RZ was correct. The following parables stand witness to this: "A long time after the war was over, Allah confirmed to Miyan Shah Dilawar RZ that whatever Bandagi Miyan Syed Khundmir

RZ had done was right bar-Haq and that he had acted in accordance with the Quranic Verse: Fought and Fallen." Hazrat Bandagi Miyan Abdur-Rasheed RZ quotes the compiler of Insaf Nama, Miyan Vali bin Yusuf RZ as saying: "And this servant/banda who has collected these parables, namely, Vali bin Yusuf RZ swears by Allah that Miyan Shah Dilawar RZ told him, "We had been jealous of Miyan Syed Khundmir RZ. My heart burns whenever I remember him. I regret very much. He has told me many other things too. You will not believe me if I were to repeat them to you."

Sometime later, Miyan Malik jeo RZ came to Jalore and said, "If somebody accosts this servant, he would prove all the words and deeds of Miyan Syed Khundmir RZ as correct. Miyan Syed Khundmir RZ had done what has been written in the religious books. He has not violated anything." This parable is also reported in the Insaf Nama. It reads as follows in translation:- "It is narrated that Bandagi Miyan Malik jeo RZ remained with Wuzu for forty days in Nagaur to know the reality of case of Fighting and being Martyred or Fought and fallen/Qaatalu wa Qutilu. After this, one night he came to know that whatever Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ had done was correct. He fought and was slain. It happened exactly as Imam Mahdi AHS had said. After this, Miyan Malik Jeo RZ said, "If anybody were to ask me, I would argue and prove everything. I would prove that every step Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ had taken was correct. Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ acted in accordance with whatever was written in the books. He did nothing to the contrary." After a long time, Miyan Shah Ne'mat RZ returned from Deccan to Jalore. There he said, "Allah Most High will call to account all those people who prevented me from being in conformity with Miyan Syed Khundmir RZ." This parable is narrated in Insaf Nama also. But the first sentence reads (in translation) like this: "It is narrated that Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ told Miyan Malik Bari-wal in the presence of many others in the village Bhavipur."

Now everybody can clearly understand that in accordance with the saying of Prophet Muhammad SAWS that "The disagreement within the community/Umma is a Divine Mercy", this temporary disagreement among the Companions of Hazrat Imam Mahdi AHS turned out to be a Divine Mercy for the Believers because of the proof of Mahdiyat or the news about the battle proved correct. Further, the second Divine Mercy that Manifested itself was that the very people who had sponsored the Katba or document of dissent had put an end to the dissent. It saved the group of the Companions of Hazrat Imam Mahdi AHS from perpetuating the dissent, as Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ had predicted: "Allah will not keep them adamant on their dissent, because Hazrat Imam Mahdi AHS had given glad tidings to them."

Besides this, Allah's Wisdom and Prudence were also a part of the situation where the Katba was confined to the validity or otherwise and the interpretation of the Commandment of Kufr, and the causes and concomitant circumstances of the battle, with the result that every effort to adversely affect the news of the event of the Martyrdom of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ was automatically rendered null and void, because the subject of this Katba did not question the validity of his being the bearer of the burden of the Trust/Hamil-e-bar-e-Amanat and the substitute for the zaath. In short, the well-known news that Hazrat Imam Mahdi AHS had given has come true in its entirety and comes into the category of the constancy/Khabar-e-Mutawatir, which cannot reasonably be denied.

توضیح دربیانِ امتناعِ تاویل و تحویل

مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے عقیدۂ نہم کے تحت لکھا ہے کہ: "کلامِ مہدی میں تاویل حرام ہے۔۔۔ آخر عقیدۂ شریفہ میں لکھا ہے کہ جو شخص کہ بیانِ مہدی میں تاویل کرے وہ مخالف بیان اُس ذات کا ہو گا۔۔

اِس کے بعد عقیدۂ شانزدہم کے تحت لکھا ہے کہ: دوسرے یہ کہ عباتِ قرآنی میں بعض جا توجیہ و تاویل بھی درست ہے چنانچہ ماول و مجاز و کنایہ، سب اقسامِ قرانیہ سے ہیں۔ یہاں تاویل و توجیہ مطلقاً کفر ہے چنانچہ آخر رسالۂ مذکور (عقیدۂ شریفہ) سے مستفاد ہے" (ملخص از ہدیۂ مہدویہ)

اگر "ہدیۂ مہدویہ" کی پوری عبارت نقل کی جائے تو ہمارے موضوع سے غیر متعلق بہت سارے مسائل حل کرنے پڑیں گے اور اِس کا یہ محل نہیں۔ اِس لیے امتناعِ تاویل و تحویل کا تعلق جن روایات سے ہے صرف اِسی حد تک رفعِ اعتراض کیا جائے گا۔ مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے "عقیدۂ شریفہ" کی عبارت سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے کہ:-

" اے طالبانِ حق کہ مہدی را قبول کردہ اید معلوم باد کہ ایں احکام کہ مذکور است از اول تا آخر وقتِ رحلت آں ذات ما دام کہ ایں بندہ در صحبتِ وے بود در ہیچ حکم از احکامِ تفاوت نیافتیم و بریں جملہ اعتقاد و ایمان داریم ہرکہ دربیان وے چیزے تاویلے و تحویلے مند او مخالف بیانِ آں ذات باشد۔" (عقیدۂ شریفہ)

ترجمہ:- اے طالبانِ حق، جنھوں نے کہ مہدیؑ کو قبول کیا ہے۔ معلوم ہو کہ یہ احکام جو مذکور ہیں اُس ذات (مہدی علیہ السلام) کی صحبت میں یہ بندہ ابتداء سے رحلت کے آخر وقت تک رہا ہے۔ کسی حکم میں کوئی تفاوت نہیں پایا ہے۔ اور ہم اِن تمام احکام پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہیں جو شخص کہ مہدی علیہ السلام کے بیان میں کوئی تاویل و تحویل کرے گا مہدی علیہ السلام کے بیان کا مخالف قرار پائے گا۔

اور شرحِ عقیدۂ مسمیٰ بہ رسالۂ فرایض کے آخر کی عبارت یہ ہے:-

1. پس ہر مصدق را ایمان آوردن و اعتقاد داشتن و عمل کردن براں و از تاویل و تحویل آں دور بودن فرض است زیرا کہ برصحتِ ایں احکام اجماعِ صحابہ کرام شدہ است۔۔۔الخ

ترجمہ:- پس ہر مصدق مہدیؑ کو اِس پر ایمان لانا اعتقاد رکھنا اور عمل کرنا چاہیے اور اِس کی تاویل و تحویل سے باز رہنا فرض ہے کیونکہ اِن احکام کی صحت پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہوا ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ امتناعِ تاویل و تحویل کا حکم بیان عقیدۂ شریفہ میں بیان کئے ہوئے احکام سے متعلق ہے۔ مطلقاً تاویل حرام و کفر ہونا اِس عبارت سے "مستفاد" کہاں ہے۔؟!! البتہ دوسرے مقامات پر "انصاف نامہ" و "نقلیاتِ عبدالرشیدؓ" وغیرہ کتابوں میں "منعِ تاویل" کا جو حکم پایا جاتا ہے وہ عام ہے اِس کی حقیقت آگے بیان ہو گی۔

اِس کے علاوہ مولفِ "ہدیۂ مہدویہ" نے عباتِ قرآنی میں بعض جگہ توجیہ و تاویل درست ہونے کا دعویٰ جو کیا اور مَاوّل وغیرہ کو پیش جو کیا۔ یہ بھی تمام اہلِ سنت کا متفقہ نہیں ہے۔ "مَاوّل" کی تعریف علمائے اہلِ سنت نے یہ بیان کی ہے کہ:-

المشترک اذا ترجح بعض معانیہ بالراہی یسمیٰ ماولا

ترجمہ:- جب مشترک کے بعض معانی کو رائے سے ترجیح دی جاتی ہے تو اِس کو "مَاوّل" کہتے ہیں۔

علامہ شمسیؒ مرحوم نے لکھا ہے کہ:- جب "مَاوّل" کا حصول مجتہد کی رائے پر موقوف ہے تو اِس کو اقسامِ نص سے شمار کرنا تامل کے قابل امر ہے کیونکہ اِس معنی کا حصول بعینہٖ اگر خالص نص ہے تو مجتہد کی ضرورت نہیں ہے۔ جب اِس معنی کی تحصیل میں مجتہد کی رائے علت واقع ہوئی ہے تو اِس کی نسبت نص کی طرف بجا نہیں ہے۔ (حاشیہ کحل الجواہر صفحہ 277 جلد اور مطبوعہ)

اِس سے ظاہر ہے کہ "مَاوّل" رائے پر موقوف ہے اور غیر معصوم کی رائے میں خطا کا احتمال ہوتا ہے اِسی لیے محققین کرام نے اِس سے اعراض کیا ہے۔ اِس کے ثبوت میں بہت سارے اقوال و آراء موجود ہیں شیخ محی الدین عربی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

اعلم ان الخیر کلہ فی الایمان بما انزل اللہ و الشر کلہ فی التاویل فمن اول فقد جرح ایمانہ و ان وافق العلم و ما کان ینبغی لہ ذالک فی الحیث کذبنی عبدی ولم یکن ینغبی لہ ذالک فلا بدان یسئال کل ماول مما اولہ یوم القیامۃ (فتوحات باب 198)

ترجمہ:- واضح ہو کہ جو کچھ اللہ نے نازل فرمایا ہے اُس پر ایمان رکھنے میں پوری بھلائی ہے۔ اور پوری برائی تاویل کرنے میں ہے۔ پس جس نے تاویل کی، اپنے ایمان کو مجروح کیا۔ اگرچہ کہ اُس کی رائے موافق ہی واقع ہو۔ اور اِس کو ایسا نہ کرنا چاہیے یہی بات حدیثِ قدسی میں ہے کہ "میرے بندے نے مجھے جھٹلایا اور اُس کو ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا۔ یہ ایسی بات ہے کہ جس کی وجہ ہر تاویل کرنے والے سے اُس کی تاویل کی نسبت قیامت کے دن ضرور باز پرس ہو گی۔

اِس کے علاوہ "تاویل" کا لفظ اصطلاحاً فی الحقیقت "متشابہات" سے متعلق و متعارف ہے اور محکم و متشابہ کے بارے میں علمائے اکابرِ اہلِ سنت کی جو رائے ہے درج کی جاتی ہے۔

محکم کے معنی لغت میں "مضبوط اور استوار" کے ہیں۔ امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں:-

فالعرب یقول حاکمت و حکمت بمعنی ردت منعت۔ والحاکم یمنع الظالم عن الظلم و حکمة اللجام هی التی تمنع الفرس عن الاضطراب و فی حدیث الحنفی احکم الیتیم کما تحکم و لدک ای امنعه عن الفساد وقالجریر احکموا سفها وکم ای امنعوهم۔ وسمیت الحکمة حکمة لا تها تمنع عمالا ینبغی (تفسیرِ کبیر جلد 2 صفحه 295 مطبوعه مصر)

ترجمہ:- چھوڑنے اور روکنے کے معنوں میں عرب کہتا ہے کہ "حاکمت"، "حکمت"، "احکمت" اور حاکم ظالم کو روکتا ہے۔ اور حکمت ایسی لگام ہے جو گھوڑے کو شرارت سے روکتی ہے اور حدیثِ حنفی میں ہے کہ رو کو یتیم کو برائی سے جیسا کہ تم اپنے بچوں کو روکتے ہو۔ (ملاحظہ ہو "حکم"، "تحکم" کا استعمال روکنے کے معنوں میں ہوا ہے) اور جریر نے کہا ہے کہ تم اپنی نادانی سے بچو۔ اور حکمت کو حکمت اِس لیے کہتے ہیں کہ وہ غیر ضروری چیزوں سے روکتی ہے۔

اور متشابہ کے متعلق یہ لکھا ہے:-

واماالمتشابه فهوا ان یکون احد الشیئین متشابهاة لاخریجیث یعجزالذهن عن التمیز۔ قال الله تعالیٰ فی وصف اثمار الجنة و اتوابها متشابها ای متفقق المنظر مختلف الطعوم ویقال اشتبه علی الامران اذالم یضرق بینهما و قال احلال بین الحرام بین و بینهما امور متشابهات و فی روایة

اخری مشتبهت و یجتمل ان یقال انه الذی ہا یعرف ان الحق ثبوته او عدمه و کا ن الحکمبثبوته مساویا للحکم بعد مه فی لعقل والذهن و متشابها له و غیر ممیز احد هما عن الاٰخر بمزید رجحان فلا جرم سمی غیر المعلوم بانه متشابه (تفسیر کبیر جلد 2 صفحه 595)

ترجمہ:- اور لیکن متشابہ وہ ہے کہ ایک شئے دوسری شئے سے اِس طرح متشابہ ہو کہ ذہن اُس کے تمیز کرنے سے عاجز ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے پھلوں کی تعریف میں فرمایا ہے "وَاُتُوۡا بِهٖ مُتَشَابِهًا۔۔۔الخ(سورة ابقره۔25)"

یعنے اِس کے مشابہ ایسے پھل دیئے جائیں گے جو دیکھنے میں ایک معلوم ہوں اور ذایقہ میں مختلف ہوں۔ مجھ پر یہ امر مشتبہ ہے، اُس وقت کہا جاتا ہے جب کہ اُن دونوں میں کوئی فرق معلوم نہ ہو۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔ حلال اور حرام دونوں واضح ہیں اِن دونوں کے درمیان متشابہ اُمور ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مشتبہ اُمور ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ متشابہ وہ ہے جس کے ثبوت اور عدم ثبوت کا حکم دونوں برابر و متشابہ ہوں اور کسی وجہ ترجیح کے بغیر ایک دوسرے سے غیر ممیز ہوں۔ اِسی لیے غیر معلوم کو متشابہ کہتے ہیں۔

محکم اور متشابہ کی اِس لغوی اور اصطلاحی تحقیق سے معلوم ہوا کہ محکم صاف و بیّن امر یا نہی ہوتا ہے۔ اور متشابہ ایسا نہیں ہوتا۔ قرآنِ مجید میں محکم اور متشابہ دونوں طرح کی آیات ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هُوَالَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۷﴾ (سورة اٰل عمران)

ترجمہ:- وہ اللہ جس نے تم پر کتاب نازل کی۔ اِس کتاب میں جو آیات محکمات ہیں وہی اصل کتاب ہیں۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں کجی ہوتی ہے وہی اِن آیات کی طرف رجوع ہوتے ہیں جو متشابہ ہیں۔ اور اُن میں فتنہ و تاویل کی تلاش میں لگے رہتے ہیں حالانکہ اُن آیات متشابہ کی تاویل بجز اللہ اور راسخین فی العلم کے کوئی نہیں جانتا اور راسخ فی العلم وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے ہے ہم اُس پر ایمان لائے۔

اِس آئیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ قرآنِ مجید میں آیاتِ محکمات اور متشابہات دونوں ہیں لیکن آیاتِ متشابہات کی تاویل کرنے کی کوشش میں نہ رہنا چاہیے کیونکہ اِن کی تاویل بجز خدائے تعالیٰ اور اُن لوگوں کے جو "راسخ العلم" ہیں کوئی نہیں جانتا۔اِس لیے متشابہ کا علم اللہ پر چھوڑ دینا چاہیے۔اگرچہ کہ آیتِ مذکورہ کا مضمون بہت صاف ہے لیکن مزید معلومات کے لیے مفسرین و محدثین کی جو رائے ہے وہ بھی بیان کی جاتی ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

فبین اللہ تعالیٰ بھذہ الآیۃ ان القراٰن مشتمل علی محکم و علی متشابہ والتمسک بالمتشابہات غیر جایز(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ594)

ترجمہ:-اللہ تعالیٰ نے اِس آیت سے واضح کر دیا ہے کہ قرآنِ کریم محکم و متشابہ آیات پر مشتمل ہے اور آیات متشابہات سے مسائل اخذ کرنا جائز نہیں ہے۔

اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں:-

ان الاٰیۃ دلت علی ذم مبتغی المتشابہ ووصفھم بالزیغ و ابتغاء الفتنۃ و علی مدح الذین فوضوا العلم الیٰ اللہ تعالیٰ و سلموا الیہ کما مدح المؤمنین بالغیب۔ (اتفان جلد 2 صفحہ 3)

ترجمہ:-تحقیق کہ یہ آیت، آیاتِ متشابہات کو چاہنے والے کی برائی پر دلالت کرتی ہیں۔اور اِس کے اِس وصف پر بھی دلالت کرتی ہے کہ ایسا کرنا حق سے باطل کی طرف پھرنا ہے اور فتنہ کی تلاش کرنا ہے۔اور اُن لوگوں کی مدح پر بھی دلالت کرتی ہے جنھوں نے اِن آیاتِ متشابہ کا علم، اللہ پر چھوڑ دیا اور اِسے بلا تامل تسلیم کر لیا ہے۔اور اُن لوگوں کی مدح اِس مقام میں اِس طرح فرمائی ہے۔جس طرح کہ غیب پر ایمان لانے والوں کی فرمائی ہے۔

بعض لوگوں نے آیاتِ متشابہات سے استدلال کرنے کی جو صورتیں نکالی ہیں امام فخر الدین رازیؒ اُن کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

وکل ھٰذا(ای صور استدلال امتشابھات) لا یقید الاالظن الضعیف و التعدیل علیٰ مثل ھٰذا الدلایل فی مسایل القطعیة محال فلھذا التحقیق المتین مذھبنا ان بعد اقامة الدلالة القطعیة علی ان حمل اللفظ علیٰ الظاھر محال ۔ لا یجوزالحوض فی تعین التاویل فلھذا منتھی ما حصللناہ فی ھٰذالباب و اللہ ولی الھدایة والرشاد۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ597)

ترجمہ:- اور یہ سب (متشابہات پر استدلال کرنے کی صورتیں) سوائے ظنِ ضعیف کے کوئی فائدہ نہیں دیتی ہیں اور اِس قسم کے دلائل کو مسائلِ قطعیہ کی طرف پھیرنا محال ہے۔ازروئے تحقیقِ متین ہمارا مذہب یہ ہے کہ اِس بات پر دلائلِ قطعیہ قائم کرنے کے بعد کہ لفظ کا ظاہر پر محمول کرنا محال ہے۔ تاویل کے معین کرنے میں غور وخوص کرنا جائز نہیں ہے پس ہماری تحقیق کا نتیجہ اِس باب میں یہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی صاحبِ ہدایت واِرشاد ہے۔

ملاحظہ ہو کہ مولفِ ہدیۂ مہدویہ کا تاویل درست ہونے کا دعویٰ کس حد تک درست ہے۔!!!

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اِس باب میں چند احادیث بھی جمع کی ہیں جن میں سے یہاں چند نقل کی جاتی ہیں:-

اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقول لا اخاف علی اُمتی الا ثلاث خلال۔ ان یکثر لھم المال فیتحا سدوافیہ وا ان یفتح لھم الکتاب فیاخذہ المؤمن یبتغیٰ تاویلہ و ما یعلم تاویلہ الااللہ (اتفان جلد 2 صفحہ 4)

ترجمہ:- طبرانی نے کبیر ابومالک اشعری سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے فرمایا میری اُمت سے متعلق مجھے کسی بات کا ڈر نہیں ہے اگر ہے تو تین اُمور کا۔ وہ یہ کہ اُن کا مال بہت زیادہ ہو جائے گا اور آپس میں رشک و حسد اور قتل وغارت کرنے لگیں گے اور قرآن کھولا جائے گا اور مومن اِس کی تاویل کی کوشش کرنے لگے گا۔ حالانکہ اِس کی تاویل بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

اخرج الشیخان وغیرہ ما عن عائشةؓ قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ھٰذا الاٰیة ھوالذی انزل علیک الکتاب الیٰ قولہ اولی الالباب قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فاذا رءیت الذین

یتعبون ما تشابه منه فاولٰئک الذین سمی الله فاحذرهم۔(اتفاق جلد 2 ، صـ4۔

ترجمہ:- شیخینؒ (بخاری و مسلم) اور اُن کے سوا دوسروں نے بھی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اِس آیت " هُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ " کو " اُوْلُی الْاَلْبَابُ " تک پڑھا، بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو آیات متشابہات کی تاویل کی کوشش میں لگے رہتے ہیں تو سمجھ لو کہ وہ وہی لوگ ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے "فاحذرهم " فرمایا ہے۔یعنی تم ایسے لوگوں سے بچتے رہو۔

☆☆☆☆☆

Tauzih dar Bayan-e-Imtena'-e-Taweel wa Tahweel

Mauallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne Aqeeda-e-Nahum ke tahet likha hai "Kalam-e-Mahdi mein Taweel Haram hai. Aakhi Aqeeda-e-Shareefa mein likh hai ke jo shakhs ke Bayan-e- Mahdi mein Taweel kare woh Mukhalif-e-Bayan us-Zaath ka hoga….

Is ke ba'ad Aqeeda-e-Shanz-dahum ke tahet likha hai ke:- Dosre yeh ke Ibarat-e-Quraani mein ba'az ja Taujeeh wa Taweel bhi durust hai chunache ma-awwal wa majaaz wa kinaya, sab aqsaam-e-qareena se hain. Yahan Taweel wa Taujeeh mutlaqan Kufr hai chunache Aakhir Risala-e-Mazkoor (Aqeeda-e-Shareefa) se Mastefaad hai." (Mulhiz az Hadiya-e-Mahdavia).

Agar "Hadiya-e-Mahdavia" ki poori ibarat naql ki jaye to hamare mauzoo' se ghair mutalliq bahut sare masael hal karne padein ge aor is ka yeh mahel nahin. Is liye Imtena-e-Taweel wa Tahweel ka ta'lluq jin Riwayaat se hai sirf isi had tak rafa'-e-aeteraaz kiya jaye ga. "Muallif-e-

Hadiya-e-Mahdavia ne "Aqeeda-e-Shareef" ki ibarat samajhne mein galati ki hai. Asal ibarat yeh hai ke:-

" اے طالبانِ حق که مہدی را قبول کرده اید معلوم باد که ایں احکام که مذکور است از اول تا آخر وقتِ رحلت آں ذات ما دام که ایں بنده در صحبتِ وے بود در ہیچ حکم از احکامِ تفاوت نیافتیم و بریں جمله اعتقاد و ایمان داریم ہرکه در بیان وے چیزے تاویلے و تحویلے مند او مخالف بیانِ آں ذات باشد۔" (عقیدۂ شریفه)

Translation:- Aey Taliban-e-Haq, jinhuin ne ke Mahdi AHS ko qabool kiya hai, maloom ho ke yeh Ahkam jo mazkoor hain us Zaath (Mahdi AHS) ki sohbat mein yeh Banda ibteda' se Rehlat ke aakhir waqt tak raha hai. Kisi Hukm mein koi tafawut nahin paya. Aor hum un tamaam Ahkam par Iman wa Aeteqaad rakhte hain. Jo shakhs ke Mahdi AHS ke bayan mein koi Taweel wa Tahweel kare ga Mahdi AHS ke Bayan ke mukhalif qaraar paye ga. Aor Sharah-e-Aqeeda-e-Musamma ba Risala-e-Faraez ke aakhi ki ibarat yeh hai:-

پس ہر مصدق را ایمان آوردن و اعتقاد داشتن و عمل کردن براں و از تاویل و تحویل آں دور بودن فرض است زیرا که برصحتِ ایں احکام اجماعِ صحابه کرام شده است۔۔۔الخ

Translation:- Pas har Musaddiq-e-Mahdi AHS ko is par Iman lana, Aeteqad rakhna aor Amal karna chahiye aor is ki Taweel wa Tahweel se baaz rahna Farz hai kuin ke in Ahkaam ki Sahet par Sahaba-e-Kiram RZ ka Ijma' huwa hai. Is se zahir hai ke Imtena'-e-Taweel wa Tahweel ka Hukm Bayan, Aqeeda-e-Sharifa mein bayan kiye huwe Ahkaam se mutaliq hai. Mutlaqan Taweel Haram wa Kufr hona is Ibarat se " Mustaf-ad" kahan hai?!!! Albatta dosre maqamaat par "Insaf Nama" wa Naqliyaat-e-Abdur-Rasheed RZ waghaira kitabaun mein " Mana-e-Taweel" ka jo Hukm paya jata hai wo aam hai is ki Haqeeqat aage bayan hogi.

Is ke ilawa Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne Ibarat-e-Qurani mein ba'az jage taujeeh wa Taweel durust hone ka dawa jo kiya aor Ma-awwal waghaira ko paish jo kiya yeh bhi tamaam Ahle-Sunnat ka muttfiqa nahin

hai. Ma-awwal ki ta'reef Ulama-e-Ahle-Sunnat ne yeh bayan ki hai ke:-
المشترک اذا ترجح بعض معانیه بالراہی یسمیٰ ماولا

Translation:- Jab mushtarik ke ba'az mua'ni ko raey se tarjeeh di jati hai to us ko Ma-awwal kahte hai.

Allama Shamsi Marhoom ne likha hai ke:- Jab Ma-awwal ka husool mujtahid ki raey par mawqoof hai to us ko aqsaam-e-Nass se shumaar karna Tahammul ke qabl amr hai kuin ke is ma'ni ka husool bi-ainihi agar Khalis Nass ha to Mujtahid ki zaroorat nahin hai. jab is ma'ni ki tahseel mein mujtahid ki raey Illat waqye huwee hai to is ki nisbat Nass ki taraf baja nahin hai. (حاشیہ کحل الجواہر صفحہ 277 جلد اور مطبوعہ)

Is se zahir hai ke Ma-awwal raey par mawqoof hai aor ghair Ma'soom ki raey mein Khata ka ehtemaam hota hai isi liye Muhaqiqeen-e-Kiram ne is se aeraaz kiya hai. Is ke saboot mein bahut sare aqwaal wa Aara' maujood hain, Shaikh Mohiuddin Arabi RA ne farmaya ke:-

اعلم ان الخیر کله فی الایمان بما انزل الله و الشرکله فی التاویل فمن اول فقد جرح ایمانه و ان وافق العلم و ما کان ینبغی له ذالک فی الحیث کذبنی عبدی ولم یکن ینغبی له ذالک فلا بدان یسئال کل ماول مما اوله یوم القیامة (فتوحات باب 198)

Translation:- Wazeh ho ke jo kuch Allah ne nazil farmaya hai us par Iman rakhne mein poori bhalaee hai. aor poori Buraee Taweel karne mein hai. Pas jis ne Taweel ki, apne Iman ko majrooh kiya. Agar che ke is ki raey Muafiq hi waqe' ho. Aor is ko aisa na karna chahiye.

Yahi baat Hadees-e-Qudsi mein hai ke "Mere Bande ne mujhe Jhutlaya aor us ko aisa na karna chahiye tha. Yeh aisi baat hai ke jis ki wajhe har Taweel karne wale-se us ki Taweel ki nisbat Qayamat ke di zaroor baz purse hogi.

Is ke ilawa "Taweel" ka lafz istelah-an fil-haqeeqat "Muta-Sha-bihaat" se mutaliq wa muta'rif hai aor Muh-kam wa Muta-shabeh ke bare mein Ulama-e-Akabir-e-Ahle-Sunnat ki jo raey hai dar ki jati hai.

Mahakam ke ma'ni Loghat mein Mazboot aor istawar ke hain. Imam Fakhruddin Razi RA farmate hain:-

فالعرب یقول حاکمت و حکمت بمعنی ردت منعت۔ والحاکم یمنع الظالم عن الظلم و حکمة اللجام ھی التی تمنع الفرس عن الاضطراب و فی حدیث الحنفی احکم الیتیم کما تحکم و لدک ای امنعه عن الفساد وقالجریر احکموا سفھا وکم ای امنعوھم۔ وسمیت الحکمة حکمة لا تھا تمنع عمالا ینبغی (تفسیرِ کبیر جلد 2 صفحه 295 مطبوعه مصر)

Translation:- Chod-ne aor rokne ke ma'naun mein Arab kahta hai ke "Hakmat, Hakamat, Ahkamat" aor Hakim Zalim ko rokta hai aor Hikmat aisi llagaam hai jo ghode ko shararat se rokti hai aor Hadi-e-Nakh'yi mein hai ke roko Yateem ko Buraee se jaisa ke tum apne bachaun ko rokte ho. (Mulaheza ho, "Hukm, Tahakkum" ka iste'mal rokne ke ma'naun mein huwa hai) aor Jareer ne kaha hai ke tum apni Na-dani se bacho aor Hikmat ko Hikmat is liye kahte hain ke woh Ghair zaroori cheezaun se rokti hai.

Aor Muta-shabeh ke mutaliq yeh likha hai:-

واماالمتشابه فھوا ان یکون احد الشیئین متشابھاة لاخریجیث یعجزالذھن عن التمیز۔ قال اللہ تعالیٰ فی وصف اثمار الجنة واتوابھا متشابھا ای متفقق المنظر مختلف الطعوم ویقال اشتبه علی الامران اذالم یضرق بینھما و قال احلال بین الحرام بین و بینھما امور متشابھات و فی روایة اخری مشتبھت و یجتمل ان یقال انه الذی ہا یعرف ان الحق ثبوته او عدمه و کا ن الحکمبثبوته مساویا للحکم بعد مه فی لعقل والذھن و متشابھا له و غیر ممیزاحد ھما عن الاٰخر بمزید رجحان فلا جرم سمی غیر المعلوم بانه متشابه (تفسیر کبیر جلد 2 صفحه 595)

Translation:- Aor laikin Muta-sha-bih woh hai ke aik shaye dosri shaye se is tarha Muta-Sha-bih ho ke zahn us ke Tameez karne se A'ajiz ho. Allahu Ta'aala ne Jannat ke Phalaun ki Ta'reef mein farmaya hai

"وَأُتُوْابِهِ مُتَشَابِهَاً۔۔۔الخ(سورة ابقره۔25)" **ya'ni is ke Muta-Sha-bih aise phal diye jaeinge jo dekhne mein aik maloom hon aor Zayeqe mukhtalif hon. Mujh par yeh amr Mushtabeh hai, us waqt kaha jata hai jab ke un dono mein**

koi farq maloom na ho. Hazrat Muhammad SAWS ne farmaya; Halal aor Haram dono wazeh hain is dono ke darmiyan Muta-Sha-bih Omoor hain. Aor aik Riwayat mein hai ke Mushtabeh Omoor hain yeh bhi ahtemaal hai ke Mushtabeh woh hai jis ke saboot aor Adam-e-Saboot ka hukm dono barabar wa Mushtabeh ho aor kisi wajhe Tarjeeh ke baghair aik dosre se ghair mumai-iz hon. Isi liye ghair maloom ko Mushtabeh kahte hain.

Muh-kam aor Muta-shabeh ki is laghwi aor Istelahi Tahqeeq se ma'loom huwa ke Muh-kam saf wa baiyyan Amr ya Nahi hota hai aor Muta-shabeh aisa nahin hota. Qur'aan-e-Majeed mein Muh-kam aor Muta-shabeh dono tarha ki Aayaat hain. Chunache Allahu Ta'aala farmata hai:-

هُوَالَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿7﴾ (سورۃ اٰل عمران)

Translation:- Who Allah jis ne tum par Kitab nazil ki. Is kitab mein jo Aayaat Muh-kam hain wahi asal Kitab hain. Pas jin logaun ke quloob mein kaji hoti hai wahi in Aayaat ki taraf Rujoo hote hain jo Muta-shabeh hain. Aor un mein Fitna wa Taweel ki talash mein lage rahte hain halanke un Aayaat-e-Muta-shabeh ki Taweel ba-juz Allah aor Rasikheen-fil-Ilm ke koi nahin janta aor Rasikheen-fil-Ilm wahi log hain jo kahte hain ke jo kuch Allah ki taraf se hai hum is par Iman laye.

Is Aayay-e-Kareema se zahir hai ke Qur'aan-e-Majeed Aayaat-e- Muh-kam-aat aor Muta-shabeh-aat dono hain laikin Aayaat-e-Muta-shabeh-aat ki Taweel karne ki koshish mein na rahna chahiye kuin ke in ki Taweel ba-juz Khuda-e-Ta'aala aor un logaun ke jo "Rasikh-ul-Ilm hain koi nahin janta. Is liey Muta-shabeh ka Ilm Allah par chod dena chahiey agarche ke Aayat-e-Mazkoorah ka Mazmoon bahut saf hai laikin mazeed ma'lumaat ke liey Mufassireen wa Muhaddiseen ki jo raey hai woh bhi bayan ki jati hai.

Imam Fakhruddin Razi RA is Aayat ki Tafseer mein farmate hain.

فبین اللہ تعالیٰ بھذہ الآیۃ ان القرآن مشتمل علی محکم و علی متشابہ والتمسک بالمتشابہات غیر جایز (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ594)

Translation:- Allahu Ta'aala ne is Aayat se wazeh kardiya hai ke Qur'aan-e-Kareem Muh-kam wa Muta-shabeh Aayaat par musta'mil hai aor Aayat-e-Muta-shabeh-aat se Masael akhaz karna Jaez nahin hai.

Ba'az logaun ne Aayaat-e-Muta-shabeh-aat se Istedlaal karne ki jo suratein nika-li hain Imam Fakharuddin Razi RA un ki tardeed karte huwe farmate hain.

وکل ھٰذا(ای صور استدلال امتشابہات) لا یقید الاالظن الضعیف و التعدیل علیٰ مثل ھٰذا الدلایل فی مسایل القطعیۃ محال فلھذا التحقیق المتین مذھبنا ان بعد اقامۃ الدلالۃ القطعیۃ علی ان حمل اللفظ علیٰ الظاھر محال ۔ لا یجوز الحوض فی تعین التاویل فلھذا منتھی ما حصللناہ فی ھٰذالباب واللہ ولی الھدایۃ والرشاد۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ597)

Translation:- Aor yeh sab (Muta-shabeh-aat par Istedlaal karne ki suratein) Siwaye Zinn-e-Zaeef ke koi faedah nahin deti hain aor is qism ke dalayal ko Masaele-e-Qatae 'ya ki taraf phair na muhaal hai. Az roo-e-Tahqeeq-e-Mateen Hamara Mazhab yeh hai ke is baat par Dalayal-e-Qatae 'ya qaem karne ke ba'ad ke lafz ka zahir par mahmool kar na muhaal hai. Taweel ke muayyan karne mein ghaur wa Khaus karna Jaez nahin hai. Pas hamari tahqeeq ka nateejah is Baab mein yahi hai aor Allahu Ta'aala hi Sahib-e-Hidayat wa Irshaad hai.

Mulaheza ho ke Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ka Taweel durust hone ka dawa kis had tak durust hai!!!!

Allama Jalaluddin ne is baab mein chand Ahadees bhi jama' ki hain jin mein se yahan chand naql ki jati hain.

اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقول لا اخاف علی اُمتی الا ثلاث خلال۔ ان یکثر لھم المال فیتحا سدوافیہ و ا ان یفتح لھم الکتاب فیاخذہ المؤمن یبتغیٰ تاویلہ و ما یعلم تاویلہ الااللہ (اتفان جلد 2 صفحہ 4)

Translation:- Tabraani ne Kabeer Abu Malik Asha'ri se Riwayat ki hai ke unhuin ne Aan-Hazrat SAWS ko farmate huwe suna ke Aap SAWS ne farmaya meri Ummat se mutalliq mujhe kisi baat ka dar nahin hai agar hai to teen Omoor ka. Woh yeh ke un ka maal bahut ziyada ho jaye ga aor aapas mein Rashk wa Hasad aor qatl wa Gharat kar ne lagein ge aor Qur'aan khola jaye ga aor Mo'min is ki Taweel ki koshish karne lage ga. Ha lan ke is ki Taweel ba-juz Khuda ke koi nahin janta.

اخرج الشیخان وغیرہ ما عن عائشۃؓ قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ھٰذا الاٰیۃ ھوالذی انزل علیک الکتاب الیٰ قولہ اولی الالباب قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فاذا رءیت الذین یتعبون ما تشابہ منہ فاولٰئک الذین سمی اللہ فاحذرھم۔ (اتفاق جلد 2، ص 4

Translation:- Shaykh-ain RA (Bukhari wa Muslim) aor un ke siwa dosraun ne bhi Bibi Ayesha Razi Allahu Anha se Riwayat ki Hazrat Rasoolullah SAWS ne is Aayat; هُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ ko اُوْلُی الْاَلْبَابُ **tak padha, Bibi Ayesha RZ kahti hain ke Rasoolullah SAWS ne farmaya jab tum un logaun ko dekho jo Aayaat-e-Muta-shabeh-aat ki Taweel ki koshish mein lage rahte hain to samajh lo ke woh hi log hain jin ki nisbat Allahu Ta'aala ne "فاحذرھم" farmaya hai. Ya'ni tum aise logaun se bachte raho.**

اخرج ابن مردویہ من حدیث عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال ان القراٰن لم ینزل لیکذب بعضہ بعضًا فما عرفتم منہ فاعملوا بہ وماتشابہ فآمنوا بہ۔ فھٰذا الاحادیث والاٰثار تدل علیٰ ان المتشابہ مما لا یعلمہ الا اللہ وان الخوض فیہ مذموم۔

(اتقان جلد و صفحہ 4) **Translation:- Ibn Marviah Umro bin Shoeb se unhuin ne apne baap se aor unhuin ne apne dada se aor unhuin ne Hazrat Rasoolullah SAWS se riwayat ki hai ke Aap SAWS ne farmaya ke " Qur'aan is liye nahin Nazil huwa hai ke us ki ba'az Aayatein ba'az dosri Aayataun ko jhutlatein. Ya'ni aik dosre ki mukhalif hon pas jin Aayaat ko tum ne achchi tarha samajh liya hai un par amal karo aor jo Muta-shabeh hain un par Iman rakho. Pas yeh tamaam Ahaadees wa Aasaar is baat par**

dalalat karte hain ke Muta-shabeh ko ba-juz Allahu Ta'aala ke koi nahin janta aor is mein Ghaor wa Khaus karna buri baat hai.

Isi qism ki aor bahut sari Ahaadees naql karne ke ba'ad Jalaluddin Sewti RA ne likha hai ke pas Ahadees wa Aasaar is baat par dalalat karte hain ke Muta-shabeh ko ba-juz Allahu Ta'aala ke koi nahin janta. Aor in mein Ghaor wa Khaus karna buri baat hai.

Mufassireen wa Muhaddiseen ki is tauzih se yeh amr Mutahaqiq hai ke Qur'aan-e-Kareem mein "Muh-kam" aor Muta-shabeh" dono qism ki Aayaat hai laikin Muta-shabeh Aayaat par sir Iman rakhna chahiye ke Yeh Allahu Ta'aala ki taraf se hain. Taweel ki koshish jaez nahin hai. Laikin Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavi yeh kahte hain ke Taweel durust hai. Fuqaha ka Maslak bhi in ka muaed nahin hai. chunache Osool-e-Fiqha mein Muta-shabeh ki ta'reef in alfaaz mein ki gaee hai.

واما المتشابه فهو مما انقطع رجاءالمراد منه و حكمه اعتقاد الحقية قبل الاصابة (نورالانوار)

Translation:- Muta-shabeh us kalam ka naam hai jis ki muarifat Murad ki ummeed munqate' ho gaee ho aor us ka Hukm yeh hai ke us ki Murad maloom hone ke pahle hi us ki Haqeeqat par yaqeen rakhe.

Balke Ba'az Fuqaha to Rasikheen ke muta'liq bhi ikhtelaaf karte hain ke us ko bhi Muta-shabeh ki murad nahin maloom hoti. Chunach Allahu Ta'aala ke farman;

وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ لا كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج"۔ الخ (سورۃ اٰل عمرٰان-7)

Ke muta'liq Hanafiyah kahte hain ke "وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ" ka jumlah khatam ho chuka.

"وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ لا كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج" dosra jumlah hai. Is aetebar se Mua'ni yeh huew ke Muta-shabeh ki Taweel ba-juz khud ke koi nahin janta aor jo log Rasikh-Fil-Ilm hain woh kahte hain ke hum is par Iman rakhte hain ke sab hamare Parwardigaar ki taraf se hai.

Is tarkeeb se natijah yeh nikla ke Muta-shabeh ki Taweel Rasikheen bhi nahin jante aor Hazrat Imam Shafaee RA aor Aam-e-Mutezila kahte hain ke:- " وَالرَّاسِخُوْنَ " ka ataf "وَمَايَعْلَمُ تَاْوِيْلَهُ اِلَّااللّٰه" par hai. Aisi surat mein Rasikheen-Fil-Ilm bhi Taweel janne wale hote hain. aor " يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا " jumla hai. "War-Rasikh-oon-Fil-Ilm" ke koi nahin janta jo kahte hain ke hum is par Iman laye aor sab Allahu Ta'aala ki taraf se hai. Is tarkeeb se nateejah yeh nikal-ta hai ke Allahu Ta'aala aor woh log jo Rasikh-Fil-Ilm hain Muta-shabeh ki Taweel jante hain. Is Ikhtelaf ki tatbeeq "Sahib-e-Noo-rul-Anwaar" ne is tarha bayan ki hai ke " Jo log yeh kahte hain ke Rasikheen Muta-shabeh ki Taweel jante hain is se yeh murad hai ke woh Zinni Taweel jante hain. Aor jo log yeh kahte hain ke Rasikheen Taweel nahin jante is ka matlab yeh hai ke who aisi qataee Taweel nahin jante jo wajibul-aeteqaad ho."

Gharz Mufassireen wa Muhaddiseen wa Foqaha ke jo shawahid hum ne paish kiye hain un se zahir hai ke Taweel na-jaez hai aor khud Qur'aan-e-Majeed mein Taweel karne walaun ki taraf quloob ki kaji aor fitnaun ki talash mansoob ki gayee hai. Lehaza Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne "Qur'aani Ibarataun mein Taweel durust hone ka jo dawa kiya tamaam Ahle-Sunnat ka muttafiq-a nahin hai."

Jis Tarha Qur'aan-e-Majeed mein Aayaat-e-Mohkimaat wa Muta-shabeh-aat hain usi tarha Ahaadees-e-Sharifa mein bhi hain aor Ahaadees-e-Muta-shabeh-aat ka wahi Hukm hoga jo Aayaat-e-Muta-shabeh-aat ka hai. Aor yahi surat Naqliyaat-e-Muta-shabeh-aat ki bhi ho sakti hai. awr jis tarha Qur'aan-e-Kareem mein az-roo-e-mua'ni Muh-kam wa Muta-shabeh Aayaat hone ke bawajood, kul Qur'aan-e-Majeed ba-haisiyat-e-Qataee-us-sudoor "Muh-kam" hone ka Aqeedah rakhna lazim hai isi tarha Ahaadees-e-Sharifa wa Naqliyaat-e-Mubarika jin ki sanad sahih ho, az roo-e-mua'ni Muh-kam wa Muta-shabeh man-na lazim hoga kuin ke kul Aayaat-e-Kalamullah wa farameen-e-Khatimeen AHS ka qataee-us-sudoor hona Muh-kam hai. agarche ke az roo-e-dalalat, Muh-kam wa

Muta-shabeh waghaira aqsaam paee jaein, Qur'aan-e-Majeed mein Aayaat-e-Muta-shabeh-aat do qism ki hain. Ba'az Aayaat ke mua'ni mutlaqan samajh mein nahin aate Maslan Huroof-e-Muqatta'at. الم - حم - ن **waghairah Huroof se tarkeeb-e-lafz-i ka faedah hota hai muani ka nahin. Is liye in Huroof wa Muqatta'at se koi mua'ni fauran samjh mein nahin aa sakte…aor ba'az Aayaat ke mua'ni bar bina-e-Loghat wa muhawerah-e-zaban, samajh mein to aa sakte hain laikin un par amal wa aeteqaad mushkil hota hai kuin ke woh zahiri mua'ni dosri Aayaat-e-Mohkimaat ke muafiq nahin Paye jate. Jaise** يَدُاللہ **ka haath,** وَجِهُہِ اللہ **Allah ka munh,**

اَلرَّحمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی

Waghaira… Is qism ki Aayaat ko Aayaat-e-Sifaat kahte hain. Ahaadees wa Naqliyaat-e-Mubarika mein bhi dosri qism paee jati hai aor hamare pas Rasikh-e-Fil-Ilm se murad, ba lehaaz-e-fazilat wa Oloowiyat, alal-tarteeb Hazraat-e-Khatimain AHS aor un ke Sahaba wa Taba'yeen Rizwan-Allahu Anham Ajmaeen hain. Is liye in Hazraat se Taweel wa Tatbeeq ba sanad sahih marwi ho wajib-ut-tasleem hogi.

Yeh aisi baat hai ke jis par ikhtelaf ki koi wajh nahin ho sakti kuin ke Omoor-e-Muta-shabeh ki Taweel ka Ilm Rasikheen-Fil-Ilm ko hasil hona Aayat " وَمَایَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ " **se sabit hai. aor ba-haisiyat -e-Ma'soom-Anil-Khata, Khalifatullah se badh kar kawn "Rasikh-Fil-Ilm" ho sakta hai. Pas Taweel agar koi dosra jan sakta hai to woh Khalifatullah ki Zaath hai. Isi liye** "واما لتاویل فیاتیکم به الفارقلیط"1 **mein Taweel ko Hazrat Mahdi AHS ki baisat se muta'liq-a Paisheen Goee mein istema'l kiya gaya hai.**

گفته او گفته الله بود ☆☆ گرچه از حلقوم عبدالله بود (مولانا رومؒ)

☆☆☆☆☆

Curbs on Interpretation, Alteration

The author of Hadiya-e-Mahdavia has written under the head, Belief Nine/Aqeeda-e-Nahum, "Interpretation of the saying of Mahdi AHS is prohibited. It is written in Aqeeda-e-Shareefa that the person who Interprets/Taweel the sayings of Hazrat Imam Mahdi AHS will be deemed to be the opponent of the Bayan of the zaath of the Imam Mahdi AHS."

It is also written under Belief Sixteen/Aqeeda-e-Shanz-dahum, " Further, interpretation and elucidation is correct at certain places in the text of Qur'aan. Hence, ma-awwal, majaaz and kinaya are all various genres of the Qur'aan. But here among the Mahdavis interpretation and elucidation is totally taboo.

If we were to copy the entire text of the relevant section of the Hadiya-e-Mahdavia, we would be compelled to deal with a slew of issues that are not relevant to the subject we are discussing. However, this is not the occasion to do that. Hence, we will discuss the parables related only to the issue of the curbs on taweel and Tahweel /Interpretation and Alteration of meaning to refute the criticism of the Hadiya author. He has erred in comprehending the text of the Aqeeda-e-Sharifa. The relevant portion of the text of Aqeeda-e-Shareefa is as follows:

"O seekers of Truth who are the devotees of Imam Mahdi AHS! You should know that the Injunctions of Imam Mahdi AHS mentioned (in the foregoing pages) by this Banda/Servant of Allah (the author, Hazrat Syed Khundmir RZ) was constantly in the company of Hazrat Imam Syed Muhammad Mahdi-al-Mau'ood AHS from his first meeting to the last breath of Hazrat Mahdi AHS and he found no deviation in the observance of these Injunctions at any time. We all believe and have faith in them. Any explanation, elucidation or interpretation of these Injunctions would be against the teachings of Hazrat Mahdi AHS. And the explanation of Aqeeda-e-Sharifa, known as Risala-e-Faraiz, says:- "Hence, it is

Obligatory on every Believer/Musaddiq-e-Mahdi AHS to have faith and believe, and act accordingly, on this, and avoid Interpretation and Alteration of meaning thereof, because there is consensus of the Companions RZ of Hazrat Imam Mahdi AHS on the correctness of these Commandments."

Hadis-e-Qudsi1 also:

"My servant had belied Me and he should not have done it. This is a matter on which every person who misinterprets will necessarily be called to account on the Day of Resurrection."

This shows that the orders curbing the Interpretation and Alteration (of the meaning) are related to the orders in the Aqeeda-e-Shareefa. Where is the Command of absolute Prohibition/Haram-wa-Kufr in this text? However, the Command of curbs on Interpretation and Alteration of the meaning found in the books, Insaf Nama, Naqliyaat-e-Miyan Abdur Rashid RZ and others, is of a general nature and we will deal with it later. Besides this, the Hadiya author has claimed that Taujeeh and Taweel/ explanation and elucidation in the Quranic texts is correct and presented Ma-awwal etcetera. There is no consensus of the Ahl-e-Sunnat on this issue. The ulama of the Ahl-e-Sunnat have defined Ma-awwal as "when parts of the common meaning are prioritized over the opinion, it is called Ma-awwal." Allama Shamsi RA has written: "When the arriving at Ma-awwal depends on the opinion of the mujtahid /religious director, then it is an issue over which one should hesitate to treat it as a kind of Nass-e-Qurani, because if the arriving at this meaning is exactly as the Nass-e-Qurani, there is no need to give preference to the opinion of the mujtahid. When arriving at this meaning the mujtahid's opinion becomes wrong, associating it with the Nass-e-Qurani is not correct.

This shows that Ma-awwal depends on opinion, and the opinion of a Non-Innocent/Ghair-Ma'soom is liable to be wrong. It is for this reason that the

respected researchers/Muhaqqiqeen have avoided it. There are a number of sayings and opinions to prove this:-

Sheikh Mohiyuddin ibn Arabi RA has said: "Be it known that there is perfect good in reposing faith in whatever Allah has revealed and perfect harm is in Misinterpreting/Taweel it. He, who resorted to Taweel, has harmed his Faith/Iman, even if his opinion is in consonance/Muafiq. He should not do such a thing.

Besides this, the word Taweel is related to Mutashabehaat/Metaphors and the opinions of the eminent ulama in regard to Muh-kam and Mutashabehaat is given below: Muh-kam means strong and steady. Imam Fakhruddin Razi RA says: "To express the meaning of leaving and stopping an Arab used the words "Hakmat, Hakamat, and Ahkamat" and he stops a cruel ruler. And Hakamat is a bridle that prevents a horse in its mischief. And in Hadis-an-nakh'yi, it is said, "Stop an orphan from evil as you stop your children"- (It may be noted that Ahkam and Tahakkum is used to express stopping.) And Jareer has said, "Avoid your ignorance or foolishness' and they call Hikmat as Hikmat because it stops you from unnecessary things." And Muta- shabeh is where one thing is so closely similar to the other that the mind cannot differentiate between the two. Allah has said in praise of the fruits of the Paradise, "Wa'utuu-bihi Mutashabehaat…(This is that very thing we were fed before." You will be given such fruits, which will appear to be the same but in taste they would be different. When it is said that this matter is Mushtabeh on me, it means that there appears no difference between two things. The difference between Halal /permitted and Haram/Prohibited are obviously clear, but between the two there are other things that appear to be the similar Muta-shabeh. In one parable, it is said that there are Mushtabeh matters. There is also a supposition that Muta-shabeh is that thing in which it is not known for certain whether there is proof of something or not.

Mind and intellect, both the things are equal and similar Muta shabeh and without any reason for priority one cannot be identified from the other. It

is for this reason that things, which are not known are called Muta-shabeh." After ascertaining the literal and technical meaning of Muh-kam and Muta-shabeh, it is known that Muh-kam is a clear-cut command or interdiction, but Muta-shabeh is not like this. The Qur'aan consists both Muh-kam and Muta-shabeh Verses. Allah says: "He it is Who hath revealed unto thee (Muhammad SAWS) the Scripture wherein are clear revelations "They are the substance of the Book" and others (which are) allegorical. But those in whose hearts is doubt pursue, forsooth, that which is allegorical seeking (to cause) dissension by seeking to explain it. None knows its explanation save Allah. And those who are of sound instruction say: We believe therein; the whole is from our Lord; but only men of understanding really heed."

This Verse shows that there are both the Muh-ka-maat and Muta-shabeh-aat in Qur'aan, but one should not constantly remain in changing the meaning Taweel of the Muta-shabeh Verses, because none other than Allah Most High and those people who are straight forward in knowledge/ Rasikh-fil-ilm know the Taweel of those Verses. One should, therefore, leave the knowledge of Muta-shabeh aat to Allah. Even though the meaning of this Verse is very clear, we would reproduce the opinions of the commentators and experts on Traditions of Prophet Muhammad SAWS. In the exegesis of this Verse Imam Fakhruddin Razi RA writes: "In this Verse Allah Most High has explained that the Qur'aan consists of both Muh-kam and Muta-shabeh Verses and extracting Issues/Masael is not Lawful/Jaiz."

Tafsir-e-Kabeer, Volume 2, page 595.

This Verse shows that there are both the Muh-kam-aat and Muta-shabeh aat in Qur'aan, but one should not constantly remain in changing the meaning/Taweel of the Muta-shabeh Verses, because none other than Allah Most High and those people who are straight forward in knowledge/Rasikh-fil-Ilm know the Taweel of those Verses. One should, therefore, leave the knowledge of Muta-shabeh-aat to Allah. Even though

the meaning of this Verse is very clear, we would reproduce the opinions of the commentators and experts on Traditions of Prophet Muhammad SAWS. In the exegesis of this Verse Imam Fakhruddin Razi RA writes: "In this Verse Allah Most High has explained that the Qur'aan consists of both Muh-kam and Muta-shabeh Verses and extracting issues/Masael is not lawful/jaiz."

Tafsir-e-Kabeer, Volume 2, page 595. 2 Qur'aan, S. 3: 7 MMP. 3 Tafsir-e-Kabeer, Volume 2, page 594.

Allama Jalaluddin Sewti RA says: "Verily, this Verse criticizes those who like the Muta-shabeh Verses. It also argues that doing this is turning away from the Truth/Haq to falsehood/Batil trying to find chances of perfidy. It also praises people who have left the knowledge of the Muta-shabeh Verses to Allah and unhesitatingly accepted them. Allah Most High has praised these people in the same manner as He has praised those who repose Faith/Iman on the Unknown/Ghaib."

Some people have argued on the basis of the Muta-shabeh Verses and extracted some issues. Contradicting them, Imam Fakhruddin Razi RA has this to say: "And all these issues extracted by arguing on the basis of Muta-shabeh-aat do not give any benefit other than a weak and wrong assumption and turn them into conclusive issues. And on the basis of research, the creed/mazhab of the researchers/Muhaqqiqeen is that after establishing conclusive arguments on this point, it is impossible to apply them to the manifestation of the word. It is not lawful to ponder over determining the Taweel. Hence, the result of our research on this point is that Allah Most High alone is the Lord of Guidance/Hidayat and Command/Irshad.

Some people have argued on the basis of the Muta-shabeh Verses and extracted some issues. Contradicting them, Imam Fakhruddin Razi RA has this to say: "And all these the issues extracted by arguing on the basis of Muta-shabeh-aat do not give any benefit other than a weak and wrong

assumption and turn them into conclusive issues. And on the basis of research, the Creed/Mazhab of the Researchers/Muhaqqiqeen is that after establishing conclusive arguments on this point, it is impossible to apply them to the manifestation of the word. It is not lawful to ponder over determining the Taweel. Hence, the result of our research on this point is that Allah Most High alone is the Lord of Guidance/Hidayat and Command/Irshad.

The readers have seen the dubiousness of the claim of the author of Hadiya-e-Mahdavia that Taweel is lawful and correct.

Allama Jalaluddin Sewti RA has collected a number of Traditions of Prophet Muhammad SAWS on this subject. Some of them are as follows:-

In his book, Tafseer-e-Kabeer, Tabraani quotes Abu Malik Ash'ari as saying that he heard Prophet Muhammad SAWS saying, "I have no fear for my ummah on anything except three matters, namely, they will acquire lots of Wealth, they will indulge in Jealousy, Murder and Destruction and when they open the Qur'aan, they would try to start altering its meaning/Taweel, although its Taweel is known to none other than Allah."

Itteqan, Volume 2, page 3. 2 Tafseer-e-Kabeer, Volume 2, page 597.

The Shaikhain/Imam Bukhari RA and Imam Muslim RA and others have quoted Bibi Ayesha RZ as saying that Prophet Muhammad SAWS recited the Quranic Verse; هُوَالَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ Bibi Ayesha RZ says that Prophet Muhammad SAWS said, "When you see those people who are engaged in trying to Alter/Taweel the meaning of the Muta-shabeh Verses from Qur'aan, understand that these are the same people about whom Allah Most High has said, "Beware of them…"

In other words, protect yourself from such people. Ibn Marviah has reported from Umar bin Shoeb, who has reported from his father, who has reported from his grandfather that he had heard Prophet Muhammad SAWS as saying, "Quran has not been revealed for some of its Verses to

contradict some other Verses; in other words, some of them might be against some other verses. Hence, work according to the Verses, which you have understood well. And repose faith in Verses, which are Muta-shabeh-aat." All these Traditions prove that none other than Allah Most High knows the meanings of the Muta-shabeh-aat and pondering over them is evil. Jalaluddin Sewti RA has quoted a large number of similar Traditions and then said that all these Traditions proved that none other than the text of this Verse in translation is, "He it is Who hath revealed unto thee (Muhammad SAWS) the Scripture wherein are clear revelations, "They are the substance of the Book and others which are Allegorical. But those in whose hearts is doubt pursue, forsooth, that which is Allegorical seeking to cause dissension by seeking to explain it. None knoweth its explanation save Allah. And those who are of sound instruction say: We believe therein; the whole is from our Lord; but only men of understanding really heed."

Allah Most High knows the Muta-shabeh-aat and that thinking over them is an evil. From these explanations of the commentators of Qur'aan and the experts in the science of the Traditions of Prophet Muhammad SAWS shows that Qur'aan consists of both Muh-kam-aat and Muta-shabeh-aat. But one has only to repose Faith/Iman on the Muta-shabeh-aat that these Verses are from Allah Most High.

An effort to alter the meanings of the Muta-shabeh-aat is not lawful. But the author of Hadiya says that Taweel/interpreting and altering the meanings is right and proper. The Maslak/way of thinking of the Fuqaha/The Alogians, experts in Fiqh or Islamic Jurisprudence too does not support the contention of the author of the Hadiya-e-Mahdavia. The definition of the Muta-shabeh-aat in the principles of Fiqha is as under: "Muta-shabeh is that kind of statement the hope of the knowledge Ma'rifat of which is extinct. The rule/hukm is that one should repose Faith/Iman on its reality even before its Purport/Murad is known." But some of the Fuqaha disagree with the contention of the associates of the

Rasikheen that even they (the Rasikheen or those of sound instruction) did not know the purport of the Muta-shabeh-aat. Allah Most High says: "None knoweth its explanation save Allah. And those who are of sound instruction say: We believe therein; the whole is from our Lord." About this Verse, the Hanafiah say that the sentence ends at the close of the Verse, "None knoweth its explanation save Allah." And the next sentence is, "And those who are of sound instruction." As such, the meaning of the verse would be that none other than Allah knows the Taweel of the Muta-shabeh, and those who are Rasikh-Fil-Ilm/those of sound instruction say; "We repose faith in them/the Muta-shabeh-aat Verses that they are from our Lord."

From this construction of the sentence, the meaning would be that even the Rasikh-Fil-Ilm did not know the Taweel of the Muta-shabeh-aat. However, the followers of Imam Shafaee RA and the common Mu'tazila say that "War-Rasikh-Oona" is connective to the "Wa maa yaa-lamu taweel-hun-illallah." Under this construction of the sentence, even the Rasikh-Fil-Ilm are those who also know the Taweel. Under this dispensation, the phrase, "Yaqooloona Aamanna bihii Kul-loom-min Indi Rab-binaa," will have to be accepted as the attribute of Rasikh-oon-Fil-Ilm. As such the meaning of the Verse would be that none other than Allah and those Rasikh-oon who say that we have reposed Faith/Iman and that all is from Allah, know the Taweel of the Muta-shabeh-aat. As such, the meaning would be that Allah Most High and those people who are Rasikh-Fil-Ilm know the Taweel of the Muta-shabeh-aat. The author of Nur-al-Anwaar reconciles the two differing opinions in this way: The people who hold that the Rasikheen know the taweel of the Mutashabehaat mean that they know the presumptive or hypothetical meaning, while those who say that the Rasikheen do not know the taweel mean that they do not know the taweel, which is conclusive and believable [wajib-al-aiteqaad]. In short, the evidence of the fuqaha and muhaddisin [theologians, experts in Fiqh, i.e., Islamic Jurisprudence and the experts in Prophet Muhammad SAWS's

Traditions we have presented, shows that taweel is unlawful and in Qur'aan itself those who resort to taweel have been charged with perversion of hearts and seeking perfidy. Hence, the claim of the author of Hadiya-e-Mahdavia about taweel being allowed in the Quranic texts is not the consensus of all the Ahl-e-Sunnat. As there are Verses of muh-kam-aat and Mutashabehaat in Qur'aan, so also there are in the Ahadees/Traditions of Prophet Muhammad SAWS and the same rule about the Mutashabehaat applies here also for Naqliyaat.

It means: "No one knows the reality about them except Allah

It means: "They say, We believe therein; all is from our Allah/Lord.

And in his capacity as error-free/masoom-anil-khata, who can be more authoritative Rasikh-fil-ilm than the Caliph of Allah/Khalifatullah? Hence, if anybody knows the taweel, it is the zath of the Khalifatullah….

And since Prophet Muhammad SAWS has decreed the following/ Ittiba' of the best of the ages/Khair-ul-Quroon as sunnat, the Khair-ul-Quroon/the Companions, their followers and the subsequent generations of pious people can be deemed to be among the Rasikheen-Fil-Ilm, because they are protected from error. As such, the Taweel of such people too would appropriately be acceptable. But the ordinary Ulama and Mo'mineen do not come under the category of these Rasikheen, because by virtue of the company and proximity the Companions can acquire knowledge from the Khalifatullah, and the companions and their followers can acquire knowledge from the Companions. These people acquire their knowledge from Allah through the Khalifatullah. Hence their following/Ittiba' is deemed to be the Ittiba'-e-Sunnat. Earlier, we have quoted the sayings of the Fuqaha that the knowledge of the Rasikheen-Fil-Ilm know the Zinni Taweel /Interpretation based on their thinking should be deemed to relate to the ordinary and common.

Dealing with this subject, Hazrat Maulana Syed Nusrat RA has made the following observations: Among us Mahdavis also, there are two schools of

thought on the question of Taweel. One is the school of thought of the forefathers/Salf, who do not resort to Taweel but repose faith on the essence of the Commandment, and leave the meaning, its purport or its concomitant circumstances and details to the speaker Mutakallim, because the ignorance of the details do not adversely affect our beliefs. Hazrat Miyan Abdul Malik Sujawandi Mahdavi RA has this to say in his book, Siraj-al-Absar: "In respect of Muta-shabeh-aat, our creed is that of our forefathers. We believe in it and do not discuss its circumstances/Kaifiyaat." The second is the creed of the people of a later age/Muta'khireen, who think Taweel is lawful if needed. As if the creed of the forefathers is accepted and delegated/ Tasleem-o-Tafweez and that Taweel is closer to mistake and farther from the Perfect Faith/Kamal-e-Iman. This is so because Allah Most High has Commanded us to repose Faith on His Book, and not on the meaning that we assume of the Scripture on the basis of our Taweel. (Kohlul-Jawaher dar Radd-e-Hadiya-e-Mahdavia) Some debates have taken place among the latter day Mahdavis on the question of Muh-kam-aat and Mutashabehaat. If these debates were studied deeply, it would emerge that the real subject of the discussion is not on the Taweel of the Mutashabehaat and that this debate was initiated because of a saying of Imam Mahdi AHS that there was no Faith/Iman without Tark-e-Duniya/Giving up the world. Since this saying has a bearing on every Mahdavi and he would have a heart-felt relationship with it, it was very necessary that this matter be sorted out. Hence, the debate has come about; although there was no compulsion to include it among the Mutashabehaat for the purpose of the debate, because any Parable/Naql would come in the category of the Mutashabehaat only if there are Muqatta'at/Individual letters like Alif Lam Meem etc. or they are like the Aayaat-e-Sifaat.

(Kohl-al-Jawahir, Volume 1, Part 1, by Hazrat Maulana Syed Nusrat RA, Hyderabad, 1949 AD/1369 AH.)

This has been explained earlier. In the Traditions of Prophet Muhammad SAWS and the Parables of Hazrat Mahdi AHS, only the second alternative occurs. For instance, Hazrat Mahdi AHS has said, "He who becomes God sees God." Again he said, "Khuda will not be seen unless the flesh, the skin and the bones of the servant/banda become Khuda." He also said, "This servant/banda sees a new Khuda every day." These and similar other parables can be included into the category of Mutashabehaat. But the special character of the parable, "There is no Faith/Iman without Tark-e-Duniya/Giving up the world" is not like this. Even if this is included in the category of Mutashabehaat, for the sake of argument, then, from this point of view too, it is necessary to know in what way Hazrat Mahdi has guided his followers on the question of Mutashabehaat. A study of the Parables/ Naqliyaat reveals that Hazrat Mahdi AHS has explained some of the Muta-shabeh Verses in such a way that there was no need for Taweel. For instance, while explaining the Quranic Verse, "Yadullahi fawqa-Aydi-him/ يد الله فوق ايدهم, **Hazrat Mahdi AHS said, "God's hand is on your hand." The companions said, "The Commentators have interpreted it as the hand of Power/qudrat." Hazrat Mahdi AHS said, "What have the Commentators comprehended? Allah Most High says, "Not like Him is aught, and He is the Hearer, the Seer/Baseer. From this point of view, the hand of Allah Most High is there, but it is not like that of anybody." Similarly, when one ponders over the saying of ." Hazrat Mahdi AHS, "There is no Faith/Iman without the giving up of the world," one would find that the word, Iman, needs some explanation. And it is not so difficult, because the be-all and end-all of all the explanations about the Iman is the zaath Nature or Essence of Allah. It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS has said that Iman is the zaath of Khuda. In the light of this, the meaning of the saying, "There is no Faith it means, without giving up the world," "The hand of God rests on their hands adds: "He is the Unique, the Absolute, the Incomparable…" becomes clear that without giving up the world, the achieving of the Vision of Allah is impossible. And in the explications about the giving up of the world Tark-e-Duniya, we have dealt with it.**

This explication is such that very clear sayings of Hazrat Mahdi AHS support it. And there can be no room for any further controversy over it.

Some people raise the question of perfect and imperfect Iman. But even in this, there can be no relationship of the nature of the mushabeh because there is no conformity to the definition of the Aayaat-e-Sifat, but it can be treated as a kind of Mujmil/Abridgement. This is so because if two meanings are attributed to the saying of Hazrat Mahdi AHS, i.e.,

(1) Without giving up the world there is no Perfect/Kamil Iman, or that it is Imperfect/Naqis and

(2) Without giving up the world there is no Absolute/Mutlaq Iman or the essence of Faith; in other words, it turns out to be, he is a Kafir. As such, two aspects emerge from the saying and this is an instance of the Mujmil. The definition of Mujmil is that it creates a doubt about the reasons, with reference to the meaning of the saying. And for some reason, it cannot be particularized unless it is proved by another saying of the Speaker/Mutakallim himself to elucidate it. In the Principles of Fiqha/Islamic Jurisprudence, it is said that Mujmil is that in which there is a doubt about some reasons and its state/kaifiyat is that you cannot particularize it unless there is another saying of the Speaker /Mutakallim to explain it. As such we can particularize the meaning of the saying of Hazrat Mahdi AHS between the phrase Iman-e-Kamil neest/there is no Perfect Faith and Iman-e-Mutlaq neest/there is no absolute Faith with the help of other sayings of Hazrat Mahdi AHS, because some of the Verses and Parables are Mujmil, Khafi, Mushtarik etc. These can be conformed to other Verses and Parables. But this cannot be counted among the special character of the Taweel of the Muta-shabeh.

The Preceptor/Murshid and forefather of this Ahqar and a highly learned scholar, Hazrat Faqeer Syed Mahmood RA has written a tract, In which he has said, "The people who feel the need to explain the Parables of Hazrat Mahdi AHS should have used Tafseer, Tatbeeq or some other word instead

of Taweel. This would have been easy for everybody. There would have been no constraints.

This is so because the word, Taweel, is particularly used for the Mushabeh. And even Qur'aan is witness to and prevents the use of the term Taweel. Hence, it is better not to use the word, "Taweel" while explaining, elucidating, conforming and particularizing the common parables.

In short, the author of Hadiya-e-Mahdavia has, without taking into account the nature or peculiarity of the sayings of Hazrat Mahdi AHS, indiscriminately alleged that the Taweel of the sayings of Hazrat Mahdi AHS is Prohibited/Haram or Infidelity/Kufr. His intention is to prove and make people believe that although there are facilities to extract Commandments from the texts of Qur'aan by explaining them, such facilities are not available in respect of the sayings of Hazrat Mahdi AHS and that this principle is against the Ahl-e-Sunnat. Contrary to this, our short explications show that this allegation is the result of the author of Hadiya-e-Mahdavia, a lack of understanding of the texts of the Parables and his (the author's) perverted arguments.

The Mahdavia principles in respect of the Taweel and Tahweel/ Interpretation and Alteration are not against the Eminent/Scholars of the Ahl-e-Sunnat.

☆☆☆☆☆

مختصر تذکرہ

چند حضرات کا، اُن اسمائے گرامی میں سے جو نقلیاتِ مبارکہ میں آئے ہیں۔

1۔ حضرت بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدی رضی اللہ عنہٗ:-

صحابیؓ و فرزندِ حضرت مہدی علیہ السلام۔ تولد بمقام جونپور 867ھ ہجری وصال 4/رمضان 918ھ ہجری مدفن بمقام بھیلوٹ علاقہ گجرات۔ رادھن پور سے تین کوس۔ امامنا مہدی علیہ السلام نے بطورِ تحدی پیشگوئی فرمائی تھی کہ اپنے وصال کے بعد اپنا جسدِ اطہر و انور، لحدِ مبارک میں نہ پایا جائے گا اگر پایا جائے تو بندہ مہدیٔ موعود نہیں۔ حضرت سید محمودؓ نے لحدِ مبارک میں لفافہ کھولا تو خالی پایا۔ باہر آئے تو آپؓ میں امامنا علیہ السلام کی شباہت پائی جانے لگی۔ حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا یہ "ثانیِ مہدیؑ" ہیں۔ اُس وقت سے آپ کا لقب "ثانیِ مہدی" مشہور ہو گیا۔

2۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر، بدلۂ ذاتِ حاملِ بارِ امانت صدیقِ ولایت سید الشہداء رضی اللہ عنہٗ:-

داماد و صحابیؓ امامنا مہدیٔ موعود علیہ السلام۔ تولد 885ھ ہجری۔ شہادت 14/شوال بروز جمعہ 930ھ ہجری۔ شہادت کی مزید تفصیلات حصۂ توضیحات کے بیان "قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ مدفن بمقام سدراسن، چاپانیر علاقہ گجرات۔

3۔ حضرت بندگی میاں شاہ نظام وحدت آشام رضی اللہ عنہٗ:-

صحابیؓ امامنا مہدیٔ موعود علیہ السلام۔ تولد 871ھ ہجری وفات 8/ذی قعدہ 940ھ ہجری مدفن انودرہ "کڑی" سے تین کوس علاقۂ گجرات۔ آپؓ فاروقی ہیں۔ مملکتِ جائیس کے والی تھے۔ ترکِ دنیا کر کے حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت اختیار کی ہے۔

4۔ حضرت بندگی میاں شاہ نعمت مقراضِ بدعت شہید فی سبیل اللہ رضی اللہ عنہٗ:-

صحابیؓ امامنا مہدیٔ موعود علیہ السلام۔ تولد 874ھ ہجری۔ شہادت 22/ شعبان 935ھ ہجری مدفن بمقام لوگڈھ علاقۂ بمبئی کمپیٹ اسٹیشن سے (4) کوس پر سلسلۂ کوہِ سی ہنادری لوگڈھ نامی چوٹی کے دامن میں۔ یہ مقام مہاگاؤں کی واڑی مشہور ہے۔

5۔ حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہٗ:-

صحابیؓ امامنا مہدیٔ موعود علیہ السلام۔ عمرِ شریف (80) یا (84) وصال 2/ ذی قعدہ 944ھ ہجری مدفن بورکھیڑہ خاندیس، چالیس گاؤں جنگشن سے (13) میل اور آگے کے اسٹیشن "واگلی" سے (6) میل۔ چالیس گاؤں سے دھولیہ لائین کے پہلے اسٹیشن جمدھا سے (13) میل۔

6۔ اُم المومنین بی بی الہداتی رضی اللہ عنہا:-

حرمِ محترم حضرت امامنا مہدی علیہ السلام۔ وفات 3/ ذی قعدہ 891ھ ہجری عمرِ شریف (36) یا (37) سال۔

مدفن دامنِ کوہِ پاداگڈھ المشہور "ڈونگری" چاپانیر علاقۂ گجرات، ایک توڑے کی مسجد سے قریب سمتِ مشرق۔ تربت کا نشان نہیں ہے۔

7۔ اُم المومنین بی بی ملکان رضی اللہ عنہا:-

حرمِ محترم حضرت امامنا مہدی علیہ السلام و دخترِ حضرت بندگی میاں لاڑشہؓ صدیقی صحابیِ امامنا علیہ السلام۔ آپؓ ماہرِ نقلیات و معانیِ قرآن تھیں۔ وفات حضرت بندگی میاں شہاب الدین شہاب الحقؓ کے زمانۂ خلافت میں ہوئی۔ 9/ ربیع الاول بروایتے 9/ جمادی الاولیٰ۔ مدفن بھیلوٹ۔ ریاست رادھن پور۔

8۔ اُم المؤمنین بی بی بونجی رضی اللہ عنہا:-

حرمِ محترم حضرت امامنا مہدی علیہ السلام۔ آپؓ فاروقی ہیں۔ امامنا علیہ السلام سے عقدِ ثانی بمقام ٹھٹھ علاقۂ 908ھ ہجری میں ہوا۔ وفات 3/ ربیع الاول۔ مدفن احمد آباد۔ علاقۂ بمبئی۔

9۔بی بی ہدیۃ اللہ عرف ہدنجی بی بی رضی اللہ عنہا:۔

دخترِ امامنا مہدی علیہ السلام۔وفات 13 / ربیع الاول مدفن چچونڈ۔احمد نگر سے (13) میل۔یہ بہت بڑا حظیرہ ہے۔

10۔حضرت بندگی میاں ملک جیو رضی اللہ عنہٗ:۔

صحابیؓ مہدیٔ موعود علیہ السلام۔تاریخِ وفات 19 / محرم۔مدفن سلار چچونڈ۔احمد نگر۔

11۔حضرت بندگی میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہٗ:۔

صحابیؓ و خسر مہدی علیہ السلام۔والدِ اُم المؤمنین بی بی ملکنؓ ۔وصال 9 / ربیع الاول۔

12۔حضرت بندگی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہٗ:۔

صحابیؓ و برادرِ نسبتی یعنی برادرِ حضرت بی بی الہداتیؓ ۔وصال 20 / ربیع الاول۔مدفن بھیلوٹ۔

13۔حضرت بندگی میاں ابو بکر رضی اللہ عنہٗ:۔

صحابیؓ و دامادِ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام۔وصال 26 / ربیع الثانی۔مدفن فتح گڈھ۔درمیان رادھن پور و بھیلوٹ۔

14۔حضرت بندگی میاں سید حمید رضی اللہ عنہٗ:۔

فرزندِ امامنا مہدی علیہ السلام آپؓ کے ساتھ ملک عبد الطیف المخاطب بہ شرزہ خاں برادر ملک شرف الدین شہیدؒ

15۔بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا:۔

دخترِ امامنا مہدیٔ موعود علیہ السلام و حرمِ محترم حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ عمرِ شریف (51) سال وفات 2 / رجب 928ھ ہجری۔مدفن کھانبیل ریاست بڑودہ۔

16۔بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا:-

حرم محترم حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہٗ صدیقی ہیں۔وفات 26/رجب۔مدفن بھیلوٹ (گجرات)

17۔حضرت بندگی میاں ملک الہداد خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہٗ:-

امامنا مہدی علیہ السلام کے بعد پانچوں صحابہؓ سے استفاضہ کا موقع ملا ہے۔صدیقِ ولایتؓ سے بیعت کے بعد آپ ہی کی صحبت میں رہے ہیں اور شہادت کے بعد صدیقِ ولایتؓ کی اولاد و اہلِ دائرہ سب آپ ہی کے زیر تربیت وزیرِ نگرانی رہے ہیں۔تاریخِ وفات 14/رمضان 945ھ ہجری مادۂ تاریخ "لِ خوندمیر" ہے۔مدفن نڈی آؤ جنگشن سکیپڈ ونچ اسٹیشن۔وہاں سے ڈیڑھ میل پر یہ حظیرہ چوڑی گروں کے قبرستان کے نام سے مشہور ہے۔

☆☆☆☆☆

Mukhtesar Tazkirah

Chand Hazraat ka, un ke Asma-e-Girami mein se jo Naqliyaat-e-Mubarika mein aaye hain.

1. Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Sani-e-Mahdi Razi Allahu Anhu:- Sahabi RZ wa Farzand-e-Hazrat Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS. Tawallud ba-maqam Juanpur 867 H. wisal 4/ Ramadán 918 H. Madfan ba-Maqaam Bhilote Ilaqa-e-Gujrat. Radhanpur se teen kos. Imamuna Mahdi AHS ne Bataur-e-Tahdi Paisheen-Goee farmaee thi ki apne Wisaal ke ba'ad apna Jasad-e-Ather wa Anwar, Lahad-e-Mubark mein na paya jayega, agar, paya gaya to Banda Mahdi-e-Mau'ood nahin. Hazrat Syed Mahmood RZ ne Lahad-e-Mubarak mein Lifafah

khola to khali paya. Baher aaye to Aap RZ mein Imamuna AHS ki shabahat paee jane lagi. Hazrat Syed Khundmir Razi Allahu Anhu ne farmaya yeh "Sani-e-Mahdi" hain. Us waqt se Aap RZ ka laqab "Sani-e-Mahdi" mash-hoor hogaya.

Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir Badla-e-Zaat-e-Hamil-e-Bar-e-Amanat Siddiq-e-Vilayat Syed-ush-Shuhada Razi Allahu Anhu:- Damad wa Sahabi-e- Hazrat Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS. Tawallud 885 H. Shahadat 14/Shawwal ba-roz Juma 930 H. Shahadat ki mazeed tafseelaat Hissa-e-Tauzihaat ke bayan "قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا" Mein mulaheza ki ja sakti hain. Madfan Ba-Maqaam Sudrasan, Chapanir, Ilaqa Gujrat.

3. Hazrat Bandagi Miyan Shah Nizam Wahdat Aa-shaam Razi Allahu Anhu:- Sahabi-e- Hazrat Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS. Tawallud 871 H. wafat 8/ Zul Qa'dah 940 H. Madfan Anwadra "Kadi" teen kos Ilaqa-e-Gujrat. Aap RZ Farooqi hain. Mamlikat-e-Jaees ke Wali the. Tark-e-Duniya kar ke Hazrat Mahdi AHS ki Sohbat ikhtiyaat ki hai.

4. Hazrat Bandagi Miyan Shah Ne'mat Miqraz-e-Bida't Shaheed Fee-Sabeelillah Razi Allahu Anhu:- Sahabi-e- Hazrat Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS. Tawallud 874 H. Madfan Ba-Maqaam Log-had Ilaqa-e-Bombay kamshit Station se 4 kos par Silsila-e-Sehnadari Loghat nami choti ke daman mein. Ye Maqaam Maha-guan Tuk-kum Wadi mash-hoor hai.

5. Hazrat Bandagi Miyan Shah Dilawar Razi Allahu Anhu:- Sahabi-e- Imamuna Mahdi Mau'ood AHS. Umr-e-Shareef (80) ya (84) wisaal 2/Zee Qa'dah 944 Hijri Madfan Bore Kheda, Khan dais, Chalees Gaon, Jiangshan se (13) mile aor aage ke station "Waghli" se (6) mile.

Chalees Gaon se Dholiya LA main ke pahle station Jamdha se (13) mile.

6. Ummul Mo'mineen Bibi Ilhadati Razi Allahu Anha:-

Haram-e-Muhteram Hazrat Imamuna Mahdi AHS. Wafat 3 Zul- Qada, 891 H. Umar-e-Shareef (36) ya (37) saal. Madfan Daman-e-Koh-e-Pawa-gadh Al-Mash-hoor "Dongri" Chapanir Ilaqa-e-Gujrat, aik Tode ki Masjid se qareeb Samt-e-Mashriq. Turbat ka Nishaan nahin hai.

7. Ummul Mo'mineen Bibi Malkan Razi Allahu Anha:-

Haram-e-Muhteram Hazrat Imamuna Mahdi AHS wa Dukhtar-e-Hazrat Bandagi Miyan Ladh Sha RZ Siddiqi Sahabi-e-Imamuna AHS. Aap RZ Maher-e-Naqliyaat wa Mua'ni-e-Qur'aan thein. Wafat Hazrat Bandagi Miyan Shahabuddin RZ ke zamana-e-Khilafat mein huwee. 9 Rabbi-ul-Awwal ba-Riwayat-e- 9 Jumadi-ul-Oola. Madfan Bhilote. Riyasat-e-Radhanpur.

8. Ummul Mo'mineen Bibi Bonji Razi Allahu Anha:-

Haram-e-Muhteram Hazrat Imamuna Mahdi AHS. Aap RZ Farooq-i hain. Imamuna AHS se Aqd-e-Sani ba-Maqaam Thatta, Ilaqa-e-Sindh 908 H mein huwa. Wafat 3 Rabbi-ul-Awwal. Madfan Ahmadabad, Ilaqa-e-Bamba-i.

9. Bibi Hadyatullah Urf Hadanji Bibi Razi Allahu Anha:-

Dukhtar-e-Imamuna AHS. Wafat 13 Rabbi-ul-Awwal Madfan Chichond, Ahmadnagar se 13 Meel. Yeh bahut bada Hazera hai.

10. Hazrat Bandagi Miyan Malik Jio Razi Allahu Anhu:-

Sahabi Razi Allahu Anhu-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS. Tareekh-e-Wafat 19 Muharram. Madfan Slar Chichond, Ahmadnagar.

11. Hazrat Bandagi Miyan Ladh Sha Razi Allahu Anhu:-

Sahabi Razi Allahu Anhu wa Khusar-e-Mahdi AHS. Walid-e-Ummul Mo'mineen Bibi Malkan Razi Allhu Anha. 9 Rabbi-ul-Awwal.

12. Hazrat Bandagi Miyan Syed Salamullah Razi Allahu Anhu:-

Sahabi RZ wa Biradar-e-Nisbat-i-Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS ya'ni Biradar Hazrat Bibi Ilhadati RZ. Wisaal 20 Rabbi-ul-Awwal. Madfan Bhilote.

13. Hazrat Bandagi Miyan Abu Bakar Razi Allahu Anhu:-

Sahabi RZ wa Damad-e-Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS. Wisaal 26 Rabbi-us-Sani. Madfan Fateh Gadh. Darmiyan Radhanpur wa Bhilote.

14. Hazrat Bandagi Miyan Syed Hameed Razi Allahu Anhu:-

Farzand-e-Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS. Aap RZ ke saath Malik Abdul-Lateef al-Mukhatib ba Shirazah Khan Biradar-e-Malik Sharfuddin Shaheed RA.

15. Bibi Fatima Razi Allahu Anha:-

Dukhtar-e-Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS wa Haram-e-Muhteram Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir Razi Allahu Anhu. Umar-e-Shareef 51 saal wafat 2 Rajab 928 H. Madfan Khambel Riyasat-e- Baroda.

16. Bibi Kad bano Razi Allahu Anha:-

Haram-e-Muhteram Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Sani-e-Mahdi Razi Allahu Anhu Siddiqi hain. Wafat 26 Rajab. Madfan Bhilote (Gujrat)

17. Hazrat Bandagi Miyan Malik Ilhadad Khalifa-Groh Razi Allahu Anhu:-

Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS ke panch-aun Sahaba RZ se

SHORT BIOGRAPHICAL SKETCHES

1. **Hazrat Bandagi Miran Syed Mahmood RZ Companion and son of Hazrat Imamuna Mahdi -e-Mau'ood AHS; born 868 H. at Jaunpur; died 918 H. at Bhilote, Gujarat, India, three leagues/kos from Radhanpur Railway Station. Hazrat Imamuna Mahdi AHS had predicted with emphasis that his body would not be found in the shroud after it was laid in the grave after his death and that, if it were found, he would not be the Mahdi-e-Mau'ood AHS. Hazrat Syed Mahmood RZ opened the shroud in the grave after placing the body there, and found out the body was not there. When he emerged from the grave, he very closely resembled to Hazrat Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS. Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ said, "This is Sani-e-Mahdi/Mahdi, the Second." From then on, this has become famous as his title.**

2. **Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ Son-in-law**

and

Companion of Hazrat Imamuna Mahdi AHS; born in 885 H; attained Martyrdom on Shawwal 14, 930 H at the age of 45; more details of his Martyrdom will be found in the chapter on "Fought and fallen" in TAUZIHAT. Buried at Sudrasan, Patan and Chapanir, Gujarat, India. His titles are Badla-e-Zaat/Substitute for the zaat, Hamil-e-Bar-e-Amanat/Bearer of the Burden of Trust, Siddiq-e-Vilayat/Veracious of the Sainthood and Syed-ush-Shuhada/Leader of the Martyrs.

3. **Hazrat Bandagi Miyan Shah Nizam RZ Companion of Hazrat Imamuna Mahdi AHS; born 871 H; died Zulqada 8, 940 H at the age of 69; buried at Anondra, three leagues/kos from Kadi/Gujarat. He is among the descendants of Hazrat Umar Farooq RZ, Second Caliph of Prophet Muhammad SAWS; he was the King of Jais Kingdom/Uttar Pradesh, near Amethi. He renounced the world and joined the company of Hazrat Imamuna Mahdi AHS.**

4. **Hazrat Bandagi Miyan Shah Nemat RZ Companion of Hazrat Imamuna Mahdi AHS; born 874 H; Martyrdom at the age of 61, on**

Sha'ban 22, 935 H at Lughad/about four leagues/kos from the Kamshit Railway Station in Maharashtra; buried at the foot of Lughad Peak of the Sahyadri mountain ranges. The place is also known as the Mahagaon Nikam ki Wadi.

5. Hazrat Bandagi Miyan Shah Dilawar RZ Companion of Hazrat Imamuna Mahdi AHS; age 80 or 84 years; died Zulqada 2, 944 H; buried at Borkheda/Khandes, near Chalisgaon Railway Station.

6. Ummul Mo'mineen Bibi Ilhadati Razi Allahu Anha:-

Wife of Hazrat Imamuna Mahdi AHS; died on Zul-Hajja 3, 891 H. at the age of 36 or 37 years; buried at the foot of the Pawa-gadh Mountain Range, also known as Dongri in Chapanir, Gujarat near the Ek-Toda-Mosque. There is no mark of her grave. Her title is Umm-ul-Mo'mineen/Mother of the Believers/Musaddiqeen.

7. Ummul Mo'mineen Bibi Malkan Razi Allahu Anha:-

Wife of Hazrat Imamuna Mahdi AHS and daughter of Hazrat Bandagi Miyan Ladh Shah RZ Siddiqi, a Companion of Imamuna Mahdi AHS. She was an expert in the Parables of Imamuna Mahdi AHS and the Meaning of the Qur'aan. She died during the period of the Caliphate of Bandagi Miyan Syed Shihabuddin Shahab-ul-Haq RZ on Rabbi-ul-Awwal 9 or Jamadi-ul-Awwal 9. She is buried at Bhilote, near Radhanpur in Gujarat. She too is called Umm-ul-Musaddiqeen.

8. Ummul Mo'mineen Bibi Bonji Razi Allahu Anha:-

Wife of Hazrat Imamuna Mahdi AHS. She is among the descendants of Hazrat Umar Farooq RZ, Second Caliph of Prophet Muhammad SAWS. Hazrat Mahdi AHS married her at Thatta, in Sindh now in Pakistan in 908 H. She died on Rabbi-ul-Awwal 3, and is buried at Ahmadabad, Gujarat.

9. Bibi Hadyatullah Alias Hadanji Bibi Razi Allahu Anha:-

Daughter of Hazrat Imamuna Mahdi AHS; died Rabbi-ul-Awwal 13; Buried at Chichond, which is 13 miles from Ahmadnagar. This is a very expansive graveyard.

10. Hazrat Bandagi Miyan Malik Jio Razi Allahu Anhu:-

Companion of Hazrat Mahdi-al-Mau'ood AHS died on Muharram 19; buried at Slar Chichond, near Ahmadnagar.

11. Hazrat Bandagi Miyan Larh Sha Razi Allahu Anhu:-

Companion and father-in-law of Hazrat Imamuna Mahdi AHS and father of Umm-ul-Mo'mineen. Bibi Malkan Razi Allhu Anha; died on Rabbi-ul-Awwal 9.

12. Hazrat Bandagi Miyan Syed Salamullah Razi Allahu Anhu:-

Hazrat Bandagi Miyan Syed Salamullah RZ Companion and brother-in-law of Hazrat Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS and brother of Hazrat Bibi Ilahdati RZ; died Rabi-al-Awwal 20; buried at Bhilote.

13. Hazrat Bandagi Miyan Abu Bakar Razi Allahu Anhu:-

Hazrat Bandagi Miyan Abu Bakr RZ Companion and son-in-law of Hazrat Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS; died on Rabbi-us-Sani; buried at Fateh Garh, between Radhanpur and Bhilote.

14. Hazrat Bandagi Miyan Syed Hameed Razi Allahu Anhu:-

Hazrat Bandagi Miyan Syed Hameed RZ Son of Hazrat Imamuna Mahdi-e-Mau'ood AHS; was Martyred with Malik Abdul Latif alias Sharza Khan, brother of Malik Sharfuddin who was also martyred at Sudrasan earlier. Date of Martyrdom: Rajab 20; buried at Badal Khora/Khandes.

15. Bibi Fatima Razi Allahu Anha:-

Hazrat Bibi Fatima RZ Daughter of Hazrat Mahdi al-Mau'ood AHS, and wife of Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ; died at the age of 51 years on Rajab 2, 928 AH; buried at Khanbel, near Baroda, Gujarat.

16. Bibi Kad bano Razi Allahu Anha:-

Hazrat Bibi Kad Bano RZ Wife of Hazrat Bandagi Miran Syed Mahmood RZ, Sani-e-Mahdi; She is a Siddiqi; died on Rajab 26; buried at Bhilote (Gujarat).

17. Hazrat Bandagi Miyan Malik Ilhadad Khalifa-Groh Razi Allahu Anhu:-

After the demise of Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS, he remained in the company of all the five Caliphs of Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS, including Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ. After paying fealty to Bandagi Miyan RZ, he remained in his company till the Martyrdom of Bandagi Miyan RZ. After the Martyrdom of the latter, the Malik RZ looked after his family and children. Died on Ramadan 14, 945 H and buried at Kapadwanj Hazeerah, which is also called Chaudhi-garon-ka-Qabrastan. Kapadwanj is Hazeerah, which is also called Chaudhi-garon-ka-Qabrastan. Kapadwanj is near Nadiad in Gujarat.

☆☆☆☆☆

فہرستِ شہدائے بدرِ ولایت

بمقام کھانبیل۔ موقوعہ 12/شوال 930ھ ہجری مطابق 13/اگست 1524ء عیسوی روز چہارشنبہ

(1) میاں سید یعقوب دامادِ قاضی خاں

(2) میاں شاہ جی واسچی قریب احمد آباد

(3) میاں تاجن ساکنِ "اسادل" قریب بھروج

(4) میاں تاج الدین جالوری

(5) میاں حسام الدین پٹنی

(6) میاں قطب الدین بن رفیع الدین

(7) میاں کالا بن یوسف (برادر میاں ولی جی غازی) منصف انصاف نامہ

(8) میاں پیر محمد بن میاں عطا

(9) میاں پیر محمد ملتانی

(10) میاں حسام الدین ماژندراہ

(11) میاں احمد بن شمن (شمس الدین)

(12) میاں قاسم بن شمن

(13) میاں محمود بنگالی

(14) میاں محمود مہر تراش

(15) میاں خاں کہانگر

(16) میاں سلیمان جالوری

(17) میاں حاجی سلیمان سندھی

(18) میاں بہاالدین ہندوستانی

(19) میاں حسن بن میاں بھائی مہاجرؓ

(20) میاں بھائی منگلوری (علاقہ کاٹھیاواڑ)

(21) میاں بڑا بن یوسف (دفتر اول)

ایضاً: میاں پیر جی بن یوسف (خاتمِ سلیمانی)

(22) میاں شاہ جی سیاہ (دفتر اول)

میاں شیخ جی سیاہ (خاتمِ سلیمانی)

(23) میاں سدھن ہندوستانی (اصل) میں سعد الدین تھا پھر سعدؔ ہوا۔ پھر سعدن پھر اور بھی بگڑ کر سدھن ہو گیا۔

(24) میاں ابراہیم ہندوستانی

(25) میاں یوسف برادر میاں علی

(26) میاں بڈھو

(27) میاں لاڑ ساکن ڈبھوئی

(28) میاں (سید) حسان مزین (حجام) جالوری

(29) میاں آدھن ہندوستانی (اصل میں سعادۃ اللہ تھا پھر سعادت پھر عادت۔ پھر عادن۔ پھر آدھن ہو گیا۔)

(30) میاں چھتہ بلوچ (اصل میں شہ تاج تھا۔ شہؔ کا جدل بقاعدہ پراکرت چھ اور تاج کا مخفف شہ یوں میاں شہ تاج بگڑ کر چھتہ ہو گیا۔ جیسے کشتری (کھوٹری) کا چھتری بمعنی سپاہی قوم جیسے راجپوت وغیرہ)

(31) میاں پیر جی جمشید

(32) میاں شمس الدین ہندوستانی

(33) میاں کمال الدین ہندوستانی

(34) میاں علاء الدین دلوانی

(35) میاں ابراہیم بن راجن (راج محمد)

(36) میاں حسن بن فیروز

(37) میاں حسن بن علی

(38) میاں جمال الدین ہندوستانی

(39) میاں ملک جی داسیجی

(40) میاں عبداللہ ملتانی

(41) میاں ابراہیم ملتانی 1

---

1 فہرست میں شہداء میں ساٹھ سوار اور چالیس پیادے تھے۔ حضرت صدیقِ ولایتؓ نے دائرہ کی چھوٹی پھاٹک پر گول خط کھینچ کر اُن چالیس پیادوں کو اِس حلقہ میں رکھا تھا۔ نہیں معلوم چالیس کے اکتالیس کیسے ہوگئے! کتبِ نقلیات میں ایک کے اضافہ کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔

☆☆☆☆☆

Fehrist-e-Shuhada-e-Badr-e-Vilayat

Ba-maqaam Khambel, mauqa' 12 Shawwal 930 H Mutabbiq 13 August 1524 AD roz Chahar Shamba

1. **Miyan Syed Yaqoob Damad-e-Qazi Khan**
2. **Miyan Shah Ji Was-chi Qareeb Ahmadabad**
3. **Miyan Tajan Sakin-e-Asadul Qareeb Broach**
4. **Miyan Tajuddin Jaluori**
5. **Miyan Hassam-uddin Patni**
6. **Miyan Qutb-uddin bin Rafi-uddin**
7. **Miyan Kala bin Yusuf (Biradar-e-Miyan Wali Ji Ghazi) Musannif-e-Insaf Nama**
8. **Miyan Peer Muhammad bin Miyan Ata**
9. **Miyan Peer Muhammad Multani**
10. **Miyan Hassam Uddin Maxind-rah**
11. **Miyan Ahmad bin Shams (Shams-Uddin)**
12. **Miyan Qasim bin Shuman**
13. **Miyan Mahmood Bengali**
14. **Miyan Mahmood Muhr Tar-ash**
15. **Miyan Khan Kahan-gar**
16. **Miyan Suleman Jaluori**
17. **Miyan Haji Suleman Sindhi**
18. **Miyan Baha-Uddin Hindustani**
19. **Miyan Hasan bin Miyan Bhai Muhajir RZ**
20. **Miyan Bhai Manglori (Ilaqa-e-Kathia-Wad)**
21. **Miyan Bada bin Yusuf (Daf-tar-e-Awwal)Aezan Miyan Peer Ji bin Yusuf (Khatim-e-Sulaimani)**
22. **Miyan Shah Ji Siyah (Daf-tar-e-Awwal) Miyan Shaikh ji Siyah (Khatim-e-Sulaimani)**

23. **Miyan Sadhan Hindustani (Asl) mein Sa'ad- Uddin tha phir Sa'ad-an phir aor bhi bigaad kar Sadhan hogaya.**
24. **Miyan Ibrahim Hindustani**
25. **Miyan Yusuf Biradar-e-Miyan Ali**
26. **Miyan Badhu**
27. **Miyan Lad Sakin Dahoi**
28. **Miyan (Syed) Hassan Muzayyan (Hajam) Jalori**
29. **Miyan Aadhan Hindustani (Asl mein Sa'adatullah tha phir Sa'adat phir aadat. Phir Aadan phir Aadhan hogaya)**
30. **Miyan Chatha Baloch (Asl mein Shah Taj tha. Sheh ka Jadal ba-qaedah par akrat che aor Taj ka mukhaffaf sheh yuin Miyan Sheh taj bigaad kar Chatha hogaya. Jaise Kashtari (Khotari) ka Chatri ba-ma'ni Sipahi-e-Qaom jaise Rajpoot Waghaira)**
31. **Miyan Peer Ji Jamsheed**
32. **Miyan Shams-uddin Hindustani**
33. **Miyan Kamal-uddin Hindustani**
34. **Miyan Alaa-uddin Dill-Wani**
35. **Miyan Ibrahim bin Rajan (Raj Muhammad)**
36. **Miyan Hasan bin Fairoz**
37. **Miyan Hasan bin Ali**
38. **Miyan Jamal-uddin Hindustani**
39. **Miyan Malik Ji Daseeji**
40. **Miyan Abdullah Multa-ni**
41. **Miyan Ibrahim Multani**

NOTE : Fehrist mein Shuhada' mein 60 sawar aor 40 piyade the. Hazrat Siddiq-e-Vilayat RZ ne Daire ki choti phatak par gole khat khainch kar un 40 piya-aun ko is halqe mein rakha tha. Nahin maloom 40 ke 41 kaise

par gole khat khainch kar un 40 piya-aun ko is halqe mein rakha tha. Nahin maloom 40 ke 41 kaise **hogaye! Kutub-e-Naqliyaat mein aik ke ezafe ka kahein zikr nahi milta.**

بمقام سدراسن

موقوعہ 14/شوال 930ھ ہجری مطابق 15/اگست 1524ء عیسوی بروز جمعہ

(1) بندگی میاں سید خوندمیر سید الشہداء صدیقِ ولایت حاملِ بارِ امانتؓ

(2) بندگی میاں سید جلال بن حضرت صدیقِ ولایت

(3) بندگی میاں سید عطب (عطاءاللہ) برادر حضرت صدیقِ ولایتؓ

(4) بندگی ملک حماد بن ملک احمد المبشر بہ "بختمندہ" ابنِ ملک یعقوب باڑی وال المبشر بہ "امرت بیل"

(5) بندگی میاں سید خانجی۔ المبشر بہ برادرِ "حقیقی" از لسانِ حضرت صدیقِ ولایتؓ، ابن سید عمر از اولاد حضرت سید محمد گیسو درازؒ بلند پرواز (گلبرگہ شریف)

(6) بندگی میاں ملک جی المتخلص بہ مہری صحابیؓ مہدیؑ (وداماد حضرت صدیقِ ولایتؓ) بن خواجہ طٰہٰ

(7) بندگی ملک اسماعیل کاکریجی (داماد حضرت صدیقِ ولایت) بن ملک حسن

(8) بندگی ملک یعقوب کاکریجی برادر نمبر (7)

(9) بندگی ملک گوہر شہ پولادی

(10) بندگی ملک شرف الدین۔ (سابق جاگیر دارِ سدراسن) بن مکل محمد بن ملک یعقوب۔ "امرت بیل"

(11) بندگی ملک میاں جی بیانوی (خسر حضرت صدیقِ ولایتؓ قبر پٹن میں بقلمِ مصنف خاتم سلیمانی) بن ملک میرانجی

(12) بندگی میاں ابراہیم خاں بن سکندر خاں (سابق شہزادہ لاک ستواس)

(13) بندگی ملک میرانجی بن بندگی ملک محسن . باڑی وال (دفتر اول)

(14) بندگی میاں سید جلال

(15) بندگی میاں اسماعیل ساکنانِ قصبۂ دان سیج ساکنانِ قصبۂ دا سیج

(16) بندگی میاں سید شہاب الدین بن قطب الدین

(17) بندگی میاں رحمتہ اللہ بن میاں دولت

(18) بندگی میاں محسن . ساکن قصبۂ سار سا علاقۂ بھروچ

(19) بندگی میاں محمود شاہ ساکن سار سا

(20) بندگی میاں چاند سانچوری (علاقہ مارواڑ)

(21) بندگی میاں یوسف بن میاں احمد

(22) بندگی میاں یوسف لنگاہ (لنگھا)

(23) بندگی میاں سلطان شاہ جالوری

(24) بندگی میاں فیروز شاہ بن حمزہ جالوری

(25) بندگی میاں معین الدین

(26) بندگی میاں نظام الدین

(27) بندگی میاں تاجن (تاج الدین) خراد

(28) بندگی میاں عمر

(29) بندگی میاں جلال بن مجھب (اصل میں مجاہد تھا بگڑ کر مجھو ہوا۔ پھر اور بھی زیادہ پیار میں مجھب ہو گیا)

(30) بندگی میاں شمن (شمس الدین)

(31) بندگی میاں حاجی بن میاں طاہر

(32) بندگی میاں عبداللہ سندھی

(33) بندگی میاں میاں خاں

(34) بندگی میاں کبیر محمد ساکن کھمبات مبشرِ حضرت صدیقِ ولایتؓ

(35) بندگی میاں شیخ حمید بن قاضی خاں

(36) بندگی میاں سندھو ساکن پٹن

(37) بندگی میاں علی آخوند (معلم الصبیان)

(38) بندگی میاں قاسم برادرِ میاں احمد (نمبر 11) فہرستِ شہدائے کھانبیل)

(39) بندگی میاں احمد شاہ ترکھیجی پورہ احمد آباد

(40) بندگی میاں سیدی بلال

(41) بندگی میاں سیدی یاقوت

(42) بندگی میاں عالم خراسانی

(43) بندگی میاں حاجی محمد خراسانی

(44) بندگی میاں ابوالخیر ملتانی

(45) بندگی میاں اسحاق بھورج مہاجر

(46) بندگی میاں زین الدین سابق عہدہ دار سدراسن

(47) بندگی میاں علاءالدین بن میاں خاں

(48) بندگی میاں بخشو (خدابخش یا محمد بخش) برادر میاں یوسف مہاجر

(49) بندگی میاں بخشو بن میاں بڑا

(50) بندگی میاں ابراہیم داماد میاں خاں کمانگر

(51) بندگی میاں پیر جی الملقب بہ "برجہ"

(52) بندگی میاں نظام محمد

(53) بندگی میاں شیخ جی کھمباتی برادرِ کلان بندگی میاں کبیر محمد (نمبر 34)

(54) بندگی میاں مجھلا مجاہد الدین پٹنی

(55) بندگی میاں میرن پٹنی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

دو رنگریز بھائی مسمیان میاں کبیر محمد کنول فروش اور میاں اسماعیل رنگریز جن کو بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ نے بشارت "امام شہادت" سے مبشر فرمایا تھا۔

میاں ملک بڑا کا کریجی جو بندگی میاںؓ کے فرمان سے لشکرِ سلطانی میں ٹھیرے رہے تھے عین الملک کو دوسری دفعہ طعنہ دینے پر راستہ ہی میں عین الملک کے حکم سے شہید کر دیے گئے۔

ملک راجے بن ملک حسن ۔ ملتانی۔ جاگیر دار موضع دساڑہ جن کو بندگی میاںؓ نے ارشاد فرمایا کہ "تم دساڑے ہی میں رہو اور کفار سے لڑ کر شہید ہو جاؤ۔ تم ہم میں ہو۔ چنانچہ حسبِ بشاتِ جنگ کھانبیل ہی کے روز شہید ہو گئے۔ (خاتم سلیمانی)

(کُل) 100=4+55+41 رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

☆☆☆☆☆

بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے دائرہ میں (900) نو سو فقراء تھے جو لوگ حسبِ فہرست شریکِ جنگ ہونے والے تھے اُن کے سوا کل فقراء سے حضرت صدیقِ ولایتؓ نے فرمادیا تھا کہ آغازِ جنگ سے تین روز پہلے دائرہ سے منتقل ہو جائیں اگر نہ گئے تو منافقی کا حکم صادر ہو گا (کیوں کہ حکم کی خلاف ورزی ہوتی) اِس لیے سب فقراء منتقل ہو گئے۔ اور اہلِ بیت حضرت مہدی علیہ السلام کو بندگی میاںؓ نے پٹن بھجوادیا۔ اب صرف سو غازی اور شہید ہونے والے فقراء دائرہ میں رہ گئے۔ 100 سو نے تو شربتِ شہادت پی لیا۔ باقی 100 سو مجاہدین ہدایتِ خلق کے لے حکمتِ الٰہی سے زندہ رہے۔ (سراجِ منیر 277)

حصۂ نقلیات میں حضرت صدیقِ ولایتؓ کے جنگ کے جو واقعات بیان ہوئے ہیں ملاحظہ ہو از صفحہ ( ) اور

حصۂ توضیحات میں اِن واقعات اور اُن کے متعلقات پر جو بحث کی گئی ہے ملاحظہ ہو از صفحہ ( ) اِس جنگ میں حسب بشاتِ ایزدی شہید ہونے والے سو (100) حضرات کی یہ فہرست ہے جس کو ہم نے "سراجِ منیر" سے من و عن یہاں درج کیا ہے۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ مذہبِ مہدویہ کن کن مقامات پر پہنچ چکا تھا اور کن کن مقامات کے لوگوں نے تصدیق کا شرف حاصل کیا۔ اور بلند مرتبے پائے تھے۔ اور یہ معلومات صرف سو (100) نفوسِ مطہرہ کی فہرست تک محدود ہیں۔ اِس پر سے لاکھوں مہدویوں کے بارے میں تبلیغِ مذہب کا اندازہ بآسانی ہو سکتا ہے۔ اور یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ صدیقِ ولایتؓ کے سرِ مبارک کی قربانی مع یک صد سر اللہ تعالیٰ نے جو قبول فرمائی تھی تکمیل پا چکی۔

فقیر ابو سعید سید محمود غفرلہٗ

☆☆☆☆☆

Ba-Maqaam Sudrasan

Mauquwaa 14/ Shawwal 930 H Mutabbiq 15 August 1524

I's Wi ba-roz Jumma

1. **Bandagi Miyan Syed Khundmir Syedush-Shohada' Siddeeq-e-Vilayat Hamil-e-Baar-e-Amanat Razi Allahu Ta'aala Anhu**
2. **Bandagi Miyan Syed Jalal bin Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ**
3. **Bandagi Miyan Syed Atan (Ata-ullah) Biradar-e- Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ**
4. **Bandagi Miyan Malik Hammaad bin Malik Ahmad Almubaashir ba "Bakhsindah" Ibn-e-Malik Yaqoob Badi waal Almubaashir ba "Amrit Bail"**
5. **Bandagi Miyan Syed Khanji Almubaashir ba Biradar-e-Haqeeqi az Lisaan-e-Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ Ibn Syed Umar Az Awlaad-e-Hazrat Syed Muhammad Gaisoo Daraaz RA Baland Parwaz (Gulbargha Shareef)**
6. **Bandagi Miyan Malik Ji Al Mutakhallis ba Muhr-i Sahabi-e-Mahdi AHS (wa Damad-e-Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ) bin Khawja Taha RZ**
7. **Bandagi Malik Ismael kareji (Damad-e-Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ) bin Malik Hasan**
8. **Bandagi Malik Yaqoob Kareji Biradar Number 7**
9. **Bandagi Malik Gauhar Shapooladi**
10. **Bandagi Malik Sharfuddin (Sabiq Jagirdar-e-Sudrasan) bin Mukal Muhammad bin Malik Yaqoob "Amrit Bail"**
11. **Bandagi Malik Miyan Ji Biyanwi (Khusar-e-Siddeeq-e-Vilayat RZ qabar Patan mein Ba qaul-e-Musannif-e-Khatim-e-Sulaimani) Bin Malik Miranji**
12. **Bandagi Miyan Ibrahim Khan Bin Sikandar Khan (Sabiq Shahzaadah Laak Satwas)**
13. **Bandagi Malik Miranji bin Bandagi Malik Bukhan Badi Waal (Daftar-e-Awwal)**
14. **Bandagi Miyan Syed Jalal**
15. **Bandagi Miyan Ismael Sakin-aan-e-Qasba-e-dansaij** } **Sakin-aan-e-Qasba-e-dansaij**
16. **Bandagi Miyan Syed Shahabuddin Bin Qutubuddin**
17. **Bandagi Miyan Rahmat-ullah bin Miyan Daulat**
18. **Bandagi Miyan Bukhan Sakin-e-Qasba-e-Sarsa Ilaqa-e-Bharuch**

19. Bandagi Miyan Mahmood Shah Sakin Sarsa
20. Bandagi Miyan Chand Sanchori (Ilaqa Marwa-ad)
21. Bandagi Miyan Yusuf Bin Miyan Ahmad
22. Bandagi Miyan Yusuf Lingah (Lingha)
23. Bandagi Miyan Sultan Shah Jalori
24. Bandagi Miyan Feroz Shah bin Hamza Jalori
25. Bandagi Miyan Moinuddin
26. Bandagi Miyan Nizamuddin
27. Bandagi Miyan Tajan (Tajuddin) Khirad
28. Bandagi Miyan Umar
29. Bandagi Miyan Jalal Bin Mujh-an (Asl mein Mujahid tha bigad kar mujhu huwa. Phir aor bhi ziyadah piyar mein mujh-an hogaya.
30. Bandagi Miyan Shuman (Shamsuddin)
31. Bandagi Miyan Haji bin Miyan Taher
32. Bandagi Miyan Abdullah Sindhi
33. Bandagi Miyan Minan Khan
34. Bandagi Miyan Kabeer Muhammad Sakin Khambat Mubash-shir-e-Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ
35. Bandagi Miyan Shaikh Hameed bin Qazi Khan
36. Bandagi Miyan Sindhu Sakin-e-Patan
37. Bandagi Miyan Ali Akhund (Muallimul Sabian)
38. Bandagi Miyan Qasim Biradar-e-Miyan Ahmad (Number 11) Fehrist-e-Shuhada-e-Khambel)
39. Bandagi Miyan Ahmad Shah Tar-kheji Pura Ahmadabad
40. Bandagi Miyan Syyed-i Bilal
41. Bandagi Miyan Syyed-i Ya-qoot
42. Bandagi Miyan Aalam Khurasani
43. Bandagi Miyan Haji Muhammad Khurasani
44. Bandagi Miyan Abul Khair Multani
45. Bandagi Miyan Ishaq Bhoraj Maharaj
46. Bandagi Miyan Zainuddin Sabiq Ohdedaar-e-Sudrasan
47. Bandagi Miyan Alaa-uddin bin Miyan Khan
48. Bandagi Miyan Bakhshu (Khuda Bakhash ya Muhammad Bakhash) Biradar-e-Miyan Yusuf Muhajir RZ

49. Bandagi Miyan Bakhshu bin Miyan Bada
50. Bandagi Miyan Ibrahim Damad-e-Miyan Khan Kamangar
51. Bandagi Miyan Peer JI Al-Muqallib ba "Barjah"
52. Bandagi Miyan Nizam Muhammad
53. Bandagi Miyan Shaikh-ji Khambat-i Biradar-e-Kalan Bandagi Miyan Kabeer Muhammad (Number 34)
54. Bandagi Miyan Muchhan Mujahid uddin Patni
55. Bandagi Miyan Meeran Patni Rahmatullahi Alaihim Ajmaeen

Do Rangraiz Bhai Mus-miyan Miyan Kabeer Muhammad Kanwal Farosh aor Miyan Ismael Rangraiz ko Bandagi Miyan RZ ne basharat "Imam Shahadat" se Mubash-shir farmaya tha.

Miyan Malik Bada ka-Kareji jo Bandagi Miyan RZ ke farman se Lashkar-e-Sultani mein tahre rahe the Ainul Mulk ko dosri dafa tana dene par raste hi mein Ainul Mulk ke hukm se Shaheed kar diye gaye.

Malik Raje bin Malik Bukhan Multani Jageer daar Mauza-e-Dasada jin ko Bandagi Miyan RZ ne irshad farmaya ke "Tum Dasada hi mein raho aor Kuffar se lad kar Shaheed ho jao. Tum hum mein ho. Chunache hasbe Basharat-e-Jung-e-Khambel hi ke roz Shaheed ho gaye. (Khatim-e-Sultani)

41+55+4=100

Kul Rahmatullahi Alaihim Ajmaeen

☆☆☆☆☆

Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ke Daire mein (900) Fuqra' the jo log Hasb-e-Fehrist Shareek-e-Jung hone wale the un ke siwa kul Fuqra' se Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ ne farmadiya tha ke Aaghaaz-e-Jung se teen roz pahle Daire se muntaqil ho jaein agar na gaye to Munafiqi ka hukm sadir hoga (Kuin ke hukm ki Khilaf warzi hoti) is liye sab Fuqra' muntaqil ho gaye. Aor Ahle Bait-e-Hazrat Mahdi AHS ko Bandagi Miyan RZ ne Patan bhijwa diya. Ab sirf 100 ghazi aor Shaheed hone wale Fuqra' Daire

mei ro gaye. 100 ne to Sharbat-e-Shahadat pi-liya baqi 100 Mujahideen Hidayat-e-Khalq ke liye Hikmat-e-Ilahi se zinda rahe.

(Siraj-e-Muneer 277)

Hissa-e-Naqliyaat mein Hazrat Siddeeq-e-Vilayat RZ ke Jung ke jo halaat bayan huwe hain mulaheza ho az Safha ( ) aor
Hissa-e-Tauzihaat mein in waqiyaat aor un ke muta'liq-aat par jo bahes ki gayee hai mulaheza Safha ( ) is Jung mein hasbe Basharat-e-Aezadi Shaheed hone wale 100 Hazraat ki yeh fehrist hai jis ko hum ne "Siraj-e-Muneer" se min o an yahan darj kiya hai. Is se yeh bhi maloom ho sakta hai ke Mazhab-e-Mahdavia kin kin maqaamaat par pahunch chuka tha aor kin kin Maqamaat ke logaun ne Tasdeeq ka sharf hasil kiya aor baland martabe paye the. Aor yeh maloomaat sirf 100 Nufoos-e-Mutaharrah ki fehrist tak mahdood hain. Is par se lakhaun Mahdaviyaun ke bare mein Tableegh-e-Mazhab ka Andazah ba-aasani ho sakta hai. Aor yeh Az-har-Min-Nash-Shams hai ke Siddeeq-e-Vilayat RZ ke sar ki Qurbani mae yak sad sar Allahu Ta'aala ne jo qabool farmaee thi takmeel pa chuki.

Faqeer Abu Sayeed Syed Mahmood Gafiralahu

☆☆☆☆☆

ناشر کی طرف سے!

مجلسِ نوجوانانِ مہدویہ (قطبی گوڑہ) کی جانب سے کتبِ ہذا کو فخر و مسرت کے ساتھ پیش کرتے ہوئے مجلس اور اشاعتِ کتب کی تقریب کا مختصر تذکرہ بے محل نہ ہو گا۔ماہِ جمادی الاولیٰ 1363ھ ہجری میں بہ سلسلۂ میلادِ مبارک امام آخر الزماں خلیفتہ الرحماں حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام، اشاعتِ مذہب اور دینی تعلیم کی

غرض سے، زیرِ سرپرستی و صدارت اسعد العلماء پیرو مرشد حضرت فقیر ابو سعید سید محمود دام اللہ فیوضھم۔ مجلسِ ہذا کا قیام عمل میں آیا۔ مجلس کی جانب سے ہر ہفتہ جلسہ ہائے تقاریر منعقد ہوتے رہے اور نوجوانانِ ملت جن میں طلبہ ٔ رفوقانیہ وکلیات بھی شامل ہیں حصہ لیتے رہتے ہیں۔

و نیز جلسہ ہائے عام میلادِ شریف وغیرہ کا انعقاد بھی عمل میں آتا رہا ہے۔ تعلیم (زبانِ عربی کے درسوں کا سلسلہ بھی عرصۂ دراز سے جاری ہے جس سے مہدوی اور دیگر مسلمان نوجوانوں نے خاطر خواہ استفادہ کیا اور کر رہے ہیں۔ اِس سے قبل بھی جب کہ مدرسہ سجادگان جاری تھا، حضرت مدظلہٗ نے بحیثیت ناظم جو خدمات انجام دی ہیں، وہ معتمد صاحب مدرسہ کی مطبوعہ رپورٹوں سے ظاہر ہیں، جن میں نتائجِ تعلیم اور علمائے قوم کی آراء بھی درج ہیں۔
مجلسِ ہذا کے جلسوں وغیرہ کے انتظامات میں، مولوی سید علی صاحب برتر خوندمیری بی۔ اے مددگار سٹی کالج و معتمدِ مجلسِ ہذا نے ان تھک کوششیں فرمائی ہیں۔
قیامِ مجلس کے دوسرے سال 20/ جمادی الاولیٰ 1364ھ ہجری سے، فرامین و نقلیاتِ حضرت امام علیہ السلام کا درس ہر پنجشنبہ کو ہونے لگا۔ جس کا سلسلہ ایک سال سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ حضرت پیرو مرشد اسعد العلماء مدظلہم کی عالمانہ تشریح اور دلکش تفہیم کے باعث مقامی افراد کے سوا دیگر مقامات کے حضرات بھی شریکِ درس رہنے لگے۔ شرکاءِ درس نے ایسی کتاب کی اہمیت و ضرورت کو محسوس کر کے طباعت و اشاعتِ کتاب پر اصرار کیا و نیز بعض حضرات نے اِسی جلسہ میں رقمی امداد کا پیشکش کیا۔ اور دیگر حضرات قوم و مذہب نے بھی اِس مبارک کام میں جو ہاتھ بٹایا ہے اُس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔
ا کتاب کے کام کا آغاز ہوا تو جناب یوسف صاحب تصورؔ نے اخراجاتِ طباعت کے لئے یہ تدبیر اختیار کرنے کی کوشش کی کہ ہر شخص حسبِ استطاعت تا زمانہ تکمیلِ طباعت ہر ماہ ۵ خانہ میں رقم جمع کرے۔ رقم حضرت پیرو مرشد مدظلہم کے نام پر جمع کی گئی۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(1) جناب مولوری دولت خاں صاحب شررؔ/5 عاں (عاں کلدار) (2) جناب مولوی قاسم صاحب (محاسب یتیم خانہ سرور نگر (عہ) (3) جناب مولوی سید یوسف صاحب تصورؔ ( )۔ جملہ ( ) یہ رقم جناب تصورؔ صاحب کے ذریعہ جمع کی گئی اور اب تک واپس نہیں ہوئی کاروائی جاری ہے لیکن جناب تصورؔ صاحب نے اپنے پاس سے یہ رقم خود دے دی ہے۔

ب اس کے علاوہ حسب، ذیل حضرات نے فی سبیل اللہ حصہ لیا ہے۔

(1) جناب مولوی سید عبدالقادر صاحب وائس پرنسپل بہادر خاں ٹکنکل کالج ( ) (2) جناب مولوی میاں عبدالحفیظ صاحب۔ بی۔ اے۔ سابق دوم تعلقدار (ماء) (3) جناب مولوی عبدالواحد صاحب سوداگر پارچہ (ماء) (4) جناب مولوی حبیب خاں صاحب وفاؔ فاروقی نبیرہ جناب مولوی منور خاں صاحب صدر محاسب مرحوم (ماء) (5) جناب مولوی صاحب سید حسین صاحب بی۔ اے اہلِ مصدق آباد انسپکٹر انجمن امدادِ باہمی) (6) جناب مولوی عبدالحمید خاں صاحب منصب دار سکندر آبادی (ماء) (7) جناب مولوی سید خوندمیر صاحب تشریف اللہی منتظم دفتر نظامت حسابات (ماء) (8) جناب مولوی ڈاکٹر سید یوسف تشریف اللہ۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

(ماء) (9) جناب مولوی محمد احمد علی خاں صاحب زمین دار (ماء) (10) جناب مولوی سید شریف صاحب مستاجر چوپنیہ ساکن نظام آباد (ماء) (11) جناب مولوی ڈاکٹر حید و میاں صاحب اہلِ کرنول (ماء) سکہ عر بغرض ایصال ثواب والدۂ مرحومہ بہ انتقال 20/مارچ 1950ء۔یوم دوشنبہ) جملہ میزان (امالہ للع) مبلغ ایک ہزار ایک سو اکتالیس روپیے دس آنے سکہ ء۔

ج ابتداء میں اخراجات کا تخمینہ مع جلد بندی ڈیڑھ ہزار روپیے تھا۔ لیکن کام آگے بڑھ جانے سے تقریباً ڈھائی ہزار روپیے خرچہ عاید ہوا ہے۔ جس کی تکمیل کے لیے مولوی سید قاسم صاحب محاسب یتیم خانہ سرور نگر نے جدوجہد کی۔ اور نواب محمد ماندور خاں صاحب سے جن کو قومی مفادات کا زیادہ شغف ہے۔ چھ سو روپیے بطورِ قرضِ حسنہ 6/ماہ کی مدت میں واپسی کے وعدہ پر لینا طئے پایا۔ اور نواب صاحب کے پیر و مرشد حضرت فقیر اشرف میاں صاحب اہلِ دائرہ نونے بھی اِس کوشش میں بہت زیادہ حصہ لیا اور یہ رقم انھیں کے ذریعہ بتاریخ 22/ذی قعدہ 1359ہ ہجری وصول ہوئی مذکورہ بالا رقم ناکافی ہونے پر ایک صاحبِ خیر نے مزید قرضہ حسنہ کی فراہمی میں حصہ لیا۔

د۔ طباعت کا انتظام جمہور پرنٹنگ پریس واقع بگل کنٹہ میں کیا گیا تھا لیکن مالکِ مطبع کی ناتجربہ کاری و عدم صلاحیت کے باعث سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ کتابِ ہذا کا دو جز کاغذ چوری گیا تقریباً ڈیڑھ فارم غائب کر دیے گئے۔ دو جز کی طباعت پانچ سو کے بجائے ہزار کی تعداد میں کی گئی اِس طرح تخمیناً ڈیڑھ سو روپیے کا نقصان ہوا۔ طباعتِ کتاب میں تاخیر ہو گئی۔ اِس طرح ایک سال دو مہینے کی (تاخیر) تعویق کے بعد مطبع ابراہیمیہ عابد روڈ میں منتقل کیا گیا جہاں بہ اطمینان تکمیل پایا۔ اگر یہ کام بروقت ہوتا تو کتابِ ہذا ایک سال قبل شایع ہو چکی ہوتی۔ چنانچہ نقلیات کے ختم پر محرم 1369ہ ہجری چھپا ہے۔ مزید مشکل یہ پیش آئی کہ حسبِ وعدہ چھ ماہ کی مدت ختم ہونے پر نواب صاحب کی رقم واپس کرنی ضروری تھی اِس لیے متبادل انتظام کر کے رقم واپس کر دی گئی۔ اور طباعت کا کام جاری رکھا گیا۔ اِس جدوجہد میں بھی مذکور الصدر صاحبِ خیر نے حصہ لیا ہے۔ اِن گوناگوں مشکلات کے باوجود کام تکمیل تک پہنچایا گیا۔ اور خداوندِ قدوس کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجلس کا شعبۂ نشر و اشاعت ایسی بلند پایہ کتاب مشتاقوں کے آگے پیش کر رہا ہے۔

حضرت مدظلہٗ کے پیشِ نظر طبقۂ سلف کے بعض رسائل اور حضرت علامہ قاضی منتخب الدین جونیریؒ کی ضخیم کتاب "مخزن الدلائل" کی اِشاعت بھی ہے۔ جن کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ یہ جلیل القدر کتابیں عربی زبان میں ہیں اور ثبتِ مہدیت پر بلند معیار کی حامل ہیں۔ ادائی قرض کے بعد جو رقم بچ رہے گی اِن کتب کی اشاعت میں صرف کی جائے گی۔ انشاء اللہ المستعان۔

اِن تمام حضرات کا جنھوں نے دامے درمے سخنے اِس کارِ خیر میں امداد فرمائی ہے مجلس کی جانب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ خداوندِ تعالی جزائے دارین عطا فرمائے۔ آمین!

سید افتخار اعجاز بی۔اے۔ عثمانیہ معتمدِ شعبۂ اشاعتِ مجلس

☆☆☆☆☆

Nasher ki taraf se

Majlis-e-Naujawana-an-e-Mahdavia (Qutbiguda) ki janib se Kitab-e-Haza ko Fakhr wa Masarrat ke saath paish karte huwe Majlis aor Isha'at-e-Kutub ki taqreeb ka mukhtesar tazkerah be-mahel na hoga. Mah Jumadi-ul-Oola 1363 H mein ba-silsilah-e-Milad-e-Imam-e-Aakhir-uz-Zaman Khalifatullah-ur-Rahman Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS, Isha'at-e-Mazhab aor Deeni Ta'leem ki Gharz se Zair-e-Sar-Parasti wa Sadarat Asad-ul-Ulama Peer o Murshid Hazrat Faqeer Abu Sayeed Syed Mahmood Dam Allahu Fayuz-i-him Majlis-e-Haza ka qiyam amal mein aaya. Majlis ki janib se har hafta Haye Taqreer muna'qid hote rahe aor Nau-jawan-an-e-Millat jin mein tulba' Fauqaniya wa kulli-yaat bhi shamil hain hissa lete rahe hain.

Wa neez Jalsa Haye Aam Milad-e-Shareef waghaira ka ineqaad bhi amal mein aata raha hai. Ta'leem (Zaban-e-Arabi ke dars-aun ka silsilah bhi arsa-e-daraaz se jari hai jis se Mahdavi aor deegar Musalman Nau-jawan-aun ne khatir khwah istefadah kiya aor kar rahe hein. Is se qabl bhi jab ke Madresa-e-Sajja-da-gaan jari tha, Hazrat-e-Maddazillahu ne ba-haisiyat Nazim jo khidmat anjaam di hain, woh Mau'temad Sahib-e-Madresa ki matbua riportaun se zahir hain, jin mein nataej-e-Ta'leem aor Ulama-e-Qaom ki Aara bhi darj hain.

Majlis-e-Haza ke jalsaun waghairah mein, Maulwi Syed Ali Sahib Bartar Khundmir-i B.A. Madadgaar-e-City College wa Mau'temad-e-Majlis-e-Haza ne unthak koshish-ein farmaee hain. Qiyam-e-Majlis ke dosre saal 20/Jumadi-ul-oola 1364 H se, Farameen wa Naqliyaat-e-Hazrat Imam AHS ka dars har Panj-Shamba ko hone laga. Jis ka silsila aik saal se ziyada arse tak jari raha. Hazrat Peer wo Murshid Asadul Ulama Maddazillahu ki aaliman tashreeh aor dil Kash Tafheem ke ba'as maqaam-i afraad ke siwa deegar maqaamaat ke Hazraat bhi shareek-e-dars rahne lage. Shuraka-e-

Dars ne aisi Kitab ki ahmiyat wa zaroorat ko mahsoos kar ke Taba'at wa Isha'at-e-Kitab par israar kiya wa neez ba'az Hazraat ne isi jalse mein raqam-i Imdaad ka Paish Kash kiya. Aor deegar ham-dard-aan-e-Qaom wa Mazhab ne bhi is Mubarak kaam mein jo haath batalla hai us ki tafseel Zail mein darj ki jati hai.

1. **Kitab ke kaam ka aaghaaz huwa to Janab Yusuf Sahib Tasawwor ne Akhrajaat-e-Taba'at ke liye yeh tadbeer ikhtiyaar karne ki koshish ki ke har shakhs Hasb-e-Isteta'at ta Zamana Takmeel-e-Taba'at har mah tapa khana mein raqam jama' kare. Raqam Hazrat Peer wo Murshid Maddazillahu ke na naam par jama' ki gaee. Tafseel Hasb-e-Zail hai. (A) Janab Maulwi Daulat Khan Sahib Sharar 5…(B) Janab Maulwi Qasim Sahib (Muhasib-e-Yateem-Khana SarooNaqar ( ) (3) Janab Maulwi Syed Yusuf Sahib Tasawwor ( ) jumla ( ) Yeh raqam Janab Yusuf Sahib Tasawwor ke zariye jama' ki gaee aor ab tak wapas nahin huwi karwa-ee jari hai laikin Janab Tasawwor Sahin ne apne pas se yeh raqam khud de-de hai.**
2. **Is ke ilawa Hasb-e-Zail Hazraat ne Fi-Sabeelillah hissa liya hai. (1) Janab Maulwi Syed Abdul Qadar Sahib Vice Principal Bahadur Khan Technical College. (2) Janab Maulwi Miyan Abdul Hafiz Sahib B.A. Sabiq Duwwam Ta'luq-daar ( ) (3) Janab Maulwi Abdul Wahid Sahib Sauda-gar parcha ( ) (4) Janab Maulwi Habib Khan Sahib Wafa Farooqi Nabe-era Janab Maulwi Munawwar Khan Sahin Sadar Muhasib Marhoom. ( ) (5) Janab Maulwi Sahib Syed Husain Sahib B.A. Ahl-e-Musaddiqabad Inspector Arjuman-e-Imdaad-e-Baham-i (6) Janab Maulwi Abdul Majeed Khan Sahib-e-Mansab daar Secunderabad-i ( ) (7) Janab Maulwi Syed Khundmir Tashreefullahi Muntazim Daftar-e-Niza-mat-e-Hisaab-aat ( ) (8) Janab Maulwi Doctor Syed Yusuf Tashreefullahi M.B.B.S ( ) (9) Janab Maulwi Muhammad Ahmad Khan Sahin Zameen-daar ( ) (10) Janab Maulwi Syed Shareef Sahib Tajir-e-Chau-pina Sakin Nizamabad ( ) (11) Janab Maulwi**

Doctor Haidu Miyan Sahib Ahle Kurnool Sikka ba-Gharz-e-Isaal-e-Sawab Walida-e-Marhooma ba-Inteqal 20/March 1950 yaum Do-Shamba, Jumla Mizaan ( ) Muballigh aik hazar aik sau iktalees (1141) rupiye das aane shika.

3. **Ibteda' mein akhrajaat ka takhmi-na mae jild $1_{1/2}$ Rupiye tha. Laikin kaam aage badh jane se taqreeban $2_{1/2}$ hazaar kharch-a aayad huwa hai. jis ki takmeel ke liye Janab Maulwi Syed Qasim Sahib Muhasib-e-Yateem Khana SarooNaqar ne jidojahad ki aor Nawab Muhammad Mand-ur Khan Sahib se jin ko qaumi mafadaat ka ziyada shghaf hai 600 rupiye ba-taur-e-qarz-e-hasana 6 mah ki muddat mein wapasi ke wade par lena taye paya aor Nawab Sahib ke Peero Murshid Hazrat Faqeer Ashraf Miyan Sahib Ahle Daira Naw ne bhi is koshish mein bahut ziyada hissa liya aor yeh raqam unhein ke zariye ba-Tarikh 22/ Zul Qada 1359 H wasool huwi, Mazkoorah bala raqam na kafi hone par aik Sahib-e-Khair ne mazeed qarz-e-hasana ki farahami mein hissa liya.**
4. **Taba'at ka intezam Jamhoor Printing Press waqe Bogal Kunta mein kiya gaya tha laikin Malik-e-Matba' ki na-tajrubekar-i wa adam salahiyat ke ba'as sakht nuqsaan utha-na pada. Taba'at-e-Kitab mein taakheer ho gaee. Is tarha aik saal do mahine ki takheer ta'weeq ke ba'ad Matba'-e-Ebrahimi-a Abid Road mein muntaqil kiya gaya jahan ba-itmenaan takmeel paya. Agar yeh kaam bar waqt hota to Kitab-e-Haza aik saal qabl shaye ho chuki hoti. Chuna che Naqliyaat ke khatm par Muharram 1369 H chapa hai. Mazeed mushkil yeh paish aaee ke hasb-e-wada 6 mah ki muddat khatam hone par Nawab Sahib ki raqam wapas karni zaroori thi is liye mutabadil intezam kar ke raqam wapas kar di gaee. Aor Taba'at ka kaam jari rakha gaya. Is jidojahad mein bhi Mazkoorus-sadr Sahib-e-Khair ne hissa liya hai. In goon na goon mushkilaat ke bawajood kaam takmeel tak pahuncha-ya gaya. Aor Khuda Wanda Quddoos ka lakh-lakh shukr hai ke Majlis ka Shoba-e-**

Nashariyaat wa Isha'at aisi baland paya Kitab Mushtaaq-aun ke aage paish kar raha hai.

Hazrat Madah Zil-Lahu ke Paish-e-Nazar Tabqa-e-Salf ke ba'az Rasael aor Hazrat Allama Qazi Muntakhibuddin Junairi RA ki Zakheem kitab "Makhzanuddalael" ki Isha'at bhi hai. Jin ki taiyyaari shuroo kar di gaee hai. Yeh Jaleelul Qadr kitabein Arabi Zaban mein hain aor Saboot-e-Mahdiyat par baland maeyaar ki hamil hain. Adaee-e-Qarz ke ba'ad jo raqam bach rahe gi is Kutub ki Isha'at mein sarf ki jaye gi. انشاءاللہ المستعان

In tamaam Hazraat ka jinhun ne Dame, Darme, Su-khane is Kaar-e-Khair mein Imdaad farmaee hai Majlis ki janib se Shukr-iya ada kiya jata hai. Khuda-Wanda-e-Ta'aala Jaza-e-Dara-een ata farmaye. Aameen!

Syed Iftekhar Aijaaz B.A Osma-nía
Mau'temad-e-Soba-e-Isha'at-e-Majlis